از جامع المنقول والمعقول

حضرت علامہ شبیر الحق کشمیری مدظلہ

(استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان)

تلمیذ رشید

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی

مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہما اللہ

مع افادات

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد صاحب رحمہ اللہ

اُستاذ القراء حضرت قاری محمد طاہر رحیمی رحمہ اللہ

خصوصیات

- محدثین قدیم وجدید کے علوم ومعارف کی امین
- مشکوٰۃ المصابیح کی پہلی مفصل تحقیقی شرح
- حدیث کا مکمل معرب عربی متن
- ہر لائن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ
- ہر حدیث کی تشریح، مشکل الفاظ کی تسہیل
- حدیث سے جدید وقدیم فقہی مسائل کا استنباط
- آئمہ فقہاء کے مذاہب مع دلائل
- فقہ حنفی کے ترجیحی مدلل ومسکت جوابات
- سوال وجواب میں اہم نکات کی عقدہ کشائی
- لغوی، اصلاحی اور صرفی نحوی مباحث
- تفصیلی مباحث میں عنوانات وپیراگرافی
- طویل مباحث میں مختلف امور کے ذریعے تفصیلات کو اقرب الی الفہم بنایا گیا ہے
- مغلق ومجمل مقامات کی دلنشین شرح
- مطبوعہ تمام شروحات کی نسبت زیادہ جامع

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(061-4540513-4519240

جلد سوم

قدیم وجدید شارحین حدیث کے علوم ومعارف
کی امین مشکوٰۃ شریف کی پہلی مفصل اُردو شرح

اُردو شرح

مشکوٰۃ المصابیح

از جامع المنقول والمعقول حضرت علامہ شبیر الحق کشمیری مدظلہ (استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان)
تلمیذ رشید: حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی - مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہما اللہ

مع افادات

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد صاحب رحمہ اللہ
حضرت علامہ نواب محمد قطب الدین دھلوی رحمہ اللہ

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

خَیرُ المَفَاتیح

تاریخ اشاعت .... رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

ناشر .... ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت .... سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔
الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔
پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں
تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ... چوک فوارہ... ملتان — مکتبہ رشیدیہ....... راجہ بازار....... راولپنڈی

ادارہ اسلامیات........ انارکلی........ لاہور — یونیورسٹی بک ایجنسی...... خیبر بازار...... پشاور

مکتبہ سید احمد شہید....... اردو بازار..... لاہور — ادارۃ الانور....... نیو ٹاؤن....... کراچی نمبر 5

مکتبہ رحمانیہ...... اُردو بازار .... لاہور — مکتبہ المنظور الاسلامیہ... جامعہ حسینیہ... علی پور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K — 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE — BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

فہرست عنوانات

☆☆☆☆

خیر الاصول

فی

حدیث الرسول

مؤلف
مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری رحمہ اللہ

تنبیہات

۱- رسالہ ہذا میں اہل فن کی کتب معتبرہ سے چند مصطلحاتِ اصول حدیث کو منتخب کر کے مترجم و مرتب کیا گیا ہے۔
۲- ناظرین کے اطمینان و سہولت کی غرض سے ہر مضمون کے ختم پر اس کے ماخذ کا حوالہ بین القوسین ظاہر کر دیا ہے۔
۳- وہ طلبہ جو فن کی ابتدائی کتب کے پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو سبقاً رسالہ ہذا یاد کرا دینا ازحد مفید ثابت ہوگا۔
۴- رسالہ ہذا کے آخر میں ایک فارسی رسالہ اصول حدیث کا منظومہ حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحبؒ کاندھلوی تبرکاً وافادۃً للطلبہ ملحق کیا گیا ہے۔

مؤلف ۱۶؍ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی.

اَمَّا بَعْدُ: علم اصول حدیث کی بعض اصطلاحیں مختصر طور پر ذکر کی جاتی ہیں۔ حق تعالےٰ توفیق صواب شامل حال رکھ کر مبتدئین حدیث کو نفع پہنچادیں۔ آمین

اصول حدیث کی تعریف

علم اصول حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعہ حدیث کے احوال معلوم کیے جائیں۔

اصول حدیث کی غایۃ

علم اصول حدیث کی غایت یہ ہے کہ حدیث کے احوال معلوم کر کے مقبول پر عمل کیا جائے اور غیر مقبول سے بچا جائے۔

اصول حدیث کا موضوع

علم اصول حدیث کا موضوع حدیث ہے۔

حدیث کی تعریف

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرامؓ وتابعینؒ کے قول وفعل وتقریر(۱) کو حدیث کہتے ہیں اور کبھی اس کو خبر واثر بھی کہتے ہیں۔

(۱) تقریر رسول یہ ہے کہ کسی مسلمان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی کام کیا یا کوئی بات کہی۔ آپ نے جاننے کے باوجود اسے منع نہ فرمایا بلکہ خاموشی اختیار فرما کر اسے برقرار رکھا اور اس طرح اس کی تصویب وتثبیت فرمائی۔ (کذافی مقدمۃ فتح الملہم ص ۱۰۷ ناشر)

حدیث کی تقسیم

حدیث دو قسم پر ہے۔ خبر متواتر، خبر واحد

خبر متواتر:۔ وہ حدیث ہے جس کے روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر کثیر ہوں کہ ان سب کے جھوٹ پر اتفاق کر لینے کو عقل سلیم محال سمجھے۔

اور خبر واحد:۔ وہ حدیث ہے جس کے راوی اس قدر کثیر نہ ہوں۔
پھر خبر واحد مختلف اعتباروں سے کئی قسم پر ہے۔

خبر واحد کی پہلی تقسیم

خبر واحد اپنے منتہٰی کے اعتبار سے تین قسم پر ہے۔ مرفوع، موقوف، مقطوع

مرفوع:۔ وہ حدیث ہے جس میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

اور موقوف وہ حدیث ہے جس میں صحابیؓ کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

اور مقطوع وہ حدیث ہے جس میں تابعیؒ کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

خبر واحد کی دوسری تقسیم

خبر واحد عدد رُواۃ کے اعتبار سے بھی تین قسم پر ہے مشہور، عزیز، غریب۔

مشہور وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانے میں تین سے کم کہیں نہ ہوں۔

عزیز وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانے میں دو سے کم کہیں نہ ہوں۔

غریب وہ حدیث ہے جس کا راوی کہیں نہ کہیں ایک ہو۔

خبر واحد کی تیسری تقسیم

خبر واحد اپنے راویوں کی صفات کے اعتبار سے سولہ قسم پر ہے۔
صحیح لذاتہ، حسن لذاتہ، ضعیف، صحیح لغیرہ، حسن لغیرہ، موضوع، متروک، شاذ، محفوظ، منکر، معروف، معلل، مضطرب، مقلوب، مصحف، مدرج۔

صحیح لِذاتہٖ وہ حدیث ہے جس کے کل راوی عادل کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو۔ معلل وشاذ ہونے سے محفوظ ہو۔

حَسَن لِذاتہٖ وہ حدیث ہے جس کے راوی میں صرف ضبط ناقص ہو باقی سب شرائط صحیح لِذاتہٖ کے اس میں موجود ہوں۔

ضعیف وہ حدیث ہے جس کے راوی میں حدیث صحیح وحَسَن کے شرائط نہ پائے جائیں۔

صحیح لِغیرِہٖ اس حدیث کو حَسَن لِذَاتِہٖ کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں۔

حَسَن لِغیرِہٖ اس حدیث ضعیف کو کہا جاتا ہے جسکی سندیں متعدد ہوں۔

موضوع وہ حدیث ہے جس کے راوی پر حدیث نبوی میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو۔

متروک وہ حدیث ہے جس کا راوی مُتّہم بالکذب ہو یا وہ روایت قواعد معلومہ فی الدین کے مخالف ہو۔

شاذ وہ حدیث ہے جس کا راوی خود ثقہ ہو مگر ایک ایسی جماعت کثیرہ کی مخالفت کرتا ہو جو اس سے زیادہ ثقہ ہیں۔

محفوظ وہ حدیث ہے جو شاذ کے مقابل ہو۔

مُنکر وہ حدیث ہے جس کا راوی باوجود ضعیف ہونے کے جماعت ثقات کے مخالف روایت کرے۔

مَعروف وہ حدیث ہے جو منکر کے مقابل ہو۔

مُعَلَّل وہ حدیث ہے جس میں کوئی ایسی علت خفیہ ہو جو صحت حدیث میں نقصان دیتی ہے۔ اس کو معلوم کرنا ماہر فن ہی کا کام ہے ہر شخص کا کام نہیں۔

مُضطرب وہ حدیث ہے جسکی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔

مَقلوب وہ حدیث ہے جس میں بھول سے متن یا سند کے اندر تقدیم و تاخیر واقع ہوگئی ہو یعنی لفظ مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کیا گیا ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی رکھا گیا ہو۔

مُصَحَّف (۱) وہ حدیث ہے جس میں باوجود صورت خطی باقی رہنے کے نقطوں، و حرکتوں و سکونوں کے تغیر کی وجہ سے تلفظ میں غلطی واقع ہو جائے۔

(۱) بعض اوقات مصحف کو محرف بھی کہتے ہیں۔ (مقدمہ فتح الملہم ص ۱۴۴ ناشر)

مُدرج وہ حدیث ہے جس میں کسی جگہ راوی اپنا کلام درج کر دے۔

خبر واحد کی چوتھی تقسیم

خبر واحد سُقوط و عدم سُقوط راوی کے اعتبار سے سات قسم پر ہے۔ مُتَّصِل، مُسنَد، مُنقطع، مُعلق، مُعضَل، مُرسل، مدلّس۔

مُتّصِل وہ حدیث ہے کہ اس کی سند میں راوی پورے مذکور ہوں۔

مُسنَد وہ حدیث ہے کہ اس کی سند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک مُتّصِل ہو۔

مُنقطع وہ حدیث ہے کہ اس کی سند متصل نہ ہو بلکہ کہیں نہ کہیں سے راوی گرا ہوا ہو۔

مُعلَّق وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں ایک راوی یا کثیر گرے ہوئے ہوں۔

مُعضَل وہ حدیث ہے جس کی سند کے درمیان میں سے کوئی راوی گرا ہوا ہو یا اس کی سند میں ایک سے زائد راوی پے بہ پے گرے ہوئے ہوں۔

مُرسَل وہ حدیث ہے جس کی سند کے آخر سے کوئی راوی گرا ہوا ہو۔

مُدَلَّس وہ حدیث ہے جس کے راوی کی یہ عادت ہو کہ وہ اپنے شیخ یا شیخ کے شیخ کا نام چھپا لیتا ہو۔

خبر واحد کی پانچویں تقسیم

خبر واحد صیغ کے اعتبار سے دو قسم پر ہے معنعن، مُسلسل۔

معنعن وہ حدیث ہے جس کی سند میں لفظ عَن ہو اور اس کو عَن عَن بھی کہا جاتا ہے۔

مُسلسل وہ حدیث ہے جس کی سند میں صیغ اداء کے یا راویوں کے صفات یا حالات ایک ہی طرح کے ہوں۔

بیان صیغ اداء: محدثین حدیث کو ادا کرتے وقت مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اکثر ایک لفظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ حدثنی، اخبرنی، انبانی، حدثنا، اخبرنا، انبانا، قرأت، قال لی فلان، ذکر لی فلان، روی لی فلان، کتب الی فلان، عَن فلان، قال فلان، ذکر فلان، روی فلان، کتب فلان۔

حَدَّثَنِیْ و اَخْبَرَنِیْ میں فرق

متقدمین کے نزدیک یہ دونوں لفظ مترادف ہیں اور متأخرین کے نزدیک یہ فرق ہے کہ اگر استاد پڑھے اور شاگرد سنتے رہیں تو شاگرد کے تنہا ہونے کی صورت میں حدثنی اور بہت ہونے کی صورت میں حَدَّثنا کہا جاتا ہے اور اگر شاگرد پڑھے اور استاد سنتا رہے تو شاگرد کے اکیلا ہونے کی صورت میں اخبَرنی اور بہت ہونے کی صورت میں اَخبَرنا کہا جاتا ہے۔ (عمدۃ الاصول)

بیان کتب حدیث:

کتب حدیث میں مختلف اعتباروں سے مشہور دو تقسیمیں ہیں۔

پہلی تقسیم

حدیث کی کتابیں وضع وترتیب مسائل کے اعتبار سے نوقسم پر ہیں۔

جامع، سنن، مسند، معجم، جزء، مفرد، غریب، مستخرج، مستدرک۔

جامع وہ کتاب ہے جس میں تفسیر، عقائد، آداب، احکام، مناقب، سِیَر، فتن، علامات قیامت وغیرہا ہر قسم کے مسائل کی احادیث مندرج ہوں۔ کما قیل۔

سیر آداب وتفسیر وعقائد فِتَن اَحکام واَشراط ومناقب

جیسے بخاری وترمذی۔

سُنن وہ کتاب ہے جس میں اَحکام کی احادیث ابواب فقہ کی ترتیب کے موافق بیان ہوں جیسے سنن ابوداؤد وسنن نسائی وسنن ابن ماجہ۔

مُسند وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرامؓ کی ترتیب رُتبی یا ترتیب حروف ہجا یا تقدم وتأخر اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور ہوں جیسے مسند احمد ومسند دارمی۔

مُعجم وہ کتاب ہے جس کے اندر وضع احادیث میں ترتیب اساتذہ کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ جیسے معجم طبرانی۔

جُزء وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ کی احادیث ایک جگہ جمع ہوں۔ جیسے جُزءِ القراءۃ وجُزءِ رَفع الیدین للبخاریؒ وجُزءِ القراءۃ للبیہقیؒ۔

مُفرَد وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک شخص کی کل مرویات ذکر ہوں۔

غریب وہ کتاب ہے جس میں ایک محدث کے متفردات جو کسی شیخ سے ہیں وہ ذکر ہوں۔ (عجالہ نافعہ ۱۴ عرف الشذی)

مستَخرج وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو جیسے مستخرج ابوعوانہ۔

مُستَدرک وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی شرط کے موافق اس کی رہی ہوئی حدیثوں کو پورا کر دیا گیا ہو۔ جیسے مُستدرک حاکم (الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ)

دوسری تقسیم: کتب حدیث مقبول وغیر مقبول ہونے کے اعتبار سے پانچ قسم پر ہیں۔

پہلی قسم وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں صحیح ہیں۔ جیسے مؤطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، صحیح حاکم، مختارہ ضیاء مقدسی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن عوانہ، صحیح ابن سکن، منتقی ابن جارود۔

دوسری قسم وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث صحیح وحَسَن وضعیف ہر طرح کی ہیں مگر سب قابل احتجاج ہیں کیوں کہ ان میں جو حدیثیں ضعیف ہیں وہ بھی حَسَن کے قریب ہیں۔ جیسے سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، مسند احمد۔

تیسری قسم وہ کتابیں ہیں جن میں حَسَن، صالح، منکر ہر نوع کی حدیثیں ہیں جیسے سنن ابن ماجہ، مسند طیالسی، زیادات ابن احمد بن حنبل، مسند عبدالرزاق، مسند سعید بن منصور، مُصنف ابی بکر بن ابی شیبہ، مسند ابو یعلیٰ موصلی، مُسند بزّار، مسند ابن جریر، تہذیب ابن جریر، تفسیر ابن جریر، تاریخ ابن مردویہ، تفسیر ابن مردویہ، طبرانی کی معجم کبیر، معجم صغیر، معجم اوسط، سُنن دارقطنی، غرائب دارقطنی حلیہ ابی نعیم، سُنن بیہقی، شُعَبُ الایمان بیہقی۔

چوتھی قسم وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں ضعیف ہیں۔ اِلّا ماشاء اللہ جیسے نوادر الاصول حکیم ترمذی، تاریخ الخلفاء، تاریخ ابن نجار، مسند الفردوس دیلمی، کتاب الضعفاء عُقَیلی، کامل ابن عدی، تاریخ خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر۔

پانچویں قسم وہ کتابیں ہیں جن سے موضوع حدیثیں معلوم ہوتی ہیں جیسے موضوعات ابن جوزی، موضوعات شیخ محمد طاہر نہروانی وغیرہ۔ (رسالہ فیما یجب حفظہ للناظر مؤلفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

بیان صِحاحِ سِتّہ: صحاح ستہ چھ کتابیں ہیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سُنن نسائی، سُنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ۔

اور بعض محدثین نے ابن ماجہ کی بجائے مؤطا امام مالکؒ اور بعض نے مسند دارمی کو شمار کیا ہے اور ان چھ کتابوں کو صحاح کہنا تغلیباً ہے۔ کیوں کہ صرف صحیح تو بخاری ومسلم ہی ہیں۔ (کذا فی مقدمۃ المشکوٰۃ، عجالہ نافعہ)

مَراتب صِحاحِ سِتّہ: پہلا مرتبہ بخاری کا ہے دوسرا مسلم کا۔ تیسرا ابوداؤد کا۔ چوتھا نسائی کا۔ پانچواں ترمذی کا۔ چھٹا ابن ماجہ کا۔

مذاہب اَصحابِ صحاحِ ستّہ: امام بخاریؒ مجتہد ہیں (نافع کبیر کشف الحجاب) یا شافعیؒ (طبقات شافعیہ جلد۲ ص۲ الحطہ ص۱۲۱)

امام مسلمؒ شافعی ہیں۔ (الیانع الجنی ص ۴۹) امام ابوداؤدؒ حنبلی ہیں (الحطہ ص ۱۲۵) یا شافعی (طبقات شافعیہ جلد۲ ص ۴۸) امام نسائیؒ شافعی ہیں (الحطہ ص ۱۲۷) امام ترمذیؒ وابن ماجہ بھی شافعی ہیں (عرف الشذی)

جرح وتعدیل کا بیان: محدثین جب کسی راوی کی توثیق وتعدیل بیان کرتے ہیں تو کئی طرح کے الفاظ استعمال کیا کرتے ہیں

بعض توثیق میں اعلیٰ ہیں اور بعض متوسط اور بعض ادنیٰ، علیٰ ہذا الفاظ جرح بھی، جرح میں بعض اعلیٰ ہیں اور بعض متوسط اور بعض ادنیٰ۔ ذیل میں ان سب الفاظ کو اعلیٰ سے ادنیٰ تک باترتیب معتبر ذکر کیا جاتا ہے۔

الفاظ تعدیل: ثبت حجۃ۔ ثبت حافظ۔ ثقۃ متقن۔ ثقہ ثبت، ثقۃ ثقۃ۔ ثقہ۔ صدوق۔ لا باس بہ۔ لیس بہ باس۔ محلّہ الصدق۔ جیّد الحدیث۔ صالح الحدیث۔ شیخ وسط۔ شیخ حسن الحدیث۔ صدوق انشاء اللہ۔ صُوَیلح وغیرہا۔

الفاظ جرح: دجّال كذاب. وضّاع يضعُ الحديث. مُتّهم بالكذب. مُتفقٌ علىٰ تركه. متروكٌ. ليس بثقة. سكتُوا عنه. ذاهب الحديث. فيه نظر. هالكٌ. ساقط. وَاهٍ بمرّةٍ. ليس بشيءٍ. ضعيفٌ جدًّا. ضعّفوهُ. ضعيفٌ واهٍ. يُضعَّف. فيهِ ضُعف. قد ضُعّف. ليس بالقوى. ليس بحُجّة. ليس بذاكَ. يُعرف ويُنكر. فيهِ مقال. تكلم فيهِ. لَيّنٌ. سيّئُ الحفظ. لله يحتج به. اُختُلِفَ فيه. صَدُوقٌ لكنه. مُبتدِعٌ وغيرها. (دیباچہ میزان الاعتدال)۔

تقسیم جرح وتعدیل

ہرایک جرح وتعدیل میں سے دوقسم پر ہے مُبہم۔ مُفسَّر

جرح وتعدیل مُبہم وہ ہے جس میں کوئی سبب جرح وتعدیل کا راوی میں مذکور نہ ہو۔

جرح وتعدیل مُفسَّر وہ ہے جس میں کوئی سبب جرح وتعدیل کا راوی میں مذکور ہو۔

قبولیت وعدمِ قبولیت جرح وتعدیل

جرح مفسر وتعدیل مفسر دونوں بالاتفاق مقبول ہیں۔ البتہ جرح مبہم وتعدیل مبہم کے مقبول ہونے میں گو بعض بزرگوں سے اختلاف منقول ہے مگر زیادہ صحیح یہی قول ہے کہ جرح مبہم بالکل مقبول نہیں اور تعدیل مبہم مقبول ہے۔ یہی مذہب امام بخاریؒ وامام مسلمؒ وترمذیؒ وابو داؤدؒ ونسائیؒ وابن ماجہؒ وجمہور محدثین وفقہاء حنفیہؒ کا ہے۔

شروط قبولیت جرح وتعدیل

جرح مفسر وتعدیل مفسر کے مقبول ہونے کے واسطے مشترکہ شروط یہ ہیں کہ جرح کنندہ وتعدیل کنندہ میں مندرجہ ذیل امور پائے جانے ضروری ہیں:۔

علم۔ تقوےٰ۔ ورع۔ صدق۔ عدم تعصب۔ معرفۃ اسباب جرح وتعدیل اور خاص جرح مفسر کے مقبول ہونے کے واسطے زائد شرط یہ ہے کہ جرح کنندہ غیر مُتعصِّب ہونے کے علاوہ مُتعنِّت و مُتشدِّد بھی نہ ہو۔

بعض اسماء محدثین جو جرح میں متعصب ہیں

دارقطنی۔ خطیب بغدادی

بعض اسماء محدثین جو جرح میں متعنّت ہیں

ابن جوزی۔ عمر بن بدر موصلی۔ رضی صغانی بغوی۔ جوزقانی مؤلف کتاب الاباطیل۔ شیخ ابن تیمیہ حرانی۔ مجد الدین بغوی مؤلف قاموس۔

بعض اسماء محدثین جو جرح میں مُتشدِّد ہیں

ابوحاتم۔ نسائی۔ ابن مَعین۔ ابن قطان۔ یحییٰ قطان۔ ابن حبّان۔

جرح وتعدیل میں تعارض

ایک راوی میں جرح وتعدیل کے تعارض کی بظاہر چار صورتیں ہیں۔ جرح مبہم وتعدیل مبہم۔ جرح مبہم وتعدیل مفسر۔ جرح مفسر و تعدیل مبہم۔ جرح مفسر وتعدیل مفسر۔

پہلی اور دوسری صورت میں جرح غیر معتبر اور تعدیل معتبر ہے۔ تیسری اور چوتھی صورت میں جرح معتبر اور تعدیل غیر معتبر ہے۔ بشرطیکہ وہ جرح مفسر کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوئی ہو جو جرح کرنے میں مُتعصِّب۔ یا مُتشدِّد یا مُتعنِّت شمار کیا گیا ہے۔

فائدہ: امام الائمہ سراج الامۃ امامنا الاعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق جو بعض کتب مخالفین میں جرح منقول ہے وہ ہرگز مقبول نہیں اس لیے کہ حضرت امام صاحبؒ کے بارے میں ہر قسم کی تعدیل تو اظہر من الشمس ہے۔ رہی جرح سو بعض محدثین کی جرح مبہم ہے اور بعض جارحین خود مُتعصِّب و مُتشدِّد و مُتعنِّت ہیں اور اوپر مذکور ہوا ہے کہ ایسی جرح بمقابلہ تعدیل ہرگز معتبر نہیں ہے (الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل) ۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ العبد الضعیف خیر محمد، جالندھری

ضمیمہ

شبہ: جن لوگوں کو حنفی مذہب سے عناد ہے وہ یہ شبہ پیش کیا کرتے ہیں کہ قطب الاقطاب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے غنیۃ الطالبین میں حنفیہ کو فرقہ ضالہ مرجیۂ کے اقسام میں شمار کیا ہے۔

جواب: اس کے تفصیلی جواب کے لیے تو رسالہ الرفع والتکمیل مؤلفہ حضرت مولانا عبدالحی لکھنویؒ کو ص ۲۵ سے ۲۸ تک ملاحظہ فرمانا کافی ہوگا۔ البتہ اجمالی جواب یہ ہے کہ حضرت شیخؒ کی مراد فرقہ غسانیہ ہے۔ جس کا بانی غسان بن ابان کوفی (ہے جو) اصول میں مرجیۂ خیال کا معتقد تھا۔ اور فروع میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی اتباع کا ادعاء کر کے حنفی کہلاتا تھا۔ چونکہ وہ اور اس کے متبعین بوجہ اعتقاد ارجاء باوجود اہل سنت والجماعت سے خارج ہونے کے پھر بھی اپنا لقب حنفیہ مشہور کیا کرتے تھے۔ اس لیے حضرت شیخؒ نے اصولی اختلاف کے بیان میں اس فرقہ ضالہ کا تذکرہ ان کے مشہور لقب سے فرمایا چنانچہ لکھتے ہیں **واما الحنفية فهم اصحاب ابى حنيفة النعمان بن ثابت زعموا ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله اه** ۔ ورنہ جو لوگ اہل سنت والجماعت میں سے اصول وفروع میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے متبع ومقلد ہیں ان کو حضرت شیخؒ کیوں کر برا کہہ سکتے ہیں۔ اس لیے کہ جس اکرام واحترام سے دوسرے ائمۃ مجتہدین کا نام ذکر کرتے ہیں اسی اکرام واحترام سے امام ابوحنیفہؒ کا اسم گرامی بھی ذکر فرماتے ہیں۔ چنانچہ نماز فجر کے وقت میں فرماتے ہیں:۔

وقال الامام ابو حنيفةؒ الاسفار افضل ۔فقط

احقر

خیر محمد عفا اللہ عنہ جالندھری

۱۳/ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ

کتاب الزکوۃ

زکوٰۃ کا بیان

کتاب الصلوٰۃ کے بعد کتاب الصوم ہونا چاہیے تھا اس لئے کہ صلوٰۃ بھی بدنی عبادت ہے اور صوم بھی بدنی عبادت ہے لیکن صاحب مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو لائے وجہ اس لئے کہ کتاب اللہ کے اندر اکثر مقامات پر زکوٰۃ کو صلوٰۃ کا قرین بنایا گیا ہے۔ واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ۔

الفصل الاول

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذَالِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذَالِکَ فَاِيَّاکَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تو ایک قوم اہل کتاب کے پاس جاتا ہے ان کو اس بات کی گواہی کی طرف بلا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اگر انہوں نے اس کو مان لیا ان کو خبر دے تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس کو مان لیں ان کو خبر دو اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کو مالداروں سے لی جائے اور ان کے فقیروں پر تقسیم کی جائے اگر اس کو مان لیں تو ان کے اچھے مال سے بچ اور مظلوم کی دعا سے ڈرتا رہ اس لئے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)

تشریح: عن ابن عباس الخ اس میں کلام چلی کہ زکوٰۃ کی فرضیت کب ہوئی ہے؟ راجح قول یہ ہے کہ نفس زکوٰۃ کی فرضیت مکہ مکرمہ میں ہوئی اور نصابوں کی تفصیل ۲ھ مدینہ منورہ میں ہوئی اور دوسرا قول یہ ہے کہ فرضیت بھی ۲ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی ہے۔ اس حدیث میں آیا کہ مالداروں کا زیادہ اچھا مال مت لو اور دوسری احادیث میں مالداروں کو حکم دیا کہ تم گھٹیا مال نہ دو تاکہ نہ مالداروں کا نقصان ہو اور نہ فقراء کا بلکہ متوسط اموال لئے جائیں تاکہ نہ بیت المال کا نقصان اور نہ صاحب مال کا نقصان۔ سوال: اس حدیث میں جو شرائع کی تفصیل بیان کی گئی ہے اس میں صوم وحج کا ذکر نہیں ہے پھر حج تو ۹ھ میں فرض ہوا صوم کا حکم تو اس سے پہلے کا تھا تو ان کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب: شارع علیہ السلام کی عادت مبارکہ یہ ہے کہ جب دعوت الی الاسلام مقصود ہو تو شہادتین کے ساتھ نماز اور زکوٰۃ کے بیان پر اکتفا کرتے ہیں اور جب ارکان کا تفصیل کو بیان کرنا ہو تو تمام اشیاء کو ذکر کرتے ہیں۔ (یہاں دعوت الی الاسلام کی ترتیب کا بیان ہے) جیسے ماقبل پر امرت ان اقاتل الناس میں ہے۔ فترد علی فقرائھم باقی رہی یہ بات کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اغنیاء کی زکوٰۃ انہیں

کے فقراء کو دینے کا حکم فرمایا۔ یہ بیان افضلیت کے لئے ہے بطور وجوب کے نہیں ہے ورنہ ایک شہر کی زکوٰۃ دوسری جگہ دینا بھی جائز ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحَ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُکْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ کُلَّمَا رُدَّتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْ فَرَمَا کَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا فَصِیْلًا وَّاحِدًا تَطَاُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَّا یَفْقِدُ مِنْهَا شَیْئًا لَیْسَ فِیْهَا عَقْصَآءُ وَلَا جَلْحَآءُ وَلَا عَضْبَآءُ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَاُهٗ بِاَظْلَافِهَا کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَیْلُ قَالَ فَالْخَیْلُ ثَلٰثَةٌ هِیَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَّهِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا رِیَآءً وَّفَخْرًا وَّنِوَآءً عَلٰی اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِیَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِیَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِیْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَکَلَتْ مِنْ ذَالِکَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا کُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا اَکَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّکُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰی نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا یُرِیْدُ اَنْ یَّسْقِیَهَا اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَیَّ فِی الْحُمُرِ شَیْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰیَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی سونا اور چاندی رکھنے والا نہیں کہ اس سے ان کا حق ادا نہ کرے مگر جس وقت قیامت کا دن ہوگا اس کیلئے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی جہنم کی آگ میں گرم کی جائیں گی اور اس کے پہلو پیشانی اور اس کی پیٹھ کو داغ دیا جائے گا۔ جب جدا کئے جائیں گے واپس لائے جائیں گے ایک ایسے دن میں جس کا اندازہ

پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول اور اونٹ کا حکم ہے فرمایا اور کوئی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان سے ان کا حق ادا نہیں کرتا اور ان کے حق میں یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن دودھ دوہنا مگر جس وقت قیامت کا دن ہوگا ایک ہموار میدان میں اونٹوں کے مالک کو منہ کے بل ڈالا جائے گا۔ اسی حالت میں اونٹ کے بچے کو بھی گم پانی نہ پائے گا۔ اس کو اپنے پاؤں سے کچلیں گے اور اپنے دانتوں سے کاٹیں گے جب اس پر پہلی جماعت گزرے گی پچھلی جماعت واپس لائی جائے گی ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول گائیوں اور بکریوں کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا اور نہ کوئی گائیوں اور بکریوں کا مالک جو ان کی زکوۃ ادا نہیں کرتا جس وقت قیامت کا دن ہوگا ایک ہموار میدان میں ڈالا جائے گا اس میں کسی کو گم نہ پائے گا۔ ان میں کوئی ایسی نہ ہوگی جس کے سینگ مڑے ہوں اور نہ منڈی اور نہ سینگ ٹوٹی اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں کے ساتھ کچلیں گی یہاں تک کہ جب اس پر پہلی جماعت گزرے گی پچھلی جماعت واپس لائی جائے گی ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا یا جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف کہا گیا اے اللہ کے رسول گھوڑوں کا کیا حکم ہے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک آدمی کیلئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں ایک آدمی کیلئے پردہ اور ایک آدمی کیلئے ثواب کا باعث ہوتے ہیں۔ وہ گھوڑے جو آدمی کیلئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں وہ گھوڑے ہیں جو آدمی ان کو ریا اور فخر کے طور پر اہل اسلام کی دشمنی کیلئے باندھتا ہے یہ گھوڑے اس کیلئے گناہ کا باعث ہیں اور وہ گھوڑے کہ اس کیلئے پردہ ہیں وہ گھوڑے جس نے ان کو خدا کی راہ میں باندھا ہے پھر ان کی پیٹھوں اور ان کی گردنوں میں وہ اللہ کا حق نہیں بھولا پس یہ اس کیلئے پردہ ہیں اور وہ گھوڑے جو اس کیلئے ثواب کا باعث ہیں وہ گھوڑے ہیں جو اس نے چراگاہ اور سبزے میں اللہ کی راہ میں اہل اسلام کیلئے باندھے ہیں وہ اس چراگاہ اور سبزے میں کوئی چیز نہیں کھاتے مگر اس کیلئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ بقدر اس چیز کے جو اس نے کھائی اور انکی لید اور انکے پیشاب کی مقدار مطابق اس کیلئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں وہ گھوڑے اپنے رسے کو نہیں توڑتے پھر ایک میدان یا دو میدان دوڑتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کے نقش قدم کی گنتی اور ان کی لید اور پیشاب کے مطابق نیکیاں لکھتا ہے اور ان کا مالک ان کو کسی نہر پر نہیں گزارتا پس اس سے پیویں اور وہ ان کا پانی پلانا نہیں چاہتا مگر اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس چیز کی گنتی کے مطابق جو پیا نیکیاں لکھتا ہے کہا گیا اے اللہ کے رسول گدھوں کا کیا حکم ہے فرمایا گدھوں کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نہیں اتارا گیا۔ مگر یہ آیت یکتا سب نیکیوں کو جمع کرنے والی ہے۔ جس نے ایک ذرہ کی مقدار نیک عمل کیا اس کو دیکھے گا اور جس نے ایک ذرہ کی مقدار برا عمل کیا اس کو دیکھے گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مامن صاحب ذھب ولا فضۃ الخ: اس حدیث کے ابتدائی حصہ میں سونے اور چاندی کی زکوۃ کی عدم ادائیگی پر وعید شدید کا بیان ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے جو شخص سونا چاندی کی زکوۃ ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس سونے چاندی کو آگ کی تختیاں بنایا جائے گا پھر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر ان تختیوں کے ذریعے سونے چاندی کے مالک کے اعضاء ثلاثہ پیشانی پہلو اور پشت کو داغا جائے گا۔ باقی ان اعضاء ثلثہ کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ یہ اشرف الاعضاء ہیں جب ان کا یہ حال ہے تو باقیوں کو بطریق اولیٰ عذاب ہوگا۔ دوسری وجہ جب سائل نے زکوۃ مانگی تو مالک کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ زکوۃ لینے والے کے آنے پر ان تینوں اعضا پر اثر پڑتا ہے۔ جب زکوۃ مانگی تو ابتداء پیشانی پر بل پھر اصرار کیا تو پہلو پھیر لیا اور اصرار کیا تو پشت پھیر لی۔ اس لئے ان کی تخصیص کر دی ورنہ احتراز مقصود نہیں۔ **لا یو دی منھا حقھا** اس میں کلام چلی کہ منہا کی ضمیر کا مرجع کیا ہے پہلا قول: ھا ضمیر کا مرجع فضہ ہے اور جب فضہ کا یہ حال معلوم ہو گیا تو صاحب فضہ کا حال بھی معلوم ہو گیا۔ یا بتاویل اموال دونوں ذہب فضہ ضمیر کا مرجع ہیں۔ یا منھا کی ضمیر کا مرجع صرف فضہ ہے اور ذہب کو اس پر قیاس کرلو۔ جیسے آیت کریمہ **والذین یکنزون الذھب**

و الفضه و لا ینفقونها میں ضمیر کا مرجع فضہ ہے ذہب کو اس پر قیاس کیا گیا ہے۔ (امافی الجنہ اگر کوئی دوسرا گناہ نہ ہو) الغرض یہ عذاب اس کو ہوتا رہے گا یہاں تک کہ یقضی (فیصلہ کیا جائے) یعنی باقی لوگوں کا حساب کتاب ہو رہا ہو گا اور یہ معذب ہو گا پھر جب حساب کتاب ہو جائے گا تو دیکھا جائے گا اس کے اور گناہ ہیں یا نہیں اگر ہیں تو جہنم میں اگر نہیں ہیں تو جنت میں۔ فیری سبیلہ اس کا مجہول پڑھنا اولیٰ ہے یعنی وہ خود مخبوط الحواس ہو گا جب اس کو کچھ پتہ نہیں ہو گا اس کا مشجعہ دکھایا جائے گا تو اس میں اور مبالغہ پیدا ہو گیا۔

قیل یا رسول اللّٰہ فالابل قال و لا صاحب ابل لا یودی منها حقها الخ اونٹوں کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر وعید شدید کا بیان ہے اور اس کے ضمن میں ایک استحبابی حکم کا بیان ہے۔ حاصل یہ ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اس کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کا حکم کیا ہے۔ نبی کریمؐ نے اس کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا بیان کرنے سے پہلے ایک استحبابی حکم کو بیان فرمایا (بطور جملہ معترضہ کے آنے والی سزا اس پر مرتب نہیں) وہ یہ ہے کہ جب اونٹوں کو گھاٹ پر لایا جائے تو وہاں پر غرباء کو کچھ نہ کچھ دے دو۔ عرب کی عادت یہ تھی کہ اونٹوں کو دو یا تین دن کے بعد پانی پلاتے تھے۔ فرمایا جس دن پانی پلایا جائے اس دن ان کا دودھ نکالا جائے اس لئے کہ جب لوگ اونٹوں کو پانی پلانے آتے تھے تو فقراء مساکین وہاں جمع ہو جاتے تھے کہ شاید ہمیں بھی دودھ مل جائے اس لئے فرمایا کہ دودھ نکالو تا کہ ان کو بھی مل جائے۔ الغرض زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی سزا یہ بیان کی کہ قیامت کے دن اونٹوں کے مالک کو اونٹوں کے سامنے چٹیل میدان میں ڈال دیا جائے گا (قاع چٹیل میدان اور قرقر اس کی صفت کاشفہ ہے) اور وہ اونٹ کماً و کیفاً انتہائی کمال پر ہوں گے۔ وہ اس کو پاؤں کے ذریعے روندیں گے اور منہ کے ذریعے کاٹیں گے۔ یوں ہی سلسلہ چلتا رہے گا۔ کلما مر علیه اولها رد علیه اخرها۔ اس حدیث میں راوی کی طرف سے قلب ہے جس کی اصل "کلما مر علیه اخرها رد علیه اولها" ہے۔ اس پر قرینہ دوسری روایت ہے اس کے الفاظ یہ ہیں "کلما جازت اخراها رد علیه اولها" اور اگر قلب نہ مانیں تو پھر دو صورتیں ہیں نمبر ا جب اونٹوں کی جماعت کا اگلا حصہ گزر جائے گا تو دوسرے کو اس پر لوٹا دیا جائے گا یعنی جونہی پوری قطار گزر جائے گی پھر اس کو واپس دوبارہ لٹایا جائے گا۔ نمبر ۲ یا پھر دائرے کی شکل میں عذاب دیا جائے گا۔ اس صورت میں ہر ایک اگلا بھی ہے اور آخری بھی لہٰذا اس میں کوئی اشکال نہیں۔ الغرض اس کو یہ سزا ملتی رہے گی۔ حتی یقضی بین العباد فیری سبیله اما الی الجنه و اما الی النار اور ان کے لئے ایک دن پچاس ہزار سال کا ہو گا لیکن جو نیک ہوں گے ان کے لئے فجر کی دو سنتوں کی بقدر وقت گزر جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

قیل یا رسول اللّٰہ فالبقر و الغنم قال و لا صاحب بقر و لا غنم لا یودی منها حقها الخ: یہاں سے گائیوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے پر وعید شدید کا بیان ہے۔ تقریر ماقبل والی ہے۔ اسی طرح ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو بھی عذاب ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا وہ گائیں اور بکریاں اس حال پر ہوں گی کہ ان کے سینگ صحیح سالم ہوں گے کوئی مڑے ہوئے سینگوں والی نہیں ہو گی اور نہ ہی کوئی بغیر سینگوں والی ہو گی اور نہ ہی کوئی ٹوٹے ہوئے سینگ والی ہو گی۔ اس کو پاؤں کے ذریعے روندیں گی اور سینگوں کے ذریعے ٹکریں ماریں گی۔

سوال: اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کوئی بے سینگی بھی نہیں ہو گی اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں اگر کوئی بے سینگی یا مڑے ہوئے سینگوں والی ہو گی تو اس کو زندہ سیدھے سینگوں اور (بغیر سینگ والی کو) سینگوں کی حالت میں کیا جائے گا حالانکہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جس حالت میں موت واقع ہو گی اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

جواب: اولاً اسی حالت پر اٹھایا جائے گا بعد میں اس کو سینگ دے دیئے جائیں گے تا کہ اچھی طرح سے مالک کو تکلیف ہو۔ قیل یا رسول اللّٰہ فالخیل الخ صحابہ کرامؓ نے گھوڑوں کے متعلق سوال کیا تو نبی کریمؐ نے فرمایا گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں ا۔ جو گھوڑے مالک کیلئے وزر ہیں ۲۔ وہ گھوڑے جو مالک کیلئے ستر ہیں۔ یعنی اس نیت سے گھوڑا پالا تا کہ میں لوگوں سے سوال سے بچ جاؤں اپنی حاجت اس کے ذریعے پوری کروں۔ ۳۔ جو مالک کیلئے اجر کا باعث ہے۔ جو مسلمانوں کی خدمت کیلئے تیار کیا۔ پہلی قسم کا گھوڑا یعنی جس کو مالک نے اس نیت سے پالا کہ میں اس کے ذریعے مسلمانوں کے خلاف لڑائی کروں گا اور فخر اور ریا کیلئے پالا تو یہ اس کیلئے وزر ہے وبال ہے۔ دوسرا گھوڑا ضرورت

کی بنا پر تھا یہ ستر ہے ثم لم ینس حق اللہ فی ظھورھا ولا رقابھا۔ آگے چل کر یہ احناف کی دلیل ہوگی اس میں حق ظہور سے مراد سواری وغیرہ کیلئے بوقت ضرورت دوسرے کو دے دینا ہے اور حق رقاب سے مراد زکوٰۃ ہے اور اس قسم میں فی سبیل اللہ اور اچھی نیت کے ساتھ دیتا ہے اور تیسری قسم میں فی سبیل اللہ سے مراد قتال ہے اور تیسرا گھوڑا اجر والا وہ ہے جس کو مالک نے جہاد فی سبیل اللہ کیلئے تیار کیا ہو تو اس گھوڑے کے چارہ کھانے پر بھی اجر وثواب ملے گا وغیرہ۔ سوال: ابتدائے کتاب میں آیا انما الاعمال بالنیات اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بلانیت بھی گھوڑا پانی پی لے تو اس پر بھی اجر وثواب ملے گا۔ جواب: جب امر کلی کی نیت کر لی تو جزئیات خود بخود آ جائیں گی۔ ولا یقطع طول طول اس رسی کو کہتے ہیں جس کا سرا گھوڑے کے پاؤں میں ہو اور ایک سرا کلے کے ساتھ ہو۔ قیل یا رسول اللہ فالحمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرامؓ نے حمر (گدھوں) کے متعلق سوال کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا۔ بجز اس جامع آیت کے فمن یعمل مثقال ذرۃ الخ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ نے مال دیا سو اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا یہ مال اس کیلئے گنجا سانپ بنایا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ سانپ قیامت کے دن اس کی گردن میں بطور طوق ڈالا جائے گا۔ پھر سانپ اس کے منہ کے دونوں کناروں کو یعنی باچھوں کو پکڑ لے گا پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جو لوگ بخل کرتے ہیں گمان نہ کریں آخر آیت تک۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: وعنہ قال الخ سوال: پہلی حدیث میں آیا کہ سونے چاندی کو آگ کی تختیاں بنایا جائے گا اور اس میں آیا کہ گنجا سانپ طوق بن جائے گا؟

جواب: کوئی تعارض نہیں، بعض اوقات میں یہ سزا ہوگی اور بعض اوقات میں وہ سزا ہوگی۔ یا بعض آدمیوں کو یہ سزا ہوگی اور بعض آدمیوں کو وہ سزا ہوگی۔ شجاعاً اقرع۔ گنجا سانپ یعنی شدت زہر کی وجہ سے اس کے بال جھڑ جائیں گے۔

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَاُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے پاس اونٹ، گائے یا بکری نہیں جس کا وہ حق ادا نہیں کرتا مگر قیامت کے دن وہ اس حال میں لائی جائے کہ بہت بڑی اور بہت موٹی ہوگی وہ اس کو اپنے پاؤں سے کچلے گی اور اپنے سینگ سے مارے گی جب پہلی گزر جائے گی آخری لائی جائے گی۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ اس کو روایت کرنے میں بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔

وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہؓ نے روایت کیا ہے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا شخص

آئے تو اسے تمہارے ہاں راضی ہو کر لوٹنا چاہئے۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰیؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہا کہ جس وقت کوئی قوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ لاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی فلاں پر رحمت بھیج میرا باپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ لایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی ابو اوفیٰؓ پر رحمت بھیج اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا اور ایک روایت میں ہے جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص اپنی زکوٰۃ لاتا تو آپ کہتے یا الٰہی فلاں پر رحمت بھیج۔

تشریح: وعن عبداللّٰہ بن ابی اوفی الخ اللّٰھم صل علٰی فلان الخ۔اس کے تحت مسئلہ چل پڑا کہ یہ کلام اللّٰھم صل علی فلان (یعنی دعائے صلوٰۃ بصیغہ مخاطب) کا ذکر غیر نبی پر جائز ہے یا نہیں۔راجح قول یہ ہے کہ تصلیہ کا ذکر غیر نبی پر مستقلاً جائز نہیں۔تبعاً جائز ہے۔

سوال: اس حدیث میں تو غیر نبی پر ذکر تصلیہ کا ذکر ہے؟ جواب: یہ ممانعت امت کیلئے تھی اور نبی کریم تو صاحب حق ہیں ان کیلئے اجازت تھی۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَدَهٗ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیج تو کہا گیا ابن جمیلؓ خالد بن ولیدؓ اور عباسؓ نے زکوٰۃ نہیں دی تب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا ابن جمیلؓ نے خدا کی نعمت کا انکار اس لئے کیا ہے کہ وہ فقیر تھا اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا ہے۔لیکن خالد سو تم اس پر ظلم کرتے ہو۔یقیناً اس نے اپنی زرہیں اور سامان جنگ خدا کی راہ میں وقف کر دیا۔مگر عباسؓ تو اس کی زکوٰۃ اور اس کی مثل میرے ذمہ ہے۔پھر فرمایا اے عمر تو نہیں جانتا کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہے۔اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

تشریح: وعن ابی ہریرہؓ الخ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ نبی کریمؐ نے حضرت عمرؓ کو زکوٰۃ کی وصولی کیلئے بھیجا۔انہوں نے آ کر کہا کہ تین آدمیوں نے زکوٰۃ نہیں دی۔ابن جمیل، خالد بن الولید اور عباس نے۔نبی کریمؐ نے فرمایا کہ یہ ابن جمیل منافق تھا، غریب تھا اس کے پاس مال نہیں تھا اس کو غنیمت کا مال ملتا رہا جس کی وجہ سے یہ غنی ہو گیا اور اس نے زکوٰۃ نہیں دی۔مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس کوئی مانع شرعی نہیں بغیر کسی عذر کے اس نے زکوٰۃ نہیں دی۔باقی خالد بن ولید۔اس نے تو اپنا سارا مال جہاد کیلئے وقف کر رکھا ہے اور جو مال وقف ہوتا ہے اس میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔نبی کریمؐ کے فرمان کا حاصل یہ ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہو کہ اس نے سارا مال وقف کر دیا ہو اس پر زکوٰۃ کیسے ہو گی۔اس سے معلوم ہوا کہ منقولات کا وقف بھی جائز ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔یہ امام محمدؒ کا قول ہے شیخین اس کے عدم جواز کے قائل ہیں۔عباس نے زکوٰۃ نہیں دی ان کے بارے میں فرمایا عباس کی جانب سے ڈبل زکوٰۃ میرے ذمے ہے۔اس کے دو مطلب ہیں ا۔حضورؐ نے نے عباس سے دو سال کی پیشگی زکوٰۃ وصول کر لی تھی اس لئے انہوں نے نہیں دی، ۲۔عباس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو سال کی مہلت

لی ہوئی تھی کہ میں دونوں سالوں کی اکٹھی ادا کردوں گا اس لئے انہوں نے نہیں دی اور امام کو یہ دونوں حق ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْکُمْ عَلٰی اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰہُ فَیَاْتِیْ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ فَھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ اَوْ بَیْتِ اُمِّہٖ فَیَنْظُرَ اَیُھْدٰی لَہٗ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِنْہُ شَیْئًا اِلَّا جَاءَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَحْمِلُہٗ عَلٰی رَقَبَتِہٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا لَہٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَہٗ خُوَارٌ اَوْشَاۃً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَۃَ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ (متفق علیہ) قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَفِیْ قَوْلِہٖ ھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّہٖ اَوْاَبِیْہِ فَیَنْظُرَ اَیُھْدٰی اِلَیْہِ اَمْ لَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ کُلَّ اَمْرٍ یُتَذَرَّعُ بِہٖ اِلٰی مَحْظُوْرٍ فَھُوَ مَحْظُوْرٌ وَّکُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ ھَلْ یَکُوْنُ حُکْمُہٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ کَحُکْمِہٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا ھٰکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ.

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے از دقبیلہ کے ایک آدمی کو عامل (تحصیلدار) مقرر کیا جس کو ابن لتبیہ کہا جاتا تھا اس نے زکوٰۃ وصول کرنا تھی۔ جب یہ صاحب واپس لوٹے تو کہنے لگے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ پیش کیا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا حمد وثنا کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے کئی لوگوں کے ان کاموں پر مقرر کرتا ہوں جن پر اللہ تعالیٰ نے مجھے حاکم مقرر کیا ہے تو ان کا ایک آدمی آکر کہتا ہے کہ یہ مال تمہارا ہے اور یہ تحفہ ہے جو مجھے پیش کیا گیا ہے۔ سو یہ شخص اپنے والدین کے گھر کیوں نہ بیٹھا دیکھتا۔ بھلا اسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی شخص اس مال سے کچھ بھی نہیں لیتا مگر وہ اسے قیامت کو لائے گا جبکہ اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوگا اگر یہ اونٹ ہوگا تو اس کی آواز ہوگی اگر یہ گائے ہو تو اس کی اپنی آواز ہوگی یا وہ بکری آواز کرتی ہوگی۔ پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی بعد ازاں فرمایا اللہ کیا میں نے تبلیغ کردی ہے؟ اے اللہ کیا میں نے تبلیغ کردی ہے۔ (متفق علیہ) خطابی نے کہا کہ آپ کے اس قول (اپنے والدین کے گھر یہ کیوں نہیں بیٹھا دیکھتا بھلا اسے تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں) میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس چیز کو کسی حرام کی طرف وسیلہ بنایا جائے تو یہ وسیلہ بھی حرام ہے اور ہر عقد جو کئی عقدوں میں داخل ہو دیکھا جائے گا کہ کیا اس کا علیحدہ ہونے کے وقت وہی حکم ہے جو اکٹھا ہونے میں ہے یا نہیں شرح السنہ میں اسی طرح ہے۔

تشریح: وعن ابی حمید الساعدی الخ اس حدیث کو حدیث ابن اللتبیہ کہتے ہیں۔ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ از د کے ایک شخص کو جس کا نام ابن اللتبیہ تھا کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ جب یہ شخص زکوٰۃ لے کر آیا تو دو گٹھڑیاں سر پر رکھ آیا اور آکر یہ کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مال زکوٰۃ کا ہے اور یہ مجھے ھدایا تحفے ملے ہیں چونکہ یہ لینا صحیح نہیں تھا تو اس کے قول پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت غصہ آیا' ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں فرمایا میں ایک آدمی کو زکوٰۃ کے عمل پر مقرر کرتا ہوں' واپس آکر یہ کہتا ہے ھٰذا لکم وھذہ ھدیۃ اھدیت لی۔ فرمایا اگر تم اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر بیٹھ جاؤ تو پتہ چل جائے گا کہ کس کیلئے ھدیہ ہے۔ فرمایا یہی مال قیامت میں اس کے لئے وبال بنے گا۔ قال الخطابی: امام خطابی نے اس حدیث ابن اللتبیہ سے دو اصول مستنبط کئے ہیں۔ ا۔ ایک امر مباح بعض اوقات ذریعہ بن جاتا ہے معصیۃ کا۔ تو پھر وہ امر مباح جائز نہیں رہتا

ہے (بعنوان آخر ہر وہ چیز جو خود معصیت نہ ہو لیکن وہ معصیت کا ذریعہ اور وسیلہ بنے تو وہ بھی ممنوع ہے) جیسے ھدیہ قبول کرنا ذریعہ بن جاتا ہے مہدی کی رعایت کا زکوٰۃ کما ینبغی وصول کرنے میں خلل کا ہونا۔ تو لہٰذا یہ ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ''عامل کو ھدیہ دینا فی ذاتہ کوئی معصیت نہیں لیکن اس بات کا ذریعہ بن رہی ہے کہ مہدی کے ہدیہ دینے کی صورت میں عامل کیلئے مہدی سے زکوٰۃ وصول کرنے میں رعایت کا خلل ہوتا ہے۔ جو معصیت ہے لہٰذا اب ھدیہ لینا عامل کیلئے جائز نہیں ہے''۔ ۲۔ جب ایک عقد کا دوسرے عقد کے ساتھ اقتران ہو تو دیکھا جائے گا کہ حالت انفراد اور حالت اقتران دونوں میں حکم ایک ہے یا نہیں۔ اگر ایک ہے تو جائز ہوگا اگر ایک نہ ہو تو عدم جائز نہیں ہوگا۔ مثلاً یہاں دیکھا جائے گا کہ ابن اللتبیہ کو عامل نہ ہونے کی صورت (حالت انفراد) میں ھدیے ملتے تھے یا نہیں۔ اگر ملتے تھے تو اب بھی لینا بھی جائز نہیں ہے (عامل بننے کے بعد بھی) اور اگر نہیں ملتے تھے تو اب عامل بننے کے بعد بھی لینا نا جائز ہے اور دوسری مثال استقراض کی۔

مثلاً ایک شخص نے زید سے قرضہ مانگا ایک سو لیکن زید کا منشا یہ ہے کہ قرضہ بھی دوں اور سود بھی لوں۔ اب زید اس کا حیلہ یہ کرتا ہے کہ اس کو کہتا ہے کہ میں تجھے قرضہ دیتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تم مجھ سے ایک سو کی مالیت کی چیز پانچ سو کے بدلے میں خرید لو بعد میں ثمن دے دینا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے تو یہ عقد صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر درمیان میں قرضہ کا قصہ نہ ہوتا تو وہ شخص ایک سو کی مالیت کی چیز پانچ سو میں نہ خریدتا۔ اب وہ اس کے خریدنے پر مجبور ہے۔ اب یہ دونوں حیثیتیں مختلف ہیں چونکہ اب حالت انفراد میں اس کا وہی حکم نہیں ہے اس لئے کہ حالت انفراد میں تو وہ اس کو ایک سو لینے پر راضی ہے لیکن حالت انضمام میں نہیں لہٰذا یہ صورت جائز نہیں۔ اسی طرح قاضی کا حال ہے اگر اس کو قضا کے عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے ھدایا ملتے تھے تو اب بھی ہدایا لینا جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ اصول اول تو بالاتفاق مسلم ہے اور اصول ثانی مالکیہ کے نزدیک بالکل درست ہے اس کی تمام صورتوں پر عمل ہوگا۔ احناف کے نزدیک بعض صورتوں پر عمل ہوگا اور بعض پر عمل نہیں ہوگا۔

وَعَنْ عَدِی بْنِ عُمَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا یَّأْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے جسے ہم کسی کام پر لگائیں تو وہ سوئی کی مقدار یا زیادہ اس سے ہم سے چھپالے تو یہ ایسی خیانت ہے جسے قیامت کے دن لائے گا روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

الفصل الثانی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَفْرِضِ الزَّكَاةَ اِلَّا لِیُطَیِّبَ مَا بَقِیَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِیْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَیْرِ مَا یَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا جب یہ آیت اتری اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں تو یہ آیت مسلمانوں پر بھاری ہوئی تو عمرؓ نے کہا میں تم سے اس فکر کو دور کرتا ہوں تو عمرؓ گئے اور کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر بھاری ہوئی ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فرض نہیں کی مگر تمہارے باقی ماندہ مال کو پاک کرنے کیلئے اور صرف میراث اس لئے فرض کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ایک کلمہ ذکر کیا ہے) کہ تمہارے پیچھے

آنیوالوں کومل سکے راوی نے کہا سوعمرؓ نے کہا اللہ اکبر پھر حضرت نے عمر کوفرمایا کیا میں تجھے سب سے بہترین خزانہ نہ بتاؤں جسے آدمی جمع کرے وہ نیک بخت عورت ہے مرد جب اسے دیکھے تو خوش کرے جب اسے حکم کرے تو عورت اس کی فرمانبرداری کرے اور جب مرد غائب ہو تو عورت اس کی محافظت کرے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: عن ابن عباس الخ قال لما نزلت هذه الآية والذين يكنزون الذهب والفضة. جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ گھبرا گئے۔ گھبرانے کی وجہ: آیت کریمہ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً مال کو جمع کرنا جائز نہیں اور دنیا میں رہنا بغیر مال کے ہو نہیں سکتا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نبی کریمؐ کے پاس گئے اور حال سنایا تو نبی کریمؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا اس آیت میں جس مال کے جمع کرنے کو مذموم قرار دیا اس کا مصداق وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو۔ مطلقاً مال کو جمع کرنا ممنوع نہیں ہے۔ مزید فرمایا کہ زکوٰۃ کا وجوب اس لئے ہوا تا کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد باقی ماندہ مال پاک ہو جائے اور ایسے ہی میراث کے احکام نازل ہوئے تا کہ میت کا مال وارثوں کیلئے حلال ہو جائے لہٰذا مطلقاً مال کو جمع کرنا ممنوع نہیں ورنہ تو زکوٰۃ کو فرض کرنا اور میراث کے احکام نازل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ صحابہؓ کی اس الجھن کو دور کرنے کے بعد صحابہ کرامؓ کو نبی کریمؐ نے خوش ہوتے دیکھا تو ایسی چیز کی ترغیب دی جو مال سے بہتر ہے وہ ہے زوجہ صالحہ یہ بھی ایک خزانہ ہے جو اپنے خاوند کو حسن صورت وسیرت کے اعتبار سے خوش کردے اور اس کی اطاعت کرے اور اس کے مال وعزت کی حفاظت کرے۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَإِنْ جَآءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَإِنْ عَدَلُوْا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوْهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ (رواه ابو داود)

ترجمہ: حضرت جابر بن عتیکؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ آئے گا جو تم کو برا معلوم ہوگا۔ سو جب یہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں مرحبا کہو اور ان کے درمیان اور اس مال زکوٰۃ کے درمیان جو یہ طلب کریں خالی کر دو سو اگر وہ انصاف کریں تو یہ ان کی اپنی جانوں کیلئے اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو یہ بھی ان کی جانوں پر ہے اور تم ان (عاملوں) کو راضی کرو کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل انکی رضامندی ہے اور وہ تمہارے لئے دعا کریں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن جابر بن عتيك الخ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ تمہارے پاس زکوۃ وصول کرنے والے آئیں گے تو تم طبعی طور پر ان سے بغض رکھو گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کو مرحبا کہو اور ان کو تم اپنا مال سپرد کر دو کہ تم جونسا مال لینا چاہو لے لو۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا فَقَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہا کہ کچھ لوگ یعنی بعض اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آکر کہنے لگے کہ بعض زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگ ہمارے پاس آکر ظلم کرتے ہیں۔

تشریح: وعن جرير بن عبدالله الخ: یہ اعراب اپنی کم فہمی کی بنا پر یہ سمجھتے تھے کہ زکوٰۃ لینے والے مقدار مقررہ سے زائد مانگتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں تھا کیونکہ لینے والے تو صحابہؓ تھے اس لئے فرمایا کہ تم سے جتنا وہ مانگیں تم ان کو خوش کر دو ان کی جانب سے کوئی زیادتی نہیں ہوتی تھی۔ ہاں اگر واقعۃً زیادہ مانگیں تو پھر دینا جائز نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے تحصیلداروں کو راضی کرو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اگر وہ ہم پر ظلم کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو راضی کرو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ بَشِيْرِبْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِمَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت بشیر بن خصاصیہؓ سے روایت ہے کہا کہ ہم نے عرض کیا کہ یقیناً زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگ ہم پر زیادتی کرتے ہیں کیا اپنے مال سے ہم زیادتی کے قدر چھپالیں۔ آپ نے فرمایا نہیں روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِىْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ. (رواہ ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کما حقہ زکوٰۃ وصول کرنے والا گھر واپس آنے تک اللہ کی راہ میں غازی کی مثل ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے)

تشریح: وعن رافع الخ العامل على الصدقه بالحق۔ اس کی دو نشانیاں ہیں (۱) جتنی مقدار واجب ہے اتنی کا مطالبہ کرے ۲ خیانت نہ کرے۔

عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِىْ دُوْرِهِمْ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ زکوٰۃ دینے والوں کو بستیوں سے باہر بلاؤ نہ مواشی والا ہی دور جائے ان سے زکوٰۃ ان کے گھروں ہی سے لی جائے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن عمرو بن شعيب عن ابيه لاجلب ولا جنب الخ جلب فی الزکوٰۃ کا مطلب زکوٰۃ وصول کرنے والا بستی سے دور ٹھہر جائے اور ارباب اموال کو کہے کہ اپنے جانوروں کو اور مالوں کو یہاں لے آؤ میں حساب لگا کر زکوٰۃ لوں گا۔ یہ ممنوع ہے اس لئے کہ اس میں ارباب اموال کا ضرر ہے نقصان اور جنب فی الزکوٰۃ کا مطلب اس کے برعکس ہے کہ ارباب اموال اپنے جانوروں کو بستی سے باہر دور لے جائیں اور عاملین کو کہیں کہ ہمارا مال و جانور وہاں ہیں وہاں جا کر حساب کتاب کرلو۔ وہاں سے زکوٰۃ لے لو۔ یہ بھی ممنوع ہے اس میں عامل کا ضرر ہے اور ایک جلب جنب فی السباق ہے۔

وَعَنْ اَبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مال حاصل کرے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے ایک جماعت محدثین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو ابن عمر پر موقوف کیا ہے۔

تشریح: وعن ابن عمر الخ "مال مستفاد" وہ مال جو کہ بقدر نصاب مال موجود ہونے کے بعد سال کے دوران حاصل ہو جائے۔ اس کی ۳ قسمیں ہیں اسال کے دوران جو مال حاصل ہو وہ مال سابق کی جنس سے نہ ہو (کسی کے پاس بقدر نصاب مال تھا اور اب مال مستفاد آیا اور وہ اس کی جنس سے نہیں ہے) ۲۔ مال مستفاد مال سابق کی جنس سے بھی ہو اور اس کا نفع اور بھی حاصل ہو مثلاً بکریاں تھیں بچے پیدا ہوئے یا سونا چاندی تھا پھر تجارت سے مال بڑھ گیا وغیرہ ۳ مستفاد مال سابق کی جنس سے ہو لیکن اس کا اور نفع حاصل نہ ہو مثلاً سونا چاندی تھا بقدر

نصاب، بعد میں ھبۃ اور مل گیا یا بکریاں تھیں ھبۃ اور مل گئیں۔ پہلی قسم کا حکم: بالاجماع اس مال مستفاد پر حولان حول مستقلاً ضروری ہے۔
دوسری قسم کا حکم: بالاجماع مال سابق کے ساتھ ضم کیا جائے گا الگ حولان حول کا اعتبار نہیں۔ تیسری قسم میں اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک مال سابق کے ساتھ تابع کیا جائے گا۔ باقی آئمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کے لئے مستقل حولان حول کا اعتبار ہونا ضروری ہوگا۔ آئمہ ثلاثہ کی دلیل یہی حدیث ابن عمر ہے۔ من استفاد مالاً فلا زکوٰۃ فیه حتی یحول علیه الحول۔ احناف کی طرف سے جواب احولان حول میں تعمیم ہے اصالۃً ہو یا تبعاً جیسے قسم ثانی میں تمہارے نزدیک بھی ہے لہٰذا یہ ہمارے خلاف نہیں۔ جواب ۲۔ اس حدیث کا مصداق صرف قسم اوّل ہے لا غیر جس طرح ثانی بالاجماع مستثنیٰ ہے اسی طرح مجالست کی وجہ سے ثالث بھی مستثنیٰ ہے۔ الحاصل دوسرے جواب کے مطابق آئمہ ثلاثہ کے نزدیک اس حدیث کا مصداق دو صورتیں ہیں۔ پہلی اور تیسری اور احناف کے نزدیک صورت اولیٰ اس حدیث کا مصداق ہے۔ ذکر جماعة انهم وقفوه علی ابن عمر سے اس کا جواب دے رہے ہیں کہ یہ حدیث ابن عمرؓ پر موقوف ہے جیسا کہ ترمذی نے بیان کیا ہے لہٰذا مرفوع حدیث کے مقابلے میں یہ مرجوع ہے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَةٍ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ. (رواہ ابوداوٗد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا کہ ابن عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پیشتر جلد زکوٰۃ ادا کردینے کے متعلق دریافت کیا آپ نے اس کو اس بات کی رخصت دیدی روایت کیا اس کو ابوداوٗد ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح: وعن علیؓ الخ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حولان حول نفس وجوب کی شرط نہیں بلکہ وجوب ادا کی شرط ہے۔

وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَّلِيَ يَتِيْمًا لَّهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِّاَنَّ الْمُثَنّٰى ابْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ جدہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا آگاہ رہو تم میں سے جو شخص کسی ایسے یتیم کا والی بنے جس کے پاس مال ہو وہ اس میں تجارت کرے اور اس کو ویسے ہی نہ چھوڑے کہ اس کو زکوٰۃ کھا جائے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا اس کی سند میں مقال ہے کیونکہ اس کا ایک راوی ہے مثنیٰ بن صباح ضعیف ہے۔

تشریح: وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده الخ اس حدیث کے تحت یہ مسئلہ چل پڑا کہ بچے کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ احناف کے نزدیک نہیں۔ شوافع کے نزدیک واجب ہے۔ احناف کی دلیل کہ بچہ مکلف نہیں جس طرح دیگر احکام نماز روزہ کا مکلف نہیں اسی طرح زکوٰۃ کا بھی مکلف نہیں۔ شوافع کی دلیل یہی حدیث ہے۔ فقال الامن ولی یتیمًا لهٗ مال فلیتجرفیه ولا یترکهٗ حتی تاکله الصدقة جواب: ا۔ صدقہ سے مراد نفقہ ہے (اس پر قرینہ لفظ اکل ہے) اس لئے کہ صدقہ (زکوٰۃ) سے تو مال ختم ہو ہی نہیں سکتا۔ مال جب نصاب سے کم ہوگا تو زکوٰۃ نہیں ہوگی ہاں صدقہ بمعنی نفقہ سے مال ختم ہو جائے گا اکل کی صورت میں۔ جواب ۲: یہ ضعیف ہے اس کی سند میں کلام ہے اس میں ایک راوی مثنیٰ بن الصباح ضعیف ہیں۔

الفصل الثالث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ

مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِىْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے عرب کے بعض قبائل نے کفر اختیار کرلیا حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا آپؓ ان لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو حکم ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا اس نے اپنا مال اور نفس مجھ سے محفوظ کرلیا۔ مگر اسلام کے حق سے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ ابوبکرؓ کہنے لگے اللہ کی قسم میں ان لوگوں کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھ سے بکری کا بچہ روک لیا جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ادا کیا کرتے تھے میں ان سے جنگ کروں گا۔ عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کا سینہ جنگ کیلئے کھول دیا ہے میں نے معلوم کرلیا کہ یہی حق ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: عن ابی هريرة الخ جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو مسلمانوں کے علاوہ دو قسم کے فریق بن گئے ا۔ مرتدین ۲ مانعین زکوٰۃ پھر مرتدین دو قسم پر تھے ا۔ وہ لوگ جنہوں نے ختم نبوت کا انکار کردیا ۲۔ منکرین زکوٰۃ سب سے پہلے ارتداد کا فتنہ اٹھا۔ مسلیمہ کذاب، اسود انسی اور سجاح نامی عورت کا انہوں نے نبوت کا دعویٰ کردیا اس میں سے اسود انسی کو نبی کریمؐ نے اپنے دور میں قتل کروا دیا تھا اور مسلیمہ کذاب نے اور عورت نے آپؐ کی وفات کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا یہ مرتد ہوگئے ان کے ساتھ مل کر کچھ اور لوگ بھی مرتد ہو گئے تھے پھر دوسرا فتنہ مرتدین میں منکرین زکوٰۃ کا تھا۔ یعنی جو بالکل سرے سے زکوٰۃ کا انکار کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ زکوٰۃ کی فرضیت صرف نبی کریمؐ کے زمانے کے ساتھ خاص تھی۔ اب باقی نہیں رہی کیونکہ خذ من اموالهم صدقة کا خطاب نبی کو ہے اور تزکیہ وہی کرتے تھے اور مانعین زکوٰۃ یہ کہتے تھے کہ وجوب اداء الى الامام یہ مختص تھی نبی کریمؐ کے ساتھ یہ نفس فرضیت زکوٰۃ کا انکار نہیں کرتے تھے بلکہ وجوب ادا الی الامام کا انکار کرتے تھے۔ کفر من كفر العرب کا مصداق اصل مرتدین ہیں۔ مرتدین کا اندراج كفر من كفر العرب کے تحت حقیقۃً ہے اور تغلیباً و مجازاً مانعین زکوٰۃ بھی شامل ہیں۔ قال عمر الخ جب ابوبکرؓ نے قتال کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ان سے کیسے قتال کریں گے حالانکہ نبی کریمؐ نے یہ حکم فرمایا ہے امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا تو اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہوگئی۔ الا بحقه اس میں کلام چلی کہ حضرت عمرؓ کو کس فریق کے قتال کے بارے میں شبہ ہوا؟ راجح یہ ہے کہ مانعین زکوٰۃ کے بارے میں شبہ ہوا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جب وہ تمام ارکان اسلام کو مانتے ہیں تو پھر آپؓ ان کے ساتھ کیسے قتال کریں گے۔ ان کے ساتھ کیسے قتال مباح ہوگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ سمجھایا کہ زکوٰۃ کا ہر حکم تب معتبر ہوگا جب اس کو اس کے جمیع احکام کے ساتھ تسلیم کیا جائے۔ حدیث کے اخیر میں الا بحقه کے الفاظ ہیں اگر شرائط پائی جائیں گی تو معصوم المال اور معصوم الدم ہوگا اور زکوٰۃ کی منجملہ شرائط میں ایک وجوب اداء الی الامام بھی ہے وہ اس کا انکار کررہے ہیں اس لئے ان سے قتل مباح ہے۔ یہ قتال کفر کی وجہ سے نہیں بلکہ سداً لباب الفساد کیلئے ہے کہیں نفس زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار نہ کرنے لگ جائیں۔ اس قول پر قرینہ لو منعونی ہے۔ اگر مجھ کو زکوٰۃ دینے سے رک

جائیں تو میں ان سے قتال کروں گا بلکہ بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اے عمرؓ زمانہ جاہلیت میں تو بہت بہادر تھا لیکن اب اسلام میں آکر بزدل ہو گیا ہے تو حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے شرح صدر ہو گیا ہے اور ان کا اجتہاد بدل گیا۔ اس وقت ان کو معلوم ہوا کہ ان الله شرح صدر ابی بکر للقتال اب عمرؓ بھی قتال کیلئے تیار ہو گئے۔ سوال: حضرت ابوبکرؓ نے تو قیاس پیش کیا تھا نہ کہ نص تو پھر حضرت عمرؓ نے اپنا اجتہاد کیوں بدلا؟ جواب: قیاس پیش نہیں کیا حدیث کے آخری حصہ (الا بحقہ) کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قتال کے مباح ہونے کے لئے فرضیت کا انکار ضروری نہیں ہے۔ لو معنونی عناقاً یہ بطور مبالغہ کے ارشاد فرمایا۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُاَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ (رواه احمد)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک کا خزانہ قیامت کے دن گنجا سانپ بن جائے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا وہ اس کو طلب کرے گا یہاں تک کہ اس کی انگلیاں منہ میں ڈال لے گا۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

تشریح: وعنهٗ قال حتی یلقمه اصابعهٗ۔ اصابعهٗ بدل ہے یلقمہٗ کی ہٗ ضمیر سے یا یلقمہ کا فاعل ہے۔ ضمیر کا مرجع صاحب الاصابع ہے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ رَّجُلٍ لَّايُؤَدِّىْ زَكَاةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِىْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ (رواه الترمذى والنسائى وابن ماجة

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں فرمایا جو شخص بھی اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کے مال کو قیامت کے دن سانپ بنا کر اس کی گردن میں ڈال دے گا۔ پھر اس کی تصدیق میں قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی اور خیال کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز کے ساتھ جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے آخر آیت تک۔ روایت کیا ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن ابن مسعودؓ الخ ترجمہ ہے۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالاً قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِىْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِىُّ وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكَ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِاحْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ الزَّكَاةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِى الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَآئِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِىْ خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْغَنِىٌّ وَّاِنَّمَا هِىَ لِلْفُقَرَآءِ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے زکوۃ کسی مال میں نہیں ملتی مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ روایت کیا اس کو شافعی نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حمیدی نے اور اس نے اس کی وضاحت میں کہا ہے کہ مثلاً تجھ پر زکوۃ واجب ہوتی ہے تو اس کو نکالتا نہیں وہ حرام مال حلال کو بھی ہلاک کر دیتا ہے اس کے ساتھ حجت پکڑی ہے اس شخص نے جو کہتا ہے کہ زکوۃ کا تعلق عین سے ہے۔ اسی طرح منتقی میں ہے بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے۔ جس کی سند اس نے عائشہ تک ذکر کی ہے اور احمد نے خالطت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا ہے ایک آدمی زکوۃ لیتا ہے جبکہ وہ

تو نگراور مالدار ہے سوائے اس کے نہیں زکوٰۃ فقراء کیلئے ہے۔

تشریح: وعن عائشةؓ الخ حدیث عائشہؓ میں ہے کہ زکوٰۃ کا مال جس مال کے ساتھ مل جاتا ہے وہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ یا تو واقعۃً ختم ہو جاتا ہے چور ڈاکے وغیرہ کے ذریعہ سے یا بے برکتی ہو جاتی ہے۔ اس کی ایک صورت امام بخاریؒ نے ذکر کی ہے کہ جب کوئی شخص اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو جو زکوٰۃ کا مال ہے وہ باقی مال کو خراب کر دیتا ہے۔ یا تو ظاہراً یا بے برکت ہو کر۔ مثلاً ایک شخص کے پاس چالیس بکریاں ہیں ایک بکری اس پر زکوٰۃ واجب ہے اس نے ادا نہیں کی تو اس کی یہ بکری انتالیس بکریوں کو خراب کر دے گی بایں طور کہ آفت آئی اور وہ اس کے انتفاع سے محروم ہو گیا۔ دوسری صورت: حدیث عائشہؓ کی تفسیر کے بارے میں امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات مالدار آدمی زکوٰۃ لیتا ہے حالانکہ یہ فقراء کیلئے ہے تو جب یہ زکوٰۃ کا مال اس کے مال کے ساتھ جاملتا ہے تو وہ اس کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔ وقد احتج به من یری تعلق الزكوة بالعین۔ اس حدیث سے ان علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں زکوٰۃ کا تعلق عین مال کے ساتھ ہے۔ وجوب فی الذمہ کے ساتھ نہیں۔ اس لئے کہ اختلاط عین مال کی صورت میں تصور نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر وجوب فی الذمہ کے ساتھ ہو اختلاف مقصود ہو سکتا ہے۔ ثمرہ اختلاف: اس صورت میں ظاہر ہو گا کہ جن کے نزدیک زکوٰۃ کا تعلق عین مال کے ساتھ ہو تو ان کے نزدیک مال دینا ہی ضروری ہے اور جن کے نزدیک زکوٰۃ کا تعلق وجوب فی الذمہ کے ساتھ ہے ان کے (احناف کے) نزدیک مال دینا کوئی ضروری نہیں باقی قیمت بھی دے سکتے ہیں یا نہیں احناف کے نزدیک دے سکتے ہیں۔ باقی آئمہ کے نزدیک نہیں دے سکتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب ماتجب فيه الزكوة

جن چیزوں میں زکوۃ واجب ہوتی ہے ان کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ۔ (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو سعید حذریؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق (بیس من) سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ اوقیہ (دوسو درہم) سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں۔ (متفق علیہ)

تشریح: عن ابی سعید الخدری الخ اس حدیث میں تین مسئلے بیان کئے گئے ہیں جن میں سے آخری دو اجماعی ہیں اور پہلا مسئلہ اختلافی ہے۔ مسئلہ: آیا زمین کی پیداوار میں عشر کے وجوب کے لئے نصاب مقرر ہے یا نہیں؟ امام صاحبؒ فرماتے ہیں زمین کی پیداوار میں عشر کے لئے نصاب متعین ومقرر نہیں مطلقاً عشر واجب ہے۔ ماخرج میں خواہ قلیل ہو یا کثیر ہو۔ باقی آئمہ مع صاحبین فرماتے ہیں نصاب متعین ہے اور وہ پانچ وسق ہے۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع تقریباً چار سیر کا ہوتا ہے تو ہمارے زمانے کے اعتبار سے تیس من کے قریب بنتا ہے۔ امام صاحبؒ کی دلیل مابعد کی روایت حدیث ابن عمر ہے۔ قال فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر الخ حدیث کے عموم سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کوئی نصاب متعین نہیں ہر قلیل وکثیر میں عشر واجب ہے۔ نیز اتوا حقهٗ یوم حصادہ مطلق ہے۔ باقی آئمہ کی دلیل۔ یہی حدیث الوسق ہے۔ احناف کی طرف سے جواب۔ جواب ا: جو صاحب ہدایہ نے دیا کہ یہ اموال تجارت پر محمول

ہے یعنی زمین کی پیداوار جو تجارت کیلئے ہو اس میں زکوٰۃ عشر واجب ہے چونکہ اس زمانے میں زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق ہوتا تھا اور ایک وسق چالیس اوقیہ کا ہوتا ہے تو پانچ وسق کی قیمت دوسو درہم کو پہنچ جاتی تھی تو پانچ وسق کی مقدار نصاب زکوٰۃ کو پہنچتی تھی اس لئے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے تو صدقے سے مراد زکوٰۃ ہے۔ یہاں صدقہ سے مراد حنفیہ کے نزدیک عشر نہیں۔ سوال: عشر سے زکوٰۃ مراد لینا یہ طحاوی کی روایت پر منطبق نہیں ہوتا اس میں صراحتاً عشر کا لفظ ہے (فیه العشر اذا بلغ خمسة اوسق) جواب ۲: یہ نفی نفس عشر کی نہیں بلکہ یہ نفی عشر المؤداۃ الی بیت المال کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب پانچ اوسق سے کم مال ہو تو اس کا عشر خود ہی ادا کرے اور فقراء کو دے دے۔ بیت المال کی طرف لے جانا کوئی ضروری نہیں۔ جواب ۳: یہ حکم مجاہدین کو تھا ان کو فرمایا کہ اگر پیداوار پانچ وسق سے کم ہو تو عشر کوئی ضروری نہیں تمہارے لئے۔ اس لئے کہ تم جہاد کی تیاری میں لگے رہتے ہو اور امام کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے (یہ جواب شرح وقایہ کے حاشیہ برجندی میں ہے جو کہ عام دستیاب نہیں) جواب ۴: صدقہ سے مراد عشر نہیں بلکہ عشر کے ماسوا جو وقتی طور پر چندے مسلمانوں کے ذمے ہوتے تھے وہ مراد ہیں یعنی جو وقتی ضروریات کے پیش نظر حوادثات کے پیش نظر صدقہ لیا جاتا ہے اگر پانچ وسق سے کم پیداوار ہو تو چندہ نہیں لیا جائے گا۔ جواب ۵: یہ خبر واحد ہے اس کے مقابلے میں فیما سقت السماء والی روایت مشہور ہے۔ یہ خبر مشہور کے معارض ہونے کی وجہ سے مرجوح ہے اور اس طرح یہ آیت کریمہ ومما اخرجنا لکم کے بھی معارض ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَافِیْ فَرَسِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَیْسَ فِیْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن شخص پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ایک روایت میں اس کے غلام میں زکوٰۃ نہیں۔ البتہ صدقہ فطر ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی هریرة الخ جو عبید للخدمة ہوں اس میں بالاجماع زکوٰۃ واجب نہیں اور جو للتجارۃ ہوں ان میں بالاجماع زکوٰۃ واجب ہے۔ ولافی فرسہ۔ خیل تین قسم پر ہیں ا۔ خیل للتجارۃ ۲۔ خیل للرکوب ۳۔ خیل للتوالد والتناسل (خیل سائمہ) اول قسم میں اجماع ہے کہ زکوٰۃ واجب ہے۔ دوسری قسم میں بالاجماع زکوٰۃ واجب نہیں۔ تیسری قسم میں اختلاف ہے۔ امام صاحب کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہوگی جب کہ ذکور وانا ث ملے جلے ہوں اور امام صاحبؒ کی دوسری روایت اگر سب اناث ہیں تو بھی زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ نر کو آدمی مانگ بھی لیتا ہے لیکن اگر سب نر ہیں تو پھر زکوٰۃ واجب نہیں اور باقی آئمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک اس تیسری قسم میں کسی حال میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ باقی زکوٰۃ ہوگی کیسے؟ اختیار ہے چاہے تو قیمت کا حساب لگا کر دے ۲۰۰ درہم کے نصاب کے مطابق یا ایک گھوڑے کے بدلے میں ایک دینار (یا یعنی دس درہم) باقی امام صاحبؒ کی دلیل نمبر ۱ حدیث طویل کا وہ حصہ ثم لم ینس حق الله فی ظهورها ولا رقابها جس میں یہ بتلایا گیا گھوڑوں کے بارے میں کہ گھوڑوں سے متعلق حقوق دو قسم کے ہیں۔ "متعلق بالظہر" متعلق بالرقاب اور متعلق بالرقاب میں زکوٰۃ ہے۔ دوسری دلیل نمبر ۲ حضرت عمرؓ کا عمل۔ حضرت عمرؓ نے اعلان کروایا کہ جس کے پاس گھوڑے ہوں وہ زکوٰۃ ادا کرے اور اس پر عمل بھی ہوا۔ سوال: حضرت عمرؓ نے تو فرمایا کہ حضورؐ بھی فرس کی زکوٰۃ نہیں لیتے تھے اور ابوبکرؓ بھی نہیں لیتے تھے اور آپ کہتے ہو کہ عمرؓ گھوڑوں کی زکوٰۃ لیتے تھے۔ جواب: مراد یہ ہے کہ بیت المال نے نہیں لی بلکہ خود مالک ادا کر دیتے تھے۔ باقی آئمہ کی دلیل یہی حدیث ہے ولافی فرسہ امام صاحبؒ کی طرف سے جواب جس طرح قسم اوّل اس سے مستثنیٰ ہے اسی طرح قسم ثالث بھی مستثنیٰ ہے۔ پہلی قسم تو بالاجماع مستثنیٰ ہے ناں۔ اس پر قرینہ لیس فی عبده ہے کہ مراد بالاجماع عبد للخدمت ہے تو اسی طرح اس خیل کا مصداق صرف للرکوب ہے اس کے علاوہ اول وثالث مستثنیٰ ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ اَبَابَکْرٍؓ کَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْکِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَی الْبَحْرَیْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هٰذِهٖ فَرِیْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ

وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ بِھَا رَسُوْلَہٗ فَمَنْ سُئِلَھَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی وَجْھِھَا فَلْیُعْطِھَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَھَا فَلَا یُعْطِ فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَھَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ کُلِّ خَمْسٍ شَاۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِیْنَ اِلٰی سِتِّیْنَ فَفِیْھَا حِقَّۃٌ طَرُوْقَۃُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَۃً وَّسِتِّیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ فَفِیْھَا جَذْعَۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِیْنَ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَفِیْھَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّۃٌ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَیْسَ فِیْھَا صَدَقَۃٌ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ رَبُّھَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِیْھَا شَاۃٌ وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃَ الْجَذْعَۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ جَذْعَۃٌ وَّعِنْدَہٗ حِقَّۃٌ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْحِقَّۃُ وَیَجْعَلُ مَعَھَا شَاتَیْنِ اِنِ اسْتَیْسَرَتَا لَہٗ اَوْ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ الْحِقَّۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہُ الْحِقَّۃُ وَعِنْدَہُ الْجَذْعَۃُ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْجَذْعَۃُ وَیُعْطِیْہِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا اَوْ شَاتَیْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ الْحِقَّۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّیُعْطِیْ شَاتَیْنِ اَوْ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُہٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَہٗ حِقَّۃٌ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْحِقَّۃُ وَیُعْطِیْہِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا اَوْ شَاتَیْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُہٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّلَیْسَتْ عِنْدَہٗ وَعِنْدَہٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَّیُعْطِیْ مَعَھَا عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا اَوْ شَاتَیْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُہٗ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَیْسَتْ عِنْدَہٗ وَعِنْدَہٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ وَیُعْطِیْہِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا اَوْ شَاتَیْنِ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ عِنْدَہٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰی وَجْھِھَا وَعِنْدَہُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّہٗ یُقْبَلُ مِنْہُ وَلَیْسَ مَعَہٗ شَیْءٌ وَّفِیْ صَدَقَۃِ الْغَنَمِ فِیْ سَائِمَتِھَا اِذَا کَانَتْ اَرْبَعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ اِلٰی مِائَتَیْنِ فَفِیْھَا شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی مِأَتَیْنِ اِلٰی ثَلٰثِمِائَۃٍ فَفِیْھَا ثَلٰثُ شِیَاہٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِ مِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِذَا کَانَتْ سَائِمَۃُ الرَّجُلِ نَاقِصَۃً مِّنْ اَرْبَعِیْنَ شَاۃً وَّاحِدَۃً فَلَیْسَ فِیْھَا صَدَقَۃٌ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّھَا وَلَا تُخْرَجُ فِی الصَّدَقَۃِ ھَرِمَۃٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَیْسٌ اِلَّا مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْیَۃَ الصَّدَقَۃِ وَمَاکَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّھُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَھُمَا بِالسَّوِیَّۃِ وَفِی الرِّقَّۃِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ اِلَّا تِسْعِیْنَ وَمِائَۃً فَلَیْسَ فِیْھَا شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ رَبُّھَا۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا کہ ابوبکرؓ نے جب اس کو بحرین کی طرف بھیجا یہ لکھ کر دیا۔ شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے یہ فرض صدقہ ہے۔ جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے۔ مسلمانوں میں سے جس شخص نے صحیح طریقہ پر اس کے متعلق سوال کیا جائے وہ اس کو ادا کرے اور جس سے زیادہ کا سوال کیا جائے وہ نہ دے چوبیس سے کم اونٹوں کی زکوٰۃ میں بکریاں ہر پانچ میں ایک بکری ہے جب پچیس ہوں پینتیس تک ایک سال کی بوتی ہے جب ان کی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے پینتالیس تک ان میں دوسالہ بوتی ہے مادہ جب ان کی تعداد چھیالیس تک ہو جائے ساٹھ تک ان میں حقہ (تین برس کی اونٹنی) ہے جب وہ چھہتر ہوں نوے تک ان میں دو برس کی دو بوتیاں ہیں جب وہ اکیانوے ہوں ایک سوبیس تک ان میں دو حقے ہیں جو لائق جفتی ہوں اگر اس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں دو برس کی بوتی ہے اور ہر پچاس میں حقہ ہے۔ جس شخص کے پاس چار اونٹ ہوں اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے مگر وہ ادا کرنا پسند کرے جب اونٹ پانچ ہوں گے ان میں ایک بکری ہے۔ جس شخص کے اونٹوں میں جزع کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے اس کے پاس جذعہ نہیں ہے بلکہ اس کے پاس حقہ ہے حقہ اس سے لے لیا جائے گا اس کے ساتھ وہ دو بکریاں دے گا اگر میسر آسکیں یا بیس درہم دے گا اور جس کے ذمہ حقہ کی زکوٰۃ واجب ہوئی تھی اس کے پاس حقہ نہیں ہے بلکہ اس کے پاس جذعہ ہے اس سے جذعہ قبول کر لیا جائے گا اور مصدق (زکوٰۃ وصول کرنیوالا) اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا جس پر حقہ کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے اسکے پاس بنت لبون (دوسال کی بوتی) ہے اس سے بنت لبون قبول کی جائے گی اور وہ دو بکریاں یا بیس درہم اس کے ساتھ دے گا۔ جس کے ذمہ بنت لبون تھی اور اس کے پاس حقہ ہے اس سے حقہ قبول کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو دو بکریاں یا بیس درہم دے گا۔ جس پر بنت لبون واجب تھی وہ اس کے پاس نہیں ہے بلکہ اس کے پاس بنت مخاض ہے وہ اس سے قبول کی جائے گی اور اس کے ساتھ وہ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔ جس پر بنت مخاض واجب تھی اس کے پاس بنت لبون ہے مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔ اگر اس کے پاس بنت مخاض جو کہ واجب ہے نہیں ہے اس کے پاس ابن لبون (دوسال کا بوتا) ہے وہ اس سے قبول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ اسے کچھ نہیں دیا جائے گا اور بکریوں کی زکوٰۃ میں جو باہر چرنے والی ہوں جب چالیس ہوں ایک سوبیس تک اس میں ایک بکری ہے۔ جب ایک سوبیس سے بڑھ جائیں اور دوسو ہو جائیں اس میں دو بکریاں ہیں جب دوسو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک اس میں تین بکریاں ہیں۔ جب تین سو سے بڑھ جائیں ہر سو میں ایک بکری ہے جب کسی آدمی کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک دو کم ہوں ان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر ان کا مالک زکوٰۃ ادا کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ میں بوڑھی بکری عیب والی بکری اور بوک نہ لیا جائے ہاں اگر مصدق پسند کرے تو لے سکتا ہے۔ زکوٰۃ سے بچنے کیلئے متفرق جانوروں کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع جانوروں کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔ جو بکریاں دو شریکوں کی ہیں ان کو برابری کے ساتھ تقسیم کر کے ان سے زکوٰۃ لی جائے گی۔ چاندی میں چالیسواں حصہ ہے اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں اس میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر ان کا مالک ادا کرنا چاہے تو دے سکتا ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تشریح: حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جب ابوبکرؓ نے حضرت انسؓ کو بحرین کا حاکم بنا کر بھیجا تو ان کو یہ والا نامہ لکھ کر دیا جس کا مضمون یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ صدقہ فرض ہے اللہ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے۔ پس جو شخص تم سے زکوٰۃ کا مطالبہ کرے اس کو دے دو اور جو مقدار زائد کا مطالبہ کرے اس کو نہ دو۔ سوال: ماقبل میں کہا تھا کہ جو مقدار زائد کا مطالبہ کرے اس کو دے دو اور یہاں فرمایا کہ اس کو نہ دو۔ جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں عاملین صحابہؓ تھے اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں صحابہ بھی تھے اور تابعین بھی تھے اور تابعین میں عدول بھی تھے اور غیر عدول بھی اور غیر عدول کی طرف سے یہ احتمال ہو سکتا تھا کہ مقدار زائد سے مطالبہ کریں تو اس لئے یہاں فرمایا کہ زائد کا مطالبہ کرنے والے کو زکوٰۃ نہ دیں اور پچھلی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ متعلق ہے۔ صحابہؓ میں یہ زیادتی کے مطالبہ کا احتمال نہیں تھا اس لئے فرمایا اگر زیادتی کا مطالبہ کریں بھی تو بھی دے دو۔ فی اربع و عشرین من الابل الخ والا نامہ ابی بکر صحیفہ ابی

بکر میں دوسرا اصول۔ حضرت ابوبکرؓ نے آگے زکوٰۃ کی تفاصیل بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں ایک ضابطہ بتلایا کہ اونٹوں کی زکوٰۃ میں ۲۴ اور ۲۴ سے کم میں جو چیز واجب ہوگی وہ غیر جنس سے ہوگی۔ بکریاں ہوں گی کس حساب سے؟ آگے اس کی تفصیل ہے۔ ۵ اونٹوں میں ایک بکری، ۱۰ میں دو بکریاں، ۱۵ میں تین بکریاں، ۲۰ میں چار بکریاں یہ ۲۴ تک ہوگی۔ ۲۵ میں ایک بنت مخاض، بنت مخاض مخاض بمعنی حمل، اونٹ کا ایک سالہ بچہ وجہ تسمیہ کیونکہ ایک سال کے پہنچنے پر اس کی ماں قابل حمل ہو جاتی ہے۔ بنت لبون دو سالہ اونٹنی کا بچہ وجہ تسمیہ: اس کی ماں اس قابل ہو جاتی ہے کہ دوسرے بچہ کو جن کر قابل لبن جائے جاتی ہے۔ حقہ: تین سالہ اس عمر میں اونٹنی کی جفتی کے قابل ہو جاتی ہے۔ جذعۃ: ۴ سالہ۔ اس عمر میں اونٹنی کی بچی اپنی حالت پر برقرار رہتی ہے نہ پہلے دانت گرتے ہیں اور نہ نئے آتے ہیں۔ پھر زکوٰۃ کی تفصیل یہ ہوگی ۲۵ میں بنات مخاض، ۳۶ میں بنت لبون، ۴۶ میں حقہ، ۶۱ میں جذعہ، ۷۶ میں دو بنت لبون، ۹۱ میں دو حقے، ۱۲۰ تک۔ یہ پہلا نصاب ۱۲۰ تک جائے گا۔ آگے ۱۲۰ کے بعد نصاب کیا ہے اس میں اختلاف ہے۔ شوافع کے نزدیک یہ ضابطہ ہے کہ ہر ۴۰ میں ایک بنت لبون اور ہر ۵۰ میں ایک حقہ، احناف کے نزدیک ۱۲۰ کے بعد (استیناف ہوگا) ۱۲۰ کے بعد ۱۲۴ تک کچھ نہیں پھر ۱۲۵ پر دو حقے ایک بکری، ۱۳۰ پر دو حقے دو بکریاں الی آخرہ یعنی ۵.۵ پر بکری ۱۳۵ میں دو حقے بکرا، ۱۴۰ میں دو حقے چار بکریاں ۱۴۵ پر دو حقے ایک بنت مخاض اور پھر ۱۴۶ پر دو حقے ایک بنت لبون پھر پچاس پر ۳ حقے یعنی ۱۲۰ کے بعد استیناف ہوگا الی ۱۵۰ تک جبکہ شوافع کہتے ہیں حدیث میں جو ضابطہ بیان کیا ہے اس کے مطابق آگے نصاب ہوگا۔ مثلاً ۱۳۰ ہو جائیں تو ۲، چالیس پائے جاتے ہیں تو ۲ بنت لبون اور ایک پچاس پایا جاتا ہے تو ایک حقہ (تو ۱۳۰ میں زکوٰۃ دو بنت لبون اور ایک حقہ ہوگی) اور احناف کے نزدیک فی ہذہ الصورت دو حقے دو بکریاں تو الغرض اس سے تین فرق معلوم ہوئے احناف اور شوافع کے درمیان...... ۱۔ احناف کے نزدیک درمیان میں بکریوں کا وجوب ہوگا (۱۲۰، ۱۵۰ کے درمیان میں) شوافع کے نزدیک بکریوں کا وجوب نہیں ہوتا۔ ۲۔ احناف کے نزدیک بنت مخاض کا بھی وجوب ہوگا عندالشوافع نہیں ہوگا۔ ۳۔ احناف کے نزدیک ۱۲۰ پر ایک کی زیادتی سے پہلا فریضہ بدلے گا نہیں اور شوافع کے نزدیک بدل جائے گا۔ یہ روایت شوافع کے موافق اور احناف کے خلاف ہے۔ احناف کی دلیل صحیفہ عمرو بن حزم جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھوایا تھا اس میں تفصیل سے جزئیات کا بھی بیان ہے اور شوافع کی دلیل صحیفہ ابی بکر جو حضرت انسؓ کو لکھ کر دیا تھا۔ جواب ۱: دونوں صحیفوں میں تعارض ہے۔ صحیفہ عمرو بن حزم ۱۲۰ کے بعد مثبت للزیادۃ ہے (مشیت شاۃ و بنت مخاض ہے) اور صحیفہ ابی بکر ان کے لئے نافی ہے لہٰذا عارض کے وقت مثبت للزیادۃ کو ترجیح ہوگی۔ جواب ۲ نیز قیاس کا مقتضیٰ بھی یہی ہے کہ جو زیادتی مغیر بن رہی ہے حکم سابق کیلئے خود اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہو مثلاً ایک سوبیس سے پہلے جس عدد پر بھی فریضہ بدل رہا ہے خود اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہے مثلاً ۵ سے ۹ تک صرف ایک بکری آگے ۱۰ پر دو بکریاں ہیں تو دسواں عدد حکم سابق کے لئے مغیر ہوا اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور ۱۲۰ کے بعد ۱۲۱ میں ایسا نہیں، ۱۲۱ میں مغیر نہیں تو حیرت کی بات یہ ہے کہ ۱۲۱ واں عدد مغیر تو ہے لیکن خود اس میں زکوٰۃ واجب نہیں بقاعدہ مستقل جب کہ ماقبل میں ایسا نہیں بلکہ جو عدد مغیر ہے اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ تو پس احناف کے نزدیک زیادتی مغیر نہیں ہے لہٰذا اس میں کچھ واجب نہیں تو احناف کا قاعدہ موافق قیاس ہوا اور شوافع کا مخالف قیاس تو لہٰذا صحیفہ عمر بن حزم کو ترجیح ہوگی اور نیز صحیفہ ابن حزم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ جواب ۳: صحیفہ ابی بکر میں اونٹوں کی زکوٰۃ میں ۱۲۰ کے بعد اجمال ہے اور صحیفہ عمرو بن حزم میں تفصیل ہے لہٰذا مجمل کو مفصل پر قیاس کرو۔

ومن لم یکن معه الاربع الخ سے ضابطہ کے بعد جزئیات کا بیان بہت ساری جزئیات ذکر کی ہیں۔ ایک کو ذکر کرنے کے بعد دوسروں کو اس پر قیاس کرلیں۔ وہ جزئی یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس اتنے اونٹ ہیں کہ ان کی زکوٰۃ میں جذعہ آیا ہے لیکن اس کے پاس جذعہ نہیں حقہ ہے اگر اب حقہ کو مصدق عامل لیتا ہے تو اس میں بیت المال کا نقصان ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ عامل ایک حقہ لے لے اور دو بکریاں بھی لے لے یا ۲۰ درہم لے لے کیونکہ اس زمانے میں جو حقہ اور جذعہ کے درمیان تفاوت ہوتا تھا وہ دو بکریوں کا ہوتا تھا یا ۲۰ درہم کا ہوتا تھا لہٰذا کمی کا تدارک اس طرح ہو جائے گا۔ یہ کوئی تحدید شرعی نہیں **وقس علی هذا الباقین** آگے تقریباً ۸ جزئیات بیان کی ہیں۔ **وفی صدقة الغنم الخ** بکریوں کی زکوٰۃ میں نصاب کا بیان ۴۰ تا ۱۲۰ میں ایک بکری۔ ۱۲۰ تا ۲۰۰ میں دو بکریاں، ۳۰۰ میں ۳ بکریاں پھر ہر سو میں ایک بکری صدقہ کردے۔ **الا ماشاء المصدق**

سے مراد اس میں دو قول ہیں ا۔زکوٰۃ لینے والا مراد ہے اور استثناء کا تعلق تینوں مسائل سے ہے۔ مطلب اگر زکوٰۃ لینے والا ان کے لینے میں مصلحت سمجھتا ہے تو لے سکتا ہے۔۲۔مصدق سے مراد مالک ہے اور استثناء کا تعلق اخیری مسئلہ سے ہے یعنی اگر مالک نہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیة الصدقه: یہ دو جملے ہیں۔ جملہ اولیٰ کا اجمالی مطلب جو جانور متفرق ہوں ان کو متفرق ہی سمجھتے ہوئے زکوٰۃ کا حساب کیا جائے۔ ان کو مجتمع قرار نہ دیا جائے جملہ ثانیہ کا اجمالی مطلب۔ جو جانور مجتمع ہوں ان کو مجتمع ہی سمجھتے ہوئے زکوٰۃ کا حساب کیا جائے ان کو متفرق قرار نہ دیا جائے۔ پہلے جملہ میں جس جمع سے نہی اور دوسرے جملے میں جس تفریق سے نہی ہے یہ جمع تفریق دو قسم پر ہے۔ا۔جمع تفریق بحسب الملک ۲۔جمع تفریق بحسب المکان والمرعیٰ۔ ایک کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کی ملکیت میں جتنے جانور ہوں ان کو ایک ہی شخص کی ملکیت قرار دے کر زکوٰۃ لی جائے۔ ایک سے زائد شخصوں کی ملکیت میں قرار نہ دیا جائے۔ اسی طرح تفریق اور دو یا دو سے زائد شخصوں کی ملکیت میں جو جتنے جانور ہیں ان کو انہی کی ملکیت میں قرار دے کر زکوٰۃ کا حساب کیا جائے۔ ایک شخص کی ملکیت قرار دے کر زکوٰۃ کا حساب نہ کیا جائے۔ عام ازیں کہ ایک چراگاہ میں چرنے والی ہو یا نہ ہوں۔۲ کا مطلب ایک چراگاہ میں چرنے والے جانوروں کو ایک ہی چراگاہ میں چرنے والے قرار دے کر زکوٰۃ کا حساب کیا جائے اور اگر ایک سے زائد دو چراگاہ میں چرنے والے بکریاں جانور ہیں تو ان کو ایک سے زائد ۲ چراگاہ کے جانور قرار دے کر زکوٰۃ کا حساب کیا جائے۔ ایک ہی چراگاہ کی بکریاں جانور قرار دے کر زکوٰۃ کا حساب نہ کیا جائے عام ازیں ایک کی ملک میں ہو یا نہ ہو۔ تیسری بات اختلاف آئمہ: اس میں اختلاف ہے کہ کونسی جمع تفریق معتبر ہے؟ احناف کے نزدیک جمع تفریق بحسب الملک ہی کا اعتبار ہے۔ شوافع کے نزدیک جمع تفریق بحسب المکان والمرعیٰ کا اعتبار ہے بشرطیکہ چند شروط پائی جائیں۔ا۔چراگاہ ایک ہو ۲۔چرواہا ایک ہو۔۳۔رات گزارنے کا باڑہ ایک ہو ۴۔پانی پینے کی جگہ وگھاٹ ایک ہو ۵۔حالب دودھ نکالنے والا ایک ہو۔۶۔محلب جس برتن میں دودھ نکالا جائے وہ ایک ہو ۷۔رکھوالی کتا بھی ایک ہو ۸۔نر بھی ایک ہو ۹۔آنے جانے کا راستہ بھی ایک ہو۔ جب یہ شروط پائی جائیں گی تو پھر عند الشوافع جمع تفریق بحسب المکان والمرعیٰ کا اعتبار ہوگا۔ احناف کے نزدیک بحسب الملک کے معتبر ہونے کی وجہ: اگر جمع تفریق بحسب المکان والمرعیٰ کا اعتبار کیا جائے تو بعض صورتوں میں قاعدہ کلیہ کے خلاف نصاب کے بغیر زکوٰۃ کا وجوب ہو جائے گا۔ا: **خشیة سقوط الصدقه** (عدم وجوب زکوٰۃ سے محروم ہونے کا ڈر ہو) ۲۔خشیہ نقصان زکوٰۃ میں کمی کا خوف ہو۔ بالکلیہ سقوط کا خوف نہ ہو۔۳۔ **خشیة زیادة الصدقه**۔ زکوٰۃ کے زیادہ ہو جانے کا ڈر ہو **خشیه وجوب الصدقه**۔ زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ بہر حال **خشیه الصدقه** اس جملہ کا تعلق پہلے دونوں جملوں کے ساتھ ہے اور ہر تقدیر جملہ اولیٰ اور جملہ ثانیہ میں جو نہی ہے اس میں دو احتمال ہیں۔ا۔نہی عامل کو ہو ۲ نہی مالک کو۔ بایں طور اس کی متعدد صورتیں بن جاتی ہیں۔ پانچویں بات جن کی تفصیل یہ ہے۔ متعدد صورتیں ہیں۔ الصورۃ الاولیٰ: خشیۃ الصدقہ کا تعلق جملہ اولیٰ کے ساتھ ہو اور نہی عامل کو ہو اور **خشیة الصدقه** کا تعلق **خشیة سقوط الصدقه** سے ہو۔ اس کی توضیح بالمثال برمذہب احناف: زید کی ملکیت میں ۲۰ بکریاں ہیں اور عمرو کی ملکیت میں بھی ۲۰ بکریاں ہیں بحسب ضابطہ **لا زکوٰة فیه** اس لئے کہ ملکیت الگ الگ ہے۔ عامل آیا کہتا ہے یہ بکریاں زید ہی کی ملکیت یا عمرو ہی کی ملکیت میں ہیں۔ یہ عامل ایسا کیوں کر رہا ہے تاکہ زکوٰۃ مل جائے۔ زکوٰۃ ساقط نہ ہو ان دونوں کو ملا دیتا ہے تاکہ زکوٰۃ مل جائے گی چونکہ ایسا کرنے میں ارباب اموال کا ضرر ہے اس لئے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ اب **لا یجمع بین متفرق** کا ترجمہ ہوگا۔ نہ جمع کرے عامل دو متفرق شخصوں کی ملکیت کو ایک شخص کی ملکیت میں جمع نہ کرے زکوٰۃ کے ساقط ہونے کی وجہ سے۔

اس کی توضیح بالمثال برمذہب شوافع۔ ایک چراگاہ میں ۲۰ بکریاں ہیں اور دوسری چراگاہ میں بھی ۲۰ بکریاں ہیں۔ بحسب ضابطہ شرعی ان میں زکوٰۃ نہیں۔ عامل آیا اور کہتا ہے کہ یہ ایک چراگاہ کی بکریاں ہیں تم نے خود گڑبڑ اور شرارت کی ہے۔ یہ عامل ایسا کیوں کہہ رہا ہے تاکہ زکوٰۃ مل جائے ساقط نہ ہو اور ان دونوں کو ملا دیتا ہے تو زکوٰۃ مل جائے گی چونکہ ایسا کرنے میں ارباب اموال کا ضرر ہے اس لئے نبی کریمؐ نے منع فرمایا۔ ترجمہ اب لا یجمع الخ کا ترجمہ ہوگا نہ جمع کرے عامل دو چراگاہ کی بکریوں کو ایک چراگاہ میں زکوٰۃ کے ساقط ہونے کے خوف سے۔

الصورۃ الثانیہ: خشیہ الصدقہ کاتعلق جملہ اولیٰ کے ساتھ ہواور نہی عامل ہی کو ہواور خشیہ الصدقہ کا معنی خشیۃ نقصان الصدقہ۔ اس کی توضیح بالمثال برمذہب احناف۔ زید کی ملکیت میں ۱۰۱ بکریاں ہیں اور عمرو کی ملکیت میں بھی ۱۰۱ بکریاں ہیں بقاعدہ شرعی زکوٰۃ دو بکریاں واجب ہیں لیکن عامل آیا کہتا ہے کہ یہ ۲۰۲ کا مجموعہ ایک ہی کی ملکیت ہے۔ زید کی ہیں یا عمرو کی ہی ملکیت میں ہیں۔ تو میں زکوٰۃ میں تین بکریاں لے کر جاؤں گا۔ یہ عامل ایسا کیوں کررہا ہے۔ زکوٰۃ کے کم ہونے کی وجہ سے کہ اگر الگ الگ زکوٰۃ وصول کرے تو ۲ بکریاں ملیں گی اگر ملالے تو ۳ بکریاں تو چونکہ ایسا کرنے میں ارباب اموال کا ضرر ہے اس لئے منع فرمادیا۔ اور لا تجمع کا معنی ہوگا ای لا تجمع لہ۔ اس کی توضیح بالمثال برمذہب شوافع۔ ایک چراگاہ میں ۱۰۱ بکریاں ہیں اور دوسری چراگاہ میں بھی ۱۰۱ بکریاں ہیں۔ بقاعدہ شرعی ۲ بکریاں زکوٰۃ میں واجب ہے۔ عامل آیا کہتا ہے یہ ایک چراگاہ کی بکریاں ہیں تم نے خود شرارت کی ہے۔ ماقبل والی تقریر ہے۔

الصورۃ الثالثہ: خشیۃ الصدقہ کاتعلق جملہ اولیٰ کے ساتھ ہو نہی مالک کو تو اس صورت میں خشیۃ الصدقہ کا معنی متعین ہے خشیۃ زیادۃ الصدقہ۔ اس کی توضیح بالمثال برمذہب احناف۔ زید کے پاس ۴۰ بکریاں عمرو کی ملکیت میں بھی ۴۰ بکریاں اور بکر کی ملکیت میں بھی ۴۰ بکریاں ہیں بقاعدہ شرعی ہر چالیس میں ایک بکری ۳ بکریاں زکوٰۃ واجب ہے۔ جب عامل آیا تو یہ مالک کہتا ہے کہ یہ ساری بکریاں ۱۲۰ بکریاں ایک آدمی کی ملکیت میں ہیں لہٰذا ایک بکری دیں گے تم ایک لے جاؤ۔ یہ مالک ایسا کیوں کررہے ہیں تاکہ زکوٰۃ زیادہ نہ دینی پڑے۔ ایسا کرنے میں چونکہ بیت المال کا ضرر ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا نہ جمع کرے مالک متفرق شخصوں کی ملکیت کو ایک شخص کی ملکیت میں زکوٰۃ کے زیادہ ہونے کے خوف سے۔ توضیح بالمثال برمذہب شوافعؒ ایک چراگاہ میں ۴۰ بکریاں ہیں دوسری چراگاہ میں بھی ۴۰ بکریاں اور تیسری میں بھی ۴۰ بکریاں ہیں بقاعدہ شرعی تین بکریاں زکوٰۃ واجب ہے لیکن جب عامل آیا تو مالک کہتا ہے کہ یہ ایک چراگاہ کی بکریاں ہیں لہٰذا تمہیں ایک بکری ملے گا یہ ایسا کیوں کررہا تاکہ زکوٰۃ زیادہ نہ دینی پڑے لہٰذا یہ جائز نہیں ہے اور ترجمہ یہ ہوگا کہ یہ متفرق کرے مالک ایک چراگاہ کی بکریوں کو متعدد چراگاہوں میں زکوٰۃ کے زیادہ ہونے کے خوف سے۔

الصورۃ الرابعہ: خشیۃ الصدقہ کاتعلق جملہ ثانیہ کے ساتھ ہو اور نہی عامل کو ہو تو اس صورت میں خشیۃ الصدقہ کا معنی متعین ہے۔ خشیۃ نقصان الصدقہ اس کی توضیح برمذہب احناف: زید کی ملکیت میں ۱۲۰ بکریاں ہیں تو بقاعدہ شرعی ایک بکری زکوٰۃ واجب ہے۔ عامل آیا کہتا ہے یہ تین آدمیوں کی بکریاں ہیں۔ میں تین بکریاں لے کر جاؤں گا۔ یہ عامل ایسا کیوں کررہا ہے تاکہ زکوٰۃ کم نہ ہو۔ زکوٰۃ کے کم ہونے کے خوف سے یہ گڑبڑ کررہا ہے کیونکہ ایسا کرنے میں ارباب اموال کا ضرر ہے اس لئے منع فرمادیا۔ ترجمہ۔ نہ متفرق کرے عامل ایک شخص کی ملکیت (میں بکریوں) کو کئی متفرق آدمیوں کی ملک میں زکوٰۃ کے کم ہونے کے خوف سے۔ اس کی توضیح برمذہب شوافع ایک چراگاہ میں ۱۲۰ بکریاں ہیں۔ بقاعدہ شرعی ایک بکری واجب ہے عامل آیا کہتا ہے یہ تین چراگاہوں کی بکریاں ہیں الخ قس علی تقریر السابق۔

الصورۃ الخامسہ: خشیۃ الصدقہ کاتعلق جملہ ثانیہ کے ساتھ ہو اور نہی مالک کو ہو اور خشیۃ الصدقہ کا معنی خشیہ زیادہ الصدقہ ہو توضیح بالمثال برمذہب احناف: زید کی ملکیت میں ۲۰۲ بکریاں ہیں۔ بقاعدہ شرعی ۳ بکریاں واجب ہیں۔ جب عامل پہنچتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ ۱۰۱ بکریاں میری ہیں اور یہ ۱۰۱ کسی دوسرے کی ہیں تاکہ ۲ بکریاں دینی پڑیں ۳ نہ دینی پڑیں یہ ایسا مالک کیوں کررہا ہے تاکہ زکوٰۃ زیادہ نہ دینی پڑے چونکہ اس میں بیت المال کا ضرر ہے اس لئے منع فرمایا۔ توضیح بالمثال برمذہب شوافع: ایک چراگاہ میں ۲۰۲ بکریاں ہیں عامل کے آنے پر مالک کہتا ہے "یہ چراگاہوں کی بکریاں ہیں" یہ ایسا کیوں کررہا ہے تاکہ زکوٰۃ زیادہ نہ دینی پڑے چونکہ اس میں بیت المال کا ضرر ہے اس لئے نبی کریمؐ نے منع فرما دیا۔ ترجمہ۔ نہ تفریق کرے مالک ایک چراگاہ کے جانوروں کو متفرق چراگاہوں کے درمیان زکوٰۃ کے زیادہ ہونے کے خوف سے۔

الصورۃ السادسہ: خشیۃ الصدقہ کاتعلق جملہ ثانیہ کے ساتھ ہو اور نہی مالک کو ہو اور خشیہ الصدقہ کا معنی خشیۃ وجوب الصدقہ اور جب توضیح بالمثال برمذہب احناف۔ ایک شخص کی ملک میں ۴۰ بکریاں ہیں تو واجب زکوٰۃ ایک بکری ہے۔ عامل آیا تو یہ مالک کہتا ہے ۲۰ بکریاں میری ہیں اور ۲۰

کسی دوسرے کی ہیں تو لہٰذا کوئی زکوٰۃ نہیں۔ یہ کیوں کر رہا ہے تاکہ زکوٰۃ واجب نہ ہو توضیح بر مذہب شوافع ایک چراگاہ میں ۴۰ بکریاں ہیں عامل کے آنے پر مالک کہتا ہے یہ دو چراگاہوں کی بکریاں ہیں لہٰذا لا زکوٰۃ فیہ تو اس صورت میں بھی بیت المال کا ضرر ہے اس لئے منع فرمایا۔

وما کان من خلیطین فانهما یتراجعان بینهما بالسویة ص ۱۵۹ م ج ۱:

خلطہ کی دو قسمیں ہیں ا۔خلطۃ الشیوع، ۲۔خلطۃ الجوار (خلطۃ الاوصاف) ا۔ چند جانوروں میں دو آدمی اس طور پر شریک ہوں کہ کسی کا حصہ دوسرے سے ممتاز نہ ہو جیسے زید وعمرو کو کسی نے ۵ اونٹ ہبہ کر دیئے یا مل کر خرید لئے یا میراث میں ان کو مل گئے وغیرہ۔ ۲۔ ہر ایک کی ملکیت ایک دوسرے سے جدا جدا ہو لیکن کسی انتظامی معاملے کی بنا پر اشتراک کر لیا ہو۔ مثلاً چراگاہ بھی ایک ہے۔ باڑہ بھی ایک ہے وغیرہ وغیرہ لیکن ملکیت دو آدمیوں کی ہے تمیز کیا جا سکتا ہے۔ اب جملہ کا معنی: وہ زکوٰۃ جو شریکین کے مال سے ادا کی گئی ہو تو شریکین اپنے حصص کے تناسب کے بقدر ایک دوسرے سے لین دین کر لیں۔ احناف کے نزدیک یہاں خلطۃ الشیوع مراد ہے اور شوافع کے نزدیک خلطۃ الجوار مراد ہے۔ خلیطین باعتبار الجوار ہیں۔ توضیح بالمثال بر مذہب احناف: زید وعمرو کے پاس ۶۱ اونٹ مشاع ہیں۔ بایں طور کہ زید ۳۶ حصوں کا مالک ہے اور عمرو ۲۵ حصوں کا مالک ہے تو جب عامل آئے گا تو ظاہر ہے کہ ۳۶ میں ایک بنت لبون اور ۲۵ میں بنت مخاض واجب ہے تو بحسب الاجتماع ایک جذعہ لے گیا تو اب یہ خلیطین زید اور عمرو اپنی ملکیت کے تناسب اپنے دوسرے سے لین دین کر لیں مثلاً مثال مذکور میں ۶۱ اونٹ مشاع زید وعمرو کے درمیان مشترک ہیں۔ ۲ ثلث زید کے اور ایک ثلث ۲۵ حصے عمرو کے ہیں تو قاعدے کے مطابق زید پر ایک بنت لبون ہے اس میں دو حصے زید کے اور ایک حصہ عمرو کا ہے۔ اب بنت لبون کی قیمت کے ۶۱ حصے کئے جائیں گے جس میں سے ۳۶ حصے زید لے گا اور ۲۵ عمرو لے لے گا اور اسی طرح عمرو کے اونٹوں میں بنت مخاض واجب ہے تو اس کے بھی ۶۱ حصے کئے جائیں گے جن میں دو ثلث ۳۶ حصے زید کو اور ایک ثلث ۲۵ حصے عمرو کو مل جائیں گے۔ توضیح بالمثال بر مذہب شوافع: ایک چراگاہ میں ۶۰ بکریاں ہیں۔ بایں طور کہ ۴۰ زید کی اور ۲۰ عمرو کی ملک ہیں۔ اب عمرو پر زکوٰۃ نہیں لیکن جب ملا کر ایک بکری لی گئی تو اب زید عمرو کے حصے کے تناسب عمرو سے لے گا قیمت وغیرہ...... اس بکری میں زید کے دو حصے اور عمرو کا حصہ کیا تو اب چونکہ عمرو پر زکوٰۃ نہیں تھی اس لئے اس کو شرعاً حق حاصل ہے کہ وہ زید سے بکری کی قیمت کا ثلث لے لے۔ **وفی الرقه ربع العشر** سے چاندی کے نصاب کو بیان کیا ہے۔ **فان لم تکن الا تسعین مائةِ الخ**

سوال: بظاہر معلوم ہوتا کہ ۱۹۰ اونٹ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب ایک سو کیا نوے ہو جائیں تو زکوٰۃ ہے حالانکہ ۱۹۱ تا ۱۹۹ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

جواب: اس میں کسر ذکر نہیں کی گئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں زمین کو چشمے اور بارش سیراب کرے یا وہ زمین سیم والی ہے اس میں دسواں حصہ ہے اور جس کو پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: وعن عبدالله بن عمر عن النبیؐ الخ . عشری: اس زمین کو کہتے ہیں جو نہر کے قریب ہونے کی وجہ سے تر ہو جائے۔ مزید پانی لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ البتہ نہری زمینوں کا حکم...... اگر ان کا کچھ نہ کچھ معاوضہ دیا جائے تو نصف العشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہوگا۔ یہ مسئلہ کتب شوافع میں تو صراحۃً مذکور ہے لیکن احناف کی کتابوں میں مذکور نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مویشی کا زخم پہنچانا معاف ہے اور کنواں کھدواتے ہوئے اس میں کوئی گر کر مر جائے معاف ہے اور کان کھدوانے میں کوئی گر کر مر جائے معاف اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جب کوئی جانور کسی کو زخمی کر دے یا ہلاک کر دے تو اس کا نقصان ھدر ہے اس کی وجہ سے کوئی ضمان نہیں ہوگا۔ ہاں ایک قید ہے کہ سائق یا قائد چوپائے کے ساتھ نہ ہو۔ احناف کے نزدیک۔ اگر ہو تو اس کی غفلت کو دخل نہ ہو خواہ لیلاً ہو یا نہاراً ہو۔ اگر اس کی غفلت ہو تو پھر ضمان آئے گی اور باقی آئمہ کہتے ہیں دن میں ہو تو کوئی تاوان نہیں اگر رات میں ہو تو تاوان آئے گا۔ **والبئر جبار**۔ کسی نے کنواں کھدوانے کے لئے مزدور کو لیا مزدوری پر اور وہ مزدور کنویں میں گر کر مر گیا تو حافر پر کچھ ضمان و تاوان نہیں ہوگا بشرطیکہ وہ اپنی ملک میں کنواں کھدوا رہا ہو یا کسی کی ملکیت ہو تو اس کی اجازت ہو۔ **والمعدن جبار** اگر کوئی کان میں گر کر مر گیا تو وہ بھی ھدر ہے مثلاً نمک کی تھی وغیرہ۔ **وفی الرکاز الخمس** اس میں اختلاف ہے کہ رکاز کا مصداق کیا ہے؟ اس کو سمجھنے سے پہلے تمہید۔ مال متخرج من الارض تین قسم پر ہے۔ ا کنز، ۲ معدن، ۳ رکاز۔ کنز وہ مال متخرج من الارض جس کو اولادِ آدم میں سے کسی ایک نے زمین میں دفن کر دیا ہو اور اس پر زمانہ جاہلیت کی علامت ہو۔ معدن: وہ مال متخرج من الارض جس کو خود حق جل شانہٗ نے محض اپنی قدرت سے زمین میں پیدا کر دیا ہو اس کو معدن کہتے ہیں۔ رکاز: احناف کہتے ہیں رکاز کا مصداق کنز بھی ہے اور معدن بھی ہے اور شوافع کہتے ہیں کہ اس کا مصداق صرف کنز ہے نہ کہ معدن ہے۔ احناف کی دلیل ا: رکاز کے معنی ہیں مثبت فی الارض اور یہ دونوں کو شامل ہے۔ لغت کی کتابوں میں ہے **الکنز والمعدن هما واحد**۔ دلیل ۲۔ مؤطا امام مالکؒ کی روایت میں ہے کہ نبی کریمؐ سے سوال ہوا ما الرکاز؟ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: **المال الذی خلقهُ الله یوم خلق السموات والارض** (اوکما قال) معلوم ہوا کہ رکاز معدن کو بھی شامل ہے (کنز کو تو تمہارے نزدیک بھی شامل ہے) اسی وجہ سے احناف اور شوافع کا کنز رکاز اور معدن کے حکم میں بھی اختلاف ہو گیا۔ احناف کے نزدیک دونوں کا حکم ایک ہی ہے کہ ۴ واجد کے اور خمس بیت المال کا۔ شوافع کہتے ہیں کہ کنز کا حکم خمس ہے۔ معدن کا حکم خمس نہیں بلکہ زکوٰۃ ہے۔ شوافع کی دلیل (کہ رکاز کا مصدق صرف کنز ہے) یہی حدیث ہے۔

وفی الرکاز الخمس: طریق استدلال دو ہیں: (ا) پہلے معدن کا ذکر آیا پھر بطریق عطف رکاز کا ذکر آیا اور معطوف معطوف علیہ میں اصل تغایر ہوتا ہے۔ اب اگر رکاز کا مصداق معدن کو قرار دیں تو عطف کا جو مقتضی تغایر ہے وہ فوت ہو جائے گا اور مغایرت باقی نہیں رہے گی۔

جواب: رکاز معدن کو شامل ہو تو پھر بھی تغایر موجود ہے کیونکہ معطوف علیہ میں معدن بمعنی ظرف (حفرۃ گڑھا) کے ہے اور معطوف میں بمعنی مظروف (سونا چاندی) کے ہے۔ اب معنی یہ کریں گے جو شخص سونا چاندی کی کان میں گر جائے نہ یہ کہ سونا چاندی گر جائے۔

دوسرا استدلال رکاز کو معدن کا مقابل بنایا گیا ہے اور احد المتقابلین کا اندراج دوسرے مقابل کے تحت نہیں ہوتا (احد المتقابلین کو مقابل آخر کے تحت درج نہیں کیا جا سکتا) اب اگر معدن کو رکاز کے تحت داخل کیا جائے تو اس قاعدہ کے خلاف لازم آئے گا۔

جواب: یہ قاعدہ وہاں ہے جہاں متقابلین کے ساتھ ذکر ہونے والا حکم ایک ہو متحد النوع ہوں جبکہ یہاں پر جو حکم مذکور ہے وہ متحد النوع نہیں ہے بلکہ مختلف ہے یعنی معدن میں حکم جبار ہونا اور رکاز میں حکم خمس کا ہونا ہے اور یہ اندراج سے مانع ہے۔ یعنی۔ شوافع کی دوسری دلیل: فصل ثانی کی آخری روایت اس کا جواب آگے آئے گا۔

الفصل الثانی

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ

فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَازَادَفَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلَاثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَّفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَّفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَّلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ.

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے۔ چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور ایک سونوے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ دوسو درہم نہ ہوں۔ ان میں پانچ درہم ہیں روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں حارث اعور حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ زہیرؒ نے کہا میرے خیال میں علی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چالیس درہم میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرو اور تم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک کہ دوسو درہم پورے نہ ہو جائیں جب کسی کے پاس دوسو درہم ہوں ان میں سے پانچ درہم ہیں اگر زیادہ ہوں تو اس حساب سے زکوٰۃ ہوگی اور بکریوں کی زکوٰۃ میں آپ نے فرمایا ہر چالیس میں ایک بکری ہے ایک سوبیس تک اس سے ایک بڑھ جائے تو اس میں دو بکریاں ہیں دوسو تک اگر اس سے بڑھ جائیں تین بکریاں ہیں تین سو تک اگر تین سو سے بڑھ جائیں ہر سو میں ایک بکری ہے۔ اگر بکریاں انتالیس ہوں ان میں زکوٰۃ تجھ پر واجب نہیں ہے اور تیس گائیوں میں ایک برس کا بچھڑا ہے اور چالیس میں دو برس کا دوندا۔ کام کرنے والوں میں زکوٰۃ نہیں۔

تشریح: حاصل حدیث:۔ چالیس درہم میں ایک درہم زکوٰۃ ہے اور دوسو میں پانچ درہم ہیں۔ **فمازاد فعلی حساب ذالک الخ:** جب دوسو درہم پر اضافہ ہو جائے تو تمام آئمہ کے نزدیک اس اضافے میں زکوٰۃ ہے اور امام صاحب کے نزدیک ۲۰۰ کے بعد اضافے میں زکوٰۃ نہیں جب تک ۲۴۰ نہ ہوں۔ ۲۴۰ تک جب پہنچ جائے تو پھر اس میں زکوٰۃ ہے (ایک درہم) دلیل امام صاحب کی صحیفہ عمرو بن حزم میں ہے۔ نیز وہ روایات کہ جن میں تصریح موجود ہے اور شوافع کے نزدیک ۲۰۰ کے اضافے پر فوراً زکوٰۃ ہوگی ان کی دلیل یہی حدیث ہے **فمازاد فعلی حسابک** اس میں تعمیم ہے۔

جواب-۱: اس کے راوی حارث اعور ہیں جو متکلم فیہ ہیں وہ ان احادیث کے معارض بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ (۲) حدیث میں موقوف ہونے کا (احسبہٗ کے الفاظ سے) احتمال ہے تو یہ مرفوع کے مقابلے میں نہیں ہوسکتی۔

وَعَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً (رواه ابوداود والترمذی والنسائی والدارمی)

ترجمہ: معاذؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اس کو یمن کی طرف بھیجا اس کو حکم دیا کہ تیس گائیوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے اور ہر چالیس گایوں میں دو سالہ بچھڑا ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور دارمی نے۔

تشریح: وعن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الخ: گائے کی زکوٰۃ کے نصاب کا بیان ہے کہ ہر تیس میں ایک تبیعہ اور ہر چالیس میں ایک مسنہ۔ تبیعہ مذکر و مؤنث دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا (ترمذی وغیرہ)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا اس کے روک لینے والے کی طرح ہے۔روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے۔

تشریح: وعن انس: المعتدی فی الصدقه: کی دونشانیاں ہیں صدقہ حد شرعی سے زیادہ لینے والا یعنی مقدار واجب سے زیادہ وصول کرنے والا یا اچھے مال کا مطالبہ کرنے والا کہ سب سے بہتر جانور مانگے۔ کمانعمها: یہ گناہ میں ایسے ہی ہے جیسے زکوٰۃ سے روکنے والا گناہ ہوتا ہے اس لیے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ مزکوٰۃ سے رک جائے گا۔

وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَّلَاتَمْرٍ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ (رواہ النسائی)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ وہ پانچ وسق (بیس من) ہوں۔روایت کیا اس کو نسائی نے۔

وَعَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ عِنْدَنَا کِتَابُ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَالصَّدَقَۃَ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ (رواہ فی شرح السنة)

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہا ہمارے پاس معاذ بن جبلؓ کا خط ہے جو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ کر دیا تھا آپ نے اس میں حکم دیا تھا کہ گندم جو منقہ اور کھجوروں سے زکوٰۃ وصول کرے یہ حدیث مرسل ہے روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

تشریح: وعن موسیٰ بن طلحہ الخ الحنطه و الشعیر وغیرہ کی تخصیص حصر کے لیے نہیں یہ اس لیے ذکر کیا کہ اس علاقے میں اکثر پیداوار یہی اشیاء تھیں۔

وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ زَکَاۃِ الْکُرُوْمِ اَنَّھَا تُخْرَصُ کَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکَاتُہٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکَاۃُ النَّخْلِ تَمْرًا (رواہ الترمذی و ابوداود)

ترجمہ: عتاب بن اسیدؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ میں فرمایا اس میں اٹکل لگایا جائے گا جس طرح کھجوروں میں اٹکل لگایا جاتا ہے پھر ان کی زکوٰۃ خشک انگوروں سے وصول کی جائیگی جس طرح خشک کھجوروں سے زکوٰۃ لی جاتی ہے روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن عتاب بن اسید الخ: وعن سهل بن ابی حثمه الخ وعن عائشۃؓ الخ: خرص کی صورت: جب باغات میں پھل پکنے کے قریب ہوجائیں تو امیر (حاکم حکومت) کوئی ایک ماہر آدمی کو بھیجے جو پھلوں کا اندازہ لگائے۔ پھر اس کے مطابق عشر وصول کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو خرص کے لیے بھیجتے تھے۔ یہ اندازہ لگانے میں بڑے ماہر تھے ایک مرتبہ یہود نے کہا کہ آپ نے خرص زیادہ لگایا ہے لیکن بعد میں ماپا تو ویسا ہی تھا۔ اس میں اختلاف ہے کہ اس خرص کا فائدہ کیا ہے؟ آیا یہ حجۃ ملزمہ ہوگی یا نہیں؟ حجۃ ملزمہ کا مطلب یہ ہے کہ جتنی مقدار خارص بتلادے اتنی ہی مقدار ادا کرنی ضروری ہے خواہ پھل اس سے کم ہو یا زیادہ۔ احناف کے نزدیک یہ کوئی حجۃ ملزمہ نہیں۔ بعض شوافع کا قول ہے کہ خارص کی بتائی ہوئی مقدار کے مطابق عشر وصول کیا جائے گا۔

سوال: اگر حجۃ ملزمہ نہیں تو فائدہ کیا ہے؟ جواب: مالک کو شتر بے مہار ہونے سے بچانا ہے ان کو محتاط بنانا ہے ایک یہ کہ وہ خیانت

نہیں کریں گے ڈر کی وجہ سے اور تصرف کرنے میں احتیاط کریں گے۔

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِى حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوْا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوْا الثُّلُثَ فَدَعُوْا الرُّبُعَ. (رواه الترمذی وابوداود والنسائی)

ترجمہ: سہلؓ بن ابی حثمہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم اٹکل لگاؤ پکڑو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تم ایک تہائی نہ چھوڑ و تو چوتھائی حصہ چھوڑو۔ روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى يَهُوْدَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: عائشہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو یہود کی طرف بھیجا وہ کھجوروں کی اٹکل لگاتے جس وقت کھجوریں پک جاتیں اس سے پہلے ان سے کھایا جاتا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: باقی احادیث میں جو خرص کا تذکرہ ہے اس میں جواز بتلایا گیا ہے کہ خرص کرنا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب اندازہ لگاؤ تو ایک تہائی چھوڑ کر یا کم از کم ایک چوتھائی چھوڑ کر اندازہ لگاؤ' یہ کیوں فرمایا؟

جواب: تا کہ باغ کے مالکین اپنے پاس آنے والے فقراء مساکین کو بھی دیں اور اپنے جان پہچان والے اور رشتہ داروں کو بھی کچھ دے سکیں اور ان کا تعاون کرسکیں۔ (خرص: یہ مسئلہ کتب احناف میں مذکور نہیں عدم ذکر سے عدم وجود لازم نہیں آتا اور عدم قول بالجواز کو لازم نہیں) یہ خرص ارباب بساتین اور بیت المال کے درمیان میں ہے۔ بائع اور مشتری کے درمیان بالا جماع حرام ہے کیونکہ اس سے ربٰو لازم آتا ہے۔ اسی طرح بیع مزابنہ محاقلہ اور مضاربۃ میں بھی یہ جائز نہیں۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْعَسَلِ فِىْ كُلِّ عَشَرَةِ اَزُقٍ زِقٌّ رَّوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ فِىْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُشَىْءٍ.

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد کے ہر دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند میں شبہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ اس قدر زیادہ ثابت نہیں۔

تشریح: وعن ابن عمرؓ: مسئلہ عسل (شہد) میں عشر ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک عسل میں عشر ہے بشرطیکہ عشری زمین سے حاصل ہو اور شوافع کے نزدیک عشر واجب نہیں ہے۔ احناف کی دلیل یہی حدیث ہے **فی العسل فی کل عشرۃ ازق زق وقال فی اسناد مقال** سے امام ترمذی نے اس کی سند پر اعتراض کردیا۔ جواب ۱۔ یہ ہے کہ ہمارا استدلال صرف اسی حدیث میں بند نہیں ہے بلکہ ابن ماجہ کی روایت میں عسل میں عشر کا وجوب ثابت ہے۔ جواب ۲: امام ترمذی نے یہ جو کہا ہے **ولا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الباب کثیر شیٔ**۔ اگر امام ترمذی کا مقصود یہ ہے کہ انہوں نے جو اپنی جامع ترمذی میں جو احادیث جمع کی ہیں وہ سند صحیح سے ثابت نہیں ہیں تو ہم تسلیم کرتے ہیں اور اگر ان کا یہ مقصود ہے کہ ذخیرہ احادیث میں کوئی حدیث سند صحیح سے ثابت نہیں ہے عسل کے عشر کے متعلق تو یہ ہم تسلیم نہیں کرتے۔ اس لیے کہ بہت سی احادیث عسل میں عشر کے وجوب پر دال ہیں۔ نیز یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور تعدد طرق کی وجہ سے ضعف کا تدارک ہو جائے گا اور حدیث حسن لغیرہ ہو جائے گی۔ دوسری دلیل احناف: ابن ماجہ کی روایت میں ہے اور اسی طرح عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے عسل میں عشر وصول کرتے تھے اور نیز قیاس کا مقتضیٰ بھی یہی ہے کہ عشر واجب ہو۔

شوافع کی دلیل ایک قیاس ہے۔ ریشم متولد من الحیوان ہے اس میں عشر واجب نہیں اسی طرح شہد بھی متولد من الحیوان ہے لہٰذا اس میں

بھی عشر واجب نہیں ہوگا۔

جواب: یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے۔ نیز نص کے مقابلے میں قیاس متروک ہوتا ہے۔ احناف کا آپس میں اختلاف ہو گیا کہ شہد میں عشر کے وجوب کے لیے نصاب ہے یا نہیں؟ امام صاحب کے نزدیک نصاب نہیں البتہ امام محمدؒ فرماتے ہیں نصاب ہے جب پانچ مشکیزے کی مقدار ہو تو عشر واجب ہوگا۔ قاضی ابو یوسف فرماتے ہیں دس مشکیزوں میں عشر واجب ہوگا۔

وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت زینب حضرت عبداللہ کی بیوی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا فرمایا اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ کرو اگر چہ تم اپنے زیوروں سے کرو کیونکہ قیامت کے دن تم اکثر دوزخی ہوں گی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

تشریح: وعن زینب امراۃ عبداللہ الخ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے زیورات میں بھی زکوٰۃ ہے ورنہ وعید جہنم نہ ہوتی۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهٗ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُّسَوِّرَكُمَا اللهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَا زَكَاتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ سے روایت ہے دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے آپ نے ان سے فرمایا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو انہوں نے کہا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو آگ کے کنگن پہنائے انہوں نے کہا نہیں فرمایا پھر تم اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث مثنیٰ ابن الصباح نے عمرو بن شعیب سے اس طرح روایت کی ہے۔ ابن مثنیٰ اور ابن لہیعہ حدیث میں دونوں ضعیف ہیں۔ اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں۔

تشریح: عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ: اس میں اختلاف ہے کہ عورتوں کے زیورات میں جو کہ استعمالی ہیں ان میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک استعمالی زیورات میں زکوٰۃ واجب ہے جبکہ نصاب کو پہنچ جائیں۔ شوافع کے نزدیک واجب نہیں۔ یہ تینوں احادیث احناف کے موافق ہیں اگر زکوٰۃ ادا نہ کی تو کنز مذموم کے تحت داخل ہیں اور اگر زکوٰۃ ادا کر دی تو کنز مذموم کے تحت داخل نہیں۔ باقی چونکہ یہ احناف کے موافق ہیں اس لیے صاحب مشکوٰۃ نے اس حدیث پر اعتراض کر دیا کہ دو راوی اس میں متکلم فیہ ہیں۔ مثنی بن صباح ابن لہیعہ اور نیز اس کے متعلق تمام احادیث پر امام ترمذی کی طرف سے اشکال کر دیا کہ کوئی حدیث بھی اس باب میں صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔

جواب-۱: کثرت کی وجہ سے سند میں ضعف ختم ہو جاتا ہے۔ جواب-۲: یہ امام ترمذی نے ان احادیث کے متعلق کہا ہے جو ترمذی میں ہیں اور جو انہوں نے خود نقل کی ہیں نہ کہ تمام ذخیرہ احادیث کے متعلق۔ اگر ہے تو دلیل پیش کرو۔ اگر انہوں نے تمام ذخیرہ احادیث کے متعلق کہا ہے تو ہم تسلیم نہیں کرتے اس لیے کہ آگے آنے والی روایت حدیث نمبر ۷ ابوداؤد کی ہے جن کا اصول یہ ہے کہ جب وہ کسی روایت کے بعد خاموشی اختیار کر لیں تو یہ دلیل ہوتی ہے اس بات پر کہ یہ حدیث قابل استدلال ہے۔ احتیاط کا مقتضیٰ بھی یہی ہے کہ وجوب کا قول کیا جائے۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْ ضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌهُوَ فَقَالَ مَابَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكَاتُهٗ فَزُكِّىَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ (رواه مالک و ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے میں نے سونے کی بالیاں پہنی ہوئی تھیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا یہ کنز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوزکوٰۃ کے نصاب تک پہنچ جائے اس کی زکوٰۃ ادا کردی جائے وہ کنز نہیں ہے۔روایت کیا اس کو مالک اورابوداؤد نے۔

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِىْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ . (ابوداود)

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کوحکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم اس چیز کی زکوٰۃ نکالیں جس کوہم تجارت کیلئے تیار کرتے ہیں روایت کیا اس کوابوداؤد نے۔

تشریح: وعن سمرۃ بن جندب الخ: حدیث کے اطلاق سے یہ بات معلوم ہوتی ہے مال تجارۃ میں زکوٰۃ ہے خواہ نقود کی قبیل سے ہو یا عروض کی قبیل سے ہو۔

وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِوَاحِدٍاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِىَ مِنْ نَّاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّاالزَّكَاةُ اِلَى الْيَوْمِ (رواہ ابو داود)

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کوقبل علاقہ کی کانیں بطور جاگیر دیدیں اورفرع کی جانب ہے۔ان کانوں سے آج تک زکوٰۃ کے سوا کچھ اوروصول نہیں کیا جاتا روایت کیا اس کوابوداؤد نے۔

تشریح: وعن ربیعۃ بن ابی عبدالرحمٰن الخ...... فتلک المعادن لاتؤخذ منها الا الزکوٰۃ: معلوم ہوا کہ معدن میں زکوٰۃ واجب ہے۔اس کا کنزوالاحکم نہیں۔

جواب-۱: حدیث مرفوع فتلک المعادن سے پہلے پہلے ختم ہوگئی۔فتلک المعادن سے اخیر تک اس کو اکثر رواۃ نقل نہیں کرتے جبکہ استدلال کا مناط انہی الفاظ پر ہے۔باقی صحیح احادیث اور اکثر روایات میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔(۲) اگر ہو بھی تو خمس کو زکوٰۃ سے تعبیر کردیا۔(۳) ممکن ہے کہ یہ لینے والوں کا اپنا اجتہاد ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو خود وصول نہیں کرتے تھے۔

الفصل الثالث

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِى الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِى الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَّلَافِىْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَافِى الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلَافِى الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ . (رواه الدارقطنى)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ عاریت کے درختوں میں زکوٰۃ ہے نہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ ہے نہ کام کرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ ہے اور نہ جبہہ میں زکوٰۃ ہے۔صقر

راوی نے کہا ہے جبہہ سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہے۔ روایت کیا اس کو دارقطنی نے۔

تشریح: اس حدیث کے تحت یہ مسئلہ چل پڑا کہ سبزیوں میں عشر ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے اس کا دارومدار ایک اور اختلاف پر ہے وہ یہ کہ عشر کے وجوب کے لیے سبزیوں میں بقا شرط ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک بقا شرط نہیں اس لیے ان کے نزدیک سبزیوں میں عشر واجب ہے اور شوافع کے نزدیک بقا شرط ہے اور چونکہ سبزیوں میں بقا ہوتا نہیں اس لیے عشر واجب نہیں۔ احناف کی دلیل نصوص عامہ ہے۔ **وِمما اخرجنا لکم من الارض** اس میں تعمیم ہے یہ ہر چیز صادق آتی ہے۔ خواہ حنطہ شعیر وغیرہ ہو یا خضروات سبزیاں ہوں بلکہ سبزیوں پر غلوں سے زیادہ یہ صادق آتا ہے اس لیے کہ سبزیاں زمین سے پیدا ہوتی ہیں بغیر واسطے کے اور غلہ بالواسطہ زمین سے پیدا ہوتی ہے اس لیے بطریق اولیٰ سبزیوں میں عشر واجب ہے۔ باقی شوافع کی دلیل یہی حدیث علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ **لیس فی الخضروات صدقۃ**: جواب حدیث میں نفس عشر کی نفی نہیں بلکہ المؤداۃ الی الامام کی اور ادا الی بیت المال کی نفی ہے کیونکہ عامل کے آنے تک سبزیاں خراب ہو جائیں گی اس لیے مالک خود ہی اس کو ادا کر دے۔ یہ مطلب نہیں کہ بالکل عشر واجب نہیں ہے۔ **ولا فی العرایا صدقۃ** عرایہ میں صدقہ نہیں **ولا فی اقل من خمسۃ اوسق صدقۃ**. ماقبل میں اس کو عرایا پر محمول کیا تھا (لیکن یہاں پر اس کا الگ ذکر ہے اس لیے اس جواب سے یہ حدیث مانع ہے باقی جواب جاری رہیں گے)

وَعَنْ طَآءُ وْسٍ اَنَّ مُعَاذَبْنَ جَبَلَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ' اُتِیَ بِوَقْصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ' الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ یَاْمُرْنِیْ فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ .رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَالَمْ یَبْلُغِ الْفَرِیْضَۃَ .

ترجمہ: حضرت طاؤس سے روایت ہے معاذ بن جبلؓ کے پاس اس قدر گائیں لائی گئیں جو نصاب تک نہیں پہنچتی تھیں انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں مجھ کو حکم نہیں دیا ہے۔ روایت کیا اسکو دارقطنی اور شافعی نے کہا وقص سے مراد ہے جو نصاب سے کم ہوں اور ان تک فریضہ زکوٰۃ نہ پہنچے۔

تشریح: **وعن طاؤس ان معاذ بن جبل الخ** بوقص البقر: یعنی دو نصابوں کے درمیان مثلاً ۳۰ اور ۴۰ کے درمیان جو نو ہیں اس کو وقص کہتے ہیں۔ ایک آدمی (معاذ بن جبل کے پاس) اس کی زکوٰۃ دینے کے لیے آیا حضرت معاذؓ نے کہا ہمیں اس میں کچھ لینے کا حکم نہیں کیا گیا۔

باب صدقۃ الفطر

صدقہ فطر کا بیان

الفصل الاول

ماقبل والے باب کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ صدقۃ الفطر زکوٰۃ کی طرح وظیفہ مالیہ ہے صدقۃ الفطر کے بارے میں۔ پہلی بات صدقہ الفطر میں اضافت کونسی ہے احناف کے نزدیک راجح یہ ہے کہ یہ اضافۃ المشر وط الی الشرط کی قبیل سے ہے یعنی (صدقہ فطر) وجوب ادا کی شرط ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا اگر صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے کسی نے صدقہ فطر ادا کر دیا تو ادا ہو جائے گا۔ دوسرا قول: یہ اضافۃ المعلول الی العلت کی قبیل سے ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ اس صورت میں فطر سے پہلے صدقۃ الفطر ادا نہیں ہونا چاہیے۔ اسی طرح اضافۃ المسبب الی السبب کی قبیل سے بھی نہیں ہے اس لیے کہ صدقۃ الفطر کے وجوب کا سبب تو رأس ہے۔ دوسری بات فطر کا معنی کیا ہے؟ احناف کے نزدیک

شوال المکرم کے پہلے دن کی صبح صادق کے طلوع ہونے کا وقت۔ شوافع کے نزدیک رمضان کے اخیری دن کا جب سورج غروب ہوگا۔
ثمرہ اختلاف: کہ عید الفطر کی رات جو مر گیا تو اس کا صدقۃ الفطر احناف کے نزدیک ساقط ہوجائے گا اور شوافع کے نزدیک ساقط نہیں ہوگا۔
اسی طرح عید الفطر کی رات میں کوئی بچہ پیدا ہوا تو اس کا صدقۃ الفطر احناف کے نزدیک واجب ہوگا اور شوافع کے نزدیک واجب نہیں ہوگا۔
تیسری بات: صدقۃ الفطر کی شرعی حیثیت: احناف کے نزدیک واجب ہے شوافع کے نزدیک فرض ہے۔ مالکیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ قریب قریب الی الواجب ہے۔ حنابلہ کی متعدد روایتیں ہیں۔ احناف کی دلیل: اس کا ثبوت خبر احاد سے ہے۔ لہٰذا واجب ہوگا نہ کہ فرض کیونکہ خبار احاد دلائل ظنیہ ہوتے ہیں اور فرض کے اثبات کے لیے تو دلائل قطعیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور شوافع کی دلیل یہی حدیث نمبر ا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرؓ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ . (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں اور جو کا ایک صاع صدق فطر مسلمانوں کے ہر غلام، آزاد، مرد، عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔ (متفق علیہ)

تشریح: الخ فرض سے معلوم ہوا کہ صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جواب: فرض سے اصطلاحی فرض مراد نہیں بلکہ فرض عملی مراد ہے اور واجب بھی فرض عملی ہے تو دونوں ہم معنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے وجوب کا منکر بالا جماع کافر نہیں ہوتا بلکہ فرض قطعی کا منکر کافر ہوتا ہے۔
چوتھی بات: صدقۃ الفطر کتنی مقدار واجب ہے؟ اس پر اجماع ہے کہ گندم کے ماسواء دیگر غلوں میں ایک صاع صدقۃ الفطر واجب ہے اختلاف حطہ میں ہے۔ احناف کے نزدیک نصف صاع اور عند الشوافع ایک صاع واجب ہے۔ احناف کی دلیل: (۱)
عن ابن عباسؓ قال فی آخر رمضان اخرجوا صدقة صومكم فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم هٰذه الصدقة صاعاً من تمر یہ احناف کی دلیل نمبر ا ہے۔ او شعير او نصف صاع من قمح على كل حرٍ الخ ۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ . (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہا ہم صدقہ فطر کا ایک ایک صاع کھانے، جو، کھجور، پنیر اور انگور خشک سے نکالا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

الفصل الثالث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ . (رواه ابو داود والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے اس نے رمضان کے آخر میں فرمایا اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرض کیا ہے۔ کھجوروں اور جو میں سے ایک صاع اور گندم کا آدھا صاع ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر لازم ہے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرِ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفْثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ (رواه ابو داود)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزوں کو لغو اور بے ہودہ سے پاکیزہ کرنیوالا اور مساکین کیلئے کھانے کا باعث بنایا ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

الفصل الثالث

عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى حُرٍّ اَوْعَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْسِوَاهُ اَوْصَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی گلیوں میں ایک ندا کرنے والا بھیجا اس نے اعلان کیا کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد اور عورت' آزاد غلام چھوٹے بڑے پر فرض ہے گیہوں یا اس کے سوا سے دو مد یا طعام سے ایک صاع ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

تشریح: عن عمرو بن شعیب الخ مدان من قمح دو مد نصف صاع کے مساوی ہیں۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْقَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ (رواه ابو داود)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن صعیرؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع گندم سے ہے۔ (آپ نے بر کا لفظ یا قمح کا لفظ فرمایا) ہر دو کی طرف سے ہے چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت' تمہارے غنی کو اللہ تعالیٰ پاک کر دے گا اور تمہارے فقیر کو اللہ دیتا ہے زیادہ اس سے جو وہ دیتا ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: عن عبدالله بن ثعلبه: صاع من برادو قمح عن كل اثنين: گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے۔ شوافع کی دلیل: (۱) عن ابی سعیدن الخدریؓ قال کنا نُخرِجُ زکٰوة الفطر صاعاً من طعامٍ او صاعاً من شعير اوصاعاً من تمر او صاعاً من اقط الخ: طریق استدلال: (۱) یہ ہے کہ صاعاً من طعام میں طعام مطلق ہے عام ہے اور باقی مطعومات کا مستقل الگ ذکر ہے اور طعام کا لفظ عرب میں مطلق حطہ کے معنی میں ہوتا ہے لہٰذا صاعاً من حطہ ہے۔ طریق استدلال: (۲) بقیہ مطعومات کو طعام کا مقابل بنایا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ طعام سے مراد مابعد والے مطعومات کے ماسوا ہے اور وہ حطہ ہی ہے۔ نیز فرمایا کنا نخرج معلوم ہوتا ہے کہ سارے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل یہی تھا کہ صاعاً من حطہ لیتے تھے۔

جواب-۱: ہم تسلیم کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک صاع لیتے تھے لیکن مقدار واجب تو نصف صاع اور باقی نصف صاع بطور فضیلت کے اور استحباب کے تھا تو نصف صاع واجب ہونے کی حیثیت سے نہیں ہوتا تھا بلکہ استحباباً ہوتا تھا۔

جواب-۲: یہاں طعام کا مصداق مابعد والے مطعومات ہی ہیں۔ یہ اجمال ہے مابعد میں تفصیل ہے اس کی دلیل (حاشیہ نصیریہ کے حوالے سے) وہ حدیث ابوسعید جو کہ بخاری میں مذکور ہے کنا نخرج فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم صاعاً من طعامٍ

قال ابو سعید و کان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر (او کما قال) یہ نص ہے اس بات پر طعام کا مصداق وہی مطعومات ہیں جو مابعد میں مذکور ہیں اور یہ کوئی محل نزاع نہیں دوسرا قرینہ ودلیل: جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت طے ہوگئی صلح ہوگئی علی خلافت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضرت معاویہؓ ملک شام سے مدینہ منورہ تشرف لائے اور خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ گندم کی دو مد دوسرے غلوں کے ایک صاع کے برابر ہیں تو اس وقت حضرت ابو سعیدؓ اور صحابہ کرامؓ بھی موجود تھے کسی نے بھی انکار نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے خلاف کوئی قولی نص موجود نہیں تھی تو اجماع ہوگیا ورنہ اگر ہوتی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیش کرتے......

سوال: کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد میں بھی ایک صاع دیتے تھے؟

جواب: آپؓ کا ایک صاع دینا کوئی مخالفت کے طور پر نہیں تھا بلکہ نصف صاع بطور استحباب کے تھا۔ پہلے چونکہ یہی عمل تھا اس کو برقرار رکھا۔ نیز امام طحاویؒ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل بالنصف پر متعدد روایات ذکر کی ہیں۔

پانچویں بات: کونسے صاع کے ساتھ ادائیگی ہے: ۵ رطل والے کے ساتھ (صاع حجازی) یا ۸ رطل والے کے ساتھ (عراقی) احناف کے نزدیک صاع عراقی ۸ رطل والے کے ساتھ ادائیگی ہے اور یہی راجح ہے۔ (۱) فریضہ کی ادائیگی یقینی ہے (۲) انفع للفقراء ہونے کی وجہ سے۔ شوافع کے نزدیک صاع حجازی کے ساتھ ادائیگی ہے۔

چھٹی بات: کس پر واجب ہے؟ اس پر اجماع ہے کہ مولیٰ پر اپنے عبد مسلم کا صدقۃ الفطر واجب ہے البتہ عبد کافر کے بارے میں اختلاف ہے یا بعنوان آخر؟ مطلق غلام کی طرف سے صدقۃ الفطر مولیٰ پر واجب ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک مطلق عبد کی طرف سے واجب ہے خواہ عبد مسلم ہو یا کافر اور شوافع کے نزدیک صرف عبد مسلم کا صدقۃ الفطر واجب ہے۔ احناف کی دلیل:

حدیث: عن ابن عباسؓ...... **علیٰ کل حرا و مملوک**: مملوک کا لفظ مطلق آیا ہے عبد مسلم و کافر دونوں کو شامل ہے اسی طرح

حدیث: حرٍ اَوْ عَبدٍ: اور اسی طرح حدیث نمبر ۶ حرا و عبدًا ان سب میں عبد کا لفظ مطلق آیا ہے۔ شوافع کی دلیل: حدیث نمبر ۱ میں صراحۃ من المسلمین کا لفظ ہے اس کا تعلق عبد مسلم کے ساتھ ہے۔

جواب-۱: عبد کے لیے دو قسم کی روایات ہیں جن میں عبد کا لفظ مطلق ہے (۱) جن میں مسلم کی قید کے ساتھ مقید ہے اور قاعدہ ہے **المطلق یطلق علی اطلاقہ: المقید علی تقییدہ**۔ لہٰذا دونوں کی طرف سے صدقۃ الفطر کا آقا پر واجب ہونا کوئی اس کے منافی نہیں۔ اسباب مختلف ہیں اور شئی واحد کے اسباب متعدد ہوسکتے ہیں۔

جواب-۲: من المسلمین کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ عبد کافر کی طرف سے صدقۃ الفطر واجب نہیں اور ہمارے نزدیک مفہوم مخالف معتبر نہیں۔ استدلال تب تام ہوتا جب مفہوم مخالف ہمارے نزدیک معتبر ہوتا۔

جواب-۳: من المسلمین کی قید مخرجین کی ہے نہ کہ مخرج عنہ کی یعنی صدقۃ الفطر لینے والے مسلمان ہوں یہ قید مؤدین کی ہے نہ کہ مؤدا عنہ کی۔ صدقۃ الفطر ادا کرنے والے مسلمان ہوں جن کی طرف سے ادا کی جارہی ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔ یہ قید مالکین کی ہے نہ کہ عبیدین کی یعنی غلاموں کے مالک مسلمان ہوں غلام خواہ مسلمان ہوں یا کافر...... ان کی طرف سے صدقۃ الفطر واجب ہے۔

ساتویں بات: صدقۃ الفطر کے وجوب کیلئے نصاب شرط ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک صدقۃ الفطر کے وجوب کے لیے نصاب شرط ہے لیکن حول نامی ہونا ضروری نہیں اور شوافع کے نزدیک نصاب شرط نہیں۔ بس جو شخص ایک دن کی خوراک کا اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال کے لیے مالک ہو اس پر صدقۃ الفطر واجب ہے۔ احناف کی دلیل: وہ روایات ہیں جن میں یہ **عن کل حر و عبد** اور **عن کل مملوک** الخ کے الفاظ آئے ہیں۔

شوافع کی دلیل: **حدیث نمبر ۶ : وعن عبداللہ بن ثعلبہ** ہے۔ یہ الفاظ **اماغنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیر کم فیرد علیہ اکثر ممن اعطاہ**: یعنی فقیر بھی صدقۃ الفطر ادا کرے اللہ اس سے بھی زیادہ دے دیں گے۔

جواب: یہ ترغیب کا بیان ہے کہ فقیر کو بھی دینا چاہیے یہ استحبابی حکم ہے۔

جواب-۲: اس فقیر سے مراد ادنیٰ درجہ کا غنی ہے کہ بڑے کے مقابلے میں فقیر ہے تو فقیر اضافی مراد ہے حقیقی نہیں۔ مثلاً ایک شخص کروڑوں پتی ہے اور ایک کھربوں پتی ہے تو پہلا دوسرے کے مقابلے میں فقیر ہی ہے۔........ آٹھویں بات: صدقۃ الفطر کی مشروعیت کا فائدہ کیا ہے؟

(۱) جو لغویات روزے کے دوران صادر ہوگئی تھیں ان کا کفارہ ہو جائے گا اس مصلحت کے غنی اور فقیر دونوں محتاج ہیں۔

(۲) طہارت باطنہ حاصل ہو جاتی ہے۔ (۳) فقراء کے لیے فائدہ ہے اور ان کو بھی خوشی ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب من لا تحل له الصدقة

جن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال لینا اور کھانا حلال نہیں ہے ان کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ مَرَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں ایک گری پڑی کھجور کے پاس سے گزرے فرمایا اگر مجھ کو اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ یہ صدقہ کی ہوگی میں اس کو کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَانَاكُلُ الصَّدَقَةَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ حسن بن علی نے صدقہ کی ایک کھجور پکڑ کر اپنے منہ میں ڈال لی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور کر دور کرتا کہ اس کو پھینک دے۔ پھر فرمایا تو جانتا نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی ہریرۃؓ: اس سے معلوم ہوا کہ جو اشیاء کبار کے لیے ناجائز ہیں وہ صغائر کے لیے بھی ناجائز ہیں۔

وَعَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقٰتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عبدالمطلب بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل کیلئے حلال نہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: وعن عبدالمطلب الخ: اس پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے صدقات حرام تھے خواہ صدقات واجبہ ہوں یا نافلہ اور اسی پر بھی اجماع ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے صدقات واجبہ حرام ہیں۔ البتہ صدقات نافلہ میں اختلاف ہے کہ آیا یہ ان کے لیے لینا جائز ہے یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں (۱) ایک قول کے مطابق صدقات نافلہ کی گنجائش ہے اور دوسرے قول کے مطابق ناجائز ہیں۔ ابن ہمام نے اسی قول کو لیا ہے اور کہا ہے کہ دونوں میں کوئی فرق نہیں جیسے صدقات واجبہ جائز نہیں اسی طرح نافلہ بھی جائز نہیں۔

امام طحاویؒ کی طرف جواز والا قول منسوب کیا گیا ہے لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ کسی بڑے آدمی نے یہ بات لکھ دی ہے نیچے نقل در نقل یہی بات چل رہی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ اس کے جواز کے قائل نہیں تھے احناف کے نزدیک اسکے ناجائز ہونے کی دو علتیں ہیں۔ (۱) صدقات واجبہ و نافلہ اوساخ الناس یعنی لوگوں کی میل کچیل ہیں اس لئے یہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ناجائز ہیں۔ (۲) محل شبہ ہونے کی

وجہ سے اور شوافع کے ہاں علت واحدہ ہے وہ یہ کہ ان کو خمس ملتا ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ اہل بیت کا مصداق؟ کون ہیں؟ احناف کے نزدیک صرف بنو ہاشم میں سے پانچ کی اولاد آل عباس آل فاطمہ آل حارث آل علی آل جعفر ہیں: شوافع کہتے ہیں بنو ہاشم کے ساتھ ساتھ بنو عبدالمطلب بھی داخل ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِیَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِیْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ یَاْكُلْ وَاِنْ قِیْلَ هَدِیَّةٌ ضَرَبَ بِیَدِهٖ فَاَكَلَ مَعَهُمْ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس وقت کوئی طعام لایا جاتا آپ اس سے دریافت فرماتے ہدیہ یا صدقہ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے آپ اپنے صحابہ سے فرماتے تم کھالو اور خود نہ کھاتے۔ اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے اپنا ہاتھ بھی اس میں ڈالتے اور ان کے ساتھ کھاتے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی ہریرہؓ الخ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا جاتا تو پہلے دریافت فرماتے کہ صدقہ ہے یا ہدیہ۔ اگر صدقہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو فرماتے کھاؤ اور خود نہیں کھاتے تھے اور اگر ہدیہ ہوتا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے اور صحابہ کے ساتھ تناول فرمالیتے۔

ہدیہ اور صدقہ میں فرق: صدقہ میں ابتداءً ہی ثواب کی نیت ہوتی ہے جبکہ ہدیہ میں مہدیٰ کا اعزاز و اکرام اور تطییب قلبی ہوتی ہے۔ اگرچہ ثواب بھی مل جاتا ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِیْ بَرِیْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدَی السُّنَنِ اَنَّهَا عُتِقَتْ فَخُیِّرَتْ فِیْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَیْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَیْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِیْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنْ ذَالِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَیْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِیَّةٌ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ بریرہؓ کے تین احکام ہیں پہلا حکم یہ ہے کہ اس کو آزاد کیا گیا اور خاوند کے پاس رہنے میں اس کو اختیار دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا کہ حق ولا اس شخص کیلئے جو آزاد کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روٹی اور گھر کا سالن قریب کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے ہنڈیا نہیں دیکھی کہ اس میں گوشت ہے۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں لیکن یہ گوشت ایسا ہے کہ بریرہؓ پر صدقہ کیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ نہیں کھاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کیلئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن عائشہؓ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات کی معتقات کو صدقہ دیا جا سکتا ہے کیونکہ ملک بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْبَلُ الْهَدِیَّةَ وَیُثِیْبُ عَلَیْهَا. (بخاری)

ترجمہ: عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمالیا کرتے تھے اور اس کے بدلے میں کچھ دیتے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی كُرَاعٍ لَّاَجَبْتُ

وَلَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کراع کی طرف بلایا جائے میں اس دعوت کو قبول کرلوں اور اگر مجھے دست ہدیہ دیا جائے میں اس کو قبول کرلوں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: وعن ابی ہریرہ لقبلت: یہ قبول کرنا تطییب قلبی کے لیے باہمی محبت پیدا کرنے کے لیے تھا اس کا منشاء ہرگز حرص نہیں تھا۔
(۱) کراع کے دو معنی ہیں' بکری کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان کو کہتے ہیں۔ (۲) کراع یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے یعنی اگر مجھے کہیں دور مسافت پر دعوت کی طرف بلایا جائے تو میں قبول کروں گا۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِیْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ. (متفق علیه)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو لوگوں پر گھومتا ہے اور ایک لقمہ یا دو لقمے ایک کھجور یا دو کھجوریں اس کو پھیرتی ہیں بلکہ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس اس قدر غنا نہیں جو اس کو غنی کردے اور نہ ہی اسے معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ محتاج ہے اور اس پر صدقہ کیا جائے اور نہ اٹھ کر وہ خود لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعنہ الخ: مسکین اور فقیر میں فرق: اگر یہ دونوں لفظ ایک ہی عبارت میں استعمال ہوں تو ان کے درمیان فرق ہوگا اور اگر جدا جدا ہوں تو پھر ایک دوسرے کے معنے میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔

الفصل الثانی

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحِبْنِیْ كَیْ مَاتُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلُهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَاتَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (رواه الترمذی وابو داود والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کا ایک آدمی صدقہ کی وصولی کیلئے بھیجا اس نے ابورافع سے کہا تم میرے ساتھ چلو تمہیں بھی کچھ حصہ وصول ہوگا اس نے کہا نہیں یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ ہمارے لئے جائز نہیں ہے کسی قوم کا مولیٰ اسی قوم میں سے ہوتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی' ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِیٍّ وَّلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مالدار اور تندرست صاحب قوت کیلئے جائز نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی' ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کیا ہے اس کو احمد' نسائی اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے۔

تشریح: وعن عبداللہ بن عمرو الخ: لاتحل الصدقۃ لغنی: غنی تین قسم پر ہیں۔(۱) وہ غنی جس کے پاس بقدر نصاب مال ہو اور وہ حولی اور نامی ہو اس پر بالاجماع صدقۃ الفطر واجب ہے۔ اس کیلئے زکوٰۃ لینا حرام ہے (۲) جو مطلق نصاب کا مالک ہو عام ازیں حولی یا نامی ہو یا نہ ہو۔ اس پر صدقۃ الفطر اور قربانی بھی واجب ہوتی ہے اس کے لیے زکوٰۃ لینا حرام ہے۔(۳) جو کم از کم نصاب کا مالک ہو مثلاً صرف ۲۰۰ درہم سے کم کا مالک ہے اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز تو ہے لیکن سوال کرنا حرام ہے۔ ولا الذی مرۃ سوی: جو صحیح البدن سلیم الاعضاء والا ہو اس کے لیے بھی زکوٰۃ حلال نہیں۔ اس پر سوال ہے کہ جب ایک آدمی تندرست ہے لیکن اس کے پاس کچھ نہیں طاقتور ہے کمانے پر قادر ہے لیکن اس کے کچھ نہ ہونے کی وجہ سے اس کو زکوٰۃ دینا چاہیے؟

جواب: لاتحل الصدقۃ: ای لاتحل سوال الصدقۃ: یا لاتحل بمعنی لاینبغی کے ہے کہ اس کے لیے زکوٰۃ لینا مناسب نہیں بلکہ خود کمائے۔

وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَآ اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظْرَ وَ خَفَضَهُ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ (رواہ ابو داود والنسائی)

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیارؓ سے روایت ہے اس نے کہا مجھ کو دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ دونوں حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ تقسیم کر رہے تھے۔ انہوں نے بھی آپ سے صدقہ کا سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں نظر کو اٹھایا اور پھر نیچا کیا ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاقتور اور قوی دیکھا فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو تم کو دے دیتا ہوں لیکن اس میں مالدار اور قوی آدمی کا کوئی حصہ نہیں ہے جو کمانے کی طاقت رکھتا ہے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

تشریح: وعن عبیداللہ الخ: ان شئتما یہ زجراً فرمایا:

وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِّغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْلِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْلِغَارِمٍ اَوْلِرَجُلٍ اِشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْلِرَجُلٍ كَانَ لَهٗ جَارٌ مِّسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ .

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسارؓ سے مرسل طور پر روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار شخص کیلئے صدقہ جائز نہیں ہے مگر پانچ طرح کے آدمیوں کیلئے جائز ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کیلئے یا عامل زکوٰۃ کیلئے تاوان بھرنے والے کیلئے یا ایسے شخص کیلئے جس نے اپنے مال سے اسکو خرید لیا ہے یا وہ آدمی کہ اس کا پڑوسی مسکین ہے اس پر کسی نے صدقہ کیا اور اس مسکین شخص نے غنی کو ہدیہ دے دیا۔ روایت کیا اسکو مالک نے اور ابوداؤد نے ابوداؤد کی ایک روایت میں ابوسعید سے مروی ہے یا مسافر کیلئے۔

تشریح: وعن عطاء بن یسار: لغاز فی سبیل اللہ: احناف کے نزدیک اس مجاہد کو صدقہ دینا جائز ہے جس کے پاس اپنا اتنا مال نہ ہو کہ اس کا بمعہ اہل وعیال گزارا ہو جائے۔ لعامل: عامل کو زکوٰۃ کا مال معاوضہ ہونے کی حیثیت سے دیا جائے گا نہ کہ فقیر ہونے کی حیثیت سے۔ لغارم: اس مدیون کو صدقہ دینا جائز ہے جس کے پاس مال نہ ہو یا مال تو ہو لیکن سارے مال کو دین محیط ہو۔ اولرجل اشترھا: اس میں اختلاف ہے کہ زکوٰۃ کے مال کو خریدنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر غیر مزکی زکوٰۃ کا مال خریدے تو اس کے لیے بالاجماع جائز ہے اور اگر مزکی زکوٰۃ کا مال خرید لے تو جائز نہیں کیونکہ مزکی لہ اس کی قیمت اچھی طرح نہیں لگا سکے گا بلکہ یہ احتمال ہے کہ چونکہ اس نے دی ہے لہٰذا پوری قیمت نہ لگاؤں۔ البتہ جمہور اس کو بھی جائز قرار دیتے ہیں۔

وَعَنْ زِیَادِبْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَا یَعْتُہٗ فَذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اَعْطِنِیْ مِنَ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَرْضَ بِحُکْمِ نَبِیٍّ وَّلَا غَیْرِہٖ فِی الصَّدَقَاتِ حَتّٰی فِیْھَا ھُوَ فَجَزَّاھَا ثَمَانِیَۃَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ کُنْتَ مِنْ تِلْکَ الْاَجْزَآءِ اَعْطَیْتُکَ (رواہ ابو داود)

ترجمہ: حضرت زیاد بن حارث صدائیؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی پھر ایک لمبی حدیث ذکر کی ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا مجھے کچھ صدقہ سے دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی نبی یا اس کے غیر کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ صدقات میں اس نے خود فیصلہ دیا ہے کہ کن کو دیا جائے اور اس کو آٹھ حصوں پر تقسیم کیا یہ اگر تو بھی ان کے ذیل میں آتا ہے میں تجھ کو دے دیتا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

الفصل الثالث

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَہٗ فَسَاَلَ الَّذِیْ سَقَاہُ مِنْ اَیْنَ ھٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ وَرَدَعَلٰی مَآءٍ قَدْسَمَّاہُ فَاِذَانَعَمٌ مِّنْ نَّعَمِ الصَّدَقَۃِ وَھُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ اَلْبَانِھَا فَجَعَلْتُہٗ فِیْ سِقَائِیْ فَھُوَ ھٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُیَدَہٗ فَاسْتَقَآءَ (رواہ مالک والبیھقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے دودھ پیا ان کو وہ بڑا عمدہ لگا اس سے پوچھا تو نے یہ دودھ کہاں سے لیا تھا اس نے بتلایا کہ میں ایک چشمہ پر گیا جس کا اس نے نام لیا وہاں صدقہ کے اونٹ تھے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے۔ انہوں نے دودھ دوہا میں نے بھی کچھ اپنے برتن میں ڈال لیا وہ یہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کی۔ روایت کیا اس کو مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تشریح: عن زید بن مسلم الخ: فاستقاء: حضرت عمرؓ کا قے کرنا کمال تقویٰ کی بناء پر تھا اگرچہ ملک کی تبدیلی سے حکم بدل جاتا ہے۔

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو جائز نہیں ہے ان کا بیان

الفصل الاول

اس باب میں فقراء اور اغنیاء دونوں قسم کے لوگوں سے متعلق احکامات بتلائے ہیں۔ فقراء کو سوال سے روکا اور اغنیاء کو فرمایا کہ تم خود خرچ کرو۔

عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ مُخَارِقٍؓ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَۃً فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُہٗ فِیْھَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰی تَاْتِیَنَا الصَّدَقَۃُ فَنَاْمُرَ لَکَ بِھَا ثُمَّ قَالَ یَا قَبِیْصَۃُ اِنَّ الْمَسْئَلَۃَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَۃٍ رَّجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَۃً فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْئَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَھَا ثُمَّ یُمْسِکُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ اجْتَاحَتْ مَالَہٗ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْئَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ

سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا. (مسلم)

ترجمہ: حضرت قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہا کہ ضامن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اس کے متعلق سوال کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہاں ٹھہر یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ آئے ہم تیرے لئے حکم کریں گے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا جائز نہیں ہاں البتہ تین شخصوں کیلئے جائز ہے ایک وہ آدمی جو ضامن ہوا اس کیلئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ اس ضمانت کو پہنچے پھر بندر ہے ایک وہ آدمی جس کو ایسی آفت پہنچی ہے کہ اس کا سب مال ہلاک کر دیا ہے اس کیلئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ گذران کی حاجت روائی کو پہنچے یا احتاجگی کو دور کر سکے۔ ایک وہ شخص جس کو فاقہ پہنچا ہے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند شخص اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں شخص کو فاقہ پہنچا ہے اس کیلئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ گزران کی حاجت روائی کو پہنچے یا احتاجگی کو دفع کر سکے۔ اس کے سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے جس کو اس کا صاحب کھا رہا رہے حرام ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

تشریح: عن قبیصة الخ: ۳ آدمیوں کا فاقہ کی گواہی دینا یہ شہادت کی قبیل سے نہیں بلکہ تبیین وتوضیح کے لیے ہے۔ مثلاً ایک شخص معروف ومشہور ہے سیٹھ ہونے کے ساتھ۔ اس کو سفر میں حادثہ پیش آ گیا جس کی وجہ سے وہ فقیر ہو گیا تو اب جب یہ مانگے گا تو لوگ تہمت لگائیں گے اس لئے تین عقلمند آدمی اس کی گواہی دیں کہ یہ واقعی مستحق ہے تا کہ اس پر تہمت نہ لگے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں سے ان کے مال زیادہ جمع کرنے کی نیت سے مانگے وہ آگ کے انگارے مانگ رہا ہے۔ کم مانگے یا زیادہ مانگے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن آئے گا اس کے منہ پر گوشت کی ایک بوٹی نہ ہوگی۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ مُعَاوِيَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ. (مسلم)

ترجمہ: معاویہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال میں مبالغہ نہ کرو۔ اللہ کی قسم تم میں سے کوئی شخص مجھ سے سوال نہیں کرتا اس کے سوال کرنے میں میں اس کو کچھ دے دیتا ہوں جبکہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں اس طرح اس میں برکت نہیں کی جاتی جو کچھ اس کو میں دیتا ہوں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ

فَیَاتِیَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَبِیْعَهَا فَیَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ. (بخاری)

ترجمہ: زبیر بن عوامؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک رسی لے کر لکڑی کا گٹھا اپنی پشت پر اُٹھا کر لائے اور اس کو فروخت کرے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ اسکو دیں یا نہ دیں۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

وَعَنْ حَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍؓ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا حَكِیْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ یُبَارَكْ لَهٗ فِیْهِ وَكَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی قَالَ حَكِیْمٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَداً بَعْدَكَ شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنْیَا. (متفق علیه)

ترجمہ: حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیا میں نے پھر مانگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا پھر مجھے فرمایا اے حکیم یہ مال سبز اور شیریں ہے جو شخص اس کو نفس کی بے پرواہی سے لے اس میں برکت ڈالی جاتی ہے اور جو نفس کے طمع کے ساتھ لیتا ہے اس کیلئے برکت نہیں ڈالی جاتی اور اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم نے کہا پس کہا میں نے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کیساتھ مبعوث فرمایا میں کسی کا مال آپ کے بعد کم نہیں کروں گا (کسی سے سوال نہیں کروں گا) یہاں تک کہ میں دنیا کو چھوڑ دوں۔ (متفق علیہ)

عَنِ ابْنِ عُمَرؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْیَدُ الْعُلْیَا هِیَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰی هِیَ السَّآئِلَةُ. (متفق علیه)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا جبکہ آپ صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر فرما رہے تھے اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچا ہاتھ مانگنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّؓ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا یَكُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَآءً هُوَ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ. (متفق علیه)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کو دیا انہوں نے پھر سوال کیا آپ نے ان کو دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا ختم ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جو مال ہو گا میں اس کو ذخیرہ بنا کر تم سے نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے بچتا ہے اللہ اس کو بچاتا ہے اور جو بے پرواہی ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بے پرواہ بنا دیتا ہے اور جو صبر چاہے اللہ اس کو صبر دے دیتا ہے اور کوئی شخص صبر سے بہتر اور فراخ عطیہ نہیں دیا گیا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِيْ الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَآئَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَاتُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کچھ دینا چاہتے میں کہتا مجھ سے زیادہ محتاج شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس کو لے لے اور اپنے مال میں داخل کرلو اور اس سے صدقہ دیا کرو تمہارے پاس اس مال میں سے جو اس طرح آئے کہ تم اس کو مانگنے والے اور اس میں طمع کرنیوالے نہیں ہو اس کو لے لو اور جو اس طرح نہ آئے اسکے پیچھے اپنے نفس کو نہ لگاؤ۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَآئِلُ كُدُوْحٌ يَّكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَآءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ ذَاسُلْطَانٍ اَوْفِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُمِنْهُ بُدًّا. (رواه ابو داود والترمذى والنسائى)

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنا زخم ہیں جو آدمی اپنے چہرہ میں ان کے ساتھ زخم لگاتا ہے جو شخص چاہے اپنے چہرہ پر باقی رکھے اور جو چاہے اس کو چھوڑ دے مگر یہ کہ آدمی کسی بادشاہ سے سوال کرے یا ایسے امر میں سوال کرے جس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْكُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ (رواه ابو داود والترمذى وابن ماجة والدارمى)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرتا ہے اور اس کے پاس اس قدر مال ہے جو اس کو غنی کرتا ہے قیامت کے دن آئے گا اس کا سوال کرنا کدوح یا خموش یا خدوش ہوگا (راوی کو شک ہے کہ ان تینوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا لفظ فرمایا سب قریب المعنیٰ ہیں جن کا معنی زخم ہے) کہا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کس قدر مال غنی کرتا ہے فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا روایت کیا اس کو ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح: عن ابن مسعود الخ: بعض کے نزدیک خموش کدوح خدوش۔ یہ مترادف ہیں اور بعض نے فرق کیا ہے۔ خموش چہرے کا وہ زخم جو ناخن سے کیا جائے خدوش چہرے کا وہ زخم جو لکڑی سے کیا جائے کدوح چہرے کا وہ زخم جو بغیر کسی آلے کے کیا جائے تو سوالوں کی کیفیات کے مختلف ہونے کی وجہ سے زخم بھی مختلف مراد ہوں گے۔

سوال: وہ کتنی مقدار نصاب ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا حرام ہے؟ جواب: اس کے بارے میں تین قسم کی روایات ہیں: (۱) ۵۰ درہم (۲) ۴۰ درہم (۳) قدر مایغنیه ویغدیه یہی راجح ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ روایات میں تعارض ہے؟

جواب-۱: ان میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ اشخاص مختلف ہیں۔ متزوج وغیر متزوج پھر متزوج صاحب عیال غیر صاحب عیال پھر عیال قلیل اور عیال کثیر۔ ہر ایک کا اپنے حساب سے ہے۔ جواب-۲: اولاً توسیع تھی ۵۰ ہو پھر ۴۰ ہو پھر بعد میں تضییق ہوگئی اب **قدر مایغدیه ویغنیه** والی توجیہ راجح ہے۔ نصاب تین قسم کا ہے۔ (۱) موجب زکوٰۃ: یعنی اس کے پاس مال بقدر نصاب ہو اور حول نامی ہو۔ (۲) موجب

صدقۃ الفطر والاضحیہ ہو۔ اس کے پاس بقدر نصاب مال ہو لیکن حول نامی نہ ہو۔ (۳) جس مال کے ہوتے ہوئے سوال کرنا حرام ہے۔
(۴) جو زکوٰۃ لینے سے مانع ہے۔ ۲۰۰ درھموں والی حدیث پہلی دونوں قسموں سے متعلق ہے باقی تیسری چوتھی کے متعلق ہے کہ نصابوں میں کسی نصاب کا مالک ہو اس کے لیے زکوٰۃ ممنوع ہے چوتھی قسم کے متعلق مختلف روایات میں جو کہ ماقبل میں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا تَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْئَالَةُ قَالَ قَدْرَ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ شِبْعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ (رواہ ابو داود)

ترجمہ: حضرت سہل بن حنظلیہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سوال کیا اور اس کے پاس اس قدر مال ہے جو اس کو غنی کرے سوائے اس کے نہیں کہ وہ زیادہ آگ طلب کر رہا ہے۔ نفیلی نے کہا جو ایک راوی ہے آپ سے سوال ہوا کہ غنا کی حد کیا ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا جائز نہیں ہے فرمایا اس قدر جو اس کیلئے صبح یا شام کی غذا کا کام دے سکے۔ ایک دوسری جگہ آپ نے فرمایا یہ کہ اس کیلئے دن اور رات پیٹ بھرنے کیلئے کافی ہو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَّجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا (رواہ مالک وابوداود والنسائی)

ترجمہ: عطا بن یسارؓ سے روایت ہے اس نے بنو اسد کے ایک آدمی سے نقل کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر کوئی اور چیز ہے اس نے الحاح کے ساتھ سوال کیا (جو منع ہے) روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ وَّمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِي وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَّا كُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنا غنی کیلئے جائز نہیں اور نہ اس شخص کیلئے جو تندرست اور توانا ہو لیکن اس کیلئے جائز ہے جس کو افلاس نے زمین پر گرا دیا ہو۔ جس شخص نے لوگوں سے سوال کیا تا کہ اپنے مال کو زیادہ کرلے اس کا سوال اس کے چہرے پر قیامت کے دن زخم ہوگا اور گرم پتھر کہ اس کو جہنم سے کھائے گا جو چاہے زیادہ کرلے اور جو چاہے کم کرے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهٗ فَقَالَ اَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَّلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ قَالَ ائْتِنِيْ بِهِمَا فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَّرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ فَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَآءَ هٗ وَقَدْ اَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَّبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْلِذِيْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ اَوْلِذِيْ دَمٍ مُوْجِعٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہا ایک انصاری آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے کہا کیوں نہیں ٹاٹ ہے اس کے بعض کو ہم پہنتے ہیں اور اس کے بعض کو بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں پانی پیتے ہیں آپ نے فرمایا دونوں چیزیں میرے پاس لاؤ وہ دونوں چیزیں جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا ان دونوں کو کون خریدتا ہے ایک آدمی نے کہا میں یہ دونوں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے دو یا تین مرتبہ اس طرح فرمایا ایک آدمی نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں اس کو دے دیں اس سے دو درہم لئے گئے اور انصاری کو دیکر فرمایا ایک درہم کا کھانا وغیرہ خریدلو اور اپنے گھر والوں کو دے دو دوسرے درہم کا تیشہ خرید کر میرے پاس لاؤ وہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس میں لکڑی ٹھونک دی اور فرمایا جاؤ اور لکڑیاں لا کر بیچا کرو میں پندرہ دن تمہیں نہ دیکھوں وہ آدمی گیا اور لکڑیاں لاتا ان کو بیچتا اس کو دس درہم ملے۔ اس نے چند درہموں کے ساتھ کپڑا خریدا کچھ کھانا خریدا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس بات سے کہ قیامت کے دن سوال تیرے چہرے میں برا نشان ہو۔ سوال کرنا تین شخصوں کے علاوہ کسی کیلئے جائز نہیں۔ ایسا محتاج جس کی بیچارگی نے اسے زمین پر ڈال رکھا ہے یا ایسا شخص جس کے ذمہ بھاری قرض ہے جس کے اتارنے کی اس کو طاقت نہیں یا کسی خون والے کیلئے جو درد پہنچائے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے یوم القیمۃ تک۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْغِنًى اٰجِلٍ (رواہ ابو داود والترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ پہنچے وہ لوگوں پر اس کو ظاہر کردے اس کی ضرورت پوری نہ کی جائے گی اور جو اللہ تعالیٰ سے یہی فریاد کرے قریب ہے کہ اللہ اس کو جلد ہی فائدہ پہنچائے یا تو اس کو جلد مار ڈالے یا بدیر تونگری عنایت فرمائے روایت کیا اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے۔

الفصل الثالث

عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْأَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِيْنَ (رواہ ابو دائود والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابن الفراسیؓ سے روایت ہے کہ فراسی نے کہا میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوال کر اگر سوال کرنے سے چارہ کار نہ ہو تو صالح لوگوں سے سوال کر۔ روایت یا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے۔

وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَآ اِلَيْهِ اَمَرَلِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِي عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْمَآ اُعْطِيْتَ فَاِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ (رواه ابو داود)

ترجمہ: حضرت ابن ساعدیؓ سے روایت ہے اس نے کہا کہ مجھ کو حضرت عمرؓ نے صدقہ کی فراہمی پر عامل مقرر کیا جب میں اس سے فارغ ہوا اور ان کو اس کی طرف ادا کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اس کی مزدوری دینے کا حکم دیا۔ میں نے کہا کہ میں نے اللہ کی رضامندی کیلئے یہ کام کیا ہے اور میں اللہ ہی سے اس کا اجر لوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ تجھ کو دیا جا رہا ہے اس کو لے لے میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ عمل کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس کی مزدوری دینا چاہی میں نے تیری طرح کا جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بغیر سوال کے تجھ کو کچھ دیا جائے وہ کھا اور صدقہ کر روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَّسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ (رواه رزين)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے اس نے عرفہ کے دن ایک شخص کو لوگوں سے سوال کرتے سنا فرمانے لگے اس دن اور اس جگہ تو اللہ کے سوا سے سوال کر رہا ہے اس کو درے کے ساتھ مارا۔ روایت کیا اس کو رزین نے۔

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمُوْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَّاَنَّ الْاِيَاسَ غِنًى وَّ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنٰى عَنْهُ . (رواه رزين)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہا لوگو جان لو طمع فقر ہے اور نا امید بے پرواہی ہے آدمی جس وقت کسی چیز سے نا امید ہو جاتا ہے اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ روایت کیا اسکو رزین نے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفُلُ لِي اَنْ لَّايَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ اَحَدًاشَيْئًا (رواه ابوداود والنسائی)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اس امر کی کون ضمانت دیتا ہے کہ وہ سوال نہیں کرے گا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ثوبانؓ نے کہا میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں اس کے بعد وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا تھا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ اَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ اِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس بات کی شرط لی کہ لوگوں سے کچھ سوال نہ کروں گا۔ میں نے کہا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرا کوڑا گھوڑا دوڑاتے ہوئے گر پڑے اس کے اٹھانے کا بھی کسی سے سوال نہ کرنا روایت کیا اس کو احمد نے۔

باب الانفق و کراھیۃ الامساک

خرچ کرنے کی فضیلت و بخل کی کراہیت کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهُ لِدَیْنٍ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مجھ پر تین راتیں نہ گزریں اور میرے پاس اس میں سے کچھ موجود نہ ہو مگر وہ تھوڑا بہت جس کو قرض کی ادائیگی کیلئے میں رکھ لوں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا. (متفق علیه)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح جب بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا ہے اے اللہ (تیری راہ میں) خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تلف کر۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعنہٗ قال الخ سوال: یہ ترغیب تو تب ہے جب ان فرشتوں کی آواز ہمیں سنائی دے یہ تو سنائی ہی نہیں دیتی؟
جواب: مخبر صادق کا خبر دینا ہمارے سننے کے قائم مقام ہے۔

وَعَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کر اور شمار نہ کر وگرنہ اللہ تعالیٰ تجھ پر شمار کرے گا اور روک نہ رکھ اللہ تجھ پر روک رکھے گا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم حاجت سے زائد مال کو تیرا خرچ کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔ اگر تو اس کو خرچ نہ کرے گا تیرے لئے برا ہے بقدر کفایت خرچ کرنے پر تجھ کو ملامت نہ کی جائے گی اور

اپنے عیال پر خرچ کرنے کے ساتھ شروع کر۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہیں۔ ان کے ہاتھ ان کی چھاتی اور گردن کے ساتھ چمٹائے گئے ہیں۔ صدقہ کرنے والے جب بھی صدقہ کرنے ارادہ کرتا ہے کھل جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ سکڑ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ تنگ ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمٰتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو ایک ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیوں کا باعث ہوگا اور بخیلی سے بچو اس نے تم سے پہلے بہت لوگوں کو ہلاک کر دیا اس نے ان کو اس بات پر اکسایا کہ انہوں نے خون بہائے اور حرام کو حلال جانا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرو تم پر ایسا زمانہ آئے گا۔ آدمی اپنا صدقہ لے کر جائے گا۔ اس کو صدقہ قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ اسے ایک آدمی کہے گا اگر تو کل لے آتا میں اس کو لے لیتا۔ آج مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اجر کے لحاظ سے کون سا صدقہ بڑا ہے۔ فرمایا تو صدقہ کرے جب کہ تو تندرست ہو۔ حرص رکھتا ہو فقر سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو اور ڈھیل نہ کر یہاں تک کہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے تو کہنے لگے فلاں شخص کو اتنا دے دو فلاں کو اتنا دے دو۔ اب وہ مال فلاں کیلئے ہو چکا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا فرمایا رب کعبہ کی قسم وہ لوگ نہایت خسارہ میں ہیں میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون لوگ فرمایا جن کے پاس اموال بہت زیادہ ہیں مگر جس نے ادھر اور ادھر خرچ کیا یعنی اپنے آگے اور دائیں بائیں اور ایسے بہت کم ہیں۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی ذر الخ سوال :هم الاخسرون: اس میں تو اضمار قبل الذکر لازم آ رہا ہے؟

جواب: ماقبل میں ضمیر کا مرجع ہونا کوئی ضروری نہیں۔ بسا اوقات معہود فی الذھن کو بمنزل مذکور کے قرار دے کر ضمیر کا مرجع بنا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی ہے۔ ای الاکثرون اموالا (باقی حاصل حدیث کا یہ ہے (اس سے پہلے بات) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو یہ فرمایا:هم الاخسرون ورب الکعبۃ: یہ الفاظ فرمانے کا مقصد ابوذر کی رؤیت نہیں تھی بلکہ ان کا آنا تو اتفاقا ہوا بلکہ اس کا منشاء یہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُمت کے کثیر الاموال لوگوں کے احوال کا انکشاف ہو رہا تھا تو فرمایا:هم الاخسرون ورب الکعبۃ: اس وقت چونکہ ابوذرؓ حیرت میں پڑ گئے اس لئے فوراً سوال کیا:من هم: تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعیین کر دی۔ چنانچہ مابعد میں اس ضمیر کے مرجع کی تعیین بھی کر دی۔ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے هم الاخسرون سے بچنے کا طریقہ بتلایا۔ باقی رہی یہ بات کہ اس حدیث میں ھکذا کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا یہ اجمال تھا اور تفصیل میں چار سمتوں کو بیان کیا ہے تو لہٰذا اجمال اور تفصیل میں مطابقت نہیں؟

جواب: شاید راوی کا تصرف اور اختصار ہو اس نے ایک ھکذا کو چھوڑ دیا ہو۔

سوال: اخسر کی نفی ہے خسران کی نہیں یعنی کثرت سے مال خرچ کرنے والے اخسر نہیں ہوں گے بلکہ خسارہ والے تو ہوں گے؟

جواب: اخسر کی نفی سے مراد خسران کی نفی ہے۔ ان سے حساب کتاب ہونا ان کے حق میں یہی خسارہ ہے۔

الفصل الثانی

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی شخص اللہ کے قریب ہے جنت کے قریب ہے لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے اور آگ کے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ تعالیٰ کی طرف بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تشریح: وعن ابی ھریرۃؓ الخ : والجاھل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل: سوال: جاہل کا تقابل عالم کے

ساتھ ہوتا ہے نہ کہ عابد کے ساتھ اور عابد کا تقابل غیر عابد کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ سخی کے ساتھ۔ یہاں پر جاہل کا تقابل عابد کو بنایا گیا یہ درست نہیں؟

جواب: اصل میں عبارت یوں ہے: ولجاهل غير عابد سخي احب الى الله من عالم عابد بخيل.

پہلے جملے میں جاہل کو قرینہ بنا کر اس کے مقابلے میں دوسرے جملے سے عالم کو حذف کر دیا اور عابد کے لفظ کو قرینہ بنا کر غیر عابد کو جملہ اولیٰ سے حذف کر دیا کہ جاہل غیر عابد سخی بہتر ہے عالم عابد بخیل سے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَیْرٌلَّهٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمَاةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ .(رواه ابو دائود)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرے اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ موت کے وقت سو درہم صدقہ کرے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْیُعْتِقُ کَالَّذِیْ یُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ .

ترجمہ: حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو موت کے وقت صدقہ کرتا ہے ایسی ہے جیسے کوئی شخص خود سیر ہو کر کھانے کے بعد کسی کو ہدیہ دے۔ روایت کیا اس کو احمد نسائی دارمی اور ترمذی نے اور اس نے اس کو صحیح کہا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں مومن شخص میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بدخلقی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تشریح: وعن ابی سعیدؓ قال قال الخ : خصلتان لاتجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق بخل سوء الخلق میں داخل ہی ہے لیکن بخل کو الگ مستقل اس کے اقبح ہونے کو بتلانے کے لیے ذکر کیا ہے ۔

سوال: مشاہدہ تو اس کے خلاف ہے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دو خصلتیں مؤمن میں بھی پائی جاتی ہیں؟

جواب: مراد یہ ہے کہ مومن کے اندر یہ دو خصلتیں اس طور پر جمع نہیں ہوتی کہ انفکاک ہی نہ ہو کہ لازم ملزوم بن جائیں احیاناً ہو سکتی ہے۔ البتہ منافق و کافر میں یہ دونوں جمع ہو سکتی ہیں یا پھر مراد یہ ہے کہ یہ دو خصلتیں مومن کامل میں نہیں جمع ہوتیں یا مراد یہ ہے کہ مومن کی شان یہ ہے کہ یہ خصلتیں اس میں نہ پائی جائیں۔

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلِ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مکار، بخیل اور احسان جتلانے والا داخل نہ ہوگا روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرٌّمَافِی الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ (رواه ابو داود) وسنذكر حديث ابی هريرة لا يجتمع الشح والا يمان فی

كتاب الجهاد ان شاء الله تعالىٰ .

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی میں نہایت بدترین دو خصلتیں ہیں انتہائی بخیلی اور انتہائی بزدلی۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ہم ابو ہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں لا يجتمع الشح والايمان کتاب الجہاد میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تشریح: شح ھالع: اس حرص کو کہتے ہیں جو اپنے مال کو خرچ کرنے سے مانع ہو اور دوسرے لوگوں کے مال میں طمع پیدا کرے۔

الفصل الثالث

وَعَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلُهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اِنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًابِهٖ زَيْنَبُ وَ كَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لُحُوقًابِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ وَ كَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبَ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَ تَتَصَدَّقُ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ ہم میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلد کونسی بیوی ملے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ انہوں نے ایک کھپانچ لے کر اس سے ماپنا شروع کیا اور ہم میں سودہؓ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے لیکن ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد صدقہ وخیرات دینا ہے۔ ہم میں جلد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والی زینب تھی۔ وہ صدقہ پسند کرتی تھی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے فوت ہونے کے بعد مجھے جلد آکر ملنے والی وہ ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہیں کہا اور وہ ماپتی تھیں کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں لیکن ہم میں سے لمبے ہاتھ والی زینب تھی کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھی اور صدقہ کرتی تھی۔

تشریح: یذرعونھا: مذکر کا صیغہ ذکر کیا اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کہ ازواج مطہرات عقل کے اعتبار سے مردوں سے کوئی کم نہ تھیں۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَّاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَّاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا

الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهُ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ.(متفق علیه ولفظه للبخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے کہا میں آج صدقہ کروں گا وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور چور کو دے دیا صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ کر دیا اس نے کہا اے اللہ تیرے لئے تعریف ہے کہ میں چور کو دے آیا ہوں میں ضرور اور صدقہ کروں پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ عورت کو دے دیا صبح لوگ باتیں کرنے لگے کسی شخص نے زانیہ کو صدقہ دے دیا ہے اس نے کہا اے اللہ تیرے لئے تعریف ہے کہ میں نے زانیہ کو صدقہ دے دیا ہے میں ضرور اور صدقہ کروں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اس نے ایک مالدار شخص کو دیدیا۔ لوگ صبح باتیں کرنے لگے کہ رات کسی شخص نے مالدار پر صدقہ کر دیا ہے وہ کہنے لگا اے تیرے اللہ تیرے لئے تعریف ہے میں نے چور اور زانیہ اور مالدار کو صدقہ دیا ہے۔ خواب میں اسے کہا گیا تو نے چور پر صدقہ کیا ہے شاید کہ وہ چوری سے رک جائے اور زانیہ شاید زنا سے باز آ جائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ نے جو اس کو دیا ہے اسے خرچ کرنے لگے۔(متفق علیہ) اور اس حدیث کے لفظ بخاری کے ہیں۔

وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ اَسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰی ذٰالِکَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَآءَهُ فِیْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰالِکَ الْمَآءَ کُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَآئِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِهٖ یُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهُ یَا عَبْدَاللّٰهِ مَااسْمُکَ قَالَ فُلَانٌ اَ لِاِسْمُ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ یَا عَبْدَاللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَآؤُهُ وَیَقُوْلُ اَسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ لِّاِسْمِکَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتُ هٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰکُلُ اَنَا وَعَیَالِیْ ثُلُثًا وَّاَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهٗ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک آدمی جنگل میں جا رہا تھا۔ اس نے بادل سے ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر وہ بادل ایک طرف چلا پھر وہاں پتھریلی زمین پر برسا ایک نالی نے وہ سب پانی جمع کیا وہ آدمی اس پانی کے پیچھے ہولیا ناگہاں ایک آدمی بیلچہ لئے باغ میں پانی پھیر رہا ہے اس نے کہا اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے اس نے کہا فلاں ہے وہی نام جو اس نے بادل سے سنا تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے بندے تو میرا نام کیوں پوچھ رہا ہے اس نے کہا میں نے اس بادل سے جس کا یہ پانی ہے سنا تھا اس سے آواز آ رہی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر تیرا نام لیا تھا تو اس میں کیا کرتا ہے اس نے کہا جب کہ تو نے ایسا سن لیا میں بتلاتا ہوں جو اس باغ سے پیداوار ہوتی ہے میں اس کو دیکھتا ہوں ایک تہائی میں صدقہ کر دیتا ہے ایک تہائی میں اور میرے اہل وعیال کھاتے ہیں اور اس باغ میں ایک تہائی لوٹا دیتا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَاللّٰهُ اَنْ یَّبْتَلِیَهُمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَکًافَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّیَذْهَبُ عَنِّیَ الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْداً حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَکَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَ قْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِ بِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ

نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَىُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَاالَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَىُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّاللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ بِهٰذَاوَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِوَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِي صُوْرَتِهٖ وَهَيْأَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِي اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهُ كَاَنِّي اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِي صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِي صُوْرَتِهٖ وَهَيْأَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَافِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ. (متفق علیه)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوبوڑھی۔ دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کا ارادہ کیا ایک فرشتہ ان کے پاس بھیجا وہ کوڑھی کے پاس گیا اور کہا تجھے کونسی چیز بہت پیاری معلوم ہوتی ہے وہ کہنے لگا خوبصورت رنگ اور اچھا حسین جسم اور یہ بیماری مجھ سے دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے۔ فرمایا اس فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا اس کی گھن دور ہوگئی اچھا خوبصوت رنگ اور تندرست جسم مل گیا اس نے کہا تجھ کو کون سا مال پسند ہے کہنے لگا اونٹ یا گائے۔ اسحاق نے اس میں شک کیا ہے کہ اونٹ کہا یا گائے مگر کوڑھی او گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دیدی گئی اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ تیر لئے اس میں برکت کرے پھر وہ گنجے کے پاس آیا کہا تجھے کیا چیز محبوب ہے اس نے کہا اچھے بال اور میرا گنج جاتا رہے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اس سے وہ گنج جاتا رہا اور اسے خوبصورت بال دے دیئے گئے۔ پھر اس نے کہا تجھے کون سا مال پسند ہے اس نے کہا گائیں اس کو گابھن گائے دیدی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت کرے پھر وہ اندھے کے پاس آیا پس کہا تجھے کیا چیز محبوب ہے اس نے کہا اللہ تعالیٰ میری نظر واپس لوٹا دے میں لوگوں کو دیکھ سکوں اس نے ہاتھ پھیرا اللہ

تعالیٰ نے اس کی نظر اس کو واپس کر دی اس نے کہا کون سا مال تجھ کو محبوب ہے اس نے کہا بکریاں۔ اسے ایک گابھن بکری دے دی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت کرے۔ ان دونوں کے ہاں اونٹنی اور گائے نے بچے دیئے اور اس کے ہاں بکری نے بچے دیئے سب کے ہاں مال بڑھتا گیا۔ کوڑھی کا ایک جنگل اونٹوں سے بھر گیا گنجے کا گائیوں سے اور اندھے کا بکریوں سے فرمایا پھر فرشتہ کوڑھی کے پاس اس کی ہیئت اور صورت بنا کر گیا اور کہا میں مسکین آدمی ہوں مجھ سے سفر کے اسباب منقطع ہو چکے ہیں اللہ کی عنایت اور آپ کی عنایت کے بغیر میں کہیں پہنچ نہیں سکتا۔ میں اس خدا کے نام پر تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھ کو خوبصورت رنگ اور تندرست جسم عطا کیا اور اونٹ دیئے مجھ کو ایک اونٹ عنایت کر دیجئے میں منزل مقصود تک پہنچ سکوں وہ کہنے لگا حقوق بہت زیادہ ہیں فرشتے نے کہا میں نے تجھ کو پہچان لیا ہے تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ گھن کھاتے تھے تو فقیر تھا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو مال دیا اور کہنے لگا میں اپنے باپ دادا سے اس مال کا وارث ہوں اس نے کہا اگر تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ پہلی حالت میں لوٹا دے پھر وہ گنجے کے پاس آیا اور اسکی وہی پہلی صورت اختیار کی اس نے بھی اسی طرح کا جواب دیا اور کہا اگر تو جھوٹا ہے اللہ تجھ کو اپنی پہلی حالت میں لوٹا دے۔ فرمایا پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور اس کی صورت اور ہیئت بنالی اور کہا میں مسکین اور مسافر ہوں سفر کے اسباب مجھ سے کٹ چکے ہیں اللہ کی عنایت یا پھر آپ کا سہارا ہے میں اس اللہ کے نام سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھ کو آنکھیں دیں مجھ کو ایک بکری دیدو میں اپنے سفر میں اس کے سبب پہنچوں اس نے کہا ہاں میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے میری نظر مجھے واپس لوٹائی جو چاہتا ہے لے لے اور جو چاہتا ہے چھوڑ جا۔ اللہ کی قسم اللہ کی راہ میں جس قدر تو لینا چاہے گا میں تجھ کو تکلیف نہیں دوں گا۔ اس نے کہا اپنا مال رکھ لے۔ تمہاری آزمائش کی گئی تھی۔ اللہ پاک تجھ سے راضی ہوئے ہیں اور تیرے ساتھیوں پر ناراض ہوئے ہیں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِیْ حَتّٰی اَسْتَحْيِیْ فَلَا اَجِدُ فِیْ بَيْتِیْ مَا اَدْفَعُ فِیْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعِیْ فِیْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحَرَّقًا . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ .

ترجمہ: حضرت ام بجیدؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول مسکین میرے دروازے پر آکر کھڑا ہوتا ہے میں شرم محسوس کرتی ہوں میرے پاس اس کو دینے کیلئے کچھ نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ دے اگرچہ جلا ہوا کھر ہو۔ روایت کیا اس کو احمد' ابوداؤد اور ترمذی نے اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنْ مَوْلٰى لِعُثْمَانَ قَالَ اُهْدِیَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بُضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِی الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهٗ فَوَضَعَتْهُ فِیْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ اَطْعَمُهٗ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِیْ فَأْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِی الْكُوَّةِ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ .

ترجمہ: حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے ام سلمہ کو ایک گوشت کا ٹکڑا تحفۃً بھیجا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت

بہت پسند تھا اس نے خادمہ سے کہا اس کو گھر میں رکھ دو شاید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں۔ اس نے گھر کے طاقچہ میں رکھ دیا۔ ایک سائل آیا اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کچھ صدقہ کرو اللہ تعالیٰ تم میں برکت کرے۔ انہوں نے کہا اللہ برکت دے سائل چلا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے اس نے کہا جی ہاں اور لونڈی نے کہا جا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت لا کر دے وہ گئی وہاں طاقچہ میں پتھر کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا ملا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گوشت پتھر بن گیا ہے کیونکہ تم نے سائل کو نہیں دیا۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيْلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِىْ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِىْ بِهٖ (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو ایسے آدمی کو خبر دوں جو اللہ کے نزدیک سب سے مرتبہ کے لحاظ سے بدترین ہے کہا گیا جی ہاں فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اللہ کے نام سے سوال کیا جاتا ہے اور وہ اس کو نہیں دیتا۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَهٗ وَبِيَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ اِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ تُوُفِّىَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَاتَرٰى فِيْهِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَصِلُ فِيْهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَابَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ اَبُوْذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ لَوْاَنَّ لِىْ هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ وَيُتَقَبَّلَ مِنِّىْ اَذَرُ خَلْفِىْ مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِىَّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ اَسَمِعْتَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ (راوه احمد)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے اس نے حضرت عثمانؓ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت عثمانؓ نے ان کو اجازت دی۔ انکے ہاتھ میں لاٹھی تھی کہا اے کعبؓ عبدالرحمٰنؓ فوت ہو گیا ہے اور اس نے بہت سا مال اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔ اس کے متعلق تیرا کیا خیال ہے اس نے کہا اگر وہ اللہ کا حق ادا کرتا تھا اس پر کچھ خوف نہیں ہے ابوذر نے اپنی لاٹھی اٹھائی اور کعبؓ کو اس سے مارا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر یہ پہاڑ سونا بن جائے اس کو خرچ کر دوں اور وہ مجھ سے قبول کر لیا جائے میں پسند نہیں کرتا چھ اوقیہ کی مقدار بھی میں اپنے پیچھے چھوڑ جاؤں اے عثمان میں تجھ کو اللہ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں تو نے بھی سنا ہے اس طرح تین بار کہا اس نے کہا ہاں۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَحْبِسَنِىْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ رَوَاهُ البخارى وَ فِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِى الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ

ترجمہ: حضرت عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے میں نے ایک مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور جلد ہی لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی کسی بیوی کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جلدی سے لوگ

گھبرا گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صحابہؓ ان کی اس جلدی سے حیران اور متعجب ہیں۔ فرمایا مجھے یاد آیا تھا کہ گھر میں کچھ سونا پڑا ہوا ہے میں نے اس امر کو مکروہ جانا کہ وہ مجھ کو روکے میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے ایک روایت میں ہے میں نے گھر میں صدقہ کا کچھ سونا رکھا ہوا تھا میں نے مکروہ جانا کہ اس کو رات رکھوں۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِى فِى مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْسَبْعَةٌ فَاَمَرَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِىْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَنِىْ عَنْهَا مَافَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِالسَّبْعَةُ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِىْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِىْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِىَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیمار ہوتے میرے پاس چھ یا سات دینار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کے تقسیم کرنے کا حکم دیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں مشغول ہونے کی وجہ سے بھول گئی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ان کے متعلق دریافت کیا کہ ان دیناروں کا کیا ہوا ہے میں نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے بھول گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منگوائے اور اپنے ہاتھوں میں ان کو رکھا پھر فرمایا اللہ کے نبی کا کیا گمان ہے اگر وہ اللہ کو ملے جبکہ یہ دینار اس کے پاس ہیں۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَاهٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَىْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِى الْعَرْشِ اِقْلَالًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلالؓ کے پاس گئے ان کے پاس کھجوروں کی ایک گٹھری تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال یہ کیا ہے اس نے کہا میں نے کچھ کھجوریں کل کیلئے جمع کر رکھی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال تو اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تو کل کو قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ کا بخار دیکھے۔ اے بلال خرچ کر اور عرش والے سے فقر کا ڈر نہ رکھ۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِى الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَبِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِى النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَبِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ .رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِىُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت جنت میں ایک درخت ہے سخی اس کی ٹہنیاں پکڑ لیتا ہے وہ ٹہنی اسے نہیں چھوڑے گی اور وہ اس کو جنت میں داخل کردیں گی اور بخل دوزخ کا ایک درخت ہے بخیل اس کی ٹہنیاں پکڑ لیتا ہے ٹہنی اسے نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں داخل کردیں گی۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا (رواه رزين)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلد صدقہ کرلو کیونکہ بلا صدقہ دینے سے نہیں بڑھتی۔ روایت کیا اس کو رزین نے۔

باب فضل الصدقة

صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

الفصل الاول

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسَبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پاک کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کیا اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال کو ہی قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر اس طرح پالتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی ایک اپنے بچھیرے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ یا اس کا ثواب احد کی پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔(متفق علیہ)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے معاف کر دینے کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتا ہے اور کوئی شخص اللہ کی رضامندی کیلئے تواضع اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کر دیتا ہے۔(مسلم)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَشْيَآءِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَّا عَلٰى مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں دو دو چیزیں خرچ کرے گا اس کو جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی ایک دروازے ہیں جو نمازی ہوگا۔ اس کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا جو مجاہد ہوگا اس کو جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا جو صدقہ خیرات کرنے والا ہوگا اسکو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ دار ہوگا اس کو باب الریان سے بلایا جائے گا ابوبکرؓ نے کہا کہ کسی شخص کو ان سب دروازوں سے بلائے جانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن

کسی کو سب دروازوں سے بھی بلایا جائے گا آپ نے فرمایاہاں اور میرا خیال ہے کہ تو ان میں سے ہوگا۔(متفق علیہ)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج صبح کس نے روزہ رکھا ہے ابوبکرؓ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا تم میں سے آج کسی جنازہ کے پیچھے کون گیا ہے ابوبکرؓ نے کہا جی میں فرمایا آج کسی مسکین کو کس نے کھانا کھلایا ہے ابوبکرؓ نے کہا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے آج کسی نے بیمار کی عیادت کی ہے ابوبکرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خصلتیں جس شخص میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو ایک ہمسائی دوسری ہمسائی کیلئے حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کا کھر ہو۔(متفق علیہ)

عَنْ جَابِرٍؓ وَّحُذَيْفَةَؓ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت جابرؓ اور حذیفہؓ سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔(متفق علیہ)

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کسی نیکی کو حقیر نہ جان اگرچہ تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے پیش آئے روایت کیا اس کو مسلم نے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْلَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَالْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان آدمی کیلئے صدقہ لازم ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اگر وہ کچھ نہ پائے فرمایا اپنے ہاتھوں سے کام لے اپنے نفس کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے صحابہؓ نے عرض کیا اگر اس کی طاقت نہ رکھے یا ایسا نہ کر سکے فرمایا کسی ضرورت مند غمگین شخص کی اعانت کرے صحابہؓ نے عرض کیا اگر وہ ایسا نہ کر سکے فرمایا نیکی کا حکم دے کہا اگر وہ ایسا نہ کرے فرمایا وہ خود برائی سے رکا رہے یہ اس کیلئے صدقہ ہے۔(متفق علیہ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ

صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے ہر جوڑ پر ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے اگر وہ دو آدمیوں کے درمیان عدل کرے یہ اس کا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کے سوار ہونے میں اس کی مدد کرے یہ اس کیلئے صدقہ ہے۔ یا اس کا سامان اٹھا کر رکھ دے اس کیلئے صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ نماز کیلئے اٹھاتا ہے۔ اس کیلئے صدقہ ہے۔ راستہ سے وہ ایذا والی چیز کو دور کر دیتا ہے وہ اس کیلئے صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عَآئِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَاللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْعَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ جو اللہ اکبر کہے الحمدللہ کہے لا الہ الا اللہ کہے سبحان اللہ کہے۔ استغفر اللہ کہے راستہ سے کانٹا' پتھر یا ہڈی دور کر دے یا نیکی کا حکم دے برائی سے روکے تین سو ساٹھ کی تعداد کے مطابق وہ اس روز چلتا ہے جب کہ اس نے اپنے نفس کو آگ سے دور کر لیا ہوتا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٍ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَءَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر تسبیح صدقہ ہے۔ ہر تکبیر صدقہ ہے۔ ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے نیک بات کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آدمی اپنی شہوت دور کرتا ہے اور اس کو اس میں ثواب ملتا ہے فرمایا اگر وہ گناہ کی جگہ میں شہوت دور کرے اس کو گناہ ہوگا۔ اسی طرح حلال جگہ میں رکھنے سے اس کو ثواب ہوگا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَآءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت دودھ والی اونٹنی عاریت دے دینی بہت اچھا صدقہ ہے زیادہ دودھ والی بکری عاریت دے دینا بہت اچھا صدقہ ہے جو صبح کو دودھ کا برتن دے اور شام کو دودھ کا برتن دے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ

زَرْعًافَيَأ كُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ متفق عليه و فى رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی بوئے اس سے کوئی انسان یا پرندہ یا کوئی مویشی کھالیتا ہے وہ اس کیلئے صدقہ بن جاتا ہے۔(متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں جابرؓ سے مروی ہے اس سے جو چرالیا جاتا ہے وہ اس کیلئے صدقہ ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِاِمْرَاَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَّرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَاْسِ رَكِيٍّ يَّلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذَالِكَ قِيْلَ اِنَّ لَنَا فِى الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِىْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بدکار عورت کو بخش دیا گیا وہ ایک کتے کے پاس سے گزری جو کنویں کے قریب کھڑا پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکالے ہانپ رہا تھا۔قریب تھا کہ شدت پیاس سے وہ مرجائے اس نے اپنا موزہ اتارا اپنی اوڑھنی کے ساتھ اس کو باندھا پھر اس کیلئے پانی نکالا اس کی وجہ سے اس کو بخش دیا گیا عرض کیا گیا ہم کو بہائم اور مویشیوں میں بھی ثواب ملتا ہے فرمایا ہر تر جگر کے ساتھ نیک سلوک کرنے میں ثواب ہے۔(متفق علیہ)

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت بلی کی وجہ سے عذاب دی گئی۔اس نے اس کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مرگئی وہ اس کو نہ کھلاتی تھی اور نہ چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے جانور وغیرہ کھائے۔(متفق علیہ)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَاُ نَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک درخت کی ٹہنی کے پاس سے گزرا جو راستہ پر تھی اس نے کہا میں مسلمانوں کے راستہ سے اسکو ضرور ہٹادوں گا تا کہ وہ ان کو تکلیف نہ پہنچائے اس کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔(متفق علیہ)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَّتَقَلَّبُ فِى الْجَنَّةِ فِىْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِى النَّاسَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ اس میں چین سے پھرتا ہے۔ایک درخت کو کاٹنے کی وجہ سے جو راستہ میں مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَؓ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت برزہؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہ اے اللہ کے نبی مجھ کو کوئی ایسی بات بتلائیں جو نفع بخشے۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف والی چیز کو دور کر دے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے عدی بن حاتم کی حدیث جس کے الفاظ ہیں۔ اتقوا النار باب علامات النبوۃ میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

الفصل الثانی

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوْا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَصِلُوْا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہا جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے میں آیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہی اندازہ لگایا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے آپ نے فرمایا اے لوگو سلام خوب پھیلایا کرو۔ کھانا کھلایا کرو اور صلہ رحمی کرو اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوْا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَاَفْشُوْا السَّلَامَ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی عبادت کرو۔ کھانا کھلاؤ۔ سلام کو عام پھیلاؤ۔ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ خیرات اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي اِنَاءِ اَخِيْكَ (رواه احمد و الترمذی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے اور نیکی میں سے تو ملے اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ اور تو ڈالے پانی اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں اس کو روایت کیا احمد اور ترمذی نے۔

وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيَّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ

وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَکَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِي دَلْوِ اَخِيْکَ لَکَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا اپنے بھائی کے روبرو مسکرانا صدقہ ہے تیرا نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ راستہ بھولے ہوئے کو تیرا راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ کمزور نظر والے آدمی کی تیری مدد کرنا تیرے لئے صدقہ ہے۔ راستہ سے پتھر کانٹا اور ہڈی کو دور کر دینا صدقہ ہے اپنے برتن سے تیرا اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ (رواه ابو داود ،نسائی)

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہا کہ اے اللہ کے رسول ام سعد فوت ہوگئی ہے کون سا صدقہ افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی اس نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا یہ ام سعد کا ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرًى كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ (رواه ابوداود والترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ننگے پن کی حالت میں جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے اللہ اس کو سبز لباس جنت میں پہنائے گا جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان شخص کو کھانا کھلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں سے کھلائے گا جو شخص پیاس کی حالت میں کسی مسلمان شخص کو پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مہر لگی ہوئی شراب سے پلائے گا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے۔

وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْاٰيَةِ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ نیکی یہی نہیں ہے کہ اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو آخر آیت تک۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح: وعن فاطمة بنت قيسؓ قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فى المال لحقا الخ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حقوق ہیں۔ اس پر بطور استشہاد یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب: باقی رہی یہ بات کہ وجہ استشہاد کیسے ہے؟ وہ اس طرح کہ اس آیت میں ایتائے مال کا بھی ذکر ہے و اتى المال على حبه اور آگے ایتائے زکوٰۃ کا ذکر بطور عطف کے آیا تو اس عطف سے معلوم ہوا کہ ایتائے مال مغایر ہے زکوٰۃ کے تو اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال میں حقوق ہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ زکوٰۃ کے ماسواء مال میں کیا حقوق ہیں؟ اس کے بارے میں دو قول ہیں: (۱) حقوق مستحبہ (۲) حقوق واجبہ۔ دوسرے قول کے مطابق اعتراض ہوگا کہ اس حدیث میں اور حدیث اعرابی میں تعارض ہے اس لیے کہ حدیث اعرابی سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ مال میں حقوق واجبہ نہیں ہیں۔ فقال هل على غيرهن فقال لا : جواب: اس

حدیث کا مصداق حقوق واجبہ وقتیہ غیر منضبطہ ہیں۔مثلاً کوئی پل ٹوٹ گیا اور بیت المال میں پیسے نہیں ہیں تو امام کو حق ہے کہ وہ ارباب اموال سے چندہ مانگ کر اس کو درست کروائے یا اس کے علاوہ کوئی رفاہ عامہ کے لیے چندہ مانگے اور حدیث اعرابی میں حقوق واجبہ منضبطہ کی نفی ہے۔لہٰذا کوئی تعارض باقی نہ رہا۔واللہ اعلم بالصواب

وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الشَّيْءُ الَّذِى لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَآءُ قَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْءُ الَّذِى لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ مَا الشَّىْ ءُ الَّذِى لَايَحِلُّ مِنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌلَّكَ (رواہ ابو داود)

ترجمہ: حضرت بہیسہؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول وہ کونسی چیز ہے جس کا روکنا جائز نہیں فرمایا پانی کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی چیز ہے جس سے کسی کو منع کرنا جائز نہیں فرمایا نمک۔اس نے کہا اے اللہ کے نبی وہ کون سی چیز ہے جس سے کسی کو منع کرنا جائز نہیں۔فرمایا جو بھی تو نیکی کرے تیرے لئے بہتر ہے۔روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَى اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَااَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ (رواہ النسائی والدارمی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مردہ زمین کو آباد کیا اسکو اس میں اجر ہے جو کچھ جانور اس سے کھا گئے وہ اس کیلئے صدقہ ہے۔روایت کیا اس کو نسائی اور دارمی نے۔

وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْوَرِقٍ اَوْهَدٰى زُقَاقًاكَانَ لَهٗ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ . (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ کیلئے جانور دے دے یا کسی کو چاندی بطور قرض دے دے یا کسی کو کوچہ اور راستہ کی راہ بتا دے اس کیلئے غلام آزاد کرنے کی مانند ثواب ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اَبِى جُرِىٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُالنَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِى اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّفَدَ عَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَاكُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْفَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اِعْهَدْ اِلَىَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّاوَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذَالِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمُخَيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُخَيْلَةَ وَاِنِ امْرُءٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِىُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِى رِوَايَةٍ فَيَكُوْنَ لَكَ اَجْرُ ذَالِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ .

ترجمہ: حضرت ابوجری جابر بن سلیمؓ سے روایت ہے کہا کہ میں مدینہ آیا میں نے ایک آدمی دیکھا کہ سب لوگ اس کے مشورہ پر عمل کرتے ہیں جو کچھ بھی وہ کہتا ہے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ میں نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ اللہ کے رسول ہیں۔ میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول دو مرتبہ میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیک السلام علیک السلام نہ کہو اس طرح میت کو سلام کہا جاتا ہے۔ میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں فرمایا میں اس کا رسول ہوں اگر تجھ کو ضرر پہنچے اور تو اس کو پکارے تو وہ تیری تکلیف کو دور کرے اگر تجھ کو قحط سالی پہنچے تو اس سے دعا کرے تیرے لئے سبزہ اگائے۔ اگر تو بے آب و گیاہ جنگل میں ہو اور تیری اونٹنی گم ہو جائے تو اس سے دعا کرے تجھ پر لوٹا دے۔ میں نے کہا مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیں فرمایا کسی کو گالی نہ دے۔ راوی نے کہا میں نے اس کے بعد کسی آزاد غلام اونٹ بکری وغیرہ کو گالی نہیں دی۔ پھر فرمایا کسی نیکی کو حقیر مت سمجھ۔ اگر چہ تو اپنے بھائی کو خندہ روئی سے پیش آئے یہ بھی نیکی ہے اپنی تہبند کو آدھی پنڈلی تک بلند کر اگر تو نہ مانے ٹخنوں تک اور تہبند لٹکانے سے بچ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی آدمی تجھ کو گالی دے یا تیرے کسی عیب کی وجہ سے عار دلائے تو اس کو اس کے عیب کی وجہ سے جسے تو جانتا ہے عار نہ دلا۔ اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اس سے سلام کی حدیث۔ ایک روایت میں ہے تیرے لئے اس بات کا اجر اور اس کا وبال ہوگا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَابَقِيَ اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے ایک بکری ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کس قدر باقی ہے۔ عائشہؓ نے کہا اس کا صرف کندھا باقی رہ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کندھے کے سوا سب باقی رہ گئی ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے اس کو صحیح کہا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ (رواه احمد و الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص کسی کو پہننے کیلئے کپڑا دیتا ہے جب تک اس کا ایک ٹکڑا بھی اس پر رہتا ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہو جاتا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهٖ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مرفوعاً بیان کرتے ہیں تین آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک وہ آدمی جو رات کو کھڑے ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتا ہے دوسرا وہ آدمی جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اس کو پوشیدہ کرتا ہے میرے خیال میں آپ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے ایک وہ آدمی جو ایک لشکر میں تھا اس کے ساتھی شکست کھا گئے وہ دشمن کے سامنے ہوا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے اس کا ایک راوی ابوبکر بن عیاش بہت غلطی کرتا تھا۔

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَايَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ

حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِمَّا یَعْدِلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْیُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ.

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخصوں کو دشمن رکھتا ہے وہ تین شخص جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے وہ ایک آدمی جو ایک قوم کے پاس آتا ہے اللہ کے نام پر ان سے سوال کرتا ہے ان میں اس کی کوئی قرابت داری نہیں ہوتی جس کی وجہ سے سوال کرے وہ اس کو نہیں دیتے ایک شخص نے اپنی قوم کو پیچھے چھوڑا اور چپکے سے آکر پوشیدہ اس کو دیا اس کو اللہ جانتا ہے یا وہ شخص جس کو اس نے دیا ہے ایک وہ آدمی جو جماعت میں ہے وہ ساری رات سفر کرتے ہیں جس وقت ان کو نیند ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوئی جو نیند کے برابر ہیں۔ انہوں نے سونے کیلئے اپنے سر رکھ دیئے وہ کھڑا ہوا میرے روبرو گڑ گڑاتا ہے اور میری آیات پڑھتا ہے ایک وہ آدمی جو ایک لشکر میں ہے دشمن سے ان کا ٹکراؤ ہے اس کے ساتھی شکست کھا گئے وہ اپنے سینے کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ مارا گیا یا فتح حاصل کر لی اور وہ تین آدمی جن کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھا زانی فقیر متکبر اور ظالم مالدار ہیں روایت کیا اس کو ترمذی نے اور نسائی نے اس کی مثل اور اس نے یہ الفاظ ذکر نہیں کئے۔ وثلثة یبغضهم.

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَیْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِکَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِیْدُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَآءُ فَقَالُوْا یَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ الرِّیْحُ فَقَالُوْا یَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّیْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِیَمِیْنِهٖ یُخْفِیْهَا مِنْ شِمَالِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَذُکِرَ حَدِیْثُ مَعَاذٍ الصَّدَقَةِ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَةَ فِیْ کِتَابِ الْاِیْمَانِ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا ہلنے لگی۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے ان کو زمین پر ٹھہرایا وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی سے تعجب کیا اور کہا اے اللہ ہمارے رب تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی کوئی چیز سخت ہے فرمایا ہاں لوہا۔ انہوں نے کہا اے ہمارے رب تیری مخلوق میں سے کوئی چیز لوہے سے بھی سخت ہے فرمایا ہاں آگ۔ انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار آگ سے بھی کوئی سخت چیز تیری مخلوق میں ہے فرمایا ہاں پانی۔ انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار پانی سے بھی کوئی سخت چیز ہے تیری مخلوق میں ہے فرمایا ہاں ہو۔ فرشتوں نے کہا اے ہمارے پروردگار تیری مخلوق میں سے ہوا سے بھی کوئی چیز سخت ہے۔ فرمایا ہاں ابن آدم جب کہ وہ صدقہ کرتا ہے اپنے دائیں ہاتھ سے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے چھپالیتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور معاذ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں الصدقة تطفی الخطیئة کتاب الایمان میں ذکر کی جاچکی ہے۔

الفصل الثالث

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُنْفِقُ مِنْ کُلِّ مَالٍ

لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّااسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَاعِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَالِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ (رواه النسائی)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ کے راستہ میں ہر مال سے دو دو چیزیں خرچ کرتا ہے جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے۔ ہر ایک اس کو اس کی طرف دعوت دے گا جو اس کے پاس ہے میں نے کہا اور کس طرح دو دو خرچ کرے فرمایا اگر اونٹ ہیں دو اونٹ اگر گائیں ہیں دو گائیں۔ روایت کیا اسکو نسائی نے۔

وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ (رواه احمد)

ترجمہ: مرثد بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے خبر دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قیامت کے دن مومن کا صدقہ اس کا سایہ ہوگا۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءِ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَسَنَةٍ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْجَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَا كَذَالِكَ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ ضَعَّفَهُ.

ترجمہ: ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورا کے دن جو شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے میں کشادگی کرتا ہے اللہ تعالیٰ سارا سال اس کیلئے کشادگی کرتا ہے۔ سفیان نے کہا ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے اور اس کو صحیح پایا۔ روایت کیا اس کو رزین نے اور روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود سے اور ابو ہریرہؓ ابو سعید اور جابر سے اور اس نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ. (رواه احمد)

ترجمہ: ابوامامہؓ سے روایت ہے کہا ابوذر نے کہا اے اللہ کے رسول صدقہ کا کیا ثواب ہے فرمایا دگنا دگنا کیا گیا اور اللہ کے ہاں مزید بھی ہے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

باب افضل الصدقة

بہترین صدقہ کرنے کا بیان

الفصل الاول

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَؓ وَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍؓ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيْمٍ وَحْدَهُ)

ترجمہ: ابوہریرہؓ اور حکیم بن حزام سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین وہ صدقہ ہے جو بے پرواہی سے ہو اور ان لوگوں سے صدقہ دینا شروع کر جن کی تو پرورش کرتا ہے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے روایت کیا اس کو مسلم نے حکیم بن حزام سے۔

وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَۃً عَلٰی اَھْلِہٖ وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃٌ. (متفق علیہ)

ترجمہ: ابومسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور اس میں ثواب کی توقع رکھتا ہے اُس کیلئے صدقہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ رَقَبَۃٍ وَّدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَّدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ اَعْظَمُھَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار وہ ہے جس کو تو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے ایک وہ دینار ہے جس کو تو گردن آزاد کرنے میں خرچ کرتا ہے ایک وہ دینار ہے جس کو تو مسکین پر صدقہ کرتا ہے ایک وہ دینار ہے جس کو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے ان سب دیناروں میں سب سے بڑا از روئے اجر کے وہ دینار ہے جس کو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُّنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی دَآبَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ جس کو آدمی اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو اللہ کے راستہ میں جانور پر خرچ کیا ہے۔ ایک وہ دینار جس کو اللہ کے راستہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلِیْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّمَا ھُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْھِمْ فَلَکِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْھِمْ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر جو خرچ کرتی ہوں مجھے اس میں ثواب ہوگا وہ تو میرے بیٹے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان پر خرچ کر ان پر تو جو خرچ کرے گی اس میں تجھ کو ثواب ہوگا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ زَیْنَبَ رضی اللّٰہ عَنْھَا امْرَاَۃِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰی عَبْدِاللّٰہِ فَقُلْتُ اِنَّکَ رَجُلٌ خَفِیْفُ ذَاتِ الْیَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَۃِ فَاْتِہٖ فَاسْئَلْہُ فَاِنْ کَانَ ذَالِکَ یُجْزِئُ عَنِّیْ وَاِلَّا صَرَفْتُھَا اِلٰی غَیْرِکُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِیْ عَبْدُاللّٰہِ بَلِ ائْتِیْہِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجَتِیْ حَاجَتُھَا قَالَتْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ اُلْقِیَتْ عَلَیْہِ الْمَھَابَۃُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَہٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْہُ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِکَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَۃُ عَنْھُمَا عَلٰی اَزْوَاجِھِمَا وَعَلٰی اَیْتَامٍ فِیْ حُجُوْرِھِمَا وَلَاتُخْبِرْہُ مَنْ نَّحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الزَّيَانِبِ قَالَ اِمْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ. (متفق عليه واللفظ لمسلم)

ترجمہ: حضرت زینبؓ سے جو عبداللہ کی بیوی ہے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے کرو۔ اس نے کہا میں عبداللہ کے پاس واپس آئی میں نے کہا تو محتاج آدمی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان کے پاس جاؤ اور پوچھ آؤ اگر یہ بات مجھ سے کفایت کرتی ہو میں تجھ پر صدقہ کروں یا پھر کسی اور پر صدقہ کروں۔ اس نے کہا عبداللہ نے مجھ سے کہا بلکہ تو خود جا اس نے کہا میں گئی انصار کی ایک عورت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑی تھی اس کو بھی میری حاجت کی مانند حاجت تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غیر معمولی ہیبت تھی۔ بلالؓ ہم پر نکلے ہم نے اس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو دروازے پر دو عورتیں کھڑی ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتی ہیں کیا اگر وہ اپنے خاوندوں کو صدقہ دیں اور ان یتیم لڑکوں پر خرچ کریں جو ان کی گود میں ہیں تو ان کو وہ صدقہ کفایت کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہ بتلانا کہ ہم کون ہیں۔ بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں کون ہیں اس نے کہا انصار کی ایک عورت ہے اور زینبؓ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کون سی زینبؓ ہے اس نے کہا عبداللہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کیلئے دو اجر ہیں۔ ایک اجر قرابت کا اور ایک اجر صدقہ کا۔ (متفق علیہ) اور لفظ واسطے مسلم کے ہیں۔

تشریح: وعن زينب امرأة الخ ولاتخبرهُ مَنْ نَحْنُ: باقی رہی یہ بات عورتوں نے اپنے تعارف کرانے سے منع کیا اس میں کیا حکمت تھی؟ شیخ محدث عبدالحق دہلویؒ نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی کام میں مصروف ہوں اور ہمارا سن کر ہم کو اپنے پاس شفقتاً بلالیں اور اپنا کام چھوڑ دیں کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرج نہ ہو۔ باقی رہی یہ بات کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعارف کیوں کروایا؟ جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب تھی۔ نیز عورتوں نے جو یہ کہا تھا کہ ہمارا تعارف نہ کرانا اس کا مطلب یہ تھا کہ از خود نہ کرانا' ہاں اگر پوچھ لیں تو پھر بتلا دینا۔

لهما اجران الخ: اس حدیث کی بناء پر شوافع نے یہ کہہ دیا ہے کہ بیوی اپنے خاوند کو زکوٰۃ دے سکتی ہے حالانکہ احناف کے نزدیک نہیں دے سکتی۔ اس لیے کہ ان میں کمال اتصال ہے تو زکوٰۃ میں تملیک بھی علی وجہ الکمال نہیں ہوگی ۱۲۔ جواب اس حدیث کا یہ ہے کہ: صدقات واجبہ اپنے خاوند کو نہیں دے سکتی صدقات نافلہ دے سکتی ہے اور یہ صدقہ نافلہ پر محمول ہے۔

وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت میمونہ بنت حارثؓ سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک لونڈی آزاد کی۔ اس نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو وہ لونڈی اپنے ماموؤں کو دے دیتی تجھ کو بڑا ثواب ہوتا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ميمونة الخ: لو اعطيتها اخوالك كان اعظم لاجرك: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے رشتہ داروں کو

جاریہ یا غلام ہدیہ دینا افضل ہے۔ بنسبت اعتاق کے حالانکہ مسئلہ اس کے برعکس ہے۔ جواب: یہ کوئی مطلق حکم بیان کرنا مطلوب اور مقصود نہیں ہے بلکہ ان کے ماموں انتہائی ضرورت مند تھے اس لیے ان کے بارے میں حکم دیا کہ اپنے ماموں کو دے دو یہ افضل ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِي جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِىْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنكِ بَابًا. (بخاری)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا اے اللہ کے رسول میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کس کو تحفہ بھیجوں فرمایا جس کا دروازہ زیادہ قریب ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَ هَا وَ تَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو شوربا پکائے اس میں پانی زیادہ ڈال لے اور اپنے ہمسایوں کی خبرگیری کر۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

الفصل الثانی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْبِمَنْ تَعُوْلُ. (رواه ابو داود)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا اے اللہ کے رسول کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا کم مال والے کی بہت کوشش کرنا اور پہلے اس شخص کو دے جس کا نفقہ تجھ پر واجب ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: عن ابی ہریرۃؓ: ای الصدقه افضل قال جُهد المقل الخ: مُقِلٌ قلیل المال والا: حاصل حدیث یہ ہے کہ فقیر کا صدقہ کرنا افضل ہے۔ سوال: اس حدیث کا اسی باب کی پہلی حدیث کے ساتھ تعارض ہے اس میں ہے عن ظهر غنًى: یعنی بہترین صدقہ مالدار کا صدقہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے بہترین صدقہ فقیر کا صدقہ ہے؟ جواب: پہلی حدیث عام لوگوں کے اعتبار سے ہے اور دوسری حدیث کا مصداق وہ شخص ہے جس کو غناء نفس حاصل ہو۔ جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اپنا سارا مال لا کر دھر دیا اور یہ مقل والا درجہ تب حاصل ہوگا جبکہ دوسروں کی حق تلفی نہ ہو اور خود صابر و شاکر ہو۔ پھر صابر و شاکر کے دو درجے ہیں۔ پہلا وہ جس کو اعلیٰ درجے کا توکل حاصل ہو اور دوسرا وہ جس کو اعلیٰ درجے کا توکل حاصل نہ ہو۔ ولو كان بهم خصاصه کے تحت مفسرین نے مختلف واقعات لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک مشہور یہ ہے کہ ایک صحابیہ عورت نے مہمان کو کھانا دینے کے بعد چراغ بجھا دیا' کتنی قربانی دی اسی طرح دوسرا واقعہ: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونے کی ڈلی لے کر آیا اس نے کہا یا رسول اللہ قبول فرمائیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ تیسری مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لے کر زور سے پھینک دیا اس سے معلوم ہوتا ہے غنی کا صدقہ افضل ہے ان سب میں تطبیق اس طرح ہے کہ دو قسم کے لوگ ہیں کما مرَّ جو توکل کے اعلیٰ پیمانے پر ہیں ان کے لیے جہد المقل ہے اور جو کم درجہ پر ہیں ان کے لیے صدقہ کرنا تب جائز ہے جب ضرورت سے مال زائد ہو۔

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحْمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ (رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت سلیمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور

رشتہ دار پر صدقہ کرنا دو ہیں ایک صدقہ کا ثواب ہے اور ایک صلہ رحمی کا۔ روایت کیا اس کو احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِیْ دِيْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِی اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ (رواہ ابو داود والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اس کو اپنے نفس پر خرچ کرلو اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کرلو اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے آپ نے فرمایا اس کو اپنے اہل پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنے خادم پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے۔ فرمایا اب تو خوب جانتا ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بَشَرِّالنَّاسِ رَجُلٌ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِیْ بِهٖ (رواہ الترمذی والنسائی والدرامی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں بہترین آدمی کون ہے وہ شخص جس نے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے میں تم کو بتلاؤں اس کے بعد کونسا آدمی بہتر ہے وہ آدمی جو تھوڑی سی بکریاں لے کر علیحدگی میں رہتا ہے اللہ کا حق جو ان میں ہے ادا کرتا ہے۔ میں تم کو خبر دوں لوگوں میں سب سے برا کون ہے۔ اس سے اللہ کے نام کا سوال کیا جاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں دیتا۔ روایت کیا اس کو ترمذی' نسائی اور دارمی نے۔

تشریح: وعن ابن عباس الخ: افضل زندگی کونسی ہے؟ فرمایا: یا تو جہاد فی سبیل اللہ کی زندگی یا گوشہ نشینی کی زندگی۔ سوال: گوشہ نشینی یہ تو رھبانیہ ہے؟ اور یہ اس امت کیلئے جائز نہیں ہے: جواب: یہ خاص حالات میں ہے اپنے ایمان کو بچانے کے لیے جب فتنوں کا دور ہو۔ جیسے دجال کے فتنے کے زمانے میں۔

وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْفٍ مُحْرَقٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنِّسَائِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاهُ.

ترجمہ: حضرت ام بجیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل کو کچھ دے کر لوٹاؤ اگرچہ جلا ہوا سم ہو۔ روایت کیا اس کو مالک' نسائی' ترمذی نے اور ابوداؤد نے معنی اس کا۔

تشریح: بشرطیکہ پیشہ ور سوالی نہ ہوں اور ضرورت مند ہوں۔ ان کو ویسے نہیں لٹانا چاہئے بلکہ کچھ نہ کچھ دے دینا چاہئے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ مَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ. (رواہ احمد وابو داود والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کا نام لے کر تم سے پناہ مانگے اس کو پناہ

دے دو جو اللہ کا نام لے کر تم سے سوال کرے اس کو دو جو شخص تم کو بلائے اس کو قبول کرو جو شخص تمہاری طرف احسان کرے اس کو بدلہ دو اگر تمہارے پاس کچھ بدلہ دینے کیلئے نہ ہو۔ اس کیلئے دعا کرو یہاں تک کہ تم دیکھو اس کا بدلہ تم نے دے دیا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد' ابوداؤد اور نسائی نے۔

تشریح: فادعوا له الخ :اگر دعا نہیں کر سکتے تو کم از کم تکلیف تو نہ پہنچاؤ۔ ماقبل میں گزرا کہ تکلیف نہ دینا بھی صدقہ ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ (رواه ابوداود)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی ذات سے جنت کے سوا کچھ اور نہ مانگو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

الفصل الثالث

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَؓ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَآءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌؓ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آلِ عمران۳: ۹۲) قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَآءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْا بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَاللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذَالِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَؓ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَؓ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا مدینہ میں ابوطلحہ کے پاس سب انصار سے بڑھ کر کھجوریں تھیں اور اس کو اپنے اموال میں سب سے بڑھ کر پیارا بیر حاء تھا۔ وہ مسجد کے بالمقابل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیتے۔ انسؓ نے کہا جس وقت یہ آیت اتری تم اس وقت ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ چیز خرچ نہ کرو جس کو تم دوست رکھتے ہو۔ ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم اس وقت تک ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک وہ چیز خرچ نہ کرو جس کو تم دوست رکھتے ہو اور مجھے اپنے اموال میں سے محبوب بیر حاء ہے وہ اللہ کیلئے صدقہ ہے میں اس کے اجر اور ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں۔ اے اللہ کے رسول جہاں آپ چاہتے ہیں اس کو رکھ دیں۔ آپ نے فرمایا شاباش شاباش یہ بڑا نفع دینے والا مال ہے جو کچھ تو نے کہہ دیا ہے میں نے سن لیا ہے اور میرا خیال ہے تو اس کو اپنے قریبی اعزہ میں تقسیم کر دے ابوطلحہ نے کہا اے اللہ کے رسول میں ایسا ہی کروں گا۔ ابوطلحہ نے اپنے اقارب اور عم زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن انس الخ ہے صحابہؓ کا عمل کہ قرآن نازل ہوتا ہے اور صحابہؓ عمل کرنے کے لیے تڑپ اُٹھتے تھے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاَيْمَانِ .

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے جگر کا پیٹ بھر دے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تشریح: کبد جائع: ناطق ہو یا غیر ناطق، بنی آدم میں سے ہو یا جانوروں میں سے ہو اس کو سیر کرنا افضل صدقہ ہے۔

باب صدقة المراة من مال الزوج

بیوی اپنے شوہر کے مال میں سے جو چیز خرچ کر سکتی ہے اسکا بیان

الفصل الاول

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَالِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت عورت اپنے گھر کے طعام میں سے خرچ کرتی ہے جب کہ وہ اسراف نہ کرے اس کو ثواب ہوتا ہے جو وہ خرچ کرتی ہے اور وہ اس کے خاوند کو ثواب ہوتا ہے جو وہ کماتا ہے اور خازن کیلئے اس کی مانند ثواب ہے یہ سب ایک دوسرے کے اجر کو کم نہیں کرتے۔ (متفق علیہ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے اس کیلئے نصف اجر ہے۔ (متفق علیہ)

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُّوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهُ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خازن مسلمان دیانت دار جسے جس قدر مال دینے کا حکم ملتا ہے پورا نفس کی خوشی سے دے دیتا ہے جسے دینے کا حکم دیا جاتا ہے وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی موسیٰ الاشعری: مسلمان امین خزانچی کی شرائط کا بیان ہے مسلمان، امین خزانچی وہ ہے کہ اس کو جس نوع کا حکم ہے وہی دے اور مقدار اتنی ہی دے جتنی کا حکم ہے دینے میں خزانچی بھی خوش ہو اور جس کو دینے کا حکم ہے اس کو ہی دے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَ اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَّهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میری ماں ناگہاں مرگئی ہے اور میں خیال کرتا ہوں اگر وہ کلام کرتی صدقہ کا حکم کرتی اگر میں اب اس کی طرف سے صدقہ کروں اس کو ثواب ہوگا فرمایا ہاں۔ (متفق علیہ)

تشریح: عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها: اس پر اجماع ہے کہ میت کو مالی صدقات کا ثواب پہنچتا ہے اس میں اختلاف ہے کہ بدنی عبادات کا اجر وثواب پہنچتا ہے یا نہیں؟ جمہور کے نزدیک پہنچتا ہے شوافع کے نزدیک نہیں پہنچتا۔ لہٰذا زیادہ تر مالی عبادت کرنی چاہیے تاکہ مسئلہ اجماعی پر عمل ہو جائے۔

الفصل الثانی

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ولَا الطَّعَامَ قَالَ ذَالِکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرماتے تھے کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے کہا گیا اے اللہ کے رسول اور طعام بھی خرچ نہ کرے فرمایا یہ تو ہمارا عمدہ اور نفیس ترین مال ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

تشریح: عن ابی امامة الخ: اس میں اختلاف ہے کہ زوجہ کے لیے زوج کے مال سے صدقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جمہور کے نزدیک صدقہ کرسکتی ہے بشرطیکہ اجازت صریحاً ہو یا اشارۃً' دلالۃً ہو یا عرفاً ہو۔ باقی رہی یہ بات کہ ماقبل میں حدیث گزری کہ زوجہ کا بغیر اس کے خاوند کی اجازت کے صدقہ کرنا اس پر عورت کو نصف اجر ملتا ہے تو یہاں تم اجازت کی قید کے ساتھ کیوں مقید کر رہے ہو؟

جواب: من غیر امره کا معنی ہے بغیر اجازت صریحی کے تو اگر اجازت کے ساتھ خرچ کرے گی تو پورا اجر ملے گا اور اگر بغیر اجازت صریحہ کے خرچ کرے گی تو نصف اجر ملے گا۔ باقی رہی یہ بات کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو تو منع فرمایا کہ وہ زوج کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے لیکن خاوند کو تو منع نہیں فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند زوجہ کی اجازت کے بغیر اس کا مال صدقہ کرسکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خاوند کو نہی کرنے کی ضرورت ہی نہیں اس لیے کہ یہ ایسا کرنا اس کی غیرت کے خلاف ہے۔

وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهٗ وَتَهْدِيْنَهٗ. (رواه ابوداود)

ترجمہ: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی ایک بلند قامت عورت گویا کہ وہ مضر قبیلہ کی عورت ہے نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے باپوں' بیٹوں اور خاوندوں پر بوجھ ہیں۔ ان کے مالوں سے ہمارے لئے کیا حلال ہے فرمایا تازہ مال جس کو تم کھالو اور ہدیہ دو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

الفصل الثالث

عَنْ عُمَيْرٍؓ مَّوْلٰى اٰبِى اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَآءَ نِیْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ

مِنۡهُ فَعَلِمَ بِذَالِکَ مَوْلَایَ فَضَرَبَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذَالِکَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ قَالَ یُعْطِیْ طَعَامِیْ بِغَیْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ الْاَجْرُ بَیْنَکُمَا وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ کُنْتُ مَمْلُوْکًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَّالِ مَوَالِیَّ بِشَیْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَیْنَکُمَا نِصْفَانِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عمیر مولیٰ آبی اللحمؓ سے روایت ہے اس نے کہا میرے مالک نے مجھ کو حکم دیا کہ میں گوشت چیروں۔ایک مسکین آیا میں نے اس کو اس سے کھلایا میرے مالک کو اس بات کا پتہ چل گیا اس نے مجھ کو مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس بات کا میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا تو نے اس کو کیوں مارا ہے اس نے کہا بغیر میری اجازت کے میرا طعام دے دیتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ثواب تم دونوں کو ہوگا۔ایک روایت میں ہے کہا میں غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ خرچ کر سکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور ثواب تم دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگا۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: عن عمیر الخ: فقال الاجر بینکما نصفان : نصفان بمعنی حصتان : اگر چہ حصہ مختلف ہو یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مولیٰ کے مال میں غلام کے تصرف والے فعل پر نکیر نہیں فرمائی بلکہ مولیٰ کو عبد کے فعل پر تحمل کی ترغیب دی ہے کہ ایسی صورت میں مولیٰ کو برداشت کر لینا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ مجھے بھی اس سے ثواب ملے گا۔واللہ اعلم بالصواب۔

باب من لایعود فی الصدقة

جو آدمی صدقہ دے کر (حقیقۃً یا صورۃً) واپس نہ لے اس کا بیان

الفصل الاول

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِیَهٗ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ یَبِیْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ وَاِنْ اَعْطَاکَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہا میں نے کسی شخص کو اللہ کی راہ میں گھوڑے پر سوار کیا جس کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اس کو ضائع کر دیا میں نے اس کو خریدنا چاہا اور میرا خیال تھا کہ وہ سستا بیچ دے گا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کو نہ خرید اور اپنے صدقہ میں نہ لوٹ اگر چہ وہ تجھ کو ایک درہم کا دے اس لئے کہ اپنے صدقہ میں لوٹنے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے چاٹتا ہے۔ایک روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو کیونکہ اپنا دیا ہوا صدقہ واپس لینے والا اس شخص کی مانند ہے جو قے کرے اور اسے چاٹ لے۔(متفق علیہ)

تشریح: مسئلہ شراء المتصدق صدقتہ جائز ہے یا نہیں؟ یعنی صدقہ کرنے والا متصدق (جس کو اس نے صدقہ دیا ہے) سے اپنے مال (صدقہ) کو خریدنا جائز ہے یا نہیں؟ حنابلہ کے نزدیک جائز نہیں، جمہور کے نزدیک جائز ہے مع الکراہۃ۔حنابلہ کی دلیل یہی حدیث ہے: لاتشترہ

ولا تعدہٗ فی صدقتک الخ : جمہور کی طرف سے اس کا :جواب:اس میں کراہت کا بیان ہے۔جمہور کی دلیل یہ ہے جو کہ ما قبل میں گزر چکا ہے جس میں یہ تھا کہ پانچ آدمیوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں ان میں سے ایک رجل شراھا ہے۔معلوم ہوا کہ شراء المتصدق بصدقتہ جائز ہے۔

وَعَنْ بُرَيْدَةَؓ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا .(مسلم)

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی اے اللہ کے رسول میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی بطور صدقہ دی تھی۔اب وہ مرگئی ہے فرمایا تیرا اجر ثابت ہوگیا ہے اور میراث نے اس لونڈی کو تیری طرف لوٹا دیا ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول اس پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں فرمایا تو اس کی طرف سے روزے رکھ لے اس نے کہا اس نے کبھی حج نہیں کیا تھا میں اس کی طرف سے حج کرلوں فرمایا ہاں تو اس کی طرف سے حج کرلے۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعن بریدۃؓ قال کنت جالساً الخ :عبارت مالیہ کے اندر نیابت کا جائز ہونا بالاجماع ہے اور بالاجماع صلوٰۃ کے اندر نیابت جائز نہیں البتہ صوم میں اختلاف ہوگیا کہ صوم میں نیابت جائز ہے یا نہیں؟ جمہور کے نزدیک صوم میں نیابت جائز نہیں ہے اور حنابلہ کے نزدیک صوم میں نیابت جائز ہے: یہ حدیث بظاہر حنابلہ کے موافق ہے۔صومی عنھا: جواب کا حاصل یہ ہے کہ صومی عنھا کا حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ اس عورت کو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تو کوئی ایسا کام کر جو روزے کے قائم مقام ہوجائے۔ای افعلی فعلا یقوم مقام الصیام اور وہ فدیہ ہے اس پر قرینہ یہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ کوئی شخص کسی کی جانب سے نہ نماز پڑھ سکتا ہے اور نہ روزہ رکھ سکتا ہے۔حج کا مسئلہ: اس کی دو صورتیں ہیں اگر حج کرانے والا معذور ہے تو نیابت جائز ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

ھ

کتاب الصوم

روزے کا بیان

الفصل الاول

ارکان خمسہ میں سے پہلا نمبر شہادتین' دوسرا نمبر صلوٰۃ' تیسرا نمبر صوم' چوتھا نمبر زکوٰۃ اور پانچواں نمبر حج کا ہے۔ صاحب مشکوٰۃ نے اسلوب قرآنی کی رعایت رکھی ہے اس لیے کتاب الصلوٰۃ کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو ذکر کیا پھر کتاب الصوم کو ذکر کیا' صوم کی فرضیت سنہ۲ ہجری میں تحویل قبلہ کے۲ ماہ بعد ہوئی اس ترتیب کے ساتھ کہ ابتداء میں روزہ رکھنے میں اور فدیہ دینے میں اختیار دیا گیا۔ اگر چہ روزے والی جانب کو وان تصوموا خیرلکم کے ذریعہ سے ترجیح دی گئی۔ پھر مرضعہ اور حاملہ کے حق میں اور بیماروں اور شیخ فانی کے حق میں فدیے کی سہولت کو باقی رکھا گیا اور باقیوں کے حق میں روزہ کو فرض اور فدیے کو منسوخ کر دیا گیا۔ مسئلہ اس میں اختلاف ہے کہ صوم رمضان سے پہلے بھی کوئی روزہ فرض تھا یا نہیں؟ احناف کہتے ہیں صوم رمضان سے پہلے صوم یوم عاشورہ فرض تھا بعد میں فرضیت منسوخ ہوگئی تھی اور استحباب باقی رہا۔ باقی شوافع کہتے ہیں کہ صوم رمضان سے پہلے کوئی روزہ سرے سے فرض ہی نہیں تھا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت رمضان داخل ہوتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

تشریح: سوال: جنت کے دروازوں کے کھلنے اور جہنم کے دروازوں کے بند ہونے کا دنیا میں کیا فائدہ ہے؟ جواب: فتح ابواب جنۃ کا فائدہ' جنتیوں جیسے اعمال کی توفیق ملتی ہے غلق ابواب جہنم کا فائدہ' جہنمیوں جیسے اعمال سے چھٹکارا ملتا ہے اور فتح ابواب سماء یہ کنایہ ہے۔ نزول رحمت سے۔ سلسلت الشیاطین: یعنی شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ سوال: ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان شریف میں شرور وفساد اور معاصی ہوتے ہیں تو پھر اس جملے کا کیا مطلب ہے:

جواب: (۱) سرکش اور بڑے شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے آزاد رہتے ہیں اس پر قرینہ آگے روایت آ رہی ہے۔ فصل ثالث کی پہلی روایت اس میں ہے وتغل فیه مردة الشیاطین: (۲) یہ کنایہ ہے قلت اغوا سے (۳) شیطان تو جکڑا ہوا ہوتا ہے لیکن نفس امارہ خبیث ساتھ لگا ہوا ہے معاصی وفساد کا صدور انہی نفوس خبیثہ اور عادات خبیثہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (۴) برا ماحول اور عادات سابقہ تو باقی رہتی ہیں۔ ان کی وجہ سے فساد ہوتا ہے۔ (۵) معصیت کے اسباب کا انحصار شیاطین میں مسلم نہیں ورنہ تسلسل لازم آئے گا اس لیے کہ ہم دریافت کرتے ہیں کہ ابلیس کو کس نے گمراہ کیا اگر کہو کہ اس سے پہلے ابلیس نے تو اس سے پہلے ایک اور ابلیس ماننا پڑے گا الیٰ غیر النہایہ تو تسلسل لازم آیا۔ بس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیاطین کو تو جکڑ دیا جاتا ہے معاصی وفساد کا صدور اسباب سے ہوتا ہے۔

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں ایک دروازے کا نام ریان ہے اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھتا ہے اس کے رمضان کے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جس شخص نے رمضان کی راتوں کا قیام ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی ھریرہ: اس حدیث میں لفظ رمضان کا اطلاق رمضان کے مہینہ پر بغیر لفظ "شھر" کے طور پر انضمام کے ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ جائز ہے مالکیہ کہتے ہیں بغیر لفظ شھر کے انضمام جائز نہیں۔ یہ حدیث مالکیہ کے خلاف حجت ہوگی۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضٰعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِىْ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَآبَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ اِمْرَءٌ صَآئِمٌ. (متفق عليه)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم جو نیک عمل کرتا ہے اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے سات سو نیکیوں تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزے کے سوا کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا وہ اپنی شہوت اور اپنا کھانا میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشی کے وقت ہیں جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور جس وقت اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوشتر ہے۔ روزے ڈھال ہیں جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو فحش بات نہ کرے شور نہ مچائے اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے وہ کہے میں روزہ دار ہوں۔ (متفق علیہ)

تشریح: کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنه الخ: الاالصوم فانهٗ لی: سوال: یہ صوم کا اختصاص کیوں ہوا؟ تمام عبادات کا ثواب اللہ ہی تو دیتے ہیں؟

جواب: کئی وجوہ ہیں۔ (۱) البعد عن الریاء ہونے کی وجہ سے جب تک آدمی کسی کو بتلائے نہ اس وقت تک کسی کو پتہ نہیں چلتا۔

(۲) البعد عن حظوظ النفسانیہ ہونے کی وجہ سے (۳) التخلق باخلاق اللہ کا سبب ہونے کی وجہ سے اور تشبیہ بالملائکہ اور البعد عن صفت البہیمیہ ہونے کی وجہ سے۔ (۴) قیامت کے دن کٹوتی نہیں ہوگی اگر چہ اس پر کلام کی گئی ہے۔ مطلب: قیامت کے دن لوگ بہت سے اعمال لے کر آئیں گے لیکن انہوں نے اہل حقوق کے حقوق ادا کیے ہوئے نہیں ہوں گے تو ان کے حقوق کے عوض میں نیکیوں کو دیا جائے گا۔ کہا جاتا

ہے کہ روزے کی نیکیوں کو کسی کے حقوق کے عوض میں نہیں دیا جائے گا۔ اسی وجہ سے اس کی تخصیص کی۔ (۵) صوم اللہ کے ماسواء کسی کے لیے نہیں رکھا جاتا۔ مشرکین نے سوائے روزوں کے اپنے معبودوں کی ہر طرح کی عبادت کی اس لیے اس کی تخصیص کی۔

وانا اجزی بہ: اس کو دو طرح ضبط کیا گیا ہے بصیغہ معروف: بصیغہ مجہول: بصیغہ معروف کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ روزے کا اجر وثواب براہ راست میں دوں گا یعنی بتوسط الملائکہ نہیں ہوگا اور ظاہر ہے کہ جتنے انعام دینے والا بڑا ہو اسی کی شان کے مطابق انعام بھی بڑا ہوگا اور بصیغہ مجہول کی صورت میں معنی: روزے کا عوض میں خود ہوں یعنی یہ کنایہ ہے کہ روزے کے اجر وثواب کی کوئی حد نہیں اس کا اجر میں خود ہوں، حور وغلمان عوض نہیں ہوں گے۔

ولخلوف فم الصائم: خلوف اس خوشبو کو کہتے ہیں جو روزے کی حالت میں روزہ دار کے منہ سے خالی معدہ ہونے کی وجہ سے آتی ہے۔ اس جملہ کے دو مطلب ہیں: (۱) کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس رائحہ کریہہ کا عوض مشک سے دیں گے (۲) یہ بطور تمثیل کے ہے اللہ کے ہاں یہ رائحہ کریہہ مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

فلیقل انی امرأ صائم: اس کے دو مطلب ہیں: (۱) کوئی لڑے یا گالی دے تو اس کو زیادہ سے زیادہ یہ کہو کہ میں روزہ دار ہوں لیکن اس میں نفلی روزہ ہونے کی صورت میں ریاکاری کا احتمال ہے اس لیے دوسرا مطلب یہ ہے دل میں یہ خیال کرو میں تو روزے دار ہوں مجھے تو فحش باتیں اور شور شغب اور لڑنا نہیں چاہیے۔ اگرچہ فحش کلامی وغیرہ مطلقاً بھی ممنوع ہیں لیکن روزے کی حالت میں اس کی تخصیص کی مزید قباحت کو بتلانے کے لیے ہے۔

للصائم فرحتان: ایک طبعی خوشی کھانے پینے کی نمبر ۲ سب سے بڑی خوشی اس بات کی کہ عبادت کو پورا کرنے کی توفیق ملی۔

الفصل الثانی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادِیًا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَابَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَالِکَ کُلَّ لَیْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے شیطان اور سرکش جن قید کر لئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا ایک ندا کرنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طلب کرنے والو متوجہ ہو اور اے شر کے طلب کرنے والے بند رہ اور اللہ کیلئے آگ سے آزاد ہونے والے ہیں اور ایسا ہر رات ہوتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی، ابن ماجہ نے اور روایت کیا اس کو احمد نے ایک آدمی سے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

الفصل الثالث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَکٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهُ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیَاطِیْنِ لِلّٰهِ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ (رواہ احمد والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان تمہارے پاس آیا ہے وہ برکت والا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند

کردیئے جاتے ہیں سرکش شیاطین کو طوق پہنا دیا جاتا ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک رات ہے جس کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے جو کوئی اس کی خیر سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔روایت کیا اس کو احمد اور نسائی نے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے اور قرآن بندے کیلئے شفاعت کریں گے روزے کہیں گے اے میرے پروردگار میں نے اس کو کھانے اور شہوات سے دن کو روکے رکھا اس میں میری سفارش قبول کر قرآن کہے گا رات کو میں نے نیند سے روکے رکھا اس میں سفارش قبول کر ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لشَّهْرَ قَدْ حَضَرَ كُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے رمضان داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے جو شخص اس سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر سے محروم رہا اور اس کی خیر سے بے نصیب شخص ہی محروم رہتا ہے۔روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِىِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْاَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلَةِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَىْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَانُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِى اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْتَمْرَةٍ اَوْشَرْبَةٍ مِنْ مَّآءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِىْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ .

ترجمہ: حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو شعبان کے آخری دن خطبہ دیا فرمایا اے لوگو ایک بہت بڑے مہینہ نے تم پر سایہ کیا ہے اللہ نے اس کے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے۔جو شخص کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف قرب چاہے اس کو اس قدر ثواب ہوتا ہے گویا اس نے فرض ادا کیا جس نے رمضان میں فرض ادا کیا اس کا

ثواب اس قدر ہے کہ گویا اس نے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کئے۔ وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے وہ مواساۃ کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں کسی روزہ دار کو افطار کروائے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے اور اس کو بھی اسی قدر ثواب ملتا ہے اس سے روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں آتی ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں سے ہر ایک افطار نہیں کروا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو یہ بھی ثواب عطا فرماتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کرواتا ہے۔ جو روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے اس کے درمیان بخشش ہے اور اس کے آخر میں آگ سے آزادی ہے جو شخص اس میں اپنے غلام کا بوجھ ہلکا کر دے۔ اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

تشریح: وعن سلمان الفارسیؓ قال خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی اخر الخ : مضمون کا حاصل یہ ہے کہ پہلے عشرہ میں رحمت خاصہ بندہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے نیکیوں کی طرف رغبت ہوتی ہے اور گناہوں پر توبہ کی توفیق مل جاتی ہے جس کی وجہ سے دوسرے عشرے میں مغفرت ہو جاتی ہے جب مغفرت ذنوب ہو جاتی ہے تو تیسرے عشرے میں جہنم کی آگ سے خلاصی مل جاتی ہے۔ اس کا حاصل رمضان کا مہینہ نیکیوں کے کمانے کا سیزن ہے جنت کے مشروبات اور جنت کی نعمتوں کی خاصیت ہے کہ ان کی طرف احتیاجی کے بغیر ان سے نئی نئی لذت محسوس ہوگی۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَ اَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا مہینہ آجاتا ہر قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر سائل کو دیتے۔

تشریح: وعن ابن عباسؓ الخ: اطلق کل اسیر: اسیر سے مراد جو غزوات میں محبوس ہیں نہ کہ غلام کیونکہ جو غزوات میں اسیر ہوئے ہوں ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ یا تو فدیہ لے کر چھوڑ دیں یا احسان کر کے چھوڑ دیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلَى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَارَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال کے شروع سے آئندہ سال تک رمضان کیلئے جنت کو مزین کیا جاتا ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے۔ عرش کے نیچے سے جنت کے پتوں سے حور عین پر ایک ہوا چلتی ہے وہ کہتی ہے اے ہمارے رب اپنے بندوں میں ہمارے ایسے خاوند بنا جن کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمارے ساتھ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِاُمَّتِهٖ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان

کی آخری رات میں میری امت کو بخش دیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اے اللہ کے رسول کیا وہ لیلۃ القدر ہے فرمایا نہیں لیکن کام کرنیوالا جب اپنا کام پورا کر لے اس کو اس کا اجر پورا دیا جاتا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

باب رؤية الهلال

چاند کے دیکھنے کا بیان

الفصل الاول

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور جب تک اس کو دیکھ نہ لو افطار نہ کرو اگر تم پر چاند ڈھانک دیا جائے تو اندازہ کرو۔ ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اگر تم پر چاند ڈھانک دیا جائے شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

تشریح: عن ابن عمرؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتصوموا حتى تروا الهلال الخ۔ رویۃ الہلال کے لئے دو شخصوں کی رؤیت کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ رویت سے ان بعض لوگوں کی رویت ہے جن کی رویت کی وجہ سے قواعد شرعیہ کے مطابق ہلال رمضان ثابت ہو جائے یہی حال افطار کا ہے اگر مطلع صاف نہ ہو تو اثبات رویت رمضان کے لیے ایک عادل آدمی کی گواہی کافی ہے اور اگر عید الفطر کا چاند ہو تو پھر دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے اور اگر مطلع صاف ہے تو پھر دونوں میں جماعت کثیرہ کی گواہی کا ہونا ضروری ہے باقی جماعت کثیرہ کتنی ہوگی اس کا مدار قاضی کی رائے پر ہے۔ آگے فرمایا کہ اگر عید الفطر کا چاند مخفی ہو جائے بادلوں کی وجہ سے نظر نہ آئے تو فاقدرو الهٗ: اس کے کیا معنی ہیں؟ اس کے بارے میں دو قول ہیں: (۱) جمہور احناف کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے اگر رمضان کا چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کرو۔ فَاقْدُرُوْ (بضم الدال) حنابلہ کے نزدیک اس کا معنی ہے تنگی پیدا کرو (تنگی پیدا کرنے کا معنی یہ ہے کہ یعنی اگلے دن روزہ رکھو) فاقدرو ابکسر الدال) جیسے قرآن مجید میں ہے الله يبسط الرزق لمن يشاء و يقدر. یقدر کا معنی تنگی کرتے ہیں۔ جمہور کی طرف سے جواب یہ ہے اگلی حدیث میں صراحۃً ہے فاكملوعدة ثلاثين؟ تو مجمل کو مفصل پر محمول کرو ثمرہ اختلاف کا تب ظاہر ہوگا کہ ۲۹ شعبان کو مطلع صاف نہ ہو تو جمہور کے نزدیک روزہ نہیں اور عند الحنابلہ روزہ ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اس کو دیکھ کر افطار کرو۔ اگر تم پر ابر کیا جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَّا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ

هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی قوم ہیں حساب و کتاب نہیں جانتے مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہوتا ہے تیسری بار انگوٹھے کو بند کرلیا۔ پھر فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہے یعنی پورے تیس دن۔ یعنی کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی عمرؓ الخ: انا امیۃ لانکتب ولا نحسب.

سوال: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تو پڑھے لکھے بھی تھے تو پھر ابن عمر کے لیے فرمارہے ہیں انا امیۃ اُمیۃ:

جواب: یہ نفی اکثر کے اعتبار سے ہے یا مہارت تامہ کے اعتبار سے ہے ورنہ بعض صحابہؓ تو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

سوال: وفی روایۃ والی روایت سے پہلی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مہینہ ہوتا ہی ۳۰ دنوں کا ہے اور دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۹ دنوں کا ہوتا ہے تو تعارض ہے؟ جواب: یہ قضیہ مہملہ ہے جو کہ موجبہ جزئیہ کے حکم میں ہوتا ہے مطلب مہینوں میں سے بعض ۳۰ کے ہوتے ہیں اور بعض ۲۹ ایام کے ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی تعارض نہیں: یا ۲۹ فرمانا اکثر کے اعتبار سے ہے۔

وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کے دونوں مہینے کبھی ناقص نہیں ہوتے۔ یعنی رمضان اور ذوالحجہ۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی بکرۃ الخ: لاینقصان رمضان وذی الحجہ: سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے رمضان ذی الحجہ۔ اس کا کیا مطلب ہے اس سے مقصود کیا ہے؟ جواب-۱: نقصان عددی کی نفی کرنا مقصود ہے یعنی ایسا نہ ہوگا کہ رمضان بھی ۲۹ کا ہو اور ذی الحجہ بھی ۲۹ کا ہو۔ ایک سال میں بلکہ ایک ۲۹ کا ہوگا تو دوسرا ۳۰ کا ہوگا۔

سوال: یہ تو واقعہ اور مشاہدہ کے خلاف ہے اس لیے کہ بسا اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں ۲۹ کے مہینے ہوتے ہیں؟ اگر جزوی طور پر ایسا ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔ جواب: یہ فرمانا اکثر احوال کے اعتبار سے ہے۔ (۲) یہ مخصوص سال کے متعلق فرمایا تھا یہ کوئی حکم نہیں۔

جواب-۲: اس سے مقصود نقصان کیفی کی نفی کرنا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر بالفرض یہ مہینے ۲۹ کے بھی ہوجائیں تو ثواب پورے ۳۰ دن کا ملے گا نہ کہ ۲۹ دن کا۔ اس کا فائدہ آگے آئے گا کہ جو شخص شوال کے ۶ روزے رکھے تو اس کو پورے سال کے روزوں کا اجر و ثواب ملے گا۔ اگر مہینہ ۳۰ کا ہو تو یہ حساب بنتا ہے اور اگر مہینہ رمضان ۲۹ کا ہو تو پھر کم ہوجاتا ہے تو فرمایا نہیں اجر و ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی پورے ۳۰ دنوں کا اجر دیں گے۔ نیز دنیا کا عمل بھی اسی پر ہے کہ تنخواہیں وغیرہ پورے مہینہ کے اعتبار سے ملتی ہیں خواہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا ہو اس میں کٹوتی نہیں ہوتی۔

سوال: شہر اعید: رمضان تو عید کا مہینہ نہیں ہے پھر کیسے فرمایا کہ رمضان عید کا مہینہ ہے؟

جواب: چونکہ رمضان یہ عید کا سبب ہے اگر رمضان نہ آئے تو عید نہیں آتی تو اس وجہ سے اس پر عید کا اطلاق کیا۔ شوال کے چھ روزے رکھنے سے پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ بایں طور کہ رمضان کے تیس روزے ہیں اور با قاعدہ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها. یہ ۳۰ دس کے ماہ صیام بن گئے اور ۶ روزے شوال کے ہر روزہ دس کے قائم مقام ہے تو دو مہینوں کے یہ بن گئے تو کل بارہ مہینوں کے بن گئے۔ اس پر سوال ہوگا کہ اگر مہینہ ۲۹ کا ہو تو پھر یہ حساب پورا نہیں ہوتا اس لیے کہ اس کے دس ماہ نہیں بنیں گے۔ جواب: اگر ۲۹ کا بھی ہو تو بھی اجر و ثواب مکمل ۳۰ دنوں کا ملے گا۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْیَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْ ذَالِکَ الْیَوْمَ (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے شروع ہونے سے ایک یا دو دن پہلے کوئی روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ کسی کو روزہ رکھنے کی عادت ہے وہ ان دونوں میں بھی رکھ لے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی ھریرہ الخ: لاینقدمن احدکم الخ: رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ وجہ دو ہیں: (۱) تا کہ اختلاط نہ ہو صوم نفل کا صوم رمضان کے ساتھ (۲) تا کہ صوم رمضان میں تحصیل نشاط کے لیے صلاحیت وقوت باقی رہے اور نیز سدأ لباب الفساد تا کہ لوگ عادت نہ بنالیں کہ چلو رمضان آ رہا ہے اس کے استقبال کے لیے روزے رکھنا شروع کر دیں تو اس سے رمضان کی اہمیت باقی نہیں رہے گی اور بعد میں نسلاً بعد نسل اس کا استحباب نہ سمجھا جانے لگے۔ اس لئے اس سے منع فرما دیا۔

دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اخیر شعبان میں آخری تین دن روزہ رکھنا جائز ہے۔ ان احادیث کا مصداق وہ شخص ہے جس کی عادت ہو کہ وہ ہر مہینہ کے آخری تین دن میں روزہ رکھتا ہے اس کے لیے رکھنا جائز ہے اس لیے کہ اس سے اختلاط نہیں ہوگا اور عدم جواز کا مصداق وہ شخص ہے جس کی یہ عادت نہ ہو۔

الفصل الثانی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا.
(رواه ابو داود والترمذی وابن ماجة والدرامی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت شعبان نصب گزر جائے نفلی روزے نہ رکھو۔ روایت کی اس کو ابو داؤد' ترمذی' ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح: عن ابی ھریرۃ الخ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نوافل میں ایسا اشتغال کہ اس سے فرائض میں خلل ہو یہ جائز نہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ (رواه الترمذی)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کیلئے شعبان کا مہینہ گنو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَا بِعَیْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ (رواه ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے سوا پے در پے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن ام سلمہؓ قالت مارایت النبیؐ یصوم شھرین تتابعین الاشعبان ورمضان: اس حدیث کا تعارض ہے حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے علاوہ کبھی پورے مہینے کے روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ حدیث باب الوتر میں ہے؟ جواب: اس حدیث میں ذکر کیا پورے مہینے کو اور مراد لیا اکثر مہینہ کو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ کے ایام میں روزہ رکھتے تھے۔ نیز اس حدیث کا تعارض ہے ماقبل والی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جس میں فرمایا گیا: اذا انتصف شعبان فلا تصوموا: کہ نصف شعبان کے بعد روزہ نہ رکھو اس میں نصف

شعبان گزرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

جواب: حدیث ابو ہریرہؓ میں نہی ارشادی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نہیں ہے۔ یہ دوسروں لوگوں کے لیے ہے جو کہ ضعفاء ہیں' علت نہی یہ ہے تاکہ ضعف پیدا نہ ہو کہ بعد میں فرض روزے بھی نہ رکھ سکیں۔

وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .(رواه ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہا جس شخص نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی نے۔

تشریح: وعن عمار بن یاسر قال من صام الخ' یوم الشک: اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ کونسا دن ہے وہ دن جس میں شعبان کے تیسواں دن اور رمضان کے پہلے دن کے ہونے کا احتمال ہو۔ اس دن میں احناف کے نزدیک بنیت نفل روزہ رکھنا خواص کے لیے جائز ہے اور اس کے علاوہ کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔ نفل کی نیت کے علاوہ کی صورتیں متعدد ہیں۔

(۱) بنیت رمضان (۲) بنیت واجب آخر (۳) تردد ہو رمضان کے روزے ہونے میں اور نفل کے درمیان۔ مطلب اگر رمضان ہو گیا تو یہ میرا روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر رمضان کے روزے کا نہ ہوتو یہ میرا نفلی روزہ ہوگا۔ (۴) تردد ہو رمضان اور واجب آخر کے درمیان۔ مطلب یہ کہنا ہے کہ اگر رمضان ہو گیا تو رمضان کا ہوگا مستقل' اور اگر رمضان نہ ہوا تو یہ پھر واجب آخر مثلاً قضاء وغیرہ یا نذر وغیرہ کا ہوگا۔

(۵) تردد ہو واجب آخر کا روزہ ہونے اور روزہ نہ ہونے کے درمیان۔ (۶) تردد ہو رمضان کا روزہ ہونے اور نہ ہونے کے درمیان ہو۔ اس پر سوال؟ ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیت نفل بھی یوم الشک میں روزہ رکھنا جائز نہیں؟ جواب: (۱) اس کا مصداق ماسوائے نفل ہے۔ جواب: (۲) یہ حدیث موقوف ہے اس کے مرفوع ہونے کی کوئی اصل نہیں اور یہ حضرت عمار بن یاسرؓ کا اپنا اجتہاد ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اس پر کیا دلیل ہے اس کا مصداق ماسوائے نفل ہے؟ دلیل تخصیص بالنفل ما قبل والی وہ روایت جس میں ارشاد فرمایا گیا کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو۔ وہ آدمی جو پہلے بھی روزے رکھتا ہو اس کے لیے تو جائز ہے تو معلوم ہوا کہ نفل کے ماسواء کے ساتھ یہ خاص ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَصُوْمُوْا غَدًا (رواه ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے کہا ہاں۔ فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں فرمایا اے بلالؓ لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی نے۔

تشریح: وعن ابن عباس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مطلع صاف نہ ہو تو ایک آدمی کی گواہی قبول ہے بشرطیکہ فاسق فاجر نہ ہو بلکہ مستور الحال ہو۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَأَيْتُهٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ (رواه ابوداود والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے لوگ چاند دیکھنے کیلئے جمع ہوئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے آپ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد' دارمی نے۔

الفصل الثالث

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَالَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ (رواہ ابو داود)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے دن بہت شمار کیا کرتے اور شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ کے دن اس قدر شمار نہ کرتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اگر مطلع ابر آلود ہو جاتا تیس دن پورے شمار کرتے پھر روزہ رکھتے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَیَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لَيْلَةٌ رَأَيْتُمُوْهُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ اَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوالبختری سے روایت ہے کہا ہم عمرہ کیلئے نکلے جب ہم بطن نخلہ میں اترے چاند دیکھنے کیلئے ہم جمع ہوئے کچھ لوگ کہنے لگے تیسری شب کا ہے کچھ لوگ کہنے لگے دوسری شب کا ہے ہم ابن عباسؓ کو ملے ہم نے کہا ہم نے چاند دیکھا ہے کچھ لوگوں نے کہا تیسری رات کا ہے بعض نے کہا دوسری رات ہے۔ انہوں نے کہا تم نے کس رات کو دیکھا تھا۔ ہم نے کہا فلاں فلاں رات۔ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مدت چاند دیکھنے تک ٹھہرائی ہے۔ وہ اس رات کا ہے جس رات تم نے دیکھا ہے ایک روایت میں ہے اس سے ہم نے رمضان کا چاند دیکھا جب کہ ہم ذات عرق میں تھے ہم نے ابن عباسؓ کے پاس ایک آدمی بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا تھا ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کی مدت چاند کا دیکھنا ٹھہرایا ہے اگر تم پر ابر چھا جائے شعبان کی گنتی پوری کرو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

باب
روزہ کے متفرق مسائل کا بیان

سحری کھانے کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِى السَّحُوْرِ بَرَكَةً.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت ہے۔(متفق علیہ)

تشریح: عن انسؓ الخ :سحری کا کھانا بالاجماع مستحب ہے۔

وَعَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اَكْلَةُ السَّحَرِ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کا فرق سحری کھانا ہے۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعن عمرو بن العاص الخ: اس حدیث میں یہ مستحب ہونے کی وجہ بیان کی کہ یہ یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کے درمیان فرق سحری کا کھانا ہے۔

وَعَنْ سَهْلٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ(متفق عليه)

حضرت سہلؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس وقت تک بھلائی کیساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہے۔(متفق علیہ)

تشریح: وعن سهل قال قال الخ: تعجیل فی الافطار کا مطلب یہ ہے کہ وقت افطار ہو جانے کے بعد جلدی روزہ افطار کرنا وجہ تعجیل اس میں اپنے عجز کا اظہار ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر دانی ہے۔اپنے عجز کا اظہار اس طرح ہے کہ میں بھوکا تھا اللہ نے مجھے کھلایا۔ اور لامحالہ جو نہیں کھا رہا وہ اپنی طاقت کا اظہار کر رہا ہے۔

وَعَنْ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات اس جگہ سے آئے اور دن اس جگہ سے جائے اور سورج غروب ہو جائے پس اس وقت روزے دار کیلئے افطار کا وقت ہے۔(متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِّثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگاتار بغیر سحری کھائے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم پے درپے بغیر سحری کھائے روزے رکھ لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ جیسا تم میں سے کون ہوسکتا ہے میں رات گزارتا ہوں میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: نهی رسول الله صلی الله عن الوصال الخ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے۔

مسئلہ صوم وصال: صوم وصال یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ دن روزہ رکھنا اس طور پر کہ درمیان میں کچھ کھایا پیا نہ جائے پھر اس کی دو صورتیں ہیں (۱) نہ رکھایا پیا جائے سحری کے وقت میں اور نہ افطاری کے وقت میں (۲) سحری تک نہ کھایا جائے اس کو وصال الی السحر کہتے ہیں۔

پہلی صورت بالاجماع مکروہ ہے۔ دوسری صورت: اگر فرائض میں خلل کا باعث ہو تو جمہور کے نزدیک بوجہ ضعف کے مکروہ ہے اگر خلل کا باعث نہ ہو تو جائز ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صوم وصال سے ضعف پیدا نہیں ہوتا تھا۔ نیز یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خصوصیت ہے۔ فرمایا: میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

سوال: ایک حدیث میں دن کا بھی ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دن گزارتا ہوں اس حال میں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے سوال یہ ہے کہ یہ حقیقتاً کھلایا پلایا جاتا تھا یا مجازاً؟ اگر حقیقتاً ہے پھر دن میں ہوگا یا رات میں؟ اگر دن میں کھلانا پلانا ہو تو صوم نہ رہا اور اگر رات میں ہو تو وصال نہ رہا؟

جواب-۱: حقیقتاً کھلانا پلانا مراد ہے اور مفطر طعام معتاد ہے اور یہ کھلانا پلانا معتاد نہیں تھا بلکہ جنت کا کھانا پلانا تھا اور منافی صوم دنیا کا کھانا ہے تو مطلق طعام مفسد صوم نہیں بلکہ وہ طعام مفسد صوم ہے جو من طعام الدنیا ہو۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی خواب میں روزہ دار دیکھے کہ میں کھانا کھا رہا ہوں۔ ظاہر ہے کہ یہ مفسد صوم نہیں۔ جواب-۲: مجازی معنی مراد ہے پھر اس کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ مجھے بھوک پیاس لگتی ہی نہیں لیکن اس کو پسند نہیں کیا گیا۔ (۲) بھوک پیاس لگتی تو ہے لیکن میری بھوک پیاس کی وجہ سے میری قوت مضمحل نہیں ہوتی۔

سوال: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت مضمحل نہیں ہوتی تھی تو پیٹ پر پتھر کس لیے باندھتے تھے؟ پیٹ پر پتھر باندھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی قوت مضمحل ہوتی تھی؟ جواب: پتھر اس لیے باندھتے تھے تاکہ کمر سیدھی رہے۔ جواب: (۲) حدیث الباب کا تعلق صوم رمضان کے ساتھ ہے اور ان واقعات کا تعلق صوم رمضان کے ماسوا کے ساتھ ہے۔ جواب: (۳) پتھر باندھنا صحابہؓ کی دلجوئی کے لیے تھا۔

الفصل الثانی

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلاَ صِیَامَ لَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَفَهٗ عَلٰی حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَّ الزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ عُیَیْنَةَ وَ یُوْنُسُ الْاَیْلِیُّ کُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ .

ترجمہ: حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح صادق سے پہلے پہلے روزے کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد نسائی اور دارمی نے ابوداؤد نے کہا معمر زبیدی ابن عیینہ یونس ایلی سب نے زہری سے روایت کرتے ہوئے اسے حفصہ پر موقوف کیا ہے۔

تشریح: عن حفصہؓ قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لهٗ الخ۔ مسئلہ: صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے پہلے روزہ کی نیت کا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ مالکیہ کے نزدیک مطلق روزے کے لیے رات کو نیت کرنا ضروری ہے۔ شوافع کے نزدیک صوم نفل کے ماسوا تمام روزوں کے لیے رات کو نیت کرنا ضروری ہے۔ احناف کے نزدیک صوم رمضان اور صوم نذر اور صوم نفل ان کے لیے رات کو نیت کرنا شرط نہیں۔ اگر زوال شرعی سے پہلے پہلے نیت کر لی جائے تو بھی روزہ ہو جائے گا بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو اور ان کے ماسوا صوم قضائے رمضان، صوم نذر مطلق اور صوم کفارہ کے لیے رات کو نیت کرنا شرط ہے۔

یہ حدیث صرف مالکیہ کے موافق ہے باقی سب آئمہ کے خلاف ہے۔ من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لهٗ اس میں کسی قسم کی تخصیص نہیں مطلق ہے۔ شوافع اس حدیث کا جواب دیتے ہیں کہ صیام نفل اس سے مستثنیٰ ہے۔ اور احناف اس حدیث کا جواب دیتے ہیں کہ: صوم نفل کے ساتھ ساتھ صوم رمضان اور صوم نذر معین بھی اس سے مستثنیٰ ہے۔ صوم رمضان کے مستثنیٰ ہونے کی وجہ۔ شارع کی جانب سے اس کی تعیین ہے اور صوم نذر معین کے مستثنیٰ ہونے کی وجہ خود بندے کی جانب سے اس کی تعیین ہے اور صوم نفل کے مستثنیٰ ہونے کی وجہ وہ روایات جن میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع شمس کے بعد ازواج مطہرات کے گھر تشریف لے جاتے اور ان سے سوال کرتے کہ کھانے کے بارے میں: اگر مل جاتا (ہوتا) تو تناول فرما لیتے ورنہ روزے کی نیت کر لیتے۔ (باب ۸ حدیث نمبر ۱ عن عائشہ ص ۱۸۱ م ج ۱) نیز صوم رمضان کے لیے تبیت النیہ شرط نہ ہونے پر دلیل حدیث سلمہ بن الاکوع ہے۔ جو بخاری و مسلم میں صوم یوم عاشورہ کے متعلق ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اعلان کر دو جس نے دن کے اندر کھایا پیا کچھ نہ ہو وہ روزہ کی نیت کر لیں اور جس نے کھایا پیا ہو وہ اب رک جائیں۔ طریق استدلال: رمضان کے روزوں کے فرض ہونے سے پہلے یہ صوم یوم عاشوراء فرض تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے اندر حکم فرمایا کہ روزہ کی نیت کر لو اور یہ دلیل ہے کہ تبیت النیہ شرط نہیں اور اسی طرح رمضان کا روزہ فرض ہے اس کے بعد اس کا بھی یہی حکم ہے۔ باقی مالکیہ کی دلیل کا جواب: (۱) فلا صیام لهٗ' اس میں کمال صوم کی نفی ہے' نفس صوم کی نفی نہیں۔ جواب: (۲) من لم یجمع کا مطلب یہ ہے کہ جس نے صبح صادق سے روزہ ہونے کی نیت نہ کی ہو اس کا روزہ نہیں اگر زوال سے پہلے یہ نیت کر لی کہ صبح صادق سے میرا روزہ ہے تو صحیح ہے اور اگر یہ کہا کہ اب زوال سے میرا روزہ ہے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ جواب: (۳) اس حدیث سے موقوف اور مرفوع ہونے میں اضطراب ہے۔

اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِهٖ فَلَا یَضَعْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ (رواہ ابوداود)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت تم میں سے کوئی ایک اذان سن لے اور کچھ پینے کیلئے اس کے ہاتھ میں برتن ہو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت کو پی کر پورا کر لے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سمع النداءُ احدکم الخ۔ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کھا پی رہا ہو اور اُدھر سے اذان ہو جائے تو اپنی ضرورت پوری کر کے پھر کھانا چھوڑے۔ سوال: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح صادق کے بعد بھی کھانا پینا جائز ہے اس لیے کہ اذان صبح صادق کے بعد ہوتی ہے حالانکہ رمضان میں صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد اکل و شرب جائز نہیں ہے؟ جواب-۱: اس اذان سے مراد اذان بلال ہے اور وہ تہجد کی اذان ہوتی تھی۔

جواب-۲: اس اذان سے مراد اذان مغرب ہے یعنی اگر افطار کرتے کرتے مغرب کی اذان ہو جائے تو کھانا نہ چھوڑو بلکہ پہلے اپنی ضرورت پوری کر لو پھر نماز کیلئے آؤ۔ جواب-۳: نسلم اس اذان سے مراد فجر ہی کی اذان ہے جو طلوع فجر کے وقت دی جاتی ہے لیکن یہ حکم خواص کو ہے جو اوقات کی پہچان رکھتے ہیں ان کو اذانوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ جواب-۴: اس حدیث کا تعلق کتاب الصوم کے ساتھ نہیں۔ یہ ساری گڑبڑ اس حدیث کو

کتاب الصوم میں لانے کی وجہ سے ہوئی ہے ورنہ اس میں حکم عام ہے۔ اور اصل یہی ہے کہ اس حدیث کا تعلق اس کے ساتھ نہیں ہے بلکہ یہ عام ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا. (رواه الترمذی)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنے بندوں میں سے وہ محبوب ہیں جو روزہ جلد افطار کرتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ غَيْرُ التِّرْمِذِیِّ.

ترجمہ: حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے کھجور سے کرے کیونکہ اس میں برکت ہے اگر وہ نہ مل سکے پھر پانی سے کرے کیونکہ وہ پاک ہے روایت کیا اس کو احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی نے لیکن فانہ برکتہ کے الفاظ ترمذی کے سوا کسی نے ذکر نہیں کئے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلٰی رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَاحَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے پیشتر چند تازہ کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں میسر نہ آتیں تو چند خشک کھجوروں کے ساتھ افطار کرتے۔ اگر وہ بھی نہ ملتیں پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْجَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمُحْیُ السُّنَّةِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ دار کو روزہ افطار کروائے یا کسی غازی کا سامان درست کر دے اس کو اس جیسا اجر اور ثواب ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور محی السنہ نے شرح السنہ میں اور اس نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. (رواه ابو داود)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت روزہ افطار کرتے یہ دعا پڑھتے۔ پیاس جاتی رہی رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا اس کا ثواب ثابت ہو گیا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مُرْسَلًا.

ترجمہ: حضرت معاذ بن زہرہؓ سے روایت ہے کہا بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت روزہ افطار کرتے یہ دعا پڑھتے اے اللہ تیرے لئے میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر میں نے افطار کیا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے مرسل۔

الفصل الثالث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ. (رواه ابو داود وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک دین غالب رہے گا جب تک کہ لوگ جلد افطار کرتے رہے کیونکہ یہود و نصاریٰ افطار کرتے ہیں تاخیر کرتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَآئِشَةَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ یُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَیُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَیُّهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍؓ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰیؓ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوعطیہؒ سے روایت ہے کہا میں اور مسروق حضرت عائشہؓ پر داخل ہوئے۔ ہم نے کہا اے ام المومنین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی ان میں سے ایک جلد افطار کرتا ہے جلد نماز پڑھ لیتا ہے اور دوسرا تاخیر سے افطار کرتا ہے تاخیر سے نماز پڑھتا ہے اس نے کہا کون ہے جو جلدی افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے۔ ہم نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے اور دوسرا اصحابی ابوموسیٰؓ تھا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

تشریح: وعن ابی عطیه قال دخلت انا ومسروق علی عائشہؓ قلنا یا ام المؤمنین الخ .

سوال: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا عمل تعجیل پر اور ابوموسیٰ اشعریؓ کا عمل تاخیر پر کیوں تھا؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعجیل جائز ہے؟

جواب: عبداللہ بن مسعودؓ کا عمل مبالغہ فی التعجیل پر تھا اور ابوموسیٰ کا عمل عدم مبالغہ فی التعجیل پر تھا۔

جواب: عبداللہ بن مسعودؓ کا عمل عزیمت پر تھا اور ابوموسیٰ اشعریؓ کا عمل رخصت پر تھا اور یہ دونوں اللہ کے محبوب بندے تھے۔

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی السُّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ (رواه ابو داؤد والنسائی)

ترجمہ: عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو رمضان شریف میں سحری کیلئے بلایا اور فرمایا برکت کھانے کی طرف آؤ۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ.

(رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کیلئے کھجوریں سحری کا اچھا کھانا ہیں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

باب تنزیه الصوم

روزہ کو پاک کرنے کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور برا کام کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے کہ وہ کھانا اور پینا چھوڑ دے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: عن ابی هریرة: قوله فلیس لله الخ یہ کنایہ ہے روزے کے کما ینبغی مقبول نہ ہونے سے ورنہ اللہ کو تو کسی صوم کی ضرورت نہیں ہے۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاَرْبِهٖ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہوتے اور وہ اپنی حاجت پر تم سے بڑھ کر قادر تھے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن عائشه رضی الله تعالیٰ عنه الخ :بعض احادیث سے میں صوم کی حالت تقبیل کی اباحت معلوم ہوتی ہے اور بعض احادیث سے ممانعت ثابت ہوتی ہے ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ اگر یہ تقبیل بالشهوة ہو اور مفضی الی الجماع ہو تو یہ جائز نہیں ہے اور اگر بالشهوة نہ ہو اور مفضی الی الجماع نہ ہو تو جائز ہے۔ بعض نے کہا جوان کے حق میں نہی ہے اور بوڑھے کے حق میں اباحت ہے باقی یہاں پر مباشرت سے مراد بالا جماع جماع مراد نہیں بلکه الصادق البدن بالبدن مراد ہے' کان املککم لاربه اسی کو دو طرح ضبط کیا گیا ہے۔

(ا) بکسر الهمزه وسکون الرآ: اس کا معنی ہے عضو خاص۔ بفتح الهمزة والرأ: اس کا معنی ہے حاجت اور یہی معنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مناسب ہے۔ مطلب و معنی یہ ہوگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے اپنی حاجت کو زیادہ قابو میں رکھنے والے تھے۔ باقی رہی یہ بات کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس سے مقصود کیا ہے۔ بعض نے کہا اس سے تقبیل کی ممانعت کو بیان کرنا ہے کہ تم اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس مت کرو اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی حاجت کو زیادہ قابو میں رکھنے والے تھے اور تم اتنا قابو میں رکھنے والے نہیں ہو اور بعض نے کہا اس سے تقبیل کی اباحت کو بیان کرنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کو تم میں سے سب سے زیادہ قابو میں رکھنے والے ہیں اس کے باوجود انہوں نے تقبیل فرمائی تو تمہارے لیے تو بطریق اولیٰ اباحت ہوگی۔

وَعَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْرِکُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ. (متفق علیه)

ترجمہ: عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بعض اوقات صبح کے وقت بغیر احتلام جنبی ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔ (متفق علیہ)

تشریح: ومنها قالت کان رسول الله ﷺ ......لهٗ الفجر فی رمضان وھو جنبٌ الخ جنابت کے ساتھ صبح صادق کا طلوع ہوجانا صوم کے منافی نہیں ہے اس پر اجماع ہے کہ جنابت کی حالت میں صبح صادق ہوجائے تو بغیر غسل کے سحری کھانا جائز ہے۔ فالئٰن باشروھن حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود اس آیت کے تحت تینوں چیزیں کھانا پینا جماع کو صبح صادق کی اذان تک مباح قرار دیا گیا ہے۔ تو ظاہر ہے جب آخری گھڑی میں جماع کرے گا تو غسل صبح صادق کے بعد ہی کرے گا۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھچوائی جب کہ آپ محروم تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھچوائی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ دار تھے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عباسؓ: پچھنا لگوانا مفسد صوم نہیں یہ جمہور کی دلیل ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِیَ وَ هُوَ صَآئِمٌ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَ سَقَاهُ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لے وہ اپنے روزہ کو پورا کرے اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابو ھریرہ: اس حدیث معلوم ہوا کہ ناسیًا کھانا پینا مفسد صوم نہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَکْتُ قَالَ مَالَکَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی امْرَاَتِیْ وَاَنَا صَآئِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَکَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا نَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِکْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ اَیْنَ السَّآئِلُ قَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلٰی اَفْقَرَ مِنِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا یُرِیْدُ الْحَرَّتَیْنِ اَهْلُ بَیْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَکَ. (متفق علیه)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول میں ہلاک ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے روزہ کی حالت میں جماع کرلیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس غلام ہے۔ جس کو تو آزاد کر سکے اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا تیرے پاس اس قدر طاقت ہے کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے ہم بھی ابھی تک وہاں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑے ٹوکرے میں کھجوریں لائی گئیں فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں ہے اس نے کہا میں

حاضر ہوں فرمایا اس ٹوکرے کو لے جاؤ اور اس کی کھجوریں صدقہ کردو اس نے کہا اے اللہ کے رسول کیا اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں۔ اللہ کی قسم مدینہ کے دونوں پہاڑوں میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے۔ یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعنه قال بينما نحن جلوس عندالنّبی صلی اللّٰه علیه وسلم اذا جاء رجل الخ (اس بارے میں اختلاف ہے کہ رجل جائی کون تھا' اس کے بارے میں تین قول ہیں (۱) سلمہ ابن صخر الانصاریؒ البیاضی (۲) سلمان بن صخرۃ البیاضی (۳) اوس بن صامت: پہلا قول مشہور ہے لیکن محققین نے رد کردیا ہے کہ سلمہ بن صخر نے تو ظہار کیا تھا اور پھر ظہار کے درمیان رات کو جماع کیا تھا اور اس رجل نے تو دن کو جماع کیا تھا۔ اس حدیث کے تحت تین مسئلے ہیں۔ مسئلہ: (۱) اس پر اجماع ہے کہ جماع عمداً موجب کفارہ ہے لیکن اکل وشرب عمداً کے موجب للکفارہ ہونے میں اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک اکل وشرب عمداً بھی موجب کفارہ ہے اور شوافع کے نزدیک موجب کفارہ نہیں ہے۔ شوافع کی دلیل یہی حدیث ہے طریق استدلال یہ ہے کہ اس میں کفارہ کا ترتب جماع پر ہوا ہے اور اکل و شرب عمداً کو جماع پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ جواب: (۱) اکل وشرب عمداً کے موجب للکفارہ ہونے کی اور روایات موجود ہیں۔ جواب: (۲) جماع عمداً کا موجب للکفارہ ہونا یہ عبارت النص سے معلوم ہوا اور دلالۃ النص کے طور پر اکل وشرب عمداً کا موجب للکفارہ ہونا معلوم ہوا ہے وہ اس طرح کہ افساد صوم کی علت اس میں یعنی اکل وشرب میں پائی جاتی ہے اور وہ موجب کفارہ ہے وہ علت امساک کی تفویت ہے۔ امساک کا معنی کھانے پینے اور جماع سے رکنا یہ رکن صوم ہے اس میں رکن صوم کی تفویت ہوئی اس لیے اس میں کفارہ واجب ہے۔ جواب: مسئلہ (۳) کفارہ کی جو خصال ثلثہ بیان کی ہیں۔ (۱) اعتاق رقبہ (۲) صیام شھرین متتابعین (۳) اطعام مساکین: ان میں ترتیب ہے تا تخیر؟ جمہور کے نزدیک ترتیب ہے اور مالکیہ کے نزدیک تخییر ہے۔ یہ حدیث جمہور کی دلیل ہے۔

اور مالکیہ کی دلیل ابوداؤد کی روایت ہے اس میں کلمہ اَوْ کا مذکور ہے: اس سے استدلال کرتے ہیں کہ او تخییر کیلئے آتا ہے لہٰذا ان تینوں میں تخییر ہے۔ جو بھی ادا کرے گا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ جواب ترتیب چونکہ مثبت للزیادہ ہے لہٰذا اس کو نافی پر ترجیح ہوگی۔ مسئلہ: (۳) سوال: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کفارہ کا گھر والوں کو (ادا کرنے) سے کفارہ ادا ہو جاتا ہے حالانکہ اس پر اجماع ہے کہ گھر والوں کو کفارہ مالیہ دینا جائز نہیں ہے: جواب: (۱) یہ دینا ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تھا نہ کہ کفارہ کی حیثیت سے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابھی ضرورت مند ہو یہ فی الحال لے جاؤ جب تم کفارہ پر قادر ہو جاؤ تو کفارہ ادا کرنا جواب: (۲) یہ اس شخص کی خصوصیت تھی لایقاس علیه غیرهٗ: فتح الملہم میں لکھا ہے کہ بعض اسلاف نے اس حدیث سے ایک ہزار سے زائد مسئلوں کا استنباط کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

الفصل الثانی

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَیَمصُّ لِسَانَهَا (رواہ ابوداود)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بوسہ لیتے اور اس کی زبان چوستے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہوتے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: عن عائشةؓ ان النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان یقبلها وهو صائمٌ الخ: سوال: مص لسان یہ مستلزم ہے ابتلاع ریق کو اور ابتلاع ریق الغیر مفسد صوم ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مص لسان کیوں فرمایا:

جواب-۱: یہ مص لسان غیر صائم ہونے کی حالت میں ہوتا تھا۔ اس پر قرینہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وھو صائم کو مقدم کیا اور ویمص لسانه کو مؤخر کیا اگر مص لسان حالت صوم میں ہوتا تو یوں فرماتیں: کان یقبلها ویمص لسانها وهو صائم:

جواب-۲: یہ مص لسان بغیر ریق کے ہوتا تھا۔ باقی رہی یہ بات کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بیان کرنے کی ضرورت پیش کیوں آئی؟ حضرت عائشہؓ اس سے ایک مسئلہ کو بتلانا چاہتی ہیں۔

مسئلہ: انسان کے جزو سے انتفاع ممنوع اور حرام ہے اس سے یہ وہم پیدا ہوا کہ زوج اور زوجہ کے درمیان بھی حرام ہو تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مسئلہ بتلایا کہ خاوند کے لیے اپنی بیوی سے اس قسم کا انتفاع اور التذاذ جائز ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ وَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَاِذَا الَّذِیْ نَهَاهُ شَابٌّ (رواه ابو داود)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا روزہ دار مباشرت کر سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رخصت دیدی ایک دوسرا شخص آیا اس نے بھی یہی سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع کر دیا۔ جس کو رخصت دی وہ بوڑھا تھا اور جس کو منع کیا وہ نوجوان تھا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: مباشرت للصائم کے بارے میں روایات دونوں طرح کی ہیں نہی کی بھی اور رخصت کی بھی۔ وعن ابی هريرة ان رجلاً سأل النّبی صلی الله عليه وسلّم عن المباشرت للصائم

تطبیق: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباشرت کی جن کو اجازت دی ان کے فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں تھا۔ (مثلاً بوڑھا تھا) اور جن کو منع فرمایا اور اجازت نہیں دی تھی ان کے جماع میں مبتلا ہونے کا خطرہ تھا۔ احادیث اباحت جواز پر دال ہیں اور احادیث نہی کراہت تنزیہہ پر دال ہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِی الْبُخَارِیَّ لَا اَرَاهُ مَحْفُوْظًا.

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر قے غلبہ کرے جب کہ وہ روزہ سے ہے اس پر قضا نہیں ہے اور جو شخص قصداً قے کرے اس پر قضا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو عیسیٰ بن یونس کی روایت سے ذکر کرتے ہیں۔ امام محمد یعنی بخاری نے کہا میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا۔

وَعَنْ مَعْدَانَ ابْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَاالدَّرْدَاءِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاالدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ (رواه ابو داؤد والترمذی والدارمی)

ترجمہ: حضرت معدان بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ ابوالدرداءؓ نے اس کو حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا اس نے کہا میں ثوبان کو دمشق کی مسجد میں ملا میں نے کہا کہ ابوالدرداءؓ نے مجھے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر روزہ افطار کر دیا اس نے کہا اس نے سچ کہا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کیلئے پانی ڈالا تھا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد، ترمذی، داری نے۔

تشریح: وعن معدان بن طلحه ان ابا الدرداء حدثهٗ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فا فطر قال الخ سوال: پہلی حدیث سے قئی کے بارے میں تفصیل معلوم ہوتی ہے اور اس حدیث سے مطلق معلوم ہوتا ہے کہ قئی مطلقاً ناقض صوم ہے خواہ

خود کی ہو یا خود آئی ہو؟ جواب: اس حدیث میں قاء فافطر کا ترتب محذوف یہ ہے۔ اصل عبارت یوں ہے: قاء فضعف فافطر: کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قئی آئی جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضعف لاحق ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے افطار کیا تو افطار ضعف کی وجہ سے ہوا نہ کہ قے کی وجہ سے' جواب: (۲) قاء بمعنی استقاء کے ہے۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمداً قے کی اس سے تو نقض صوم لازم آیا اور حبط اعمال تو جائز نہیں؟ جواب: بسا اوقات عذراً بھی قے کرنا پڑتی ہے حبط اعمال میں یہ تب شمار ہوگا جب بغیر عذر کے قے کی ہو۔

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ (رواه الترمذی و ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے اس نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اس قدر کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ آپ روزہ کی حالت میں مسواک کرتے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن عامر بن ربیعہ......... مالا احصی یتسوک وھو صائم۔

احناف کے نزدیک روزے دار کے لیے مطلقاً مسواک کرنا جائز ہے۔ مطلقاً کا معنی: عام ازیں قبل از زوال ہو یا بعد از زوال شمس ہو۔ رطب ہو یا یابس ہو۔ یہ حدیث احناف کے قول کے لیے مؤید ہے۔ اس میں قبل از زوال شمس یا بعد از زوال شمس کی قید نہیں ہے اور نہ ہی رطب یا یابس کی قید ہے۔ شوافع کہتے ہیں کہ قبل از زوال شمس ہو تو مطلقاً جائز ہے۔ اگر بعد از زوال شمس ہو تو کراہت کے ساتھ جائز ہے۔: مالکیہ کے نزدیک اگر تر مسواک ہو تو مطلقاً ناجائز ہے چاہے زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد: اگر یابس ہو تو مطلقاً جائز ہے قبل الزوال ہو یا بعد الزوال ہو۔

باقی ان سب آئمہ کی دلیل حدیث ابو ہریرہؓ گزری ہے ولخلوف فم الصائم الخ۔ اگر مسواک کیا جائے گا تو اس سے ریح کا زوال لازم آئے گا۔ جواب: مسواک کی وجہ سے وہ ریح زائل نہیں ہوتی یہ جس کا ذکر حدیث ابو ہریرہؓ میں آیا ہے اس لئے کہ یہ تو خلو معدہ کی وجہ سے پیدا ہوتی۔ اس سے مراد وہ ریح نہیں ہے جو منہ کی ہو۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُشْتُكِيَتْ عَيْنَيَّ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ عَاتِكَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ .

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں سرمہ ڈال لوں جب کہ میں روزے سے ہوں فرمایا ہاں ڈال لے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند قوی نہیں۔ ابو عاتکہ راوی ضعیف شمار کیا جاتا ہے۔

تشریح: وعن انس الخ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرمہ لگانا روزہ دار کیلئے بلا کراہت جائز ہے اور اسی پر اجماع ہے۔

وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ (رواه مالک و ابو داؤد)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیاس یا گرمی کی وجہ سے مقام عرج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر پانی ڈالا جا رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہیں روایت کیا اس کو مالک ابوداؤد نے۔

تشریح: پیاس یا گرمی کی وجہ سے سر وغیرہ دھونا روزے کی حالت میں جائز ہے۔ بعض فقہاء کے نزدیک روزے کی حالت میں ایسا کرنا مکروہ ہے۔ وہ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا بیان جواز کے

لیے۔ھو صائم من العطش او من الحر کے الفاظ راوی کے ہیں اور یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے۔ہوسکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور وجہ سے ایسا کیا ہو۔قول فیصل: ایسا کرنے سے مقصود جزع فزع کا اظہار ہو تو مکروہ ہے اور اگر محض تبرید مقصود ہو تو جائز ہے۔

وَعَنْ شَدَّادِبْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ لِثَمَانِيْ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَتَاَوَّلَهٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ اَيْ تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ الْمَحْجُوْمُ لِلضُّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِاَنَّهٗ لَا يَاْمَنُ مِنْ اَنْ يَصِلَ شَيْءٌ اِلٰى جَوْفِهٖ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ .

ترجمہ: حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس میرا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے وہ بقیع میں سینگی کھچوارنا تھا۔رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی کھینچنے والا اور کھنچوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔روایت کیا اس کو ابوداؤد ٗ ابن ماجہ ٗ دارمی نے۔شیخ امام محی السنہ فرماتے ہیں جو لوگ سینگی کھنچوانے میں رخصت کے قائل ہیں وہ اس کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ دونوں روزہ افطار کرنے کے در پے ہوتے ہیں جو سینگی کھنچوار ہا ہے ضعف کی وجہ سے خطرہ ہے کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے اور سینگی کھینچنے والا اس بات سے بے خوف نہیں ہے کہ سینگی چوسنے کی وجہ سے اس کے پیٹ میں کوئی چیز داخل ہو جائے۔

تشریح: اس میں اختلاف ہے کہ روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانا جائز ہے یا نہیں اور یہ مفسد صوم ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک احتجام مفسد صوم نہیں۔حنابلہ کے نزدیک مفسد صوم ہے پچھنے لگوانے والے اور لگانے والے دونوں کے لیے مفسد صوم ہے۔یہ حدیث حنابلہ کی دلیل ہے؟ **فقال افطر الحاجم والمحجوم** : اور احناف کی دلیل ماقبل میں گزر چکی کہ حدیث نمبر ۴:ان النبیؐ **احتجم وهو محرم واحتجم وهو صائم**: باقی اس حدیث کا جواب: (۱) یہاں **افطر الحاجم والمحجوم** کا حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ مجاز بالمشارفت ہے کہ افطار کے قریب کر دیا مجوم تو ضعف اور کمزوری کی وجہ سے اور حاجم اس وجہ سے کہ کہیں خون چوسنے میں احتیاط نہ کرے۔(۲) حاجم محجوم کا ذکر وصف عنوانی کی حیثیت سے ہے۔اصل میں حاجم اور مجوم غیبہ میں مبتلا تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **افطر الحاجم والمحجوم** چونکہ ان کی حالت اس وقت یہی تھی اس لیے اس کو ذکر کر دیا۔وصف عنوانی ہونے کی حیثیت سے اور روزہ توڑنے کا سبب امر آخر ہے۔کما یقال: اس مولوی کی نماز فاسد ہوگئی کیا یہ مطلب ہوتا ہے کہ مولوی ہونے کی وجہ سے فاسد ہوئی نہیں بلکہ مولوی کا ذکر بطور وصف عنوانی ہے مفسد صلوٰۃ کا سبب امر آخر ہے۔

(۳) یہ حدیث منسوخ ہے اور حدیث ابن عباسؓ (حجۃ الوداع کا واقعہ) ناسخ ہے۔یہ حدیث مخالف ہے قیاس اس طرح کہ روزہ مما دخل فی الجوف سے ٹوٹتا ہے مما خرج من البدن سے نہیں ٹوٹتا اور احتجام مما خرج عن البدن کی قبیل سے ہے۔لہٰذا یہ حدیث مخالف قیاس ہوئی۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمَ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر کسی رخصت یا مرض کے رمضان کا ایک روزہ افطار کر لیتا ہے زمانہ بھر روزے رکھنا اس کی قضا نہیں بن سکتا اگرچہ تمام عمر روزے رکھے روایت کیا اس کو احمد ٗ ترمذی ٗ ابو داؤد ٗ ابن ماجہ اور دارمی نے اور بخاری نے ترجمۃ الباب میں۔ترمذی نے کہا میں نے محمد یعنی امام بخاری سے سنا فرماتے تھے۔

ابوالمطوس راوی کی صرف یہی حدیث ملتی ہے۔

تشریح: وعن ابی هريره قوله لم يقض الخ :اجروثواب سے محرومی بتانا مقصود ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ روزہ توڑ دیا تو اس کی قضا واجب نہیں تو اس حدیث میں حکم اخروی کو بتلانا مقصود ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کی وجہ سے کہا تھا کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر رمضان کے روزے چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں تو یہ جواب ہے ان کے اس استدلال کا جوگزرا نیز دوسری حدیث میں فرمایا گیا جو شخص عمداً روزہ چھوڑ دے پھر عمر بھر بھی اس کی قضاء کرتا رہے تو اس کے اجروثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔ نیز یہ حدیث سنداً قابل استدلال نہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَأُ وَكُمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّاالسَّهَرُ.رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِی بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ.

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے ہی ایسے روزہ دار ہیں ان کو روزوں سے صرف پیاس ملتی ہے اور کتنے رات کو قیام کرنے والے ہیں ان کو قیام سے صرف بیداری ملتی ہے روایت کیا اس کو دارمی نے۔ لقیط بن صبرہ کی حدیث باب سنن الوضو میں ذکر کی جا چکی ہے۔

تشریح: وعنہ قال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس نے مالا ینبغی کا ارتکاب اور حقوق کی رعایت نہ کی اس وجہ سے اسکو اجروثواب نہیں ملے گا۔

الفصل الثالث

عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الحِجَامَةُ وِالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ .رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِالرَّاوِیُّ يُضَعَّفُ فِی الْحَدِيْثِ .

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں۔ حجامت قے اور احتلام۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ اس نے کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ عبدالرحمٰن بن زید حدیث میں ضعیف شمار ہوتے ہیں۔

وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍؓ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت ثابتؒ بنانی سے روایت ہے کہا انسؓ بن مالک سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تم سینگی لگوانے کو ناپسند خیال کرتے تھے۔ اس نے کہا نہیں صرف اس لئے کہ وہ ضعف کا سبب بنتی ہے روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنِ الْبُخَارِیِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَؓ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ

ترجمہ: بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے ابن عمرؓ روزہ کی حالت میں سینگی کھنچواتے پھر اس کو چھوڑ دیا اور رات کو سینگی لگواتے تھے۔

وَعَنْ عَطَآءٍ قَالَ اِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَافِیْ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ لَا يَضِيْرُهُ اَنْ يَّزْدَرِدَ رِيْقَهُ وَمَاذَا بَقِیَ فِیْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَرِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ اِنَّهُ يُفَطِّرُ وَلٰكِنْ يُّنْهٰى عَنْهُ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت عطاءؒ سے روایت ہے فرمایا جو شخص کلی کرے پھر پانی کو پھینک دے اس کو یہ بات نقصان نہیں پہنچاتی کہ اپنی تھوک

نگل لے اور مصطگی نہ چبائے اگر اس کو نگل لے میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔لیکن اس سے منع کیا گیا ہے۔روایت کیا اس کو بخاری نے ترجمۃ الباب میں۔

باب صوم المسافر

مسافر کے روزہ کا بیان

الفصل الاول

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَکَانَ کَثِیْرَ الصِّیَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ .(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں سفر میں روزہ رکھوں اور وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے روزہ رکھ لے اور اگر چاہے افطار کرلے۔(متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّآئِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّآئِمِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اس وقت رمضان کی سولہ تاریخ تھی ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھ لیا بعض نے افطار کیا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ لگاتے تھے اور افطار کرنے والے اور روزہ داروں پر طعن نہ کرتے تھے۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَیْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ .(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں لوگوں کا ہجوم دیکھا اور ایک آدمی پر دیکھا کہ سایہ کیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہے انہوں نے کہا یہ شخص روزہ دار ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔(متفق علیہ)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّآئِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِیَةَ وَسَقَوُاالرِّکَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْیَوْمَ بِالْاَجْرِ .(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا ہم ایک مرتبہ سفر میں تھے ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض افطار کرنے والے تھے۔ایک سخت گرم دن میں ہم ایک منزل میں اترے۔روزہ دار اترتے ہی گر پڑے اور افطار کرنے والے کھڑے رہے۔انہوں نے خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج سارا ثواب افطار کرانے والے لے گئے ہیں۔(متفق علیہ)

تشریح: حاصل حدیث نمبر ۱، ۲، ۳، ۴:۔ آئمہ اربعہ کا اس پر اجماع ہے کہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا جائز ہے اور رکھنا افضل ہے بشرطیکہ کوئی مشقت شدیدہ لاحق نہ ہو اور اہل ظواہر کے نزدیک دوران سفر روزہ رکھنا جائز نہیں اور دلیل یہی حدیث پیش کرتے ہیں۔

وعن جابر لیس من البر الصوم فی السفر اور اس سے اگلی حدیث بھی انہی کی دلیل ہے۔ جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقعہ پر یہ ارشاد فرمایا جب مشقت شدیدہ تھی جیسا کہ حدیث کے الفاظ فرأی زحاماً و رجلاقد ظلل علیه الخ اور فنزلنا منزلا فی یوم حار فسقط الصوامون الخ سے معلوم ہوتا ہے باقی رہی یہ بات کہ اگر مشقت نہ ہو تو رکھنا افضل کیوں ہے۔ وجوہ افضلیت کیا ہیں۔

(۱) توافق بالمسلمین بحالت الصائمین۔ (۲) اول وقت میں ذمہ سے فارغ ہو جانا۔ (۳) رمضان کے وقت کی فضیلت حاصل ہو جانا۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهٖ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَالِكَ فِىْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ جا رہے تھے جس وقت آپ عسفان مقام پر پہنچے پانی منگوایا پھر اپنے ہاتھ میں اس کو اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار کیا یہاں تک کہ مکہ آ گئے اور یہ سفر رمضان میں تھا اور ابن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے جو چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے افطار کرے۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں جابر سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد پانی پیا۔

تشریح: مسئلہ۔ اگر مسافر ابتداء ہی سے روزہ نہ رکھے تو رخصت ہے اور اگر رکھ لیا تو درمیان دن کے توڑنا جائز نہیں ہے۔ اگر ابتدائے نہار ہی میں نیت کر لی تو بھی جائز نہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنا روزہ توڑا تھا۔

جواب-۱: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے نہار ہی سے غیر صائم تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی پیا یہ بتلانے کیلئے کہ میں ابتدائے نہار سے ہی غیر صائم ہوں۔ جواب-۲: سفر دو قسم پر ہے۔ سفر جہاد اور سفر غیر جہاد۔ یہ جو مسئلہ ہے کہ سفر کے دوران روزہ توڑنا جائز نہیں ہے یہ سفر غیر جہاد کیلئے ہے اور سفر جہاد میں مجاہدین کیلئے روزہ کا نقض جائز ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر غیر جہاد میں نہیں بلکہ سفر جہاد میں تھے۔

الفصل الثانی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى (رواه ابو داؤد، والترمذی والنسائی وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک کعبیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر آدمی کو آدھی نماز معاف کر دی ہے اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کیلئے روزہ معاف کر دیا ہے۔ روایت کیا اسکو ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَاوِیْ اِلٰی شِبْعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت سلمہ بن محبقؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس سواری ہو جو اس کی منزل تک حالت سیری میں اس کو پہنچا دے وہ روزہ رکھے جہاں بھی ہو اس کو رمضان پالے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

الفصل الثالث

عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰی مَكَّةَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰی نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذَالِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف نکلے اس وقت رمضان کا مہینہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کراع الغمیم پہنچے لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اس کو اس قدر بلند اٹھایا کہ سب لوگوں نے اس کو دیکھ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اس کے بعد آپ سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ گنہ گار ہیں یہ لوگ گنہ گار ہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: الفصل الثالث۔ حدیث وعن جابر الخ اولئک هم العصاة۔ سفر کے دوران روزہ رکھنے والوں کے بارے میں عصاۃ فرمایا۔ یہ ان کے بارے میں ہے جو بمشقت شدیدہ حالت سفر میں روزہ رکھتے ہیں۔ وعن عبدالرحمٰن بن عوف الخ اس میں فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے والا حضر میں روزہ نہ رکھنے والے کی طرح ہے۔ یہ بھی اہل ظواہر کی دلیل ہے۔ جواب-۱: یہ بمشقت شدید روزہ رکھنے والوں کے بارے میں فرمایا۔ جواب-۲: اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سفر میں روزہ نہ رکھنے کو مباح ہی نہ سمجھے۔

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِی الْحَضَرِ (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں رمضان شریف کے روزے رکھنے والے کو اس قدر گناہ ہے جیسے حضر میں روزہ افطار کرنے والے کو ہے۔ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّؓ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجِدُ بِیْ قُوَّةً عَلَی الصِّيَامِ فِی السَّفَرِ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ قَالَ هِیَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت حمزہ بن عمرو اسلمیؓ سے روایت ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں سفر میں روزہ رکھنے پر قوت رکھتا ہوں کیا مجھ پر گناہ ہے فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے جو اس کو لے لے اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے اس پر گناہ نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

باب صیام التطوع
نفل روزہ کا بیان
الفصل الاول

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَیْتُهٗ فِیْ شَهْرٍ اَکْثَرَ مِنْهُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّهٗ وَکَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے نہیں رکھیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کبھی سارے مہینہ کے روزے رکھے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کبھی سارے مہینہ کے روزے رکھے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں کثرت سے روزے رکھے ہوں۔ایک روایت میں ہے آپ نے کہا آپ شعبان کا سارا مہینہ روزے رکھتے اور آپ شعبان کے روزے رکھتے مگر کم۔(متفق علیہ)

تشریح: وعن عائشہؓ الخ ومارأیة ' فی شهر اکثر منه ' صیاماً فی شعبان الخ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان کے اندر اکثر روزے رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ بعض احادیث میں آتا ہے کہ اس مہینہ میں اعمال عباد اوپر اٹھائے جاتے ہی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش کئے جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لئے اس میں زیادہ عبادت کرتے تھے تاکہ میرے عمل اس حالت میں پیش ہوں کہ میں روزہ دار ہوں۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍؓ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرًا کُلَّهٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا کُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهٗ کُلَّهٗ حَتّٰی یَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِهٖ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہا میں نے عائشہؓ سے کہا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام مہینہ کے روزے رکھتے تھے کہنے لگیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا کسی اور مہینہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ ہی کبھی پورا مہینہ روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ اس سے روزے رکھتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: حدیث نمبر(۲) رمضان کے ماسوا ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورے مہینہ کے روزے رکھے

ہوں اور ایسا بھی نہیں ہوا کہ پورا مہینہ گزر گیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے نہ رکھے ہوں۔ (بلکہ اعتدال تھا)

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَأَلَهُ اَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس کو پوچھا یا کسی اور شخص نے آپ سے سوال کیا جب کہ عمران سن رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں کے باپ تو نے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے اس نے کہا نہیں فرمایا جب تو افطار کرے تو دو روزے رکھے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن عمران بن حصین : سرر شعبان الخ ۔شعبان کے اخیری دو یا تین دن (اس میں اور بھی اقوال ہیں) سوال ماقبل میں ایک حدیث گزری جس میں فرمایا تھا کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور اس حدیث میں جواز معلوم ہوتا ہے۔ جواب گزر چکا کہ وہ نہی اس کیلئے ہے جس کی عادت روزہ رکھنے کی نہ ہو اور جس کی عادت روزہ رکھنے کی ہو اس لئے جائز ہے۔ جواب (۲) اس کا مصداق وہ ہے جس نے نذر و مان رکھی ہو چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے نذر مان رکھی تھی کہ میں شعبان کے اخیر دو یا تین روزے رکھوں گا۔ تو یہ سمجھ رہا تھا کہ شاید نہی کی وجہ سے میرے لئے ان دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے جائز ہے۔ تم روزے رکھو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد اللہ کے مہینہ محرم کے روزے افضل ہیں اور فرضوں کے بعد رات کی نماز افضل ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

تشریح: وعن ابی ھریرۃ الخ افضل الصیام الخ سوال۔ جب رمضان کے بعد سب سے افضل محرم کے روزے ہیں تو پھر زیادہ روزے محرم میں رکھنے چاہئیں نہ کہ شعبان میں۔

جواب۔ ذکر کیا محرم کو مراد لیا یوم عاشوراء کے روزہ کو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت کا قصد کرتے ہوئے کسی دن میں سوائے یوم عاشورا کے روزہ رکھتے ہوں اور مہینوں میں سوائے رمضان کے مہینے کے روزے رکھتے ہوں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْهُ قَالَ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ.(مسلم)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول یہ ایک ایسا دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: حدیث۔ قال حین صام رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یوم عاشور ۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عاشور کا روزہ رکھا اور صحابہؓ کو بھی اس کے رکھنے کا حکم دیا تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ یوم عاشورا ایسا ہے کہ یہود و نصاریٰ اس کی تعظیم کرتے ہیں۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا اگلے سال میں زندہ رہا تو میں نویں کا بھی ساتھ روزہ رکھوں گا۔اس پر اجماع ہے صوم یوم عاشورا مسنون ہے البتہ اس میں اختلاف ہو گیا کہ یہ ابتداء فرض تھا یا مسنون تھا۔احناف کے نزدیک ابتداء فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی تھی۔لیکن استحباب باقی رہا اور شوافع کے نزدیک ابتداء ہی سے سنت تھا فرض نہیں تھا۔

نیز صوم یوم عاشورا کے مسنون ہونے کے تین درجے ہیں۔(۱) منفرداً۔(۲) مع الیوم التاسع۔(۳) مع الیوم التاسع والحادی عشر۔

تیسری صورت سب سے افضل ہے پھر دوسری صورت پھر پہلی صورت۔سوال بعض فقہاء نے تو صوم یوم عاشوراء منفرداً کو مکروہ لکھا ہے۔جواب مراد یہ ہے کہ باقی دو کے مقابلے میں مکروہ ہے۔مفضول ہے نہ یہ کہ مکروہ کا معروف معنی مراد ہے۔

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا یَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ لَیْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ. (متفق علیه)

ترجمہ: ام فضل بنت حارثؓ سے روایت ہے کہا کچھ لوگوں نے اس کے نزدیک عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے میں کلام کیا بعض نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ ہے بعض نے کہا روزہ نہیں ہے۔میں نے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر کھڑے ہوئے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پی لیا۔(متفق علیہ)

تشریح: حدیث وعن ام الفضل الخ کیسے عقلمندی سے کام لیا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزہ دار ہونے نہ ہونے میں جھگڑا ہو رہا تھا انہوں نے دودھ کا پیالہ پیش کر کے سب اختلاف ختم کر دیا۔صوم یوم عرفہ حجاج کے ماسوا سب کیلئے سب سے زیادہ مسنون اور افضل ہے۔حجاج کیلئے نہیں اس لئے کہ ضعف کی وجہ سے حج کے ارکان کو کما حقہ ادا نہیں کر سکے گا اور نیز تا کہ عبادۃ اور دعا میں خلل نہ ہو۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ذوالحجہ کے دہے کے روزے رکھے ہوں۔روایت کیا اسکو مسلم نے۔

تشریح: حدیث وعن عائشہؓ قالت الخ۔فی العشر سے ذی الحجہ کے ایام تسعہ مراد ہیں تغلیقاً عشرہ سے تعبیر کر دیا۔ورنہ یوم النحر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔سوال۔دوسری احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذوالحجہ کے مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھنے بھی ثابت ہیں تو پھر حضرت عائشہؓ کیسے نفی کر رہی ہیں۔

جواب۔حضرت عائشہؓ کی رؤیت ہی ہے۔وہ اپنے علم کے مطابق بیان کر رہی ہیں۔اس سے یہ لازم تو نہیں آتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیادہ روزے نہ رکھے ہوں۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَؓ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ یُرَدِّدُ هٰذَا الْکَلَامَ

حَتّٰی سَکَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ الدَّهْرَ کُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْقَالَ لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمَیْنِ وَیُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ وَیُطِیْقُ ذَالِکَ اَحَدٌ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ ذٰلِکَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَصُومُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمَیْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّیْ طُوِّقْتُ ذَالِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ فَهٰذَا صِیَامُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ وَصِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح روزے رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ناراض ہو گئے۔ جب عمرؓ نے آپ کی ناراضگی دیکھی کہا ہم اللہ سے راضی ہوئے جو ہمارا رب ہے اور اسلام سے راضی ہوئے کہ ہمارا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوئے کہ وہ ہمارے رسول ہیں۔ ہم اللہ کے غضب اور اس کے رسول کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں۔ عمرؓ اس بات کو بار بار کہنے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی دور ہوئی۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول جو شخص سارا سال روزے رکھتا ہے اس کا کیا حکم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔ عمرؓ نے کہا اس شخص کا کیا حکم ہے جو دو دن روزے رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی کون طاقت رکھتا ہے اس نے کہا اس کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے فرمایا یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے اس نے کہا اس شخص کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے فرمایا میں چاہتا تھا کہ مجھے اس بات کی طاقت دی جاتی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مہینہ میں تین روزے اور رمضان کے روزے رمضان تک یہ ہمیشہ کے روزے ہیں عرفہ کے دن کا روزہ مجھے امید اس کا ثواب اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک سال کے اس سے پہلے اور ایک سال کے اس کے بعد کے گناہ بخش دے گا اور عاشورہ کے دن کے روزے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے گناہ معاف کر دے گا روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: حدیث۔ وعن ابی قتادة الخ۔ سوال۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غضب کا منشاء سبب کیا تھا؟ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سامنے اپنی کیفیت کو بیان کرے تو اس سے سائل کے غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ تھا۔ س سائل کو چاہئے تھا کہ یوں سوال کرتا کہ میں کیسے روزے رکھوں تا کہ ہر سائل کو اس کے مناسب حال جواب دیا جائے لیکن اس نے یہ سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزوں کی کیفیت کیا ہے اگر اپنی کیفیت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے تو سائل یہ سمجھتا کہ یہی حکم ہے تو امت پر مشقت ہوتی۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے ہوئے۔

الغرض۔ حضرت عمرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غصے کو دیکھ کر پہچان گئے کہ کس وجہ سے غصے ہوئے ہیں تو یہ کلمات پڑھنا شروع کئے۔ رضینا باللہ ربا الخ۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے از خود ہی یہ سوال کیا کیف من یصوم الدهر کله' کہ صوم الدہر کی شرعی حیثیت کیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا صام ولا افطر۔ یعنی روزے نہیں رکھے اجر و ثواب نہ ملنے کی وجہ سے اور افطار نہیں کئے حسا روزے دار ہونے کی وجہ سے۔

مسئلہ صوم الدہر۔ صوم الدہر کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور تنزیلی۔ پھر حقیقی کی دو صورتیں ہیں۔ پورے سال کے روزے رکھے بمعہ ایام

خمسہ مہینہ عنھا کے۔ یہ صورت بالاجماع مکروہ ہے اور پورے سال کے روزے رکھے ایام خمسہ منہی عنھا کے ماسوا۔ احناف کے نزدیک یہ بھی مکروہ ہے۔ شوافع کے نزدیک جائز ہے۔ احناف کے نزدیک وجہ کراہت یہ ہے کہ یہ سبب بنیں گے ضعف کا جس کی وجہ سے دوسرے اہم امور میں خلل ہوگا اور نیز عادت بن جائے گی تو خلاف نفس نہیں ہوگا۔ تو پھر مقصود روزے کا حاصل نہیں ہوگا۔

صوم الدھر کی تنزیلی کا ذکر مابعد میں آ رہا ہے۔ قال کیف من یصوم یومین ویفطر یوماً ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی کون طاقت رکھ سکتا ہے ہر شخص اس کی طاقت نہیں رکھ سکتا کہ دو دن روزہ اور ایک دن افطار کرے حضرت عمرؓ نے فرمایا جو ایک دن روزہ ایک دن افطار کرے اس کی کیفیت کیا ہے فرمایا یہ تو صوم داوٗدی ہے۔

اس کی خوبی یہ ہے کہ نہ روزہ کی عادت پڑے گی اور نہ انکار ہوگا۔ آگے عمرؓ نے فرمایا جو ایک دن روزہ دو دن افطار کرتا ہے اس کی کیفیت کیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں پسند کرتا ہوں کہ اس کی مجھے طاقت مل جائے گویا کہ یہ پسندیدہ ہے۔ آگے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفقت فرماتے ہوئے بتلایا کہ ہر مہینے کے تین روزے یہ پورے سال کے روزے ہیں۔ صوم الدھر تنزیلی یہی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔ من جاء بالحسنه فله عشر امثالها کے ذریعہ پورے ہو جائیں گے۔ یہ مہینے میں تین روزے لاعلی التعیین مستقل مستحب ہے اور ایام بیض کے روزے مستقل مستحب ہے۔ جب روزے رکھنے ہی ہیں تو ایام بیض میں رکھو۔ ایام بیض میں رکھنے سے دونوں مستحب ادا ہو جائیں گے۔ باقی ایام بیض کون سے ہیں اس کے بارے میں دو قول ہیں۔ (۱) تیرہ، چودہ، پندرہ کی تاریخ۔ پہلی بارہ، تیرہ، چودہ کی تاریخ۔ پہلا راجح ہے ان کو ایام بیض اس لئے کہتے ہیں ان دنوں میں چاند کی روشنی زیادہ ہونے کی وجہ رات کو روشنی ہوتی ہے۔ فرمایا یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے سنہ ماضیہ (سابقہ) اور سنہ لاحقہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس پر سوال یہ ہے کہ سنہ ماضیہ کے گناہوں کا کفارہ ہونا تو صحیح ہے۔ سنہ لاحقہ جو آنے والا سال ہے اس نے اس میں ابھی گناہ کئے ہیں نہیں تو یہ روزہ اس کیلئے کفارہ کیسے بن گیا؟

جواب۔ سنہ لاحقہ کی مغفرت کا معنی یہ ہے کہ ان گناہوں سے حفاظت ہو جاتی ہے جو اس نے آئندہ سال کرنے ہوتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ سنۃ مافیہ کا اتنا اجر و ثواب ملتا ہے کہ اگر سنہ لاحقہ کے گناہ ہوتے تو معاف ہو جاتے۔ باقی صوم یوم عرفہ یہ یوم عاشورا سے زیادہ افضل ہے۔ صوم یوم عاشورا سے صرف ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ. (مسلم)

ترجمہ: ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا اس دن میں پیدا ہوا ہوں اور اس روز مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ مُّعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت معاذہ عدویہؓ سے روایت ہے کہا اس نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے متعلق تین روزے رکھتے تھے اس نے کہا ہاں میں نے کہا مہینے کے کون سے دنوں میں روزے رکھتے تھے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینہ میں کون سے دن ہوں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ

رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے اس نے اس کو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہوگا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعن ابی ایوب انصاری اس میں صوم الدھر تنزیلی کی ایک اور صورت کا بیان ہے۔ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا اس میں کلام ہے کہ یہ چھ روزے متوالیا ہیں یا متفرقاً۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں تا کہ صیام رمضان سے مشابہت نہ ہو باقی آئمہ ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِیْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى. (متفق علیه)

ترجمہ: ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دن روزہ رکھنا منع ہے۔ فطر اور اضحیٰ کے دن۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت نبیشہ ہذلیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: حدیث۔ وعن نبشیة الهذلی۔ ایام تشریق میں روزہ رکھنا مکروہ ہے حاجی کیلئے بھی اور غیر حاجی کیلئے بھی متمتع ہو یا غیر متمتع ہو۔ عند الشوافع حاجی متمتع رکھ سکتا ہے یہ حدیث احناف کی تائید کرتی ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهُ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهُ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا بعد بھی روزہ رکھے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی هریره ۔ لایصوم احدکم یوم الجمعه الخ اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں خلاف اولیٰ ہے۔ نہی کا منشاء سوء اعتقادی کا سد باب ہے تا کہ کہیں آنے والی نسلیں یہ نہ سمجھ لیں کہ جمعہ کا روزہ فرض ہے۔

شب جمعہ میں قیام سے نہی کی علت یہ بھی سد الباب الفساد ہے۔ باقی شب جمعہ میں تبلیغی اجتماع ہوتے ہیں یہ من حیث الانتظام ہیں کوئی حکم شرعی ہونے کی حیثیت سے نہیں ہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِیْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِیْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ. (مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راتوں کے درمیان جمعہ کی رات کو خاص قیام کیلئے اور جمعہ کے دن کو دنوں کے درمیان روزے کیلئے خاص نہ کرو مگر یہ کہ جمعہ کا دن ایسے دن میں آ جائے جس دن روزہ رکھتا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ

سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو ستر سال کی مسافت تک آگ سے دور کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِؓ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَاللّٰهِ اَلَمْ اُخْبِرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلا تفعلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَيْکَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِکَ عَلَيْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَيْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِکَ عَلَيْکَ حَقًّا لَاصَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِکَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاؤدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ وَّاقْرَأْ فِیْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذَالِکَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کیا کر روزہ رکھ افطار بھی کر اور سو بھی اور قیام بھی کر تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے۔ تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ جس نے ہمیشہ کا روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا۔ ہر ماہ کے تین روزے ہمیشہ کے روزوں کے ثواب رکھتے ہیں۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھا کر ہر ماہ میں قرآن پڑھا کر میں نے کہا مجھے اس نے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا روزہ رکھ افضل روزہ داؤدؑ کا روزہ ہے ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا اور ہر سات راتوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھ لیا کر اور اس پر زیادہ نہ کر۔ (متفق علیہ)

تشریح: حدیث۔ وعن عبداللہ اقرء القرآن فی کل شهر یہ ان کیلئے حکم ہے جن کا قرآن کے ساتھ کثرت اشتغال نہیں۔ جن کا اشتغال ہے وہ اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

الفصل الثانی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِ ثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ (رواه الترمذی والنسائی)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے۔

تشریح: الفصل الثانی۔ حدیث ۲۰، ۲۱ سوال۔ ماقبل میں ایک حدیث گزری ہے جس سے معلوم ہوتا ہے رات کے اعمال دن سے پہلے پہلے اور دن کے اعمال رات ہونے سے پہلے آسمان کی طرف اٹھا دیئے جاتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر سوموار اور جمعرات کو عرض اعمال ہوتا ہے؟

جواب: ایک ہے رفع اور ایک ہے عرض۔ رفع ہر دن میں ہر رات میں ہوتا ہے اور عرض سوموار اور جمعرات کو ہوتا ہے۔

حدیث ۲۴۔ ایام بیض کا مصداق جو راتوں کی صفت تھی اس کو دنوں سے تعبیر کر دیا جیسے یوم عاشور۔ ای یوم لیلۃ العاشیرہ۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو اعمال اللہ کے حضور پیش

کئے جاتے ہیں پسند کرتا ہوں میرے اعمال پیش ہوں جب کہ میں روزہ دار ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ (رواه الترمذی والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر اگر تو مہینہ کے تین روزے رکھے تو تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھ۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنِّسَائِیُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اِلٰی ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے کے اول دنوں میں تین روزے رکھتے اور جمعہ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا ہے ابوداؤد نے الی ثلثۃ ایام تک۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَیْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ میں ہفتہ اتوار اور سوموار کا روزہ رکھتے اور دوسرے مہینہ میں منگل وار بدھ وار اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسُ (رواه ابو داؤد و النسائی)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا کہ میں ہر مہینہ کے تین روزے رکھوں۔ ان میں سے پہلا سوموار یا جمعرات کا ہو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ مُسْلِمِ الْقُرَشِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لَا هْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ یَلِیْهِ وَكُلَّ اَرْبَعَاءَ وَخَمِیْسَ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ (رواه ابو داؤد والترمذی)

ترجمہ: حضرت مسلم قرشیؓ سے روایت ہے کہا میں نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزوں کے متعلق فرمایا تیرے اہل کا تجھ پر حق ہے۔ رمضان کے روزے رکھ لے اور ان دنوں کے جو اس کے متصل ہیں اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھ لے پس اس وقت تو نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْكُمْ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْعُوْدَ

شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ. (رواه احمد وابو داؤد و الترمذی و ابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسرؓ اپنی بہن صماء سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرضی روزوں کے علاوہ ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو۔ اگر تم میں سے کوئی انگور کا پوست یا کسی درخت کی لکڑی پائے اس کو چبالے۔ روایت کیا اس کو احمدؒ ابوداؤدؒ ترمذیؒ ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور آگ کے درمیان آسمان و زمین کی مسافت کے قریب خندق بنا دیتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ.

ترجمہ: حضرت عامر بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردیوں میں روزے رکھنا غنیمت باردہ ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث مرسل ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں ما من ایام احب الی اللہ باب الاضحیہ میں ذکر کی جا چکی ہے۔

الفصل الثالث

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ تشریف لائے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن تم روزہ کیوں رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا یہ بہت بڑا دن ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن موسیٰؑ اور اس کی قوم کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کیا تھا تو موسیٰؑ نے شکر کے طور پر اس دن روزہ رکھا۔ ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم موسیٰؑ کے ساتھ تم سے زیادہ لائق ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)

تشریح: عن ابن عباسؓ ماھذالذی تصومونہ الخ۔ سوال ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف یہود کی خبر کی وجہ سے روزہ رکھنا شروع کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے یہ بعید ہے۔ جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

روزہ رکھنا محض یہود کی خبر کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ وحی کی وجہ سے تھا اور نیز یہود کے ساتھ توافق کی وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ موسیٰ کے ساتھ توافق کی وجہ سے تھا۔اس پر قرینہ لفظ احق واولیٰ ہے۔ سوال۔اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری محرم میں ہوئی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ربیع الاول میں ہوئی ہے۔ جواب مراد یہ ہے کہ جب پہلی مرتبہ محرم میں آئے تو یہود کو دیکھا کہ یوم عاشور کا روزہ رکھتے تھے۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنوں میں زیادہ ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھتے اور فرماتے یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں۔ میں ان کی مخالفت کرنا پسند رکھتا ہوں۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

تشریح: حدیث وعن ام سلمہ الخ۔سوال ماقبل والی حدیث میں ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے نہی آئی ہے اور اس حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھتے تھے جواب۔ ماقبل میں جو نہی آئی وہ صحابہ کو تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ امۃ کے عمل میں مشابہت بالیہود ہونے کا احتمال ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل میں نہیں۔اس لئے یہ نہی امت کو ہے اور یہاں اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے عمل کا بیان ہے۔ سوال۔ ماقبل میں آیا کہ یوم السبت میں روزہ نہ رکھو اور اس کی علت تشبیہ بالیہود بتائی اور اس حدیث میں آیا کہ ہفتہ اور اتوار کا دن مشرکین کی عید کے دن ہیں۔اس میں کھاتے پیتے تھے۔ بظاہر تعارض ہے۔ جواب یہود کے دو طبقے تھے ایک وہ جو ہفتہ کے دن روزہ رکھتے تھے (۲) ہفتہ کے دن خوشیاں مناتے اور کھاتے پیتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہفتہ کے دن روزہ رکھتے تھے تاکہ یہود کے ایک گروہ کی مخالفت ہو۔ جو گروہ اس دن میں میلہ مناتے تھے اور خوشیاں مناتے تھے۔ جواب۔(۲) نہی تب ہے جب اس دن کی عظمت کی وجہ سے روزہ رکھا جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن کی عظمت کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے بلکہ مخالفت یہود کی وجہ سے رکھتے تھے اور نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روزہ رکھنا منفرداً نہیں تھا بلکہ مع الیوم الاحد تھا۔لہٰذا یہ کوئی ممنوع نہیں۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَ لَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ. (مسلم)

ترجمہ: جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم فرماتے اس کی ترغیب دیتے اور ہماری خبر گیری کرتے۔اس موقعہ پر پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نہ تو عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ منع فرمایا اور نہ ہماری خبر گیری کی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ (رواہ النسائی)

ترجمہ: حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہا چار چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں چھوڑیں۔ عاشورہ کا روزہ ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے اور ہر ماہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت پڑھنا۔ روایت کیا اس کو نسائی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ (رواہ النسائی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے

روزے سفر اور حضر میں نہیں چھوڑتے تھے۔ روایت کیا اس کو نسائی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَیْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

تشریح: حدیث لکل شئی زکوۃ الخ۔ ہر چیز کی زکوٰۃ علم کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّکَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِ ثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَاهَا جِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا (رواه احمد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے کہا گیا اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں فرمایا سوموار اور جمعرات کو اللہ ہر مسلمان شخص کو بخش دیتا ہے۔ مگر ان دو شخصوں کو نہیں بخشتا جو آپس میں لڑے ہوئے اور ترک ملاقات کئے ہوئے ہیں فرماتا ہے ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ رَوَى الْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے ایک دن روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اس قدر فاصلہ کردیتا ہے جیسے ایک کوا جو اڑ رہا ہے جبکہ وہ بچہ سے بوڑھا ہو کر مر جائے۔ جس قدر مسافت طے کرے گا اس قدر اس کے اور جہنم کے درمیان بُعد ہوگا۔ روایت کیا اس کو احمد اور روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے۔

باب

گزشتہ ابواب سے متعلق متفرق مسائل کا بیان

الفصل الاول

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّیْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِیَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا تمہارے پاس کھانے کیلئے کچھ ہے ہم نے کہا نہیں فرمایا پھر میں روزے سے ہوں پھر ایک دوسرے دن ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ہمیں حیس ہدیہ بھیجا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو دکھلاؤ فرمایا میں نے صبح روزے کے ساتھ کی تھی پھر کھالیا۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: حدیث۔عن عائشۃؓ قالت دخل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم فقال الخ۔اس حدیث سے متعلق چند مسائل ہیں۔نفلی روزے کی نیت کیلئے تبییت شرط ہے یا نہیں مسئلہ گزر چکا۔(۲) نفلی روزہ انسان توڑ سکتا ہے یا نہیں؟ احناف کی مشہور روایت یہ ہے کہ اگر عذر ہو تو توڑنا جائز ہے ورنہ نہیں۔البتہ عذر تعمیم ہے خواہ معمولی بھی ہو معمولی عذر بھی توڑنے کا باعث بن جاتا ہے۔
باقی جن احادیث میں یہ مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفلی روزہ توڑا احناف اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ وہ عذر کی وجہ سے توڑا تھا۔
مسئلہ: اس کی قضا لازم ہوگی یا نہیں؟ احناف کے نزدیک ہوگی شوافع کے نزدیک نہیں ہوگی۔احناف کی دلیل آیت ولا تبطلوا اعمالکم ہے کہ جتنا روزہ ہو چکا وہ ایک عمل ہے اگر باقی نہیں رکھ سکا تو اس کی قضا بتمامہ ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَآئِہٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ فَاِنِّیْ صَآئِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی غَیْرَ الْمَکْتُوْبَۃِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَیْمٍ وَّاَھْلِ بَیْتِھَا.(بخاری)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے ہاں داخل ہوئے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں اور مکھن لائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجوروں کو اس کے برتن میں اور گھی کو اپنی مشک میں رکھ لو میرا روزہ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ایک کونہ میں فرض نماز کے علاوہ پڑھی اور ام سلیم اور اس کے گھر والوں کیلئے دعا کی۔روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَھُوَ صَآئِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَآئِمٌ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کو کھانے کیلئے بلایا جائے جب کہ اس کا روزہ ہو وہ کہہ دے میرا روزہ ہے۔ایک روایت میں ہے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کو بلایا جائے چاہئے کہ وہ قبول کرے اگر وہ روزہ دار ہے چاہئے کہ وہ دعا کرے اور اگر اس کا روزہ نہیں ہے کھانا کھالے روایت کیا اس کو مسلم نے۔

عَنْ اُمِّ ھَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ جَاءَ تْ فَاطِمَۃُ فَجَلَسَتْ عَلٰی یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ ھَانِئٍ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَجَاءَ تِ الْوَلِیْدَۃُ بِاِنَاءٍ فِیْہِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْہُ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ نَاوَلَہٗ اُمَّ ھَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَکُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ لَھَا اَکُنْتِ تَقْضِیْنَ شَیْئًا قَالَتْ لَا فَلَا یَضُرُّکِ اِنْ کَانَ تَطَوُّعًا . رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِیِّ نَحْوُہٗ وَفِیْہِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَا اِنِّیْ کُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْرُ نَفْسِہٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ.

ترجمہ: حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے کہا فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف بیٹھ گئیں ام ہانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف تھی ایک لونڈی ایک برتن لائی جس میں کچھ پینے کی چیز تھی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ برتن پکڑوا دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پیا پھر ام ہانی کو پکڑا دیا۔ اس نے اس سے پیا کہنے لگی اے اللہ کے رسول میں نے افطار کیا جبکہ میں روزے سے تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کسی چیز کی قضا کر رہی تھی۔ اس نے کہا نہیں فرمایا اگر روزہ نفلی تھا تجھے کچھ نقصان نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد و ترمذی اور دارمی نے۔ احمد اور ترمذی کی ایک روایت میں اسی طرح ہے اور اس میں ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں روزے سے تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفلی روزے والا اپنے نفس کا امیر ہے۔ اگر چاہے روزہ رکھے اگر چاہے افطار کردے۔

تشریح: حدیث نمبر۴۔ عن ام ھانیؓ حاصل یہ ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں اور آ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھ گئیں اور ام ھانی دائیں جانب بیٹھ گئیں تو اسی اثناء میں ایک جاریہ شربت کا ایک پیالہ لے کر آئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے پیا اور پھر ام ھانی کو دے دیا انہوں نے بھی پیا ھانیؓ کہنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو روزہ دار تھی۔ میں نے اس کو توڑ دیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تم کسی روزہ کی قضا کر رہی تھیں انہوں نے کہا نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر نفلی روزہ ہے تو پھر تجھے نقصان نہیں دیتا۔ فلا یضرک ان کان تطوعا۔

شوافع اس کا معنی کرتے ہیں کہ قضا واجب نہیں اور اسی طرح اگلی روایت میں ہے الصائم المتطوع امیر لنفسہ ان شا صام وان شاء افطر۔ ان شت صلالت وان شت افطری۔ جواب فلا یضرک کا معنی یہ ہے کہ مواخذہ اخروی نہیں ہوگا اور مواخذہ حکم دنیاوی تو ہے ہی کہ قضا ہوگی قضا کی نفی نہیں کی۔ حضرت ام ھانی گھبرائی ہوئی تھیں اس لئے فرمایا لا یضرک۔ جواب (۲) فتح مکہ بالا جماع رمضان میں ہوا تھا تو یہ کیسے صوم نفل ہو سکتا ہے۔

جواب: الصائم المتطوع امیر لنفسہ ان شاء صام وان شاء افطر۔ یہ اختیار ابتداء ہے نہ کہ بقاء اگر توڑے گا تو جائز ہے لیکن قضا کرنا پڑے گی یہ ایسے ہی ہے کہ کوئی نفلی حج شروع کردے تو اسے شوافع تم بھی کہتے ہو کہ اس کو پورا کرنا ہے اگر شروع کر کے توڑ دیا تو اس کی قضا لازم ہے وما ھو جوابکم فھو جوابنا۔ نیز احتیاط کا مقتضی بھی یہی ہے قضا واجب ہو۔

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اِقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

ترجمہ: حضرت زہری عروہؓ سے وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہا حضرت عائشہؓ نے میں اور حفصہؓ دونوں روزے سے تھیں ہمارے سامنے ایک ایسا کھانا آیا ہم اس کو پسند کرتی تھیں ہم نے اس سے کھالیا حفصہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول ہم دونوں روزے سے تھیں ہمارے سامنے ایک کھانا لایا گیا جس کو ہم نے پسند کیا ہم نے کھالیا فرمایا ایک دوسرا دن اس کے بدلہ میں قضا کرو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے ایک جماعت حفاظ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے زہری کے واسطہ سے اس کو مرسل بیان کیا ہے اور انہوں نے اس میں عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور ابوداؤد نے اس کو زمیل مولیٰ عروہ عن عائشہ کی روایت سے ثابت کیا ہے۔

تشریح: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حفصہ روزہ دار تھیں ہمارے سامنے ہمارا پسندیدہ کھانا لایا گیا ہم نے

اس کو کھالیا حضرت حفصہؓ نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ ہم روزہ دار تھیں ہم نے کھانا کھالیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی قضا کرو۔ اقضیا یوماً اخر مکانہ۔ باقی اس کی سند پر اعتراض کر دیا کہ یہ مرسل ہے۔ مرسل روایت ہمارے نزدیک قابل حجت ہے۔

شوافع کی دلیل۔ یہی حدیث عائشہؓ ہے اس میں قضا کا ذکر نہیں ہے۔ جواب (۱) عدم ذکر عدم وجود کو مستلزم نہیں۔

جواب۔ طحاوی کی روایت میں یہ لفظ ہیں۔ ساصوم یوماً آخر الخ شوافع کی دوسری دلیل۔

وَعَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَدَعَتْ لَهٗ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِی فَقَالَتْ اِنِّی صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰی یَفْرَغُوْا . (رواه احمد والترمذی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت ام عمارہ بنت کعبؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر داخل ہوئے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کھانا منگوایا۔ آپ نے فرمایا کھا اس نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے دار کے پاس جس وقت کھانا کھایا جائے فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ کھانے والے فارغ ہوں۔ روایت کیا اس کو احمدؒ ترمذیؒ ابن ماجہ اور دارمی نے۔

الفصل الثالث

عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَتَغَدّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَدَاءَ یَا بِلَالُ قَالَ اِنِّی صَائِمٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِی الْجَنَّةِ اَشَعَرْتَ یَا بَلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ یُسَبِّحُ عِظَامُهٗ وَیَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهٗ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ .

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کھانا کھاؤ اس نے کہا میں روزہ سے ہوں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا بہترین رزق جنت میں ہے اے بلال تجھے علم ہے روزے دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں فرشتے اس کیلئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جب تک اس کے پاس کھانا کھایا جائے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

باب لیلة القدر

لیلۃ القدر کا بیان

الفصل الاول

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق

راتوں میں تلاش کرو۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُءْ يَاكُمْ قَدْ تَوَّاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ خواب میں لیلۃ القدر دکھلائے گئے۔ آخری سات راتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری خوابوں کو متفق دیکھتا ہوں جو تم میں تلاش کرنے والا ہو تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر تلاش کرو۔ نویں رات کو کہ باقی رہے ساتویں رات کو کہ باقی رہے۔ پانچویں رات کو کہ باقی رہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: حدیث۔ وعن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال التمسوھا فی العشر الاواخر الخ۔ اس پر اشکال ہے کہ اگر رمضان 30 یوم کا ہو تو یہ راتیں شفع بنتی ہیں نہ کہ وتر جب کہ حکم طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کا ہے۔ جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد ۲۹ دن کے لحاظ سے فرمایا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ۲۹ دن کا مہینہ ہونا تو ضروری اور یقینی ہے جبکہ ۳۰ ویں دن کا ہونا یقینی نہیں۔ نیز اس صورت میں طاق راتیں بنیں گی اور طاق راتوں میں ہی بالا جماع شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَّمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اطَّلَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اِعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اِعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَآءٍ وَّطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) فِي الْمَعْنٰى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْبَاقِيْ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے شروع عشرہ میں اعتکاف کیا پھر دوسرے عشرہ میں ترکی خیمہ میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک نکالا فرمایا میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا لیلۃ القدر کو تلاش کرتا تھا۔ پھر میں نے دوسرے عشرہ کا اعتکاف کیا میرے پاس فرشتہ آیا اس نے کہا آخری عشرے میں لیلۃ القدر ہے جو میرے ساتھ اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو وہ آخری عشرے کا اعتکاف کرے۔ میں یہ رات دکھلایا گیا تھا پھر میں بھلایا گیا میں نے اپنے

آپ کو دیکھا کہ میں کیچڑ میں سجدہ کرتا ہوں۔اس کی صبح کو۔اس کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔راوی نے کہا اس رات بارش ہوئی مسجد کی چھت کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی وہ ٹپک پڑی۔میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان دیکھا اکیسویں رات کی صبح کو۔(متفق علیہ) فقیل لی انہانی العشر الاواخر تک مسلم کے لفظ ہیں۔باقی حدیث کے لفظ بخاری کیلئے ہیں۔عبداللہ بن انیس کی روایت میں ہے۔تیئیسویں رات ہے۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: حدیث۔وعن ابی سعید للخدری الخ۔ثم انسیتھا یعنی اس کی تعیین میں بھلا دیا گیا ہوں۔

وَعَنْ زِرِّبْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاکَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ مَنْ یُّقِمِ الْحَوْلَ یُصِبْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَّا یَتَّکِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِیْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِکَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰیَةِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَهَا.(مسلم)

ترجمہ:حضرت رزین حبیش ؓ سے روایت ہے کہا میں نے ابی بن کعب سے سوال کیا۔میں نے کہا تیرا بھائی ابن مسعود کہتا ہے جو پورا سال قیام کرے وہ لیلۃ القدر کو پالے گا۔ابی بن کعب نے کہا اللہ اس پر رحم فرمائے۔اس نے ارادہ کیا کہ لوگ اعتماد نہ کریں خبردار اس نے جانا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے اور وہ آخری دہے میں ہے اور رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔پھر ابی بن کعب نے قسم کھائی اور اس میں ان شاء اللہ نہ کہا۔لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے۔میں نے کہا اے ابو منذر کس دلیل سے کہتے ہو۔کہا اس کی علامت کے سبب یا کہا اس نشانی کے سبب جو ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی۔اس دن سورج بغیر روشنی کے طلوع ہوتا ہے۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: حدیث۔وعن زرین حبیش۔ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مکمل سال قیام اللیل سے شب قدر مل جائے گی امام صاحب کا یہی قول ہے کہ شب قدر پورے سال میں دائر ہے۔حضرت ابی بن کعبؓ نے ابن مسعودؓ کے قول کی توجیہ کی کہ ان کو سب کچھ معلوم ہے۔یہ بھی معلوم ہے کہ رمضان میں ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ عشرہ اخیر میں ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ ۲۷ ویں کی رات ہے پھر قسم اٹھا کر کہا کہ وہ ۲۷ ویں کی رات ہے۔انہوں نے صرف اس وجہ سے کہا ہے تا کہ لوگ صرف ۲۷ ویں رات پر اکتفا اور بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں۔حضرت زرین حبیش نے کہا آپ کس دلیل کی بناء پر قسم اٹھا کر کہہ رہے ہیں کہ شب قدر ۲۷ کی رات ہے۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا اس علامت دلیل کی بناء پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلائی ہے وہ یہ کہ اس دن سورج اس طرح طلوع ہوگا کہ اس کی شعاع نہیں ہوگی۔شب قدر یہ صرف اس امت کی خصوصیت ہے۔وجہ یہ ہوئی کہ صحابہؓ نے عرض کیا کہ پہلے لوگوں کی عمریں زیادہ تھیں اور ان کی عبادتیں بھی زیادہ تھیں ہماری عمریں بھی تھوڑی ہیں جس کی وجہ سے ہماری عبادتیں بھی تھوڑی ہوں گی۔تو اس پر آیت نازل ہوئی ''انا انزلنا فی لیلة القدر'' الی آخر السورۃ قدر بمعنی عظمت وشرافت وجہ تسمیہ کہ یہ رات عظمت والی ہے یا اس وجہ سے کہ عبادت اس رات میں عظمت والی ہے۔یا اس وجہ سے کہ اس رات میں عبادت کرنے والا خود ذا قدر بن جاتا ہے۔قدر بمعنی تنگی ہو پھر معنی ہوگا اس رات کی تعیین میں تنگی کر دی ہے بیان نہیں کیا یا فرشتوں کے کثرت سے اترنے کی وجہ سے زمین تنگ ہو جاتی ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ یہ لیلۃ القدر اب بھی باقی ہے یا نہیں۔بالاجماع باقی ہے۔

امام صاحب کے نزدیک جمیع سنہ میں دائر ہے اور جمہور کے نزدیک رمضان میں ہے پھر رمضان میں راجح یہ ہے کہ اخیری عشرے میں ہے۔اخیری عشرے میں پھر طاق راتوں میں پھر طاق میں ۲۷ ویں رات میں ہے۔تعیین کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔۲۱ ویں ۲۳

ویں ۲۷ویں ۲۹ویں لیکن یہ تعیین نہیں ہے کہ انہی دنوں میں ہوگی۔لیکن اکثر ۲۷ویں رات میں ہوتی ہے۔
باقی رہی یہ بات کہ لیلۃ القدر کی کوئی علامت بھی ہے یا نہیں۔جواب۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف علامات منقول ہیں۔ مثلاً ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس دن سورج کی شعائیں کما ینبغی نہیں ہوں گی۔باقی ایک حدیث میں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ اگلی صبح بارش ہوئی اور میں سجدہ کررہا ہوں کیچڑ میں تو یہ علامت ۲۱ویں رات میں ظاہر ہوئی۔ممکن ہے اس دفعہ لیلۃ القدر ۲۱ کو ہو۔باقی پانی کھارے سے میٹھے کی طرف بدل جانا یا درختوں کا سجدہ کرنا یہ علامت حدیث سے ثابت نہیں ہے البتہ بعض بزرگوں سے ایک علامت منقول ہے کہ اس دن عبادت میں جی لگے گا اور عبادت کی طرف میلان ہوگا بس جس کا دل جس دن میں عبادت کے اندر لگ جائے سمجھ لے کہ یہ لیلۃ القدر ہے۔ہماری درخواست ہے کہ جس کو نصیب ہو جائے وہ ہمیں بھی دعاؤں میں یاد رکھے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں جتنی کوشش کرتے اتنی اس کے غیر میں نہ کرتے۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيٰ لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں اپنی تہبند کو مضبوط باندھتے۔پوری رات جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔(متفق علیہ)

الفصل الثانی

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَیُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول خبر دیجئے اگر میں جان لوں کہ شب قدر کون سی رات ہے تو اس میں کیا کہوں فرمایا تو کہہ اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔مجھے معاف فرما۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْفِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلَاثٍ اَوَاخِرِ لَيْلَةٍ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس لیلۃ القدر کو انتیسویں رات اور ستائیسویں رات کو اور پچیسویں اور تیئیسویں رات کو یا آخری رات کو تلاش کرو۔روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا لیلۃ القدر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر رمضان میں ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا سفیان اور شعبہ نے ابواسحاق سے موقوف ابن عمر پر۔

تشریح: وعن ابن عمرؓ قال سئل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن ليلة القدر فقال هي في كل رمضان الخ۔ ھی فی کل رمضان کے دو مطلب ہیں۔ رمضان کو منصرف بھی پڑھا گیا ہے اور غیر منصرف بھی۔ اگر رمضان کا لفظ غیر منصرف ہو تو کل اجزاء کیلئے ہوگا اور معنی یہ ہوگا کہ لیلۃ القدر سارے رمضان میں ہوتی ہے۔ (دائر ہوتی ہے) اور اگر منصرف ہو تو کل کا لفظ افرادی ہوگا تو معنی یہ ہوگا کہ لیلۃ القدر ہر رمضان میں ہوتی ہے تا قیامت۔ رمضان دون رمضان کے ساتھ مختص نہیں۔

لیلۃ القدر کے حصول کا ایک طریقہ اعتکاف ہے اس لئے اب یہاں سے اعتکاف کا بیان ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي بَادِيَةً اَكُوْنُ فِيْهَا وَاَنَا اُصَلِّي فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ قِيْلَ لِابْنِهٖ كَيْفَ كَانَ اَبُوْكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهٖ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن انیسؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جنگل میں رہتا ہوں اور میں اس میں اللہ کے شکر کی خاطر نماز پڑھتا ہوں۔ مجھے ایک رات کا حکم فرمائیں کہ میں اس رات کو اس مسجد میں آیا کروں فرمایا تو ستائیسویں رات کو اس مسجد میں آ۔ عبداللہ کے بیٹے سے کہا گیا تیرا باپ کس طرح کرتا تھا۔ اس نے کہا میرا باپ مسجد میں داخل ہوتا تھا۔ جب نماز عصر ادا کرتا اس سے کسی کام کی خاطر نہ نکلتا حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھ لیتا۔ جب صبح کی نماز پڑھ لیتا۔ اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر پاتا۔ اس پر بیٹھ جاتا اور اپنے جنگل میں پہنچ جاتا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

الفصل الثالث

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تا کہ ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دیں۔ مسلمانوں کے دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے تھے اور لیلۃ القدر کی پہچان اٹھالی اور شاید کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہو اس کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو شب قدر کی اطلاع کرنے آیا تھا کہ فلاں اور فلاں شخص نے جھگڑا کیا۔ انتیسویں اور ستائیسویں اور پچیسویں میں تلاش کرو۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْقَائِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ

عِيْدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِ هِمْ بَا هٰى بِهِمْ مَلَائِكَتُهٗ فَقَالَ يَا مَلَا ئِكَتِي مَاجَزَاءُ اَجِيْرٍو فّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبُّنَا جَزَاؤُهٗ اَنْ يُّوَ فّٰى اَجْرُهٗ قَالَ مَلاَ ئِكَتِي عَبِيْدِي وَاِمَا ئِي قَضَوْا فَرِيْضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَآءِ وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لاَ جِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَا تِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًالَهُمْ .رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ .

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت لیلۃ القدر ہوتی ہے تو فرشتوں کی جماعت میں جبریلؑ اترتے ہیں۔ ہر بندے کیلئے دعا بخشش کرتے ہیں جو اللہ کا ذکر کھڑے ہو کر کرے یا بیٹھ کر اور جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے اپنے عمل کو پورا کیا۔ فرشتوں نے عرض کی اے ہمارے رب اس کا بدلہ اس کے کام کی پوری مزدوری دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو میرے بندوں اور لونڈیوں نے فرض کو ادا کیا جو ان پر فرض کیا تھا پھر وہ اپنے گھروں سے عیدگاہ کی طرف نکلے دعا کے ساتھ پکارتے ہوئے مجھے میری عزت کی قسم میری بزرگی اور جو داور میرے بلند مقام کی قسم کہ میں انکی دعا قبول کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واپس لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا ہے اور تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اپنے گھروں کی طرف پھرتے ہیں اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

باب الا عتکاف

اعتکاف کا بیان

اعتکاف تین قسم پر ہے۔(۱) واجب نذر والہ۔(۲) سنت مؤکدہ۔(۳) نفل

واجب جس اعتکاف کی نذر مانی جائے اس کا کرنا واجب ہے۔ سوال نذر کے صحیح ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ عبادت ہو اور عبادت مستقلہ ہو اور اس کے نوع میں سے کوئی فرد فرض واجب ہو جبکہ اعتکاف کا کوئی فرد بھی فرض واجب نہیں ہے تو اس کی نذر صحیح نہیں ہونی چاہئے جواب اس کی تصحیح کیلئے مختلف جواب دیئے گئے ہیں۔ جواب۔ بعض نے کہا یہ نماز میں قعدہ اخیرہ کی طرح ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ وقوف عرفہ کی طرح ہے۔ ابن ہمام نے صحیح جواب یہ دیا کہ نذر کے عام ضابطے سے اعتکاف مستثنیٰ ہے۔

سنت موکدہ۔ اخیری عشرہ رمضان کا اعتکاف یہ سنت مؤکدہ ہے اور علی الکفایہ ہے علی العین نہیں۔ کفایہ اس لئے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام صحابہ کرامؓ اعتکاف نہیں کرتے تھے۔ نفل جو ان دونوں کے ماسوا ہو وہ اعتکاف نفل ہے اعتکاف واجب کیلئے اور سنۃ مؤکدہ کیلئے صوم کا ہونا بالا جماع ضروری ہے۔ البتہ اعتکاف نفل کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے کہ روزہ شرط ہے یا نہیں؟ اس میں احناف کا اختلاف ہے اور اس اختلاف کا مدار ایک اور اختلاف پر ہے۔ وہ یہ کہ ایک یوم سے کم کا اعتکاف صحیح ہے یا نہیں۔ بعنوان آخر اعتکاف کیلئے پورے دن کا اعتکاف ضروری ہے یا اس سے کم کا بھی جائز ہے۔

قاضی ابو یوسفؒ فرماتے ہیں ایک دن سے کم کا جائز نہیں ہے اور امام محمدؒ فرماتے ہیں ایک گھڑی کا بھی اعتکاف صحیح ہے۔ لہٰذا قاضی ابو یوسف کے نزدیک نفلی اعتکاف کیلئے صوم شرط ہے اور امام محمد کے نزدیک شرط نہیں ہے۔ باقی اس حدیث پر اشکال ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تا وفات اعتکاف کیا اور ایک دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سال اعتکاف نہیں کیا۔

جواب-۱: اکثر واغلب کے اعتبار سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے۔
جواب-۲: جس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعتکاف چھوڑا تھا اسی سال شوال میں اس کی قضا کر لی تھی تو گویا کہ قضا ہوا ہی نہیں۔
سوال: اس مواظبت بدوں ترک کا مقتضیٰ یہ ہے کہ یہ واجب ہو؟
جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ترک تو ثابت ہوا اور نیز صحابہؓ کے ترک پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا اور وجوب تب ثابت ہوتا جب مواظبت کے ساتھ ترک پر انکار ہوتا۔

الفصل الاول

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهٖ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دہے میں اعتکاف کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فوت کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے اعتکاف کیا۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرَئِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بھلائی کے لحاظ سے بہت سخی تھی اور رمضان میں بہت سخاوت کرتے تھے۔ جبریلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رمضان کی شب کو ملاقات کرتے۔ جبریلؑ کے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے۔ جبرئیلؑ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلائی کے ساتھ بہت سخی پاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت ریح مرسلہ (چلتی ہوئی ہوا) سے زیادہ ہوتی تھی۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عباسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجود الناس بالخیر الخ۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں میں سے زیادہ سخی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سخاوت کے اوقات میں سے سب سے زیادہ وہ وقت ہوتا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں ہوتے تھے۔ معلوم ہوا کہ رمضان میں صدقہ کرنا زیادہ افضل ہے۔

(اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت جود کو بیان کیا گیا ہے۔ جود کے تین درجے ہیں۔ جود اور سخاوت میں تھوڑا سا فرق ہے۔ جود اعطی ما ینبغی بلاعوض کو کہتے ہیں اور جود بایں معنی انتہائی دشوار ہے بخلاف سخاوت کے کہ اس میں دینے والے کی غرض کو دخل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جواد تو کہہ سکتے ہیں سخی نہیں کہہ سکتے تو پہلی صفت کا حاصل یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو زیادہ دینے والے تھے۔ یہ پہلا درجہ ہے۔ سوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجود الناس کیسے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تو دو ماہ تک آگ نہیں جلائی جاتی تھی؟ جواب آگ کا دو مہینہ تک نہ جلنا یہ اسی صفت جودت ہی کی وجہ سے تو تھا حتی کہ حضرت بلالؓ کو مقرر کیا تھا کہ اگر میرے پاس کوئی سائل آئے اور میرے پاس کچھ نہ ہو تو قرض لے کر دے دینا۔ دوسرا جود رمضان کے مہینہ میں ہوتا۔ اس مہینہ میں اس جود کا اضافہ ہو جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت میں انبساط اور فرحت ہوتی تجلیات کا الٰہیہ عکس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑتا۔

تیسرا درجہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات رمضان شریف میں جبریلؑ سے ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کے جود میں اور اضافہ ہو جاتا تھا اس کو حضرت عباسؓ نے ایک تشبیہ سے سمجھایا کہ ریح مرسلہ یعنی تیز ہوا سے بھی زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت تھی مطلب یہ ہے کہ ریح مرسلہ کے منافع کم تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت کے منافع زیادہ تھے۔ باقی اس حدیث کی باب الاعتکاف کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ اس میں جبرئیلؑ کی آمد کا تذکرہ ہے اور جبرئیلؑ دور کیلئے رمضان میں آتے تھے اور اعتکاف بھی رمضان میں ہوتا ہے اس وجہ سے باب الاعتکاف کے ساتھ مناسب ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ كَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَكَانَ یَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہر سال ایک بار قرآن پڑھا جاتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دوبارہ پڑھا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال میں دس دن اعتکاف کرتے اور جس سال فوت ہوئے اس میں بیس دن اعتکاف فرمایا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: حدیث (۳)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس سال وفات ہوئی اس سال رمضان میں دو مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع جبرئیلؑ دور کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰی اِلَیَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر مبارک قریب کر دیتے اور میں کنگھی کر دیتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل نہ ہوتے۔ مگر انسانی حاجت کیلئے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن عائشةؓ قالت كان رسول الله اذا اعتكف۔ حاجت کی دو قسمیں ہیں حاجۃ طبعیہ جیسے بول و براز اور حاجۃ شرعیہ جیسے صلوۃ الجمعہ یا طہارۃ واجبہ بصورت غسل جنابہ اس کے علاوہ کسی اور طہارت کیلئے نہیں نکل سکتا۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَؓ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَیْلَةً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے پوچھا کہ میں نے جاہلیت میں نذر کی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر پوری کر۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عمرؓ ان عمر سأل النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال كنت نذرت فی الجاهلیه الخ اس حدیث کے تحت دو مسئلے ہیں۔ مسئلہ نمبر (۱) زمانہ جاہلیت میں کسی نے نذر مانی ہو اور وہ موافق اسلام ہو تو مشرف باسلام ہونے کے بعد اس کا ایفاء ضروری ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک اس کا ایفاء مستحب ہے اور ضروری نہیں ہے اور عند الشوافع واجب ہے۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے کہ اس میں فاوف نذرک جواب یہ امر استحباب کیلئے ہے نہ کہ وجوب کیلئے اور اگر وہ نذر معصیت ہو تو اس کا پورا کرنا جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اعتکاف نذر کیلئے صوم ضروری ہے یا نہیں ضروری ہے اسی پر اجماع ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر والے اعتکاف کیلئے صوم ضروری نہیں ہے اس لئے کہ صوم دن میں ہوتا ہے اور حضرت عمرؓ نے رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی؟ جواب حضرت عمرؓ نے ایک دن اور ایک رات کی نذر مانی تھی۔ بعض رواۃ نے صرف لیلۃ کا ذکر کر دیا ہے اور بعض نے یوما کا ذکر کیا اور نیز دوسری کتب میں ہے لیلہ کا اعتکاف دونوں کے مجموعہ کا تھا۔

جواب نسائی کی روایت میں ہے صم واعتکف عدم ذکر عدم وجود کو مستلزم نہیں۔ نیز جب اختلاف چل ہی پڑا تو رکھنا افضل ہے۔

الفصل الثانی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَ وَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ .

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کرتے۔ ایک سال اعتکاف نہ فرمایا جب آئندہ سال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهٖ (رواہ ابو داؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: الفصل الثانی۔ وعن عائشہؓ قالت کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اذا ارادان یعتکف الخ اس حدیث پر ایک سوال ہے کہ اس پر اجماع ہے کہ ۲۰ رمضان کو غروب شمس سے پہلے پہلے مسجد کے اندر داخل ہو تو تب عشرہ شمار ہوگا اور اعتکاف سنۃ مؤکدہ ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۱ کی فجر کے بعد اعتکاف کی جگہ پر جاتے۔ تو یہ حدیث سب آئمہ کے خلاف ہوئی۔ جواب معتکف سے مراد مسجد نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مسجد کے اندر تیار کی گئی جگہ مراد ہے۔ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعتکاف تو رات ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ لیکن اس رات مسجد کے عام حصے میں رہے پھر صبح کو نماز پڑھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلوت والی جگہ پر تشریف لے گئے۔ اس پر اشکال یہ ہے کہ کم از کم اتنا تو مستحب ہونا چاہئے کہ پہلی رات مسجد کے عام حصے میں گزارے۔ حالانکہ فقہاء نے یہ کہیں بھی نہیں لکھا؟

جواب: صلی الفجر سے مراد ۲۱ ویں کی فجر نہیں بلکہ ۲۰ ویں کی فجر مراد ہے۔ اب معتکف سے مراد مسجد ہی ہے اس پر بھی اشکال ہے کہ پھر یہ مستحب ہونا چاہئے کہ ۲۰ ویں کی فجر کے بعد مسجد میں رہنا چاہئے۔

جواب: پہلا جواب ہی صحیح ہے۔ عبارۃ اسی پر دال ہے۔ دوسرا جواب منطبق نہیں ہوگا اس لئے کہ اس سے لازم آئے گا کہ نماز مسجد سے باہر پڑھتے تھے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَايُعَرِّجُ يَسْئَالُ عَنْهُ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو بیمار کی بیمار پرسی چلتے چلتے فرماتے ٹھہر کر عیادت نہ فرماتے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: حدیث۔ وعنها قالت کان النبی صلی الله علیه وآله وسلم یعون المریض وهو معتکف الخ۔ بالا جماع اگر معتکف حاجت طبیعت کو پورا کرنے کیلئے گیا اور پھر ایسا کام کر لیا یعنی مریض کی عیادت وغیرہ کر لی تو جائز ہے۔ بصورت

دیگر اعتکاف ٹوٹ جائے گا یعنی اگر بقصد مریض کی عیادت کیلئے گیا اسی طرح نماز جنازہ کیلئے گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اس لئے کہتے ہیں کہ اگر معتکف سے کسی سے ملنا ہو یا جنازہ وغیرہ پڑھنا ہو تو معتکف کہہ دے کہ میں فلاں وقت میں حاجت شرعیہ یا طبیعہ کیلئے آتا ہوں اس میں مل لینا اور چلتے چلتے ملے کھڑا نہ ہو اگر قصداً اسی کام کیلئے گیا تو یہ اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةِ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَالَا بُدَّمِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا سنت طریقہ سے یہ بھی ہے کہ اعتکاف والا کسی بیمار کی عیادت نہ کرے اور نماز جنازہ میں حاضر نہ ہو اور اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے اور نماز جنازہ میں حاضر نہ ہو اور اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے اور نہ ہی مباشرت کرے اور اعتکاف کی جگہ سے کسی کام کیلئے نہ نکلے مگر جس کے بغیر چارہ نہیں روزے کے بغیر اعتکاف نہیں اور اعتکاف جامع مسجد کے بغیر نہیں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: حدیث۔ وعنہا معتکف کیلئے حکم شرعی یہ ہے (بطور وجوب کے) کہ وہ مریض کی عیادت نہ کرے الخ اور فی مسجد جامع باعتبار لغت کے مراد ہے نہ کہ باعتبار عرف کے۔ یعنی جس میں پانچوں نمازیں بالجماعۃ ہوتی ہوں۔

حدیث یعتکف نفسہ عن الذنوب الخ بچا رہتا ہے گناہوں سے تعامل الحسنات کلہا۔ وہ نیکیاں جن کو اعتکاف کی وجہ سے نہیں سکتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

الفصل الثالث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ اَوْ يُوْضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بچھونا بچھایا جاتا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے آپ کی چارپائی توبہ ستون کے پیچھے رکھی جاتی۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں فرمایا وہ گناہوں سے بندر ہتا ہے۔ نیکیاں کرنے والے کی طرح اس کی نیکیاں جاری کی جاتی ہیں۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

کتاب فضائل القران
قرآن کے فضائل کا بیان

کتاب الصوم کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ رمضان میں روزہ بھی رکھنا ہے اور قرآن کی تلاوت بھی کرنی ہے اور تلاوت کا شوق ہوگا فضائل کی وجہ سے اس لئے اس کے بعد کتاب فضائل القرآن لائے۔

الفصل الاول

عَنْ عُثْمَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت عثمانؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور سکھائے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذَالِكَ قَالَ اَفَلَايَغْدُوْا اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَاُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے ہم سایہ دار چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے فرمایا تم میں سے کون وادی بطحان کی طرف ہر روز جانا پسند کرتا ہے۔ یا عقیق کی طرف۔ بڑی کوہان والی دو اونٹنیاں لائے رشتہ داری کو نہ توڑے اور گناہ بھی نہ کرے ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ہم سب دوست رکھتے ہیں۔ فرمایا کیا تم میں سے مسجد میں نہیں جاتا جو دو آیتیں اللہ کی کتاب کی پڑھے یا سکھائے تو یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار سے بہتر ہیں۔ آیتوں کی گنتی اونٹنیوں کی گنتی سے بہتر ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: حدیث۔ وعن عقبہ بن عامر۔ سوال۔ ایک آیۃ بھی دنیا و مافیھا سے بہتر ہے یہ خیر من ناقتین کیسے فرمایا۔ جواب یہ بتلانا مقصود ہے کہ استغال بالقرآن زیادہ بہتر ہے اشتغال بالدنیا سے کسب معاش وغیرہ سے یہ بطور مثال سے سمجھانا مقصود ہے ورنہ تو ایک آیت بھی دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَّقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا گھر کی طرف پھرے یہ بات پسند کرتا ہے کہ گھر میں تین حاملہ اونٹنیاں ہوں اور موٹی تازی۔ ہم نے عرض کیا ہاں فرمایا تین آیتیں نماز میں پڑھنا تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا ماہر لکھنے والے نیک بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو شخص قرآن اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر قرآن کی تلاوت مشکل ہے اس کیلئے دو ثواب ہیں۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسم کے آدمیوں پر رشک جائز ہے ایک وہ کہ اللہ نے اسے قرآن دیا وہ رات کو قیام کرتا ہے اور دن کو۔ دوسرا شخص کہ اللہ نے اس کو مال دیا وہ دن رات خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَىؓ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ.

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے مسلمان کی مثال ترنج جیسی ہے جس کی خوشبو اور کھانا طیب ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ جس کی خوشبو نہیں اور اس کا مزہ شیریں ہے۔ منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا تُمے کی سی ہے جس کی خوشبو نہیں اور ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحانہ کی سی ہے جس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے قرآن پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کی مثال اترنج کی سی ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی اور اس پر عمل کرنے والے کی مثال کھجور کی سی ہے۔

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بعض قوموں کو اس کتاب کی بدولت بلند مقام عطا فرماتا ہے اور بعض قوموں کو اس کی بدولت پست کر دیتا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّؓ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ بِا اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ

وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيٰ قَرِيْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهُ وَلَمَّا اَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰ وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا اَرٰهَا قَالَ اَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ .

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر نے کہا جب وہ رات کو سورہ بقرہ پڑھتا تھا اس کا گھوڑا بندھا ہوا تھا گھوڑے نے کودنا شروع کر دیا۔ اسید خاموش ہو گیا تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا حضرت اسید نے پھر تلاوت شروع کی گھوڑا پھر کود پڑا جب چپ ہوتے تو وہ بھی آرام سے کھڑا ہوتا جب پھر پڑھنے لگتے تو پھر کودنا شروع کیا۔ حضرت اسید نے پڑھنا موقوف کر دیا اور آپ کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا اسید ڈرا کہ گھوڑا اس پر نہ چڑھ جائے اور اس کو تکلیف نہ دے پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا بادل کی مانند ایک چیز کو دیکھا کہ اس میں چراغوں کی مانند ہے۔ جب اسید نے صبح کا یہ سارا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پڑھتا اے ابن حضیر پڑھتا تو اے ابن حضیر اسید نے کہا اے اللہ کے رسول میں ڈرا کہ گھوڑا بچے کو نہ روند دے۔ یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا میں نے اس کو سر کا لیا اور آسمان کی طرف دیکھا تو اس پر ایک بادل کی مانند اس میں چراغ ہیں میں نکلا یہاں تک کہ میں نے نہ دیکھا اس کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جانتا ہے یہ کیا تھا کہا نہیں فرمایا یہ فرشتے تھے تیری قرآن کی تلاوت سننے آئے تھے اگر تو پڑھتا رہتا تو صبح تک فرشتے رہتے اور لوگ ان کی طرف دیکھ لیتے اور وہ ان سے نہ چھپتے تو صبح تک فرشتے رہتے اور لوگ ان کی طرف دیکھ لیتے اور وہ ان سے نہ چھپتے بخاری اور مسلم کی روایت ہے یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں یوں ہے۔ عرجت فی الجو کے بدلے فخرجت صیغہ متکلم کے۔

تشریح: حدیث۔ یا ابن حضیر یہاں امر بقاء کیلئے ہے انشاء کیلئے نہیں ہے معنی یہ ہے پڑھتے رہنا تھا۔

وَعَنِ الْبَرَاءِؓ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَّرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی سورہ کہف کی تلاوت کرتا تھا اس کی ایک جانب میں گھوڑا دو رسیوں میں بندھا ہوا تھا اس گھوڑے کو ایک بادل نے ڈھانک لیا وہ قریب قریب ہوتا گیا اس کے گھوڑے نے اچھلنا شروع کر دیا وہ شخص صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سکینہ تھی تیرے قرآن پڑھنے کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔ (متفق علیہ)

تشریح: یا ابن حضیر حدیث۔ سکینہ ایسی کیفیت جو جالب الاطمینان اور دافع للاضطراب ہو یہ بادل کی صورت میں متمثل ہوئی تھی۔

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰىؓ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ اُصَلِّىْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ"(پ ۹ . رکوع ۱۷) ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِى الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِىَ السَّبْعُ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِىْ اُوْتِيْتُهٗ. (بخاری)

ترجمہ: ابوسعید بن معلیؓ سے روایت ہے کہا میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا۔ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہ دیا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں نماز پڑھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کو جواب دو اور ان کے حکم کی اطاعت کرو جب پکاریں۔ پھر فرمایا کیا میں تجھ کو قرآن کی بہت بڑی سورہ نہ سکھاؤں اس سے پہلے کہ تو مسجد سے باہر نکلے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو قرآن کی بہت بڑی سورت سکھلاؤں گا۔ فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العلمین ہے وہ سات آیتیں میں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم جو میں دیا گیا ہوں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَّقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگتا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قرآن پڑھو وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفاعت کرنے والا ہوگا۔ چمکتی ہوئی دو سورتیں پڑھو سورہ بقرہ اور آل عمران۔ یہ دونوں قیامت کے دن بادل ہوں گی یا دونوں سایہ کرنے والی چیزیں ہیں۔ پرندوں کی صف باندھی ہوئی دو ٹکڑیاں ہیں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورہ بقرہ پڑھو۔ اس پر عمل کرنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت ہے اور باطل لوگ اس پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا. (مسلم)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قرآن اور اس کے پڑھنے والوں کو قیامت کے درمیان لایا جائے گا اور جو اس کے ساتھ عمل کرتے تھے سارے قرآن سے پہلے سورہ بقرہ ہوگی اور آل عمران گویا

کہ وہ دو ٹکڑے ہیں بادل کے یا وہ سیاہ بادل کے ٹکڑے ہیں کہ ان کے درمیان چمک ہے یا وہ صف باندھے ہوئے جانوروں کی دو ٹکڑیاں ہیں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاالْمُنْذِرِ اَتَدْرِىْ اَىُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِىْ اَىُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ" قَالَ فَضَرَبَ فِىْ صَدْرِىْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ. (مسلم)

ترجمہ: ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اباالمنذر کیا تجھ کو معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں جو آیت تیرے ساتھ بڑی ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے فرمایا اے اباالمنذر تو جانتا ہے کونسی آیت اللہ کی کتاب میں تیرے ساتھ بڑی ہے میں نے کہا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا فرمایا تجھ کو اے اباالمنذر علم خوشگوار ہو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ وَكَّلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِىْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَىَّ عِيَالٌ وَلِىْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَؓ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِىْ فَاِنِّىْ مُحْتَاجٌ وَعَلَىَّ عِيَالٌ لَّا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّه قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِى اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ" (پ۳. ركوع ۲) حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِىْ كَلِمٰتٍ يَّنْفَعُنِىَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ وَتَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ. (بخاری)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ پر چوکیدار مقرر کیا ایک شخص آیا اس نے اس غلہ سے پلہ بھرنا شروع کیا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا میں تجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ اس نے کہا میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ عیال کا نفقہ ہے اور میرے لئے بہت حاجت ہے ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ تیرے قیدی کا کیا حال ہے۔ جو گزشتہ رات پکڑا تھا میں نے کہا اللہ کے رسول اس نے سخت حاجت اور عیالداری کی شکایت کی میں نے اس پر رحم کیا میں نے اسے چھوڑ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار اس نے تجھ سے جھوٹ بولا اور دوبارہ پھر آئے گا میں نے یقین کیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ میں اس کا منتظر رہا وہ پھر آیا اور اس نے غلہ سے پلہ بھرنا شروع کر دیا میں نے اس کو پکڑا میں نے کہا کہ میں تجھ کو اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دے میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ ایک کنبہ کی ذمہ داری ہے میں دوبارہ نہ آؤں گا میں نے اس پر پھر رحم کیا میں نے اسے چھوڑ دیا میں نے صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے قیدی کو کیا ہوا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے سخت حاجت کی شکایت کی اور عیال داری کی اور میں نے رحم کیا اور اسے چھوڑ دیا فرمایا خبردار رہو۔ اس نے جھوٹ بولا اور دوبارہ پھر آئے گا مجھے یقین ہو گیا کہ وہ آئے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ آئے گا میں پھر منتظر رہا وہ آیا غلہ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑا میں نے کہا میں تجھ کو اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا اور تیسری بار کی آخر ہے تو نے کہا میں اب کے نہیں آؤں گا۔ پھر آیا اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دے میں تجھ کو چند کلمے سکھلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تجھ کو نفع دے گا جب تو اپنے بستر پر جگہ پکڑے تو آیۃ الکرسی کو پڑھ واللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ختم آیت تک اللہ کی طرف سے تجھ پر ہمیشہ ایک نگہبان مقرر ہو گا اور تمہارے پاس کوئی شیطان قریب نہیں ہو گا۔ صبح تک میں نے اس کو پھر چھوڑ دیا میں نے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے قیدی کا کیا ہوا۔ میں نے کہا میرے قیدی نے مجھے چند کلمے سکھلائے کہ مجھ کو ان کے سبب اللہ تعالیٰ نفع دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار اس نے سچ کہا اور وہ جھوٹا ہے تجھ کو معلوم ہے وہ کون ہے جس سے تو مخاطب تھا تین رات سے میں نے کہا نہیں فرمایا شیطان تھا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جبریلؑ بیٹھے ہوئے تھے کہ جبریلؑ نے اوپر کی طرف سے دروازہ کھولنے کی آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا جبریلؑ نے کہا یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا۔ اس دروازہ سے ایک فرشتہ اترا جبریلؑ نے کہا یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین کی طرف نہیں اترا اس فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور کہا خوش ہو تم دو نوروں کے ساتھ جو تمہیں دیئے گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی کو یہ دونوں نہیں دیئے گئے۔ فاتحہ الکتاب اور سورہ بقر کا آخر تو اس کا کوئی حرف نہیں پڑھے گا۔ مگر تو اس کا ثواب دیا جائے گا یا تیری دعا قبول کی جائے گی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ مَنْ قَرَأَ بِھِمَا فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ.(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جوان کو رات کو پڑھے گا وہ اس کو کفایت کرتی ہیں۔(متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِالْکَھْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے وہ دجال کے شر سے بچایا جائے گا۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ.(رواہ مسلم وَرَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ)

ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اس بات سے کہ ایک رات میں قرآن کی تہائی پڑھے صحابہ نے عرض کیا کہ کس طرح قرآن کی تہائی پڑھے فرمایا۔قل ھو اللہ احد قرآن کی تہائی کے برابر ہے۔روایت کیا اسکو مسلم نے اور بخاری نے ابوسعید سے۔

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَکَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلَاتِھِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذَالِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَّصْنَعُ ذَالِکَ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ.(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کرتا تھا اور اس میں قل ھو اللہ احد پڑھتا جب واپس لوٹے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی فرمایا اس سے پوچھو یہ کیوں کرتا ہے اس سے پوچھا اس نے کہا میں اس لئے کرتا ہوں کہ اس میں رحمٰن کی صفت ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں کہ اسی کو ہی پڑھوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو خبر دو کہ اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّکَ اِیَّاہُ اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ (رواہ الترمذی ورواہ البخاری معناہ)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول میں قل ھو اللہ احد کو دوست رکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری اس سورہ سے دوستی تجھ کو جنت میں داخل کرے گی۔روایت کیا اس کو ترمذی نے اور بخاری نے اس کے معنی روایت کئے ہیں۔

وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَۃَ لَمْ یُرَ مِثْلُھُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا جو آیتیں اتاری گئی ہیں آج رات ان کی مانند کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو اپنے بستر پر لیٹتے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملاتے اور اس میں پھونکتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر ان ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکتا پھیرتے سر اور چہرے سے شروع کرتے اور بدن کی اگلی جانب سے ایسا تین بار کرتے۔ روایت کیا اس کو بخاری مسلم نے۔ ابن مسعود کی حدیث ذکر کریں گے جس کے الفاظ ہیں میں لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج میں ان شاء اللہ تعالیٰ۔

الفصل الثانی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَ الرَّحِمُ تُنَادِي اَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ. (رواه في شرح السنة)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی۔ ایک قرآن بندوں سے جھگڑے گا۔ قرآن کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ دوسری امانت عرش کے نیچے ہوگی۔ تیسری رشتہ داری وہ منادی کرے گی خبردار جس نے مجھے ملایا اللہ اس کو ملائے گا اور جس نے مجھ کو توڑا اللہ اس کو توڑے گا روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا

(رواه احمد والترمذی و ابو داؤد والنسائی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صاحب قرآن کو کہا جائے گا قرآن پڑھ اور چڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا ٹھہر کر پڑھ پڑھ تیرا مقام آخری آیت پر ہے جو تو پڑھے گا۔ روایت کیا اس کو احمدؒ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں قرآن سے کچھ نہیں وہ

ویران گھر کی مانند ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں جس کو میری یاد سے قرآن باز رکھے اور مجھ سے مانگنے سے تو میں اس کو اس سے بہتر دیتا ہوں جو مانگنے والے کو دیتا ہوں۔ اللہ کے کلام کی بزرگی باقی کلاموں پر ایسے ہے جیسے کہ اللہ کی بزرگی تمام مخلوق پر ہے روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ کِتٰبِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِیْمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا.

ترجمہ: ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے اس کے عوض نیکی ہے اور نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لازم ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔ ترمذی نے کہا سند کے لحاظ سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَ النَّاسُ یَخُوْضُوْنَ فِی الْاَحَادِیْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَکُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ کِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَابَعْدَکُمْ وَ حُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَکَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَی الْهُدٰی فِیْ غَیْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ وَهُوَ ذِکْرُ الْحَکِیْمِ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ هُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَ لَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلُقُ عَنْ کَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا یَنْقَضِیْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَکَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَیْهِ هَدٰی اِلٰی صِرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ رَوَاهُ لِتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ اَسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَهِیَ الْحَارِثُ مَقَالٌ .

ترجمہ: حارث اعورؓ سے روایت ہے کہا میں مسجد کے پاس سے گزرا لوگ بے فائدہ باتوں میں مشغول تھے میں حضرت علیؓ کے پاس گیا میں نے ان کو خبر دی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کیا انہوں نے یہ بات کی میں نے کہا ہاں حضرت علیؓ نے فرمایا خبردار میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا کہ عنقریب ایک فتنہ ہوگا تو میں نے عرض کی اس فتنہ سے خلاصی کیونکر ہوگی اے اللہ کے رسول فرمایا اللہ کی کتاب کہ اس میں تمہارے پہلوں کی خبر ہے اور اس چیز کی جو تم سے پیچھے ہیں اور اس میں اس چیز کا حکم ہے جو تمہارے درمیان واقع ہے اور فرق کرنے والا ہے حق و باطل کے درمیان۔ بے ہودہ نہیں جس متکبر نے اس قرآن کو چھوڑا اللہ اس کو ہلاک کرے گا اور جس نے اس کے غیر سے ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گمراہ کرے گا وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے وہ نصیحت حکمت کے ساتھ ہے اور سیدھی راہ ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس کی اتباع کے سبب خواہشیں باطل کی طرف کج نہیں ہوئیں اور نہ قرآن کی زبان سے دوسری زبانیں ملتی ہیں اور اس سے علماء سیر نہیں ہوئے اور اس کو بار بار پڑھنے سے اس کا مزہ پرانا نہیں ہوتا اور اس کے نکات ختم نہیں ہوتے۔ قرآن ایسا ہے کہ جن بھی نہ ٹھہر سکے جب انہوں نے سنا یہاں تک کہ کہا ہم نے عجیب قرآن سنا۔ ہدایت کی طرف راہ بتاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے جس نے اس کے موافق کہا اس نے سچ کہا اور جس نے اس کے موافق عمل کیا وہ ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے ساتھ حکم کیا اس نے انصاف کیا جس نے اس کی طرف بلایا وہ سیدھی راہ دکھایا گیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند مجہول ہے اور حارث میں کلام ہے۔

وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُ هُ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا. (رواہ احمد وابو داود)

ترجمہ: حضرت معاذ جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے احکام پر عمل کرے اس کے ماں باپ قیامت کے دن تاج پہنائے جائیں گے اور اس کی روشنی سے زیادہ ہوگی جیسے دنیا کے گھروں میں سورج تمہارے گھروں میں ہو تو تمہارا کیا گمان ہے اس شخص کے ساتھ جس نے قرآن کے ساتھ عمل کیا۔ روایت اس کو احمد اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اگر قرآن کو چمڑے میں لپیٹا جائے اور آگ میں ڈالا جائے تو نہ جلے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

تشریح: حدیث (۱) سوال۔ قرآن پاک کا نہ جلنا یہ تو مشاہدہ کے خلاف ہے۔ جواب یہ معجزہ تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص تھا۔ جواب (۲) مراد اس سے انسان کا دل ہے کہ جس دل میں قرآن ہوگا وہ جہنم کی آگ میں نہیں جلے گا۔ جواب (۳) مراد اس سے بوقت تحدی ہے کفار کی طرف سے عام حالات میں ایسا نہیں ہوتا۔ واقعہ۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے پاس ایک عیسائی آیا اور کہا کہ ہم انجیل کو آگ میں ڈالتے ہیں اور تم قرآن کو آگ میں ڈالو جو جل جائے گا وہ باطل پر اور جو بچ جائے گا وہ حق پر ہوگا۔ حضرت عبدالعزیز دہلویؒ نے کہا کہ نہیں ہم ایسا پسند نہیں کرتے کہ قرآن کو آگ میں ڈال دیں اور خود پیچھے ہو کر بیٹھ جائیں۔ ایسا کرتے ہیں کہ تم بھی انجیل کو لے کر سینے سے لگا کر آگ میں چلو اور میں بھی قرآن کو سینے سے لگا کر آگ میں چلتا ہوں۔ جو جل جائے گا وہ باطل پر ہوگا اور جو بچ جائے گا وہ حق پر ہوگا۔

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَحفص بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِى لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِىِّ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ.

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو یاد کیا اس کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام جانا اس کو اللہ جنت میں داخل کرے گا اور گھر کے دس آدمیوں کے بارہ میں اس کی شفاعت قبول ہوگی وہ سب ایسے ہی ہوں گے جن کیلئے آگ واجب ہوگی۔ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی او۔ابن ماجہ اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے حفص بن سلیمان قوی راوی نہیں۔ حدیث میں ضعیف ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُفِى الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَآ اُنْزِلَتْ فِى التَّوْرَاةِ وَلَافِى الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِى الزَّبُوْرِوَلَا فِى الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِىْ اُعْطِيْتُهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَرَوَى الدَّارِمِىُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو فرمایا تم نماز کس طرح پڑھتے ہو اس نے سورہ فاتحہ پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تورات اور انجیل اور زبور میں اور نہ ہی قرآن میں ایسی کوئی سورہ نہیں اتاری گئی۔ سورہ فاتحہ سات آیتیں ہیں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور وہ قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے ما انزلت تک اور ابی بن کعب کا ذکر نہیں کیا۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَأُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَ هُوَ فِىْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِیَ عَلٰى مِسْكٍ (راوه التر مذى والنسائى وابن ماجة)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو قرآن اور اس کو پڑھو۔ قرآن پڑھنے اور سیکھنے اور قیام کرنے والے کیلئے قرآن کی مثال ایسے ہے کہ مشک کی تھیلی بھری ہوئی ہے کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پہنچتی ہے۔ اس شخص کا حال جس نے قرآن سیکھا اور سویا اور وہ اس کے پیٹ میں ہے اس تھیلی کی مانند ہے جو مشک پر باندھی گئی ہے روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِىِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِىَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِىَ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالدَّرِمِىُّ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح حٰمٓ المومن الیٰ الیه المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھے ان کی برکت سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھے وہ ان کی برکت سے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَىْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِىْ دَارٍ

ثَلاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ . رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالدَّرِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے قرآن کو دو ہزار برس پہلے لکھا۔ کتاب میں دو آیتیں اتاریں سورہ البقرہ کو ان کے ساتھ ختم کیا جس مکان میں تین رات تک وہ آیتیں پڑھی جائیں اس کے نزدیک شیطان نہیں آتا۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین آیتیں سورہ کہف سے پڑھے دجال کے فتنہ سے بچایا جائے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَ تِهَا قِرَاءَ ةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّرِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کیلئے دل ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے۔ جو اس کو پڑھتا ہے اللہ اس کیلئے دس قرآن کے برابر ثواب لکھتا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

تشریح: حدیث۔ سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے کئی وجھوں سے (۱) ایمان کی صحت، عقیدہ آخرت پر یہ مشتمل ہے۔

(۲) عقیدہ آخرت کے دلائل علی وجہ الاتم سورہ یٰسین میں مذکور ہیں۔ حدیث ۴۲ وعن العرباض۔

مسبحات جو سبح سے شروع ہوتی مثلاً سبح باسم ربع الاعلی سبحان الذی للسریٰ اسبح لله مافی السموات وعنها لم یتفن کا معنی خوش آوازی ہے۔ بشرطیکہ قواعد کا لحاظ ہو۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ ويٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يَّنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا (رواه الدارمی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے ایک ہزار برس پہلے سورہ طٰہٰ اور یٰسین پڑھی جس وقت فرشتوں نے سنا تو کہا جس امت پر یہ نازل ہوگا ان کیلئے خوشی ہے اور جس دل میں یہ محفوظ ہوگا اس کیلئے اور جو زبانیں اس کو پڑھیں گی ان کیلئے خوش حالی ہے روایت کیا اس کو دارمی نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُبْنُ اَبِیْ خَثْعَمٍ الرَّاوِی يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِی الْبُخَارِیَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حٰمٓ الدخان رات کو پڑھتا ہے صبح کرتا ہے اس حال میں کہ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن ابی

خثعم اس حدیث کا راوی ضعیف ہے محمد نے کہا یعنی بخاری نے کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَحٰمٓ الدُّخَانَ فِىْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ضَعِيْفٌ وَّهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِىُّ يُضَعَّفُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات کو حٰم الدخان پڑھے اس کو بخش دیا جاتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ہشام ابوالمقدام حدیث میں ضعیف راوی ہے۔

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُالْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِىُّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَّقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات پڑھتے تھے۔ فرماتے ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے اور دارمی نے بطریق ارسال کے خالد بن معدان سے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِى الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِىَ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ (رواہ احمد والترمذی وابوداو والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں ایک تیس آیتوں کی سورہ ہے اس نے ایک شخص کی شفاعت کی یہاں تک کہ اس کیلئے بخشش کی گئی اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ روایت کیا اس کو احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَبِىْ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَآءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَّهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَّقْرَأُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِىَ الْمَانِعَةُ هِىَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے ایک نے قبر پر خیمہ لگایا اور ان کو معلوم نہ تھا یہ قبر ہے اس میں ایک شخص تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتا ہے۔ جب اس نے پوری کر لی تو خیمہ لگانے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کرنے والی ہے اور نجات دینے والی اللہ کے عذاب سے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالدَّرِمِىُّ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَافِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِى الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت الٓمٓ تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ

الملک پڑھتے تھے۔ روایت کیا اس کو احمد ترمذی اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اسی طرح محی السنہ نے شرح السنہ میں کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور مصابیح میں یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَازُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت اور انس بن مالک سے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ اذا زلزلت آدھے قرآن کے برابر ہے اور قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور قل یایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِااللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّ جِيْمِ فَقَرَ ا ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَ ةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَکٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِىَ وَاِنْ مَاتَ فِىْ ذٰلِکَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِىْ كَانَ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ کہے میں پناہ پکڑتا ہوں سننے والے اور جاننے والے کے ساتھ شیطان مردود سے پھر سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے اللہ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو اس کیلئے دعا کرتے ہیں اور بخشش مانگتے ہیں ان کے گناہوں کی شام تک اگر اس دن مر جائے تو وہ شہید ہوگا اور جو شخص ان آیتوں کو پڑھے شام کے وقت وہی مرتبہ ہے اس کیلئے روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِّاَتَىْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِىَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِىْ رِوَايَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے اس سے پچاس برس کے گناہ دور کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ کہ اس پر قرض ہو روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے دارمی کی ایک روایت میں ہے۔ پچاس بار الا ان یکون علیہ دین نہیں ذکر کیا۔

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَا شِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَمِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِىْ ادْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِکَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ لِتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سونے کا ارادہ کرے اپنے بستر پر دائیں کروٹ لیٹے۔ سو بار قل ہو اللہ حد پڑھے قیام کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے بہشت میں داخل ہو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ

وَجَبَت قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ ؟ قَالَ الْجَنَّةُ (رواہ مالک والترمذی والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قل ھو اللہ احد پڑھتے سنا فرمایا واجب ہوئی میں نے کہا کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت۔ روایت کیا اس کو مالک اور ترمذی اور نسائی نے۔

وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَآ اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَآءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ (رواہ الترمذی وابوداود والدارمی)

ترجمہ: حضرت فروہ بن نوفلؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا اے اللہ کے رسول مجھ کو کچھ سکھاؤ کہ جب میں اپنے بستر پر جاؤں تو وہ پڑھوں فرمایا قل یا ایھا الکفرون اس لئے کہ وہ مشرک سے بے زار ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے۔

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَّظُلْمَةٌ شديد فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ويقول يا عقبة تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما. (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابوا کے درمیان چلے جا رہے تھے ہمیں سخت ہوا اور آندھی نے گھیرا آپ نے پناہ پکڑنی شروع کی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ساتھ اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ اور ان دونوں سورتوں کے ساتھ کسی پناہ پکڑنے والے نے ان کی مانند پناہ نہیں پکڑی۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةِ مَطَرٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ ؟ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (رواہ الترمذی وابوداود والنسائی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن خبیبؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے بارش اور اندھیری میں نکلے ہم نے آپ کو پایا فرمایا کہ میں نے کہا میں کیا کہوں فرمایا قل ھو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس صبح اور شام کو تین بار کہہ۔ تجھ کو ہر چیز سے کفایت کریں گی روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (رواہ احمد والنسائی والدارمی)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول سورہ ہود اور سورہ یوسف پڑھوں۔ فرمایا ہرگز نہ پڑھے گا تو کچھ جو بہت پوری ہو اللہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق سے۔ روایت کیا اس کو احمد نسائی اور دارمی نے۔

الفصل الثالث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَآئِبَهٗ وَغَرَآئِبُهٗ فَرَآئِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے معانی بیان کرو اور اس کے غرائب کی پیروی کرو اس کے غرائب اس کے فرائض ہیں اور اس کی حدیں۔

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا نماز میں پڑھنا نماز کے غیر میں پڑھنے سے افضل ہے۔ نماز کے غیر میں قرآن پڑھنا بہت ثواب کا حامل ہے تسبیح وتکبیر ہے۔ تسبیح بہت ثواب رکھتی ہے للہ دینے سے اور اللہ کیلئے دینا بہت ثواب رکھتا ہے روزہ سے اور روزہ دوزخ کی آگ کی ڈھال ہے۔

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَآءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ.

ترجمہ: حضرت عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفیؒ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا قرآن کو بغیر مصحف کے پڑھنا ہزار درجہ ہے اور قرآن کو دیکھ کر پڑھنا یاد پڑھنے سے دو ہزار درجے زیادہ ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَآ اَصَابَهُ الْمَآءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل زنگ پکڑتے ہیں جیسے لوہا زنگ پکڑتا ہے جب اس کو پانی پہنچتا ہے کہا گیا اے اللہ کے رسول اس کا صیقل کیا ہے فرمایا موت کو بہت یاد کرنا اور قرآن پڑھنا۔ بیہقی نے ان چاروں حدیثوں کو شعب الایمان میں ذکر کیا۔

وَعَنْ اَيْفَعَ ابْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةِ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ (رواه الدارمی)

ترجمہ: ایفع بن عبدالکلاعیؒ سے روایت ہے کہا ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول قرآن میں کونسی سورہ بڑی ہے۔ فرمایا قل ھو اللہ احد۔ اس شخص نے کہا کونسی آیت قرآن میں بہت بڑی ہے۔ فرمایا آیۃ الکرسی الله لااله الا هو الحی القيوم. اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کون سی آیت دوست رکھتے ہو کہ آپ کو اور آپ کی امت کو پہنچے۔ فرمایا سورہ بقرہ کا خاتمہ۔ وہ خدا کے عرش کے نیچے سے رحمت کے خزانوں سے اتری ہے۔ اس امت کی دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہیں چھوڑی مگر اس کو شامل ہے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

وَعَنْ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمیرؓ سے مرسل روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَاٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِیْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ.

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے جو شخص آخر سورہ آل عمران کا رات کو پڑھے اس کیلئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

وَعَنْ مَّكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَا ئِكَةُ اِلَى اللَّيْلِ. رَوَاهُمَاالدَّرِمِیُّ.

ترجمہ: مکحولؓ سے روایت ہے کہا جو شخص آل عمران جمعہ کے دن پڑھے رات تک اس کیلئے فرشتے دعا کرتے ہیں۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے۔

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَ كُمْ فَاِنَّهَا صَلَاةٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَآءٌ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا.

ترجمہ: حضرت جبیر بن نفیرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو دو آیتوں سے ختم فرمایا۔ اللہ کے عرش کے نیچے والے خزانے سے دیا گیا ان کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھلاؤ وہ دو آیتیں رحمت ہیں اور قرب کا سبب ہیں اور دعا ہیں۔ روایت کیا اس کو دارمی نے بطریق ارسال کے۔

وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَأُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّرِمِیُّ مُرْسَلًا.

ترجمہ: حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ ہود کو جمعہ کے دن پڑھو۔ روایت کیا اسکو دارمی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَآءَ لَهُ النُّوْرُمَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے۔ دو جمعوں کے درمیان اس کیلئے نور روشن ہو جاتا ہے۔ بیہقی نے روایت کیا اسکو دعوات کبیر میں۔

وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَأْ الْمُنْجِيَةَ وَهِیَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَايَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَا حَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْلَهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُقِرَآءَ تِیْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْ فَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِی الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ اَكُنْ

مِنْ كِتَابِكَ فَا مْحُنِي عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَا لطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَا حَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ خَالِدٌ لَّا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَآءَ هُمَا وَقَالَ طَاءُ وُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً (رواه الدارمی)

ترجمہ: حضرت خالد بن معدانؓ سے روایت ہے کہا نجات دینے والی کو پڑھو وہ سورہ الم تنزیل ہے اس لئے کہ ایک شخص اس کو پڑھتا تھا اور وہ بہت گنہ گار تھا۔ اس سورہ نے اپنے بازو اس پر پھیلائے کہا اے میرے پروردگار اس کو بخش کیونکہ وہ مجھ کو بہت پڑھتا تھا۔ اس شخص کے حق میں اللہ نے اس کی شفاعت قبول فرمالی۔ فرمایا اس کے ہر گناہ کے بدلے میں نیکی لکھو اور اس کیلئے درجہ بلند کرو۔ خالدؓ نے کہا قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے کہتی ہے یا الٰہی اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اگر میں تیری کتاب سے نہیں تو مجھ کو مٹا ڈال۔ خالدؓ نے کہا وہ سورہ جاندار پرندے کی طرح ہوگی اپنے پڑھنے والے پر اپنے بازو رکھے گی اس کیلئے شفاعت کرے گی۔ اس سے عذاب قبر کو باز رکھے گی خالد نے تبارک الذی سورہ کے بارے میں کہا جو الم تنزیل کے بارہ میں کہا۔ خالدؓ اس کے پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ طاؤسؒ نے کہا یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہر سورہ پر فضیلت دی گئی ہیں۔ ساٹھ ساٹھ نیکیاں روایت کیا اس کو دارمی نے۔

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهٗ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا.

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباحؓ سے روایت ہے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ یٰسین کو شروع دن میں پڑھے اس کی تمام حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ روایت کیا اسکو دارمی نے مرسل۔

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ اِبْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَاقْرَأُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار مزنیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کی خاطر سورہ یٰسین پڑھے اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھو۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَّاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ. (رواه الدارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا ہر چیز کی کوہان ہے اور قرآن کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔ ہر چیز کا خلاصہ ہے قرآن کا خلاصہ مفصل ہے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنِ.

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہر چیز کی زینت ہے اور قرآن کی زینت سورہ رحمٰن ہے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا وَّكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَّاْمُرُ بَنَاتِهٖ يَقْرَاْنَ بِهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ واقعہ ہر رات کو پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں آئے گا ابن مسعودؓ اپنی بیٹیوں کو ہر رات اسی سورہ کے پڑھنے کو فرماتے ہیں روایت کیا بیہقی نے ان دونوں حدیثوں کو شعب الایمان میں۔

وَعَنْ عَلِيٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کو دوست رکھتے تھے۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍوقَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اقْرَأْثَلا ثًا مِّنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلا ثًا مِّنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَأَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَازُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَآ اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ (رواه احمد وابوداود)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول مجھے پڑھاؤ فرمایا پڑھ تین سورتیں جن کے شروع میں الٓر ہے پس کہا اس نے میری عمر بڑی ہے اور میرا دل سخت ہے اور میری زبان موٹی ہے۔ فرمایا وہ تین سورتیں پڑھ جن کے شروع میں حٰم ہے۔ اس نے پہلی بار کی طرح پھر کہا۔ اس شخص نے کہا مجھ کو ایک جامع سورۃ پڑھاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذازلزلت پڑھائی۔ جب اس سے فارغ ہوئے اس شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس سے زیادہ نہیں کروں گا اس نے پیٹھ پھیری۔ آپ نے فرمایا اس شخص نے مراد پائی۔ دوبار فرمایا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہر دن ہزار آیتیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا صحابہؓ نے عرض کی کوئی طاقت رکھتا ہے کہ ہزار آیتیں پڑھے۔ فرمایا کیا الھٰکم التکاثر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلا ثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ وَاللهِ يَارَسُوْلَ اللهِ اِذًا لَّنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ (رواه الدارمى)

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جو قل ھو اللہ احد کو دس بار پڑھے اس کیلئے جنت میں ایک محل بنایا جاتا ہے جو بیس دفعہ پڑھے اس کیلئے دو محل تیار کئے جاتے ہیں جو تیس دفعہ پڑھے اس کیلئے تین محل تیار کئے جاتے ہیں۔ عمر بن خطابؓ نے کہا اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ہم بہت محل بنائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بہت فراخ ہے اس سے بھی۔ روایت کیا اسکو دارمی نے۔

وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِیْ لَیْلَۃٍ مِائَۃَ اٰیَۃٍ لَمْ یُحَاجَّہُ الْقُرْاٰنُ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَمَنْ قَرَأَفِیْ لَیْلَۃٍ مِائَتَیْ اٰیَۃٍ کُتِبَ لَہٗ قُنُوْتُ لَیْلَۃٍ وَمَنْ قَرَأَفِیْ لَیْلَۃٍ خَمْسَ مِائَۃٍ اِلَی الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَہٗ قِنْطَارٌ مِّنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا (رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت حسنؓ سے مرسل روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درمیان رات سو آیتیں پڑھے اس رات کے بارہ میں اس سے قرآن نہیں جھگڑے گا اور جو شخص رات کو دوسو آیتیں پڑھے اس کیلئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص رات کو پانچ سو آیتیں پڑھے ہزار تک ایسے حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کیلئے قنطار کے برابر ثواب ہوتا ہے۔ لوگوں نے کہا قنطار کیا ہے فرمایا بارہ ہزار۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

کچھ سورتوں کے فضائل

باب

گزشتہ باب سے متعلق باتوں کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَاھَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِھَا. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی خبر گیری کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قرآن سینہ سے اتنی جلدی نکلتا ہے جس طرح کہ اونٹ اپنی رسی سے نکل جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ. (متفق علیہ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِھَا)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری چیز ہے واسطے ایک ان کے یہ کہ کہے میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ کہے بھلایا گیا۔ قرآن کو یاد کرتے رہا کرو۔ کیونکہ وہ لوگوں کے سینہ سے جلدی جانے والا ہے اونٹوں کی بہ نسبت۔ روایت کیا بخاری اور مسلم نے زیادہ کیا مسلم نے اپنی رسی کے ساتھ بندھے ہوں۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ کَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاھَدَ عَلَیْھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ اَطْلَقَھَا ذَھَبَتْ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن والے کی مثال اونٹ والے کی ہے اس کو رسی سے باندھا گیا ہے اگر اس کی خبر گیری رکھتا ہے تو وہ بندھا رہتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے جاتا رہتا ہے۔(متفق علیہ)

وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَاائْتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل چاہیں جس وقت آپس میں مختلف ہوں تو اس سے کھڑے ہو جاؤ۔(متفق علیہ)

وَعَنْ قَتَادَۃَؓ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌؓ کَیْفَ کَانَ قِرَآءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہا انس پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیونکر تھی۔ کہا لمبی قرأت تھی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی بسم اللہ کے ساتھ آواز لمبی فرماتے اور رحمٰن اور رحیم کے ساتھ آواز لمبی فرماتے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو نہیں سنتا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سنتا ہے جب وہ قرآن پڑھے۔(متفق علیہ)

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ یَجْھَرُ بِہٖ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کسی چیز کے ساتھ کان نہیں رکھتا جیسا کہ نبی کیلئے کان رکھتا ہے خوش آواز کے ساتھ قرآن پڑھے اس حال میں کہ جب پکار کر پڑھے۔(متفق علیہ)

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن کو خوش کن آواز سے تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہُ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ سُوْرَۃَ النِّسَآءِ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ "فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا" (پ ۵. رکوع ۳) قَالَ حَسْبُکَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب آپ منبر پر تھے۔ میرے سامنے قرآن پڑھ میں نے عرض کی میں آپ کے سامنے قرآن پڑھوں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا فرمایا میں اپنے غیر سے قرآن کو سننا پسند کرتا ہوں ابن مسعودؓ نے کہا میں نے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا کیا کریں گے یہود وغیرہ جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور لائیں گے تجھ کو اس امت پر گواہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بند کر پڑھنا۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍؓ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم کیا کہ تجھ پر قرآن پڑھوں اس نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے۔ فرمایا ہاں ابی بن کعبؓ نے کہا میں ذکر کیا گیا پروردگار کے نزدیک فرمایا ہاں ابی کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے ایک روایت میں یوں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی کو فرمایا اللہ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ لم یکن الذین کفروا پڑھوں اُبیؓ نے کہا کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے فرمایا ہاں اُبیؓ روئے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن انس۔ یہ حکم شاید اس لئے ہو کہ ابی بن کعب ہی میں اتنی استعداد ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلفظ لہجہ کو محفوظ رکھ سکیں۔ سب فضائل کی احادیث میں ان میں صرف ترجمہ ہے۔ دعا سبب ہے تعطل اسباب نہیں اگر چیز مقدر ہو چکی ہو تو سبب اور قوی ہو جائے گا۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَّا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْآنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ قرآن کے ساتھ سفر نہ کرو کیونکہ میں امن میں نہیں اس سے کہ اس کو دشمن نہ پالے۔

الفصل الثانی

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ ضُعَفَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَاُعَلَيْنَا اِذْجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَا لِيْكَ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَ ذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ(رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا میں مہاجرین ضعیف لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ بعض بعض کے ساتھ پردہ کرتے تھے بہ سبب ننگے ہونے سے اور ہم پر قرآن پڑھنے والا قرآن پڑھتا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم پر کھڑے ہوئے۔ جب آپ کھڑے ہوئے تو پڑھنے والا خاموش ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم کہا آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو۔ ہم نے عرض کی ہم قرآن سنتے ہیں۔ فرمایا سب تعریفیں اس خدا کو ہیں جس نے میری امت میں وہ شخص پیدا فرمائے۔ جن کے متعلق میں حکم کیا گیا کہ اپنے نفس کو ان کے ساتھ روکے رکھوں۔ راوی نے کہا آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تا کہ ہم میں اپنی ذات کو برابر کریں پھر اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ فرمایا اس طرح پس حلقہ باندھا۔ صحابہؓ کے چہرے آپ کیلئے ظاہر ہوئے فرمایا مہاجرین کے ضعیف گروہ خوش ہو جاؤ پورے نور سے قیامت کے دن۔ تم اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور وہ آدھا دن پانچ سو برس کا ہوگا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ. (رواه احمد وابو داؤد و ابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کو مزین کرو۔ روایت کیا اس کو احمد ابوداؤد ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اِمْرِءٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ (رواه ابودا و دو الدارمی)

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شخص نہیں جو قرآن کو پڑھتا ہے پھر اس کو بھول جائے مگر وہ قیامت کے دن کٹے ہوئے ہاتھ سے ملاقات کرے گا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور دارمی نے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ. (رواه الترمذی وابو داؤد والدارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کو تین رات سے کم میں پڑھا وہ اس کو سمجھا نہیں روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد اور دارمی نے۔

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو بلند آواز سے پڑھنے والا ظاہر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔ قرآن کو آہستہ پڑھنے والا پوشیدہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد اور نسائی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ.

ترجمہ: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کے حرام کو حلال جانا وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا۔روایت کیا اس کو ترمذی نے کہا اس کی سند قوی نہیں۔

وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَاهِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا (رواه الترمذی وابو داود والنسائی)

ترجمہ: حضرت لیث بن سعدؒ سے روایت ہے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلیٰ بن مملک سے روایت کرتے ہیں اس نے ام سلمہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارہ میں پوچھا۔ام سلمہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت حرف حرف بیان کی۔روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ.

ترجمہ: حضرت ابن جریج ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرأت جدا جدا پڑھتے تھے الحمدللہ رب العلمین پڑھتے پھر ٹھہر جاتے پھر الرحمٰن الرحیم پڑھتے پھر ٹھہر جاتے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند متصل نہیں اس لئے کہ لیث نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے اس نے یعلیٰ بن مملک سے اس نے ام سلمہ سے لیث کی حدیث اگر متصل ہے تو صحیح تر ہے۔

الفصل الثالث

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْاَعْجَمِيُّ فَقَالَ اِقْرَاُ فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا ہم قرآن پڑھ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر تشریف لائے۔ہم میں دیہاتی اور عجمی لوگ بھی تھے فرمایا پڑھو ہر ایک اچھا پڑھتا ہے۔ایک قوم آئے گی اور وہ قرآن کو تیر کی مانند سیدھا کریں گے۔دنیا میں قرآن کے بدلے جلدی کریں گے اور اس کو آخرت پر نہ رکھیں گے۔روایت کیا اس کو ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ.

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو عرب کے طریقے پر پڑھو اور ان کے لہجے میں

اور بچو تم عشق والوں کے طریقے سے اور اہل کتاب کے طریقے سے میرے بعد ایک قوم آئے گی۔ جو قرآن کو راگ اور نوحہ کی مانند بنا کر پڑھیں گے ان کا حال یہ ہوگا کہ ان کے حلقوں کے نیچے قرآن نہیں اترے گا اور ان کے دل فتنہ میں پڑے ہوئے ہوں گے اور ان کے دل جن کو ان کا قرآن پڑھنا اچھا لگے گا۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں۔

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا (رواه الدارمی)

ترجمہ: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قرآن کو اچھی طرح پڑھو اپنی آوازوں کے ساتھ اس لئے کہ اچھی آواز میں قرآن میں خوبی کو زیادہ کرتی ہے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

وَعَنْ طَاؤُوْسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُوْسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ (رواه الدامی)

ترجمہ: حضرت طاؤسؒ سے مرسل روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے آدمیوں میں کون اچھی آواز والا ہے قرآن کو پڑھنے کے لحاظ سے اور پڑھنے میں بہت خوب ہے۔ فرمایا وہ شخص کہ جس وقت قرآن پڑھے سننے والا اس کو گمان کرے کہ وہ خدا سے ڈرتا ہے۔ طاؤس نے کہا طلق ایسا ہی تھا۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

وَعَنْ عَبِيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوْا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ اَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَ تَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا. (رواه البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت عبیدہ ملکیؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قرآن تکیہ مت کرو قرآن سے قرآن کو اس کے حق کے مطابق پڑھو رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں اور قرآن کو ظاہر کرو اور خوش آواز سے جو اس میں ہے اس میں غور و فکر کرو شاید کہ مطلب یاب ہو اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب آخرت میں بڑا ہے روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

باب

اختلاف قرآن ولغات اور قرآن جمع کرنے کا بیان

الفصل الاول

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍؓ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُّ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَآئِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَآءَ ةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَأُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ. (متفق عليه و اللفظ لمسلم)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہا میں نے ہشام بن حکیم بن حزامؓ کو سورہ فرقان پڑھتے سنا اس قرأت کے سوا جو میں پڑھتا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی۔ میں اس پر جلدی کرنے کو قریب تھا۔ میں نے اس کو فارغ ہونے تک مہلت دی۔ جب وہ پڑھنے سے فارغ ہوا میں نے اس کی گردن میں چادر ڈالی اور اس کو کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ سورہ فرقان کو اس کے غیر پر پڑھتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر اس کو چھوڑ دے۔ ہشام کو فرمایا پڑھ ہشام نے اسی طرح پڑھی جو میں نے سنی تھی۔ فرمایا اسی طرح اتاری گئی پھر مجھ کو فرمایا پڑھ میں نے پڑھی فرمایا اسی طرح اتاری گئی ہے یہ قرآن سات قرأت پر اتارا گیا ہے جو ہو سکے اسی میں پڑھو۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

تشریح: عن عمر بن الخطاب: سوال: سبعہ احرف کا مصداق (۱) لغات سبعہ تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ بھی قریشی اور حضرت حکیم بن حزامؓ بھی قریشی تھے اس سے تو معلوم ہوا کہ یہ اختلاف قرأۃ سبعہ ایک ہی لغت میں تھا؟

جواب: ہوسکتا ہے اس موقع پر حضرت حکیم بن حزام نے اپنے قبیلے کی لغت کو چھوڑ کر کسی اور قبیلے کی لغت پر تلاوت کی ہو اور وہ لغت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم نہیں تھی اس لیے انہوں نے سختی کی۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَا كُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو پڑھتے سنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے خلاف پڑھتے سنا۔ میں اس شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا میں نے اس کی قرأت کے بارہ میں خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر ناخوشی محسوس کی فرمایا دونوں اچھا پڑھتے ہو اختلاف نہ کرو تم سے پہلوں نے اختلاف کیا وہ ہلاک ہو گئے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: وعن ابن مسعود : فان من کان قبلکم واختلفوا فھلکوا: صحابہؓ کا اختلاف ایسا نہیں تھا لیکن اس کو ذکر کیا سد الباب المفساد۔

وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍؓ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُّصَلِّيْ فَقَرَأَ قِرَآئَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَآءَةً سِوٰى قِرَآءَةِ صَاحِبِهٖ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَآءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَآءَةِ صَاحِبِهٖ فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرُدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُّ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرُدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَّلَكَ بِكُلِّ رِدَّةٍ رَدَدْتُّكَهَا مَسْاَلَةٌ تَسْاَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَّرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابی کعبؓ سے روایت ہے میں مسجد میں تھا ایک شخص آیا نماز پڑھنے لگا اس نے اپنی قرأت پڑھی کہ میں نے اس کا انکار کیا ایک اور شخص آیا اس نے پہلے کے خلاف قرأت کی۔ جب ہم نے نماز پڑھ لی تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ میں نے کہا اس شخص نے قرأت پڑھی۔ میں نے اس کی قرأت کا انکار کیا۔ اس پر ایک اور آدمی آیا اس نے اس کے خلاف پڑھی۔ آپ نے ان دونوں کو حکم دیا دونوں نے قرأت پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قرأت کی تحسین کی۔ میرے دل میں جھوٹ کا شبہ ہوا جو کہ جاہلیت میں بھی نہ تھا۔ جب آپ نے میری اس حالت کو دیکھا میرے سینہ پر ہاتھ مارا میں پسینہ پسینہ ہو گیا گویا کہ ڈر کی وجہ سے میں اللہ کو دیکھنے لگا فرمایا اے ابی میری طرف فرشتہ بھیجا گیا قرآن پڑھ ایک طریقہ سے میں نے اللہ سے تکرار کیا میری امت پر آسان کر پھر حکم ہوا کہ قرآن کو دو طرح سے پڑھو پھر میں نے اللہ سے تکرار کیا کہ میری امت پر آسانی کر تو میری طرف تیسری بار حکم کیا گیا۔ قرآن کو سات قرأت سے پڑھ۔ تیرے لئے ہر بار کے بدلے سوال کرنا ہے سوال کر تو مجھ سے میں نے کہا اے اللہ میری امت کو بخش یا الٰہی میری امت کو بخش یا الٰہی میری امت کو بخش۔ تیسرے سوال کی میں نے تاخیر کی۔ جب تمام مخلوق میری طرف خواہش کرے گی یہاں تک کہ ابراہیمؑ بھی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعن ابی بن کعبؓ الخ: حاصل حدیث حضرت ابی ابن کعبؓ فرماتے ہیں مجھے شرمندگی لاحق ہوئی کہ اس شخص کی قرأت کی تکذیب کر چکا ہوں جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تحسین فرما رہے ہیں۔ انظر الی اللہ فرقا کہ پتہ نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ ہونے والا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَأَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَّا تَخْتَلِفُ

فِیْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریلؑ نے مجھ کو ایک قرأت پر قرآن پڑھایا میں نے اس سے تکرار کیا میں ہمیشہ رہا زیادہ کرتا تھا۔ اس سے وہ مجھ کو زیادہ کرواتا تھا یہاں تک کہ سات قرأۃ تک پہنچا۔ ابن شہاب نے کہا پہنچی مجھ کو یہ بات کہ وہ سات طریق نہیں ہیں دین کے معاملہ میں مگر ایک اس کے حلال وحرام میں اختلاف نہیں ہے۔

الفصل الثانی

عَنْ اُبَیّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلَ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّیِّیْنَ مِنْھُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَ الْغُلَامُ وَالْجَارِیَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یَقْرَا کِتَابًا قَطُّ قَالَ یَامُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ لَیْسَ مِنْھَا اِلَّا شَافٍ کَافٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنِّسَائِیِّ قَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اَتَیَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرِیْلَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ یَسَارِیْ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اِقْرَاِالْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ مِیْکَائِیْلُ اسْتَزِدْہُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَکُلُّ حَرْفٍ شَافٍ کَافٍ.

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ سے ملاقات فرمائی۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جبریلؑ میں ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ ان میں بوڑھے بوڑھیاں اور لڑکے لڑکیاں ان میں ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے کتاب کبھی نہیں پڑھی۔ جبریلؑ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سات طرح پر اتارا گیا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ احمد اور ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے ان قرأتوں میں کوئی قرأۃ نہیں مگر کافی شافی ہے۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریلؑ اور میکائیلؑ میرے پاس آئے جبریل داہنی طرف اور میکائیل بائیں طرف بیٹھے جبریل نے کہا ایک قرأۃ پر قرآن پڑھو۔ میکائل نے کہا ایک سے زیادہ کراؤ یہاں تک کہ سات قرأتوں تک پہنچے۔ ہر قرأۃ شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے۔

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّہٗ مَرَّعَلٰی قَاصٍ یَقْرَأُ ثُمَّ یَسْأَلُ فَاسْتَرْ جَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَالْقُرْاٰنَ فَلْیَسْأَلِ اللّٰہَ بِہٖ فَاِنَّہٗ سَیَجِیْئُ اَقْوَامٌ یَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَسْأَلُوْنَ بِہِ النَّاسَ (رواہ احمد والترمذی)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک قصہ بیان کرنے والے پر گزرے کہ وہ قرآن پڑھ کر مانگتا تھا۔ عمران نے انا للہ وانا علیہ راجعون کہا۔ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا جو شخص قرآن پڑھے وہ اللہ سے سوال کرے عنقریب ایسے لوگ آئیں گے وہ قرآن پڑھ کر لوگوں سے مانگیں گے۔ (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)۔

الفصل الثالث

عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ یَتَاَکَّلُ بِہِ النَّاسَ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَوَجْھُہٗ عَظْمٌ لَیْسَ عَلَیْہِ لَحْمٌ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اس کے سبب لوگوں سے کھائے قیامت کے دن آئے گا اس کے چہرہ پر گوشت نہیں ہوگا۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورت کا فرق بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نازل ہونے سے پہچانتے تھے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَلْقَمَةَؓ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍؓ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت علقمہؓ سے روایت ہے کہا ہم حمص میں تھے۔ ابن مسعودؓ نے سورہ یوسف پڑھی۔ ایک شخص نے کہا یہ اس طرح نازل نہیں کی گئی۔ عبداللہ نے کہا اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے خوب پڑھی ناگاہ ابن مسعود سے جو شخص کلام کرتا تھا اس سے شراب کی بو پائی۔ ابن مسعود نے کہا تو شراب پیتا ہے اور تو اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے۔ اس کو حد لگائی۔ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے۔

تشریح: وعن علقمہ الخ سوال: محض وجدان ریح خمر سے حد کیسے لگی؟ جواب ہوسکتا ہے اس نے اقرار کرلیا ہو یا نصاب شہادت پایا گیا ہو لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا اجتہاد یہ تھا کہ محض وجدان ریح خمر پر حد شرب لگائی جاسکتی ہے۔

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍؓ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَّقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍؓ اِنَّ عُمَرَؓ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّآءِ الْقُرْآنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذَالِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذَالِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْبَكْرٍ يُّرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (پ ۱۱.

رکوع ۵) حَتّٰی خَاتِمَةِ بَرَآءَ ةَ فَکَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِیْ بَکْرٍؓ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَؓ حَیٰوتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ عُمَرَ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہا ابوبکرؓ نے میری طرف کسی کو بھیجا اہل یمامہ کے قتل کے دنوں میں عمر بن خطاب ابوبکرؓ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے۔ابوبکرؓ نے کہا عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے قاری بہت شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں اگر اسی طرح قاری شہید ہوتے گئے تو قرآن کا کافی حصہ جاتا رہے گا اور میں خیال کرتا ہوں کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کرنے کا حکم فرمائیں میں نے عمرؓ کو کہا وہ چیز جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی تم کیسے کرو گے۔عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم یہ بہتر ہے۔ عمرؓ ہمیشہ مجھ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ کھولا اس کام کیلئے میں نے اس میں وہی مصلحت دیکھی جو عمر نے دیکھی تھی۔زید نے کہا ابوبکرؓ نے مجھ کو کہا تو جوان مرد ہے سمجھدار اور ہم میں سے کوئی بھی تجھ کو متہم نہیں جانتا کیونکہ تو وحی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لکھتا تھا قرآن کو تلاش کر اور جمع کر۔اللہ کی قسم اگر مجھ کو پہاڑ کے نقل کرنے کی تکلیف دیتے تو یہ آسان ہوتا مجھ پر اس کام سے جو ابوبکرؓ نے قرآن کو جمع کرنے کا حکم کیا۔زید نے کہا وہ کام جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا کیسے کرو گے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا خدا کی قسم یہ بہتر ہے ابوبکرؓ مجھ سے گفتگو کرتے رہے۔یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ کھولا اس چیز کیلئے کہ ابوبکر عمر کا سینہ اللہ نے کھولا۔میں نے قرآن کو جمع کرنا شروع کیا کھجور کی شاخوں اور سفید پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے حتیٰ کہ مجھے سورہ توبہ کا آخر ابوخزیمہ انصاری سے ملا۔ان کے سوا کسی اور سے یہ نہ پایا۔آخری آیت یہ ہے **لقد جاء کم رسول من انفسکم** سورہ برأت کے آخر تک ابوبکرؓ کے پاس وہ صحیفے لکھے ہوئے تھے فوت ہونے تک۔عمر کے پاس ان کی زندگی میں پھر عمر کی بیٹی حفصہؓ کے پاس۔روایت کیا اسکو بخاری نے۔

تشریح: وعن زید بن ثابتؓ قال ارسل الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عندهٗ الخ

حاصل حدیث کا یہ ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے زمانہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے میری طرف پیغام بھیجا اور مجھے بلوایا' جب میں آیا تو عمر بن الخطابؓ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ عمرؓ میرے پاس آئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے اندر بہت سے قراء شہید ہو چکے ہیں اور مجھے خوف ہے کہ اگر اسی طرح قراء شہید ہوتے رہے تو قرآن کا بہت سارا حصہ ختم ہو جائے گا اس لیے حفاظت قرآن کی تحریک چلائی جائے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ آپ ایسا کام کیسے کر سکتے ہیں؟ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب یہ کام کرنا زیادہ بہتر ہے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو مانع موجود تھا' کہ اس میں نسخ کا احتمال باقی تھا' اب چونکہ یہ نسخ کا احتمال باقی نہیں رہا اور مزید مقتضی قوی ہو گیا ہے تو اس لئے اب حفاظت قرآن یعنی جمع قرآن ضروری ہے' الغرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہی بات لوٹاتے رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا مطالبہ کرتے رہے۔یہاں تک کہ اللہ نے میرے سینے کو کھول دیا ہے' مجھے شرح صدر ہو گیا ہے اور مجھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے تک رسائی ہو گئی ہے۔حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے کہا کہ تم جوان آدمی ہو آپ کے اندر صلاحیتیں موجود ہیں' نیز آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کو بھی لکھتے تھے اس لیے آپ یہ کام کریں اور جمع قرآن ایک صحیفے کی صورت میں کر دیں تو زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ اس وقت مجھے اگر یہ کہتے کہ ایک پہاڑ کو دوسری جگہ پر منتقل کرنا ہے تو یہ میرے لیے آسان ہوتا بنسبت اس کے کہ جو انہوں نے مجھے یہ جمع قرآن کا حکم دیا اس لیے کہ یہ پورے دین کا مسئلہ تھا اور قیامت تک کا مسئلہ تھا ممکن ہے کہ اس میں غلطی یا کمی کوتاہی ہو جائے۔زید بن ثابتؓ کہتے ہیں میرے دل میں بھی وہی سوال آیا کہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا۔الغرض مجھے بھی شرح صدر ہو گیا اور میری رائے بھی ابوبکر و عمرؓ کے موافق ہو گئی تو میں نے جمع قرآن کا سلسلہ شروع

کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو قرآن لکھا ہوا تھا وہ تین قسم کی چیزوں پر لکھا ہوا تھا عسب کھجور کی چھڑیاں لخاف سفید پتھروں پر اور کچھ صحابہؓ کے پاس کسی چیز پر لکھا ہوا تھا تو میں ان سب سے قرآن کی آیات کو لے لیتا اور ایک صحیفے میں اس کو جمع کرتا اور لکھتا جاتا۔ حتیٰ کہ ایک آیت مجھے ابوخزیمہ کے علاوہ کسی اور سے نہیں ملی وہ یہ تھی: لقد جاء کم رسولٌ من انفسکم الی آخر السورة.

سوال: ایک آیت ایک آدمی کے پاس ملی باقی یہ تواتر تو نہ ہوا؟　جواب: مراد یہ ہے کہ مکتوب صرف ابوخزیمہ کے پاس ملی باقی زبانی تو کثیر التعداد صحابہ کو یاد تھی۔ یہ مصحف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہا اور پھر ان کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پھر ان کی بیٹی حضرت حفصہؓ کے پاس رہا۔ (اس کی ایک تقریر سوال و جواب کی شکل میں) سوال جمع قرآنی کی تحریک کس نے چلائی اور اس کے اصل محرک اور سبب کون بنے؟ جواب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنے۔

سوال: تحریک کا سبب کیا بنا؟　جواب: قراء کا قتل و شہید ہو جانا۔　سوال: جمع کرنے کا حکم کس کو دیا؟　جواب: حضرت زید بن ثابت کو۔

سوال: آیت ایک آدمی کے پاس ملی اس پر تواتر نہ ہوا؟　جواب: مکتوب صرف ابوخزیمہ کے پاس پائی زبانی تو کثیر التعداد صحابہ کو یاد تھی۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی تو جمع قرآن ہوا تھا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے کیسے کہا لم یفعلهٗ رسول اللہ ﷺ؟　جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جمع قرآن بصورت کتابت اور دور صدیقی میں جمع قرآن بصورت مصحف کے ہوا اور حضرت ابوبکرؓ کا یہ کہنا لم یفعله الخ جمع قرآن بصورت مصحف کے تھا تو سب سے اول جامع القرآن خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لیے یہ ایسا کام نہیں تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہوا ہو؟ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جمع قرآن لغت قریش پر ہوا اور باقی لغتوں کو ختم کر دیا گیا۔ واللہ اعلم بالصواب

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍؓ اَنَّ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِؓ قَدِمَ عَلٰی عُثْمَانَ وَکَانَ یُغَازِیْ اَهْلَ الشَّامِ وَفِیْ فَتْحِ اَرْمِیْنِیَّةَ وَاٰذَرْبِیْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَیْفَةَؓ اخْتِلَافُهُمْ فِی الْقِرَآءَ ةِ فَقَالَ حُذَیْفَةُؓ لِعُثْمَانَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَدْرِکْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ یَّخْتَلِفُوْا فِی الْکِتَابِ اخْتِلَافَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰی حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ اَرْسِلِیْ اِلَیْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِی الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَیْکِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰی عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَیْدَ ابْنَ ثَابِتٍ وَّعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِی الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَیْشِیِّیْنَ الثَّلٰثِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاکْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَیْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰی اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِی الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمٰنُؓ الصُّحُفَ اِلٰی حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰی کُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِیْ کُلِّ صَحِیْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ یُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍؓ قَالَ فَقَدْتُ اٰیَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ بِهَا فَالْتَمَسْنَا هَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتِ نِ الْاَنْصَارِیِّ "مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ" (پ ۲۱. رکوع ۱۹) فَاَلْحَقْنَا هَا فِیْ سُوْرَتِهَا فِی الْمُصْحَفِ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے حضرت عثمانؓ کے پاس حذیفہ بن یمان آئے اور حضرت عثمان جہاد کا سامان درست

کرتے تھے اہل شام اور عراق کیلئے۔ آرمینیہ اور آذربیجان کی لڑائی کیلئے حذیفہ کو خوف میں ڈالا قرآن میں لوگوں کے اختلاف نے حذیفہ نے کہا حضرت عثمان کو اے امیر المومنینؓ اس امت کا اللہ کی کلام میں اختلاف کرنے سے پہلے تدارک فرمائیں جس طرح کہ یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا حضرت عثمان نے حضرت حفصہؓ کے پاس بھیجا کہ صحیفے ہماری طرف بھیج دے تاکہ ہم ان کو مصحفوں میں نقل کرائیں ہم ان کو تیری طرف واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہؓ نے صحیفے حضرت عثمانؓ کے پاس بھیج دیئے۔ حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت کو حکم فرمایا اور عبداللہؓ بن زبیرؓ اور سعید بن العاصؓ اور عبداللہ بن الحارث بن ہشامؓ کو۔ ان سب نے وہ صحیفے مصحفوں میں نقل کئے حضرت عثمانؓ نے فرمایا قریش کے تین آدمیوں کو جب تم اور زید بن ثابت قرآن میں کسی جگہ اختلاف کرو تو قریش کی لغت کے موافق لکھو اس لئے کہ قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ سب نے اسی طرح کیا۔ جب تمام صحیفے مصحفوں میں نقل کر چکے۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہؓ کے پاس صحیفے بھیج دیئے۔ ہر ایک طرف ان مصحف میں سے ایک ایک بھیج دی جو کہ نقل کئے تھے اور ان کے علاوہ کے بارے میں حکم فرمایا کہ ان کو جلا دو ابن شہاب نے کہا۔ مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے خبر دی کہ میں نے یزید بن ثابت سے سنا۔ اس نے کہا میں نے سورہ احزاب کی ایک آیت نہ پائی جب ہم نے مصحف نقل کئے اور میں اس آیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ اس آیت کو میں نے تلاش کیا وہ آیت میں نے خزیمہ بن ثابت انصاری سے پائی وہ آیت یہ ہے **من المومنين رجال صدقوا ماعاهدوا الله عليه** ہم نے وہ آیت بھی اس سورہ میں ملا دی۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

تشریح: وعن انس بن مالک حذيفة بن اليمان الخ یہاں اس حدیث میں جمع عثمانی کے پس منظر کا بیان ہے۔ مضمون حدیث سے واضح ہے۔ اس کی تقریر سوال و جواب کی صورت میں۔

سوال: اس جمع عثمانی کی تحریک کس نے چلائی اور محرک کون بنے؟ جواب: حضرت حذیفہ بن یمانؓ۔

سوال: اس تحریک کا سبب کیا بنا؟ جواب: کثرت اختلاف: الغرض حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حفصہؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ صحائف جو کہ لکھے ہوئے ہیں وہ ہمیں دے دو اور پھر ہم واپس کر دیں گے۔ ثم نردها اليک: اس لیے تاکہ یہ شبہ پیدا نہ ہو کہ ہم نے لکھنے میں کوئی تبدیلی کی ہے۔

سوال: اس کو لکھنے والے کون تھے؟ جواب: چار آدمیوں کی کمیٹی بنی تھی جن میں سے تین قریشی تھے۔ (۱) عبداللہ بن زبیرؓ (۲) سعید بن الوقاصؓ (۳) عبداللہ بن حارث بن ہشامؓ اور ایک انصاری صحابی تھے زید بن ثابتؓ جنہوں نے پہلے بھی قرآن جمع کیا تھا۔ تو جمع عثمانی کے دور میں بالفعل چار آدمی تھے تین قریشی ایک انصاری۔ فوجدناها مع خزيمة بن ثابت: صحیح خزیمہ بن ثابت ہے نہ کہ ابوحذیفہ۔

سوال: اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یہ آیت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں درج ہوئی؟ شیخین کے دور میں نہیں تھی؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جن چیزوں پر قرآن لکھا ہوا تھا ان میں یہ آیت لکھی ہوئی موجود نہیں تھی۔ صرف خزیمہ بن ثابتؓ کے پاس لکھی ہوئی ملی یہ ان کا فرمانا جمع ثانی کے اعتبار سے نہیں تھا جمع اولیٰ کے اعتبار سے تھا۔ واللہ اعلم بالصواب

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى عَمَدْتُّمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلَى بَرَاءَ ةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنِ فَقَرَنْتُم بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْ هٰؤُلَآءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰ يَةَ فِي السُّوْرَةِ التي يُذْكَرُ فِيْهَا

كَذَا وَكَذَا وَ كَانَتِ الْاَنفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ (رواه احمد والترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں نے عثمانؓ کو کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز نے آمادہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انفال اور برأت کو اکٹھا کر دیا حالانکہ انفال مثانی سے ہے اور برأۃ مئین سے ہے اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی اور سورہ انفال کو لمبی سورتوں میں رکھا اس کا کیا سبب ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے والے کو فرماتے کہ یہ آیت اس جگہ یعنی فلاں سورہ کے ساتھ ملا دو جس میں ایسا ایسا ذکر کیا جاتا ہے۔ جس وقت نازل ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آیت فرماتے اس کو فلاں سورہ میں جس کا مضمون ایسا ایسا ہے لکھ دو۔ سورہ انفال ان سورتوں کی پہلی ہے جو مدینہ میں نازل ہوئیں اور برأۃ قرآن کے آخر میں نازل ہوئی۔ انفال کا قصہ برأت کے مشابہ تھا۔ آپ نے فوت ہونے تک یہ نہ فرمایا کہ برأۃ انفال سے ہے آپ کے نہ بیان کرنے اور مضمون کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ہم نے ان کو قریب کر دیا اور ہم نے ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی اور سات لمبی سورتوں کے درمیان ان کو رکھ دیا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن ابن عباس الخ: حضرت ابن عباسؓ کے سوال کا حاصل اور حضرت عثمانؓ کے جواب کا حاصل کیا ہے؟ اس سے پہلے تمہیدی بات سمجھ لیں سورتیں کئی قسم پر ہیں یہاں پر صرف تین قسمیں ذکر کی جائیں: (۱) طُوَل وہ سورتیں جن کی آیتیں ۲۰۰ یا ۲۰۰ سے زیادہ ہوں۔ (۲) مِئِین: وہ صورتیں جن کی آیتیں ۱۰۰ یا ۱۰۰ سے زیادہ ہوں۔ (۳) مثانی وہ سورتیں جن کی آیتیں سو سے کم ہوں اس پر تو اتفاق ہے کہ ابتدائی چھ سورتیں طول میں سے ہیں۔ سورۃ البقرہ' آل عمران' نساء' مائدہ' انعام' اعراف' البتہ ساتویں سورت میں اختلاف ہو گیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کے سوال کا حاصل تین باتیں تھیں: (۱) سورۃ الانفال مثانی میں سے ہے اس کو سبع طول کے ساتھ کیوں ملایا جبکہ اس کی کوئی مناسبت نہیں (اس کی تقریباً ۷۷ آیتیں ہیں) (۲) سورۃ الانفال مثانی میں سے ہے اور برأۃ مئین میں سے ہے (تقریباً اس کی ۱۳۰ آیتیں ہیں) تو برأۃ کی سرحد ملتی ہے طول کے ساتھ تو انفال کو برأۃ پر مقدم کیوں کیا؟ (۳) دونوں صورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیوں نہیں لکھی؟ (حضرت عثمان کے جواب کا حاصل) پہلی بات کا جواب: چونکہ دونوں کا مضمون ملتا جلتا ہے دونوں میں (انفال و برأۃ) غزوات کا ذکر ہے اس وجہ سے دونوں سورتوں کو ایک سورت قرار دے کر کے سبع طول کے ساتھ ملا دیا تو سبع طول میں سے ساتویں سورت انفال اور برأۃ کا مجموعہ ہے۔ (۲۰۷ آیتیں بن جاتی ہیں) تو جمہور کے نزدیک ساتویں مجموعہ (انفال و براۃ) طول میں سے ہے۔

دوسری بات کا جواب: ترتیب نزولی کا لحاظ کرتے ہوئے انفال کو مقدم اور برأۃ کو مؤخر کیا اور ترتیب مضامین کا بھی لحاظ کرتے ہوئے برأۃ کو مؤخر کیا۔ اس لئے کہ غزوہ بدر پہلے ہے اور غزوہ تبوک آخر میں ہے۔ ان میں اول الغزوات و آخر الغزوات کا لحاظ کیا ہے۔

تیسری بات کا جواب: یہ احتمال موجود تھا کہ دونوں سورتیں ایک ہی سورت ہوں اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا نہ تھا کہ یہ الگ الگ سورتیں ہیں یا ایک سورۃ ہے اور اسی حالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ دیتے تو متعین ہو جاتا کہ یہ دو الگ الگ سورتیں ہیں جبکہ احتمال موجود تھا کہ ایک سورۃ ہو اور الگ الگ سورتیں ہونے کے احتمال کی وجہ سے درمیان میں سفید جگہ چھوڑ دی۔ واللہ اعلم بالصواب

اس میں اختلاف ہے کہ قرآن کے بعض حصے کو بعض پر فضیلت حاصل ہے یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں: (۱) بعض حصہ کی بعض پر فضیلت حاصل نہیں اس لیے کہ اس صورت میں دوسرا مفضول ہو جائے گا۔ (۲) بعض حصہ کو بعض حصے پر فضیلت حاصل ہے جیسا کہ تمام احادیث کا مضمون یہی ہے۔ ھذا ھو الراجح: باقی رہا یہ اشکال کہ اس صورت میں دوسرا مفضول ہو جائے گا۔ جواب: قرآن کے بعض حصے کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ بعض حصے جو مفضول ہیں وہ ناقص ہیں بلکہ تفاوت اجر و ثواب میں ہے۔ فصاحت و بلاغت میں معجز ہونے کے اعتبار سے ذرہ برابر بھی تفاوت نہیں ہے۔

کتاب الدعوات

دعاؤں کا بیان

الفصل الاول

قرآن پاک کی تلاوت کے بعد دعا مانگی ہوتی ہے اس لیے اس کے بعد کتاب الدعوات لائے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَاِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِیَ نَآئِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْأً. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ اَقْصَرُ مِنْهُ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کیلئے ایک دعا ہے جو قبول کی جاتی ہے۔ ہر نبی نے اپنی دعا میں جلدی کی میں نے اپنی دعا چھپا رکھی ہے امت کی شفاعت کیلئے قیامت تک یہ اس شخص کو جو میری امت میں سے مرا اور اس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو پہنچنے والی ہے۔ اگر اللہ نے چاہا روایت کیا اس کو مسلم نے۔ بخاری کی روایت اس سے کمتر ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُّهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا الٰہی میں نے آپ سے ایک دعا مانگی آپ قبول فرمائیں اور مجھ کو نا امید نہ فرما۔ میں ایک آدمی ہوں اگر میں نے کسی مومن کو ایذا دی یا اس کو برا کہا یا لعنت کی یا مارا اس کو۔ ان سب کو اس کیلئے رحمت کا سبب بنا دے۔ گناہوں سے پاکی کا سبب کر اور اپنے قریب کر قیامت کے دن روایت کیا اس کو بخاری مسلم نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَّسْئَلَتَهُ اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهُ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک تمہارا دعا مانگے تو صرف اپنے لئے نہ مانگے کہ مجھ کو بخش اگر تو چاہے اگر چاہے تو مجھ پر رحم کر اور روزی دے بلکہ مانگنے میں عزم بالجزم کرے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے اس پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِّيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَیْءٌ اَعْطَاهُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے ایک دعا کرے تو یہ نہ کہے اگر تو اے اللہ چاہے مجھ کو بخش بلکہ یقین کے ساتھ طلب کرے اور اپنی رغبت کو بڑا کرے کیونکہ اللہ کو کوئی چیز دینا مشکل نہیں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَّالَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَيُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَالِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ جب تک گناہ کی دعا نہیں مانگتا یا رشتہ داری کو توڑنے کی اور جب تک جلدی نہیں کرتا۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول جلدی کیا ہے فرمایا کہ کہے کہ میں نے دعا مانگی میں نے دعا مانگی اور میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ قبول ہوئی ہو۔ دعا مانگنے سے تھک جائے اور اس کو چھوڑ دے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کی دعا اپنے بھائی مومن کیلئے اس کی پیٹھ پیچھے قبول کی جاتی ہے۔ دعا کرنے والے کے پاس فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب اپنے بھائی کیلئے بھلائی کی دعا مانگتا ہے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لئے بھی اس کی مثل ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ،وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْاَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں پر بددعا نہ کرو شاید کہ اللہ کی طرف سے وہ گھڑی موافق آجائے کہ تمہاری بددعا قبول ہو جائے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ ابن عباس کی حدیث کتاب الزکوۃ میں ذکر کی گئی کہ ڈر و مظلوم کی دعا سے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ. (رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہی عبادت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی وقال ربکم ادعونی استجب لکم. روایت کیا اسکو احمدؒ ترمذیؒ ابوداؤدؒ نسائی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا اصل ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ القَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمَرِ اِلَّا الْبِرُّ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا تقدیر کو پھیرتی ہے اور نیکی عمر کو زیادہ کرتی ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تشریح: لایرد القضاء الخ مراد یہ ہے کہ اگر قضاء وقدر کو رد کرنے کا کوئی شئی سبب ہوتی تو وہ دعا ہی ہوسکتی تھی یا مراد یہ ہے کہ دعا تقدیر معلق کو بدل دیتی ہے اور اسی طرح عمر کا مسئلہ ہے کہ ایک تقدیر معلق ہے کہ عمر دعا کے ذریعہ بڑھ جاتی ہے اور دوسرا یہ کہ اس میں برکت ہو جاتی ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّالَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَاحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس چیز میں کہ اتری ہو یا نہ اتری ہو۔ اللہ تعالیٰ کے بندو اپنے پر دعا کو لازم کرو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور احمد نے معاذ بن جبل سے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْا بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهٗ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی آدمی نہیں کہ اللہ سے دعا مانگے مگر اللہ اس کو دیتا ہے جو مانگتا ہے یا اس کی مانند برائی کو بند رکھتا ہے۔ جب تک کہ وہ گناہ کی دعا نہ مانگے۔ یا رشتہ داری کو نہ توڑے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوْاللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے اس کا فضل مانگو اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے سوال نہ کرے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُسْئَالَ العَافِيَةَ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کیلئے دعا کا دروازہ کھولا گیا تو اس کیلئے رحمت کے دروازے کھولے گئے اللہ کے نزدیک محبوب ترین دعا یہ ہے اس سے عافیت کی دعا کی جائے روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَآءَ فِی الرَّخَآءِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ .

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص یہ بات اس کو پسند ہو کہ اللہ سختیوں میں اس کی دعا کو قبول کرے اس کو چاہئے کہ وہ فراخی کی حالت میں اللہ سے بہت دعا کرے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ .رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ .

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دعا اس طرح کرو کہ تم اس کے قبول ہونے کا یقین رکھتے ہو اور یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ مَالِکِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِیْ رِوَایَةِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَکُمْ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت مالک بن یسارؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم اللہ سے دعا کرو تم اپنی ہتھیلیاں منہ کی طرف کر کے دعا کرو۔ نہ ہاتھوں کی پچھلی طرف کو اوپر کر کے جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرو۔ ابن عباس کی ایک روایت میں ہے کہا اللہ سے ہاتھوں کی اندر کی جانب سے مانگو ہاتھوں کی باہر کی جانب سے نہ مانگو جب دعا سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرو۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ اَنْ یَّرُدَّهُمَا صِفْرًا .رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ .

ترجمہ: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار ہے وہ حیا کرتا ہے جس وقت اس کا بندہ ہاتھ اٹھاتا ہے کہ ان کو خالی واپس لوٹائے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابو داؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَحُطَّهُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ .(رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ دعا میں اٹھاتے اپنے منہ پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ رکھتے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَیَدَعُ مَاسِوٰی ذٰلِکَ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو اچھا سمجھتے تھے۔ جو جامع نہ ہوتی اس کو چھوڑ دیتے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً

دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ. (رواہ الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غائب کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے جو غائب کے حق میں ہو۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عُمَرَبْنِ الخطَّابِ قَالَ اِسْتَاذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَۃِ فَاذِنَ لِیْ وَقَالَ اَشْرِکْنَایَا اُخَیَّ فِی دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ کَلِمَۃً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِی بِھَا الدُّنْیَا. رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ التِّرْمِذِیُّ وَانْتَھَتْ رِوَایَتُہٗ عِنْدَ قَوْلِہٖ وَلَا تَنْسَنَا.

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرمائی اور فرمایا کہ ہم کو بھی اے ہمارے چھوٹے بھائی اپنی دعا میں شریک کرنا ہم کو بھولنا مت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمہ ایسا فرمایا کہ اس کے بدلے مجھ کو تمام دنیا بھی خوش نہیں کرتی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور ترمذی کی حدیث ولاتنسنا پر پوری ہوگئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمُ الصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَیَفْتَحُ لَھَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار جب افطار کرے دوسرا امام عادل تیسرا مظلوم کی دعا۔ ان کو اللہ بادلوں کے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کیلئے آسمان کیلئے دروازے کھولے جاتے ہیں اور پروردگار فرماتا ہے مجھ کو میری عزت کی قسم میں تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْھِنَّ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ. (رواہ الترمذی وابوداؤدو ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا قبول کی جاتی ہے ان کے قبول ہونے میں شک نہیں باپ کی دعا۔ مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

الفصل الثالث

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْأَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْأَلَہٗ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِی رِوَایَۃٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ مُرْسَلًا حَتّٰی یَسْأَلَہُ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْأَلُہٗ شِسْعَہٗ اِذَا انْقَطَعَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تمہارے کو چاہئے کہ اپنے رب سے تمام حاجتیں مانگے یہاں تک کہ اپنی جوتی کا تسمہ بھی جب وہ ٹوٹ جائے ترمذی نے ثابت بنانی سے ایک روایت کو زیادہ کیا بطریق ارسال کے کہ اللہ سے نمک تک مانگے اور جب جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگے روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

تشریح: وعن انس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معمولی چیزوں کا سوال کرنا بھی اللہ تعالیٰ سے جائز ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ.

ترجمہ: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مونڈھوں کے برابر فرماتے۔

تشریح: وعن سہل۔ کان یجعل اصبعیہ الخ ای فی بعض الاوقات:

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ.

ترجمہ: حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ پھر منہ پر ہاتھ پھیرتے روایت کیں۔ یہ تینوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَمَنْكِبَيْكَ اَوْنَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّيَدَيْكَ جَمِيْعًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَ هُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهٗ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہا سوال کرنے کے آداب یہ ہیں۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈوں تک اٹھائے یا ان کے قریب استغفار کا ادب یہ ہے انگلی کے ساتھ اشارہ کرے اور عاجزی اور دعا میں مبالغہ کرنا یہ ہے۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کرے۔ ایک روایت میں ہے عاجزی کرنا اس طرح ہے۔ کہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ہاتھوں کی پیٹھ منہ کے قریب کرے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَازَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِي اِلَى الصُّدُوْرِ. (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تمہارا اپنے ہاتھوں کو اٹھانا بدعت ہے۔ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سینہ سے اوپر نہیں اٹھائے۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

تشریح: وعن ابن عمرؓ: ان رفعکم ایدیکم بدعة: ہاتھ اٹھانے میں مبالغے کے اندر دوام کو بدعت قرار دیا ہے نہ کہ مطلق بدعت ہاتھ اٹھانے کو بدعت قرار دیا ہے۔

وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدً فَدَعَالَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے پھر اس کیلئے دعا مانگتے تو پہلے اپنے لئے دعا کرتے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یَدْعُوْبِدَعْوَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا اِثْمٌ وَلَا قَطِیْعَۃُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ بِھَا اِحْدٰی ثَلَاثٍ اِمَّا اَنْ یُّعَجِّلَ لَہٗ دَعْوَتَہٗ وَاِمَّااَنْ یَّدَّ خِرَھَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِمَّا اَنْ یُّصْرِفَ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَھَا قَالُوْااِذًا نُکْثِرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْثَرُ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص دعا مانگے اوراس میں گناہ اور رشتہ داری کو قطع کرنے والی دعا نہ ہوتو اللہ تعالیٰ تین میں سے ایک اس کو دیتا ہے ایک جلدی اس کا مطلب پورا کیا جائے یا اس کی دعا کو اس کیلئے ذخیرہ کر رکھے اخرت میں دے یا اس سے برائی پھیر دے۔ صحابہ نے عرض کی ہم بہت دعا مانگا کریں گے۔ اللہ کا فضل بہت زیادہ ہے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعْوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَھُنَّ دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰی یَنْتَصِرَ وَ دَعْوَۃُ الْحَاجِّ حَتّٰی یَصْدُرَ وَ دَعْوَۃِ الْمُجَاھِدِ حَتّٰی یَقْعُدَ وَ دَعْوَۃُ الْمَرِیْضِ حَتّٰی یَبْرَأَ وَ دَعْوَۃُ الْاَخِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ ھٰذِہِ الدَّعْوَاتِ اِجَابَۃً دَعْوَۃُ الْاَخِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا پانچ قسم کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں مظلوم کی دعا جو بدلہ کے طور پر ہو۔ حاجی کی دعا جب واپس گھر آجائے۔ مجاہد کی دعا بیٹھنے تک مریض کی دعا اچھا ہو یا فوت ہوجائے۔ مسلمان بھائی کی مسلمان بھائی کیلئے غائبانہ دعا پھر فرمایا ان میں سے بھائی کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ دعاؤں میں سے اسکی پشت پیچھے۔ بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا ہے۔

باب ذکر اللّٰہ عزو جل والتقرب الی اللّٰہ

ذکر اللہ اور تقرب الی اللہ کا بیان

الفصل الاول

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ وَاَبِیْ سَعِیْدٍؓ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعید خدری سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ذکر کیلئے نہیں بیٹھتی مگر ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں۔ ان کو رحمت ڈھانک لیتی ہے ان پر سکینہ اترتی ہے اللہ ان کا ذکر ان فرشتوں میں فرماتے ہیں جو اس کے قریب ہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُّقَالُ لَہٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِیْرُوْا ھٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے رستہ میں چلتے تھے ایک پہاڑ پر سے گزرے اس کا نام جمدان تھا۔ فرمایا یہ جمدان ہے چلو۔ مفردون پیش قدمی کر گئے صحابہ نے عرض کی مفردون کون ہیں اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا وہ شخص جو اللہ کو بہت یاد کرے اور وہ عورت جو اللہ کو بہت یاد کرے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰىؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو یاد کرنے والے اور نہ یاد کرنے والے زندے اور مردے کی مانند ہیں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بندے کے گمان سے بھی زیادہ قریب ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھ کو اپنے دل میں یاد کرتا ہے۔ میں اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَّا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک نیکی لائے اس کیلئے دس کے برابر ثواب ہے۔ اس سے زیادہ بھی دیتا ہوں جو برائی لائے برائی کی سزا اس کے برابر ہے یا اس کو بخش دیتا ہوں۔ جو میرے قریب ایک بالشت میں ہو میں اس کے قریب گز ہوتا ہوتا ہوں جو میرے قریب گز ہوا میں اس کے قریب دو ہاتھوں کی لمبائی کے برابر ہوتا ہوں۔ جو میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں جو مجھ سے زمین کی پورائی گناہ لے کر ملے اور شرک نہ کیا میں اس سے ملاقات کروں گا اس زمین کے برابر بخشش سے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ

الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَ تَهُ وَلَابُدَّلَهُ مِنْهُ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص میرے دوست کو تکلیف دے میں اس کیلئے اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرے بندے نے میرا قرب نہیں حاصل کیا اس چیز سے جو بہت محبوب ہو اس سے جو میں نے اس پر فرض کیا۔ ہمیشہ میرا بندہ نفلوں کے ساتھ میرا قرب تلاش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں پس جب میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں اس کا کان ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ ہوتا ہوں اس کے ساتھ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ کہ اس کے ساتھ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں کہ اس سے چلتا ہے اگر یہ بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو دیتا ہوں اگر میرے ساتھ پناہ پکڑتا ہے تو میں پناہ دیتا ہوں۔ کسی چیز کے کرنے میں توقف اور تردد نہیں کرتا جیسا کہ مومن کی جان قبض کرنے سے وہ موت کو ناخوش رکھتا ہے حال یہ ہے کہ میں اس کی ناخوشی کو ناخوش جانتا ہوں اور اس کو مرنے سے چارہ نہیں (بخاری)

تشریح: وعن ابی هریره: فكنت سمعه الخ مطلب یہ ہے کہ اس کے اعضاء میری مرضی میں استعمال ہوتے ہیں۔
حضرت کاندھلویؒ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کی دشمنی کا پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ اولیاء کی اوصاف سے محروم ہو جاتا ہے۔ مثلاً غیر مقلد امام صاحب سے دشمنی کرتے ہیں تو فقاہت سے محروم ہو گئے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَّا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْئَلُوْنَ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مُخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَّبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَأُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِّنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْئَلُوْنَكَ، قَالَ وَمَاذَا يَسْئَلُوْنِيْ

قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْ جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا اَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْ جَنَّتِيْ قَالُوْا وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِيْ قَالُوْا مِنْ نَّارِكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْ نَارِيْ قَالُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَّا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّآءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے ذکر کرنے والوں کو بازاروں میں تلاش کرتے ہیں۔ اگر ذکر کرنے والی قوم کو پالیں تو آپس میں پکارتے ہیں۔ اپنے مطلب کو جلدی آؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ان کا حال پوچھتا ہے حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کرتے ہیں فرمایا حضرت نے فرشتے کہتے ہیں تسبیح کرتے ہیں اور تیری بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں۔ تیری بزرگی کے ساتھ تجھ کو یاد کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے تو بہت بندگی کرتے اور تیری بزرگی بہت بیان کرتے اور تیری تسبیح کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں جنت کا سوال کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اللہ کی قسم نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں۔ اگر دیکھ لیتے تو اس پر بہت حرص کرتے اور اس کو بہت طلب کرنے والے ہوتے اور اس میں بہت رغبت رکھتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم اے پروردگار انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر اس کو دیکھ لیتے اس سے ڈر کی وجہ سے بہت بھاگتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو بخش دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ذکر کرنیوالوں میں فلاں شخص بھی ہے جو ذکر کرنیوالا نہیں جو کسی کام کیلئے آیا تھا ان میں بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ذکر کرنے والے ہیں کہ ان میں بیٹھنے والے بھی بدبخت نہیں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے مسلم کی ایک روایت میں ہے کہا اللہ تعالیٰ کیلئے بہت فرشتے ہیں جو ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے پھرتے ہیں جب ذکر کرنیوالے گروہ کو پاتے ہیں تو ان میں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو گھیر لیتے ہیں اپنے پروں سے اور فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان بھر جاتے ہیں۔ جب ذکر کرنیوالے جدا ہوتے ہیں تو وہ فرشتے آسمان پر پہنچتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کا حال خوب جانتا ہے تم کہاں سے آئے فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے بندوں سے آئے جو زمین میں تیری تسبیح کرتے ہیں تیری بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیرا کلمہ پڑھتے ہیں تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تیری جنت اللہ نے فرمایا کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ نے فرمایا کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں مجھ سے فرشتے کہتے ہیں تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں بخشش کی بھی طلب کرتے ہیں۔

حضرت نے فرمایا اللہ فرماتا ہے کہ میں نے ان کو بخشا اور جو مانگتے ہیں وہ ان کو دی اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے اللہ ان میں فلاں بندہ ہے جو بڑا گنہگار ہے وہ جاتے جاتے ان کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا وہ قوم ہے کہ بدبخت نہیں ہوتا جو ان کے پاس بیٹھے۔

عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرُّبَيِّعِ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْىُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْىُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْتَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَّا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدیؓ سے روایت ہے کہا حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے ملاقات کی کہا اے حنظلہ تیرا کیا حال ہے میں نے کہا حنظلہ منافق ہوگیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے۔ میں نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں آپ ہمیں جنت و دوزخ کے ساتھ نصیحت کرتے۔ گویا کہ ہم جنت دوزخ کو آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے نکل کر گھروں میں آتے ہیں تو اپنی بیبیوں اور اولاد میں مشغول ہوتے ہیں۔ زمینوں اور باغوں میں ہم سب نصائح کو بھول جاتے ہیں۔ ابوبکرؓ نے کہا اللہ کی قسم ہماری حالت بھی ایسے ہوجاتی ہے اور ابوبکرؓ چلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ میں نے کہا حنظلہ منافق ہوگیا۔ اے اللہ کے رسول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کیا ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں آپ ہمیں نصیحت کرتے ہیں جنت دوزخ کی گویا کہ ہم آنکھوں سے ان کا حال دیکھتے ہیں۔ جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں ہم اپنی بیبیوں اور اولاد اور زمینوں اور باغوں میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم بہت سی نصیحت کی باتیں بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ایسی حالت پر رہو تو تم سے فرشتے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور راستوں میں فرمایا اے حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت تین بار فرمایا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

الفصل الثانی

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَ خَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَ خَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْ بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ.

رَوَاهُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّ مَالِکًا وَقَفَہٗ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابولدرداءؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو تمہارے بہترین اعمال کی خبر نہ دوں اور جو تمہارے رب کے پاس بہت پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو بلند کرنے والا ہے اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کو ملو تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ذکر اس کو مالک' احمد' ترمذی' ابن ماجہ نے روایت کیا مگر مالک نے اس کو ابوالدرداء پر موقوف کہا ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ فَقَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرمِذِیُّ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہا ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہا کون آدمی بہت ہے۔ فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے عمل نیک ہوں اس کیلئے خوشی ہو۔ کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل بہتر ہے فرمایا جب تجھ کو موت آئے اور تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَارِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم بہشت کے باغ میں سے گزرو اس کے میوہ سے کھاؤ صحابہ نے عرض کی باغ بہشت کیا ہیں فرمایا ذکر کے حلقے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃً وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃً (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھے اس میں اللہ کا ذکر نہ کرے اس کا بیٹھنا اللہ کی طرف سے خسارہ ہے جو اپنی خواب گاہ پر لیٹے اور اللہ کا ذکر نہ کرے اللہ کی طرف سے اس پر افسوس اور خسارہ ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ فِیْہِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِیْفَۃِ حِمَارٍ وَ کَانَ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃٌ (رواہ احمد و ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی قوم نہیں جو ایک مجلس میں کھڑے ہوں اور اللہ کا ذکر نہ کریں مگر وہ گدھے مردار کی مانند سے کھڑے ہیں اور ان پر افسوس ہوگا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَھُمْ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مجلس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم پر درود بھیجا تو یہ مجلس ان پر حسرت ہوگی اگر اللہ ان کو چاہے عذاب کرے چاہے بخش دے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ. (رواه الترمذی و ابن ماجة وقال الترمذی هذا حديث غريب)

ترجمہ: حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی کلام اس پر وبال ہے مگر اس کا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا یا اللہ کا ذکر کرنا۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ اِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ذکر سے خالی کلام نہ کرو اس لئے کہ کلام کا اللہ کے ذکر سے خالی ہونا دل کی سختی کا سبب ہے۔ لوگوں کا اللہ سے دور ہونا دل کی سختی کا سبب ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَ زَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ (رواه احمد والترمذی و ابن ماجة)

ترجمہ: ثوبانؓ سے روایت ہے کہا جب والذين يكنزون الذهب والفضة آیت نازل ہوئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ بعض صحابہ نے کہا یہ آیت سونے چاندی کے بارہ میں نازل ہوئی کاش کہ ہمیں معلوم ہو جائے کونسا مال بہتر ہے۔ فرمایا بہترین مال اللہ کو یاد کرنے والی زبان ہے اور شکر کرنے والا دل۔ مسلمان کی بیوی اس کے ایمان پر مدد کرنے والی۔ روایت کیا اس کو احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

الفصل الثالث

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍؓ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُؓ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَالِكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهٗ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِّنِّيْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَالِكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَالِكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہا معاویہ مسجد میں ایک مجلس پر نکلے فرمایا تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے انہوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہیں۔ معاویہ نے کہا اللہ کی قسم تم کو اسی بات نے بٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا ہم کو اس چیز کے سوا کسی نے نہیں بٹھایا

معاویہ نے کہا میں نے تم پر تہمت کی خاطر قسم نہیں اٹھائی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم حدیثیں روایت کی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر نکلے فرمایا تم کو کس بات نے بٹھایا ہے۔ انہوں نے عرض کی ہم اللہ کا ذکر کرنے کی خاطر بیٹھے ہیں اور اس کی تعریف کی جو اس نے ہم کو ہدایت دی ہے اسلام پر اور ہم پر احسان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم کیا تم کو اسی بات نے بٹھا رکھا ہے۔ عرض کی ہاں خدا کی قسم اس کے سوا کسی چیز نے بیٹھنے پر مجبور نہیں کیا۔ فرمایا خبردار میں نے تہمت کی خاطر تم کو قسم نہیں دی بلکہ میرے پاس جبریل آئے اس نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اپنے فرشتوں میں فخر کرتا ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے احکام مجھ پر بہت ہیں آپ مجھ کو کسی ایسی بات کی خبر دیں جس پر میں بھروسہ کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری زبان خدا کی یاد سے ہمیشہ تر رہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَ يَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا آدمی بہتر ہے اور قیامت کے دن درجہ میں بلند تر ہے۔ فرمایا اللہ کو یاد کرنے والا مرد ہو یا عورت کہا گیا کہ جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے فرمایا اگر تو کافروں اور مشرکوں سے جنگ کرے تیری تلوار بھی ٹوٹ جائے تو خون سے لت پت ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا بہتر ہے۔ رویت کیا اسکو احمد نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

تشریح: وعن ابی سعید :فرفان الذاكر لله افضل منه درجة: فرمایا کہ بعض اوقات ذاکر بڑھ جاتا ہے۔ اخلاص کی وجہ سے جہاد کرنے والے سے جو مخلص نہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ابن آدم کے دل پر لگا ہوا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔ جب غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالتا ہے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے معلق۔

وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَ فِي رِوَايَةٍ مَثَلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مَثَلُ مِصْبَاحٍ

فِی بَیْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُرِیْہِ اللّٰہُ مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھُوَ حَیٌّ وَ ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُغْفَرَلَہٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِیْحُ بَنُو اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَھَائِمُ (رواہ رزین)

ترجمہ: حضرت مالکؓ سے روایت ہے کہا مجھ کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں ایسا ہے جیسے جہاد کرنے والا پیچھے بھاگنے والوں میں۔ اللہ کا ذکر کرنے والا خشک درخت میں سبز ٹہنی کی مانند ہے۔ ایک روایت میں ہے سبز درخت خشک درختوں میں اور اللہ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں اندھیرے والے گھر میں چراغ کی مانند ہے اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ اسکی جنت میں جوجگہ ہے وہ زندگی میں دکھلاتا ہے۔ اللہ کا ذکر کرنے والے کے گناہ آدم کے بیٹوں اور جانوروں کی گنتی کی برابر بخش دیئے جاتے ہیں۔ روایت کیا اس کو رزینؒ نے۔

تشریح: وعن مالکؒ الخ فرمایا کہ شریعت نے نسب کو محفوظ رکھنے کیلئے حد زنا اور عزت کو محفوظ رکھنے کے لیے حد قذف اور عقل کو محفوظ رکھنے کے لیے حد شرب: اور مال کو محفوظ رکھنے کے لیے حد سرقہ دین نے یہ حفاظت کے اسباب پیدا کیے اور دین کی حفاظت کا سبب جہاد ہے۔

حضرت مولانا مسعود کشمیریؒ کی بات سنائی کہ فرمایا کہ مقصود تو رضائے الٰہی ہے اس کو حاصل کرنے والا ایک لمبا راستہ ہے ریاضتوں والا مجاہدوں والا عبادتوں والا اور ایک مختصر ہے شہادت والا ہم کمزور ہیں اس لیے مختصر راستہ اختیار کرتے ہیں۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (رواہ مالک والترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہا بندے کا کوئی عمل ایسا نہیں جو اس کو خدا کے عذاب سے نجات دے خدا کے ذکر جیسا۔ روایت کیا اس کو مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن معاذ بن جبل الخ ذاکر کی ذاتی تاثیر یہی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب اپنے دونوں ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ صَقَالَۃٌ وَصَقَالَۃُ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالُوْا وَلَا الْجِھَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنْ یَضْرِبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ہر چیز کیلئے صفائی ہے دلوں کی صفائی خدا کی یاد ہے کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ کے عذاب سے بہت نجات دے اللہ کے ذکر سے صحابہ نے عرض کیا جہاد بھی اس کے مقابل کا نہیں فرمایا نہ جہاد یہاں تک کہ تو اپنی تلوار توڑ لے۔ یہ بھی کم ہے۔ روایت کیا اسکو بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

کتاب اسماء اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان

الفصل الاول

مناسبت: دعا کی قبولیت کا ایک سبب یہ ہے کہ اسماء اللہ کے ساتھ دعا کی جائے اس لیے کتاب الدعوات کے بعد کتاب اسماء اللہ تعالیٰ ذکر کیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّهُوَوِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ننانوے نام ہیں جوان کو یاد کرے گا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ ایک روایت میں ہے اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری ومسلم نے۔

تشریح: وعن ابی ھریرۃؓ الخ: بشارت ہر شخص کے لیے ہے جوان اسماء کے مطابق اپنا عقیدہ بنالے۔

الفصل الثانی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهِ تعالٰی تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَاللهُ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِی الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِی الْمُتَعَالِی الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوْ الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِی الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِی الْبَدِیْعُ الْبَاقِی الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَاحَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ننانوے نام ہیں ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا وہ اللہ ایسا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی کوئی بخشنے والا ہے مہربان حقیقی بادشاہ ہے بے عیب نہایت ہی پاک سلامتی والا امن دینے والا نگہبان غالب درست کرنے والا۔ نہایت بزرگ عدم سے وجود بخشنے والا اور صورت بنانے والا غالب بخشنے والا رزق دینے والا۔ خالق حاکم، تنگ کرنے والا فراخی کرنے والا نیچا کرنے والا بلند کرنے والا عزت اور ذلت دینے والا سننے والا اور دیکھنے والا حکم کرنے والا انصاف کرنے والا باریک بین دل کی باتوں پر خبردار بردبار بزرگ بخشنے والا قدردان بلند مرتبہ بڑا حفاظت کرنے والا قوت دینے والا کفایت کرنے والا بزرگ قدر سخی بڑا نگہبانی کرنے والا قبول کرنے والا وسیع علم والا استوار کاردانا بزرگ دوست رکھنے والا شریف اٹھانے والا حاضر ثابت کار قوت والا استوار تمام کاموں میں مددگار تعریف کیا گیا گھیرنے والا پیدا کرنے والا پہلی بار دوبارہ پیدا کرنے والا زندہ کرنے والا مارنے والا زندہ قائم غنی بزرگ تنہا ایک بے پرواہ قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا آگے کرنے والا پیچھے کرنے والا سب سے پہلے بخشش کرنے والا انصاف کرنے والا جمع کرنیوالا ہر چیز سے بے پرواہ کرنے والا بندوں کو ہلاکت ونقصان سے روکنے والا نقصان پہنچانے والا فائدہ پہنچانے والا روشن کرنیوالا راہ دکھانے والا پیدا کرنے والا ہمیشہ باقی رہنے والا موجودات کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا رہنمائی کرنے والا بردبار۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

تشریح: عن ابی هریرہ: جبار جبیرہ سے ہے۔ مطلب: ہڈی کو جوڑنے والی ذات فقط اللہ کی ہے اس پر سائنسدانوں کا بھی اتفاق ہے کہتے ہیں جس طرح پہلے ہڈی تھی ٹوٹنے کے بعد اس کو اسی جگہ پر جوڑنا اور رکھنا یہ کام انسان کے بس میں نہیں ہے یہ صرف اللہ کی ذات کرسکتی ہے یا یہ جبار ماخوذ ہے جبروت سے بمعنی عظمت والا)

وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. فَقَالَ دَعَااللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِىْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَادُعِىَ بِهٖ اَجَابَ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا یاالٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں بایں سبب کہ تو اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تو نے جنا نہ تجھ کو کسی سے جنایا گیا۔ تیرا کوئی ہمسر نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ سے اس کے اسم اعظم سے دعا مانگی۔ ایسا اسم اعظم جب اس سے مانگا جاتا ہے تو اللہ دیتا ہے جب اسم اعظم سے دعا کی جاتی ہے اللہ قبول فرماتا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

تشریح: حدیث نمبر۳: مولانا موسیٰ خان صاحبؒ نے صرف لفظ اللہ پر چھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل کتاب لکھی ''فتح اللہ'' کے نام سے۔ دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّىْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَالُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِىْ اِذَادُعِىَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى. (رواه الترمذی وابو داؤد النسائی وابن ماجة)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہا میں مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص نے نماز پڑھی اس نے کہا اے اللہ

میں تجھ سے مانگتا ہوں کیونکہ تو تمام تعریفوں کے لائق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بڑا مہربان دینے والا آسمان وزمین کو پیدا کرنیوالا اے بزرگی اور بخشش کے مالک۔ اے زندہ اے خبر گیری کرنے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ سے دعا مانگی اسم اعظم سے ایسا نام جب اس سے مانگا جائے تو قبول کرے جب سوال کرے تو دیوے روایت کیا اس کو ترمذی' ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن انس ؓ من جملہ جن کلمات کے بارے میں اسم اعظم ہونے کا احتمال ہے ان میں سے یہ بھی ہیں ورنہ تعارض ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِى هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَا تِحَةُ الِ عِمْرَانَ آلٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ .(رواه الترمذی وابوداؤ د ابن ما جة والدارمی)

ترجمہ: اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا اسم اعظم دو آیتوں میں ہے۔ ایک اور تمہارا معبود ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ دوسرا آل عمران کے شروع میں کوئی معبود نہیں مگر وہ زندہ ہے خبر گیری کرنے والا ہے روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِى النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِى بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِى شَىْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ(رواه احمد والترمذی)

ترجمہ: حضرت سعدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مچھلی والے کی دعا جب اس نے مچھلی کے پیٹ میں دعا مانگی کوئی معبود نہیں مگر تو پاک ہے اور میں ظالم ہوں اس کے ساتھ کوئی مسلمان دعا نہیں کرتا مگر اللہ اس کو قبول کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔

الفصل الثالث

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً وَاِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَ تِهٖ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّااَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاِسْمِهِ الَّذِىْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَادُعِىَ بِهٖ اَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْ لِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِىْ اَنْتَ الْيَوْمَ لِىْ اَخٌ صَدِيْقٌ حَدَّثْتَنِىْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواه رزين)

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کے وقت مسجد میں داخل ہوا اچانک ایک شخص قرآن بلند آواز سے پڑھتا تھا میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ ریا کرنے والا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والا مسلمان ہے۔ بریدہؓ نے کہا ابوموسیٰ اشعریؓ بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قرأت کو سننا شروع کیا پھر ابوموسیٰؓ دعا مانگنے لگے کہا اے اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے نیاز ہے نہ تو نے کسی کو جنا نہ خود جنا گیا تیرے لئے کوئی شریک نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ سے اس نام کے ساتھ سوال کیا اگر اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو دیتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔ بریدہؓ نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی خبر دوں اس کو فرمایا ہاں میں نے ابوموسیٰؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی۔ ابوموسیٰؓ نے کہا تو میرا آج سے بھائی ہے کیونکہ آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی ہے۔ روایت کیا اس کو رزین نے۔

باب ثواب التسبیح والتحمید والتهلیل والتکبیر

سبحان اللہ' الحمدللہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنے کا بیان!!

الفصل الاول

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی چار قسم کی کلام بہترین ہے۔ سبحان اللہ' الحمدللہ' لا الہ الا اللہ' اللہ اکبر' ایک روایت میں ہے اللہ کے ہاں بہت پیاری کلام چار ہیں۔ سبحان اللہ' الحمدللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر' ان میں سے جس کو پہلے پڑھ لے بے ضرر ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا محبوب ہے میرے نزدیک ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا دن میں سو بار تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ

اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَّمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح وشام سبحان اللہ وبحمدہ سوسو بار کہا اس کے برابر قیامت کے دن کوئی عمل نہیں ہوگا مگر جس نے اس کی مانند کیا یا اس سے زیادہ۔(متفق علیہ)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسے کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے اور ترازو میں بھاری اللہ کی طرف بہت محبوب وہ دو کلمے یہ ہیں۔سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم. (متفق)

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍؓ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهٗ سَآئِلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبَ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِيْ كِتَابِهٖ فِيْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ اَوْيُحَطُّ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الْبَرْقَانِيُّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْعَوَانَةَ وَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ عَنْ مُوْسٰى فَقَالُوْاوَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ.

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے ایک اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ دن میں ہزار نیکیاں حاصل کرلے ایک سوال کرنے والے نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمنشینوں میں سے ایک ہمارا کیونکر ہزار نیکیاں حاصل کرے فرمایا سو بار سبحان الله پڑھے اس کیلئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ہزار گناہ دور کیے جائیں گے۔روایت کیا اس کو مسلم نے مسلم میں ہے موسیٰ جہنی کی تمام روایتوں میں اویحط کا لفظ ابوبکر برقانی نے کہا۔اس کو شعبہ نے روایت کیا اور ابوعوانہ اور یحییٰ قطان نے موسیٰ جہنی سے انہوں نے ویحط کا لفظ الف کے سوائے کہا۔اسی طرح حمیدی کی کتاب میں ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّؓ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کون سا کلام بہترین ہے فرمایا جو اللہ نے اپنے فرشتوں کیلئے چن لیا ہے۔سبحان الله وبحمده۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِ هَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ".(مسلم)

ترجمہ: حضرت جویریہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت ان کے ہاں سے نکلے۔ صبح کی نماز کا ارادہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ جویریہ مصلّی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت واپس آئے تو وہ اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھی فرمایا تو ہمیشہ رہی اسی حالت میں جس میں میں آپ سے جدا ہوا اور واپس آیا اس نے کہا ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سے نکلنے کے بعد میں نے چار ایسے کلمات کہے ہیں اگر تیری ساری عبادت آج کے دن کو اس کے برابر تولا جائے تو وہ اس سے بھاری ہوگی۔ (سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضى نفسه وزنة عرشه ومداد كلمته) میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی مرضی کے مطابق اور اس کے عرش کے بوجھ کے برابر اور اس کے حکموں کی سیاہی کے برابر۔ (مسلم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ کَانَتْ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَّکُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَّکَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذَالِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْهُ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں وہی بادشاہ ہے تمام تعریف اسی کیلئے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے جو ان کو ایک دن میں سو بار کہے اس کیلئے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور سو گناہ معاف کئے جاتے ہیں اس کیلئے شیطان سے شام تک پناہ ہوتی ہے۔ کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا مگر جو کہ یہ عمل کرے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّؓ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْهَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَآ اَیُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَآئِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَّهُوَ مَعَکُمْ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِّنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ یَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ اَ لَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ). (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو کہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے بلکہ تم سننے والے کو دیکھنے والے کو پکارتے ہو جو تمہارے ساتھ ہے۔ جس کو تم پکارتے ہو وہ تمہارے ایک کا اپنی سواری کے قرب سے زیادہ قریب ہے۔ ابوموسیٰؓ نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا اپنے دل میں لاحول ولا قوة الا بالله کہتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس کیا خبردار نہ کروں میں تجھ کو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر میں نے کہا ضرور خبردار فرمایئے اے اللہ کے رسول۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ خزانہ ہے۔ لاحول ولا قوة الا بالله ہے۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ (رواہ الترمذیؒ)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہے۔اس کیلئے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مُنَادٍ یُنَادِیْ سَبِّحُوْا الْمَلِکَ الْقُدُّوْسَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صبح نہیں جو صبح کریں بندے مگر ایک منادی کرنے والا فرشتہ منادی کرتا ہے پاک بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (الترمذی و ابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا الحمدللہ ہے۔روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَا یَحْمَدُہٗ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکر کا سر الحمدللہ ہے جس نے اللہ کی تعریف نہ کی اس نے اللہ کا شکر نہ کیا۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن کو سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جو خوشی اور سختی کے وقت اللہ کی تعریف کرتے ہیں روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ بِہٖ اَوْ اَدْعُوْکَ بِہٖ فَقَالَ یَا مُوْسٰی قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ یَقُوْلُ ھٰذَا اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَ ھُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وَضِعْنَ فِیْ کِفَّۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کِفَّۃٍ لَمَالَتْ بِھِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موسیٰؑ نے کہا اے میرے رب مجھ کو ایک ایسی چیز سکھلا کہ میں اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کروں اور تجھ سے دعا کروں اللہ نے فرمایا اے موسیٰ کہہ لا اله الا الله موسیٰؑ نے کہا میرے پروردگار یہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں مجھ کو کوئی ایسی چیز سکھا جو میرے ساتھ خاص ہو فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور جوان کو آباد کرنے والے ہیں اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک طرف رکھ دیئے جائیں اور لا اله الا لله کو دوسری طرف رکھ دیا جائے لا اله الا الله بھاری ہو دوسرے پر بغوی نے شرح السنہ میں اس کو روایت کیا ہے۔

وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ وَاَبِی هُرَیْرَةَ قَالَاقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُوَاِذَاقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ یَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّااَنَا وَحْدِیْ لَاشَرِیْکَ لِی وَاِذَاقَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّااَنَا لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَاقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّااَنَالَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِی وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِی مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ (رواه الترمذی وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اس کا رب اس کو سچا کرتا ہے۔ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں بہت بڑا ہوں جس وقت بندہ کہتا ہے نہیں کوئی معبود مگر اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں تو اللہ فرماتے ہیں نہیں کوئی معبود مگر میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں جب بندہ کہتا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اسی کیلئے بادشاہت ہے اور اسی کیلئے تمام قسم کی تعریف ہے اللہ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی میرے لئے ہے تمام تعریف میرے لئے ہے جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں گناہ سے پھرنے اور طاعت کی قوت نہیں مگر اس کی مدد سے اللہ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میری مدد کے بغیر گناہ سے پھرنا نہیں اور نیکی کرنا نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے یہ کلمات کہے اور مر گیا اس کو آگ نہیں جلائے گی۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ عَلٰی اِمْرَأَةٍ وَبَیْنَ یَدَیْهَانَوًی اَوْحَصًی تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَااُخْبِرُکِ بِمَا هُوَ اَیْسَرُ عَلَیْکِ مِنْ هٰذَا اَوْاَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَلَقَ فِی السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَد مَاهُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذَالِکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَالِکَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ .

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت پر داخل ہوئے اس کے آگے کھجور کی گٹھلیاں تھیں یا کنکریاں ان پر تسبیح پڑھتی تھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھ کو ایسی تسبیح کی خبر نہ دوں جو بہت آسان ہو اور بہت بہتر ہو وہ یہ ہے اللہ کیلئے پاکی ہے آسمان میں پیدا شدہ چیزوں کی گنتی کے برابر اور جو زمین میں پیدا شدہ ہیں ان کی گنتی کے برابر پاکی ہے اور اس کے جوان دونوں کے درمیان میں ہے اللہ کیلئے پاکی ہے اس چیز کی گنتی کے برابر جو پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ اکبر اسی کی مانند ہے الحمدللہ اسی کی مانند ہے لا اله الا الله اسی کی مانند ہے۔ لاحول ولا قوۃ اسی کی مانند روایت کیا

اس کو ترمذی ابوداؤد نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِا لْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْزَادَ عَلٰى مَاقَالَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ سو بار کہے اول دن میں اور آخر دن میں سو بار وہ شخص اس کی مانند ہے جو شخص سو حج کرے اور جس نے الحمدللہ کہا سو بار اول اور آخر دن میں وہ ایک شخص کی مانند ہے جس نے اللہ کی راہ میں سو گھوڑے دیئے جس نے لا الہ الا اللہ کہا اول آخر دن میں سو بار وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے سو غلام آزاد کیے۔ اسماعیل کی اولاد سے جس نے اللہ اکبر کہا سو بار اول آخر دن میں اس دن میں کوئی شخص زیادہ ثواب نہیں لائے گا مگر وہ شخص جو اس کی مانند کہے یا اس سے زیادہ۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَا بٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ .رَوَاهُ التِّرْ مِذِيُّ وَقَالَ هٰذَاحَدِ يْثٌ غَرِ يْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ آدھے ترازو کو بھر دیتا ہے۔ الحمدللہ سارے ترازو کو اور لا الہ الا اللہ کیلئے اللہ کے سوا کوئی پردہ نہیں یہاں تک کہ اللہ کی طرف پہنچتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّافُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرَ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خالص دل سے لا الہ الا اللہ نہیں کہتا مگر اس کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں وہ عرش تک پہنچتا ہے جب تک وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنِ بْنِ مَسْعُوْدٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِقْرَاْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْ هُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْ بَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَ اسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. رَوَاهُ التِّرِ مِذِيُّ وَقَالَ

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اِسْنَادًا.

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں ابراہیمؑ کو ملا انہوں نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر میرا اسلام کہنا اور ان کو خبر دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے وہ چٹیل میدان ہے اس میں شجر کاری سبحان اللہ' الحمدللہ اورلا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہے۔روایت کیا اسکو ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے سند کے لحاظ سے۔

وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْؤُلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ. (رواه الترمذى وابو داود)

ترجمہ: حضرت یسیرہؓ سے روایت ہے وہ مہاجرین میں سے تھیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فرمایا سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کہنا لازم کرو اور انگلیوں پر ان کو شمار کرو وہ پوچھی جائیں گی گویا کروائی جائیں گی۔تم غافل نہ ہو تم رحمت سے بھلائے جاؤ گے۔روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے۔

الفصل الثالث

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍؓ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِىٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِىْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ) فَقَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّىْ فَمَالِىْ فَقَالَ ("قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ، وَاهْدِنِىْ، وَارْزُقْنِىْ وَ عَافِنِىْ). شَكَّ الرَّاوِى فِىْ عَافِنِىْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہا آپ مجھے ایک ایسا ذکر کہ میں وہ کرتا رہا ہوں سکھائیں فرمایا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اللہ بہت بڑا ہے اس کیلئے بہت تعریف ہے اور اللہ پاک ہے ہر عیب اور نقصان سے جہانوں کا پالنے والا ہے۔گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے وہ غالب حکمت والا ہے اس نے کہا یہ اللہ کے ذکر کیلئے ہیں اور میرے لئے کیا ہے کہ میں اپنے لئے دعا کروں فرمایا کہہ یا الٰہی مجھ کو بخش اور مجھ پر رحم کر اور ہدایت کر مجھے روزی دے اور عافیت سے رکھ۔راوی نے عافنی میں شک کیا روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعَلٰى شَجَرَةٍ يَا بِسَةِالْوَرَقِ فَضَرَ بَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَا ثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتوں والے درخت پر سے گزرے اپنی لاٹھی سے اس کی ٹہنیوں کو مارا اس سے پتے جھڑے فرمایا الحمدللہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا تمام گناہوں کو جھاڑتا

ہے۔اس درخت کے پتوں کے جھڑنے کی مانند۔روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَ ةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْ لَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ فَاِنَّهَامِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ وَلَا مَنْجاً مِنَ اللّٰهِ اِلَّااِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْ نَا هَاالْفَقْرُ .رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَا دُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة.

ترجمہ: حضرت مکحولؒ سے روایت ہے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کو زیادہ پڑھا کر اس لئے کہ یہ بہشت کے خزانوں میں سے خزانہ ہے۔مکحول نے کہا جو شخص کہے نہیں حیلہ اور نہیں قوت مگر اللہ کی محافظت اور قوت کے ساتھ اور اللہ کے عذاب سے چھٹکارا نہیں مگر اس کی رحمت اور رضا کی طرف رجوع کرنے سے اور اللہ اس سے ستر دروازے ضرر کے دور فرماتا ہے۔ان میں سے ادنیٰ محتاجگی ہے۔روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس حدیث کی سند متصل نہیں اس لئے کہ مکحول کا سماع ابو ہریرہؓ سے ثابت نہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْ لَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَ تِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَاالْهَمُّ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔لاحول ولا قوۃ الا باللہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ادنیٰ ان کی غم ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ .

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے سے اترا ہے اور جنت کے خزانوں سے ہے وہ کلمہ یہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ جب بندہ یہ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے بندہ میرا تابعدار ہوا اور اس نے اپنے کو سپرد۔بیہقی نے یہ دونوں حدیثیں دعوات کبیر میں روایت کی ہیں۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَا نَ اللّٰهِ هِیَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَا تُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَا مَا بَيْنَ السَّمَا ءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَاقَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ(رواه رزين) .

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے تمام مخلوق کی عبادت سبحان اللہ ہے اور شکر کا کلمہ الحمدللہ ہے اور لا الہ الا اللہ اخلاص کا کلمہ ہے اللہ اکبر کا ثواب زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ کو بھر دیتا ہے۔بندہ جب لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا۔روایت کیا اسکو رزین نے۔

باب الاستغفار والتوبة

استغفار توبہ کا بیان

الفصل الاول

توبہ اور استغفار میں فرق ۱-استغفار کہتے ہیں ذنوب ماضیہ کی معافی کو طلب کرنا اور توبہ کہتے ہیں ماضی کے ساتھ مستقبل میں گناہوں کہ نہ کرنے کا عزم کرنا۔ ۲-استغفار لنفسہ بھی ہوتا ہے اور لغیرہ بھی ہوتا ہے اور توبہ لنفسہ ہوتی ہے لغیرہ نہیں ہوتی۔

۳-استغفار کی نسبت اللہ کی طرف نہیں ہوتی صرف بندے کی طرف ہوتی ہے اور توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ بایں معنی کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ کو قبول کرنے والے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.(بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں ایک دن میں ستر بار سے زیادہ استغفار کرتا ہوں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار ترغیباً للامۃ اور اظہاراً للعبودیۃ ہے۔

وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت اغر مزنیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ کیا جاتا ہے اور میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں ایک دن میں سو بار۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعن الاغر المزنی: ہدایت کے کئی مراتب غیر متناہی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر آن مراتب فوقانی کی طرف ترقی ہوتی تھی۔ جب مرتبہ فوقانی پر پہنچتے تو مرتبہ تحتانی کو ادنیٰ پا کر اس پہلے پر توبہ واستغفار ہوتی تھی یا توجہ الی الخلوق بوقت اشتغال فی التبلیغ کے وقت جو توجہ منقطع ہوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کو غین سے تعبیر کر دیا ورنہ کوئی گناہوں کا پردہ قطعاً مراد نہیں ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت اغر مزنیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ کی طرف توبہ کرو میں اللہ کی طرف دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِیْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ

قَالَ يَا عِبَادِيْ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا زَادَ ذَالِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدسی حدیثوں کے بارے میں اللہ تعالٰی فرماتے ہیں اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے۔ آپس میں ظلم مت کرو اے میرے بندو تم تمام گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت کروں مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت کروں اے میرے بندو تم تمام بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا اے میرے بندو تم ننگے ہو مگر جس کو میں نے پہننے کو دیا مجھ سے لباس مانگو میں تم کو پہناؤں گا اے میرے بندو تم دن رات خطا کار ہو میں بخشتا ہوں تم مجھ سے بخشش مانگو میں تم کو بخشوں گا۔ اے میرے بندو تم مجھ کو ضرر نہیں پہنچا سکو گے اور نہ ہی تم مجھ کو نفع پہنچا سکتے ہو اے میرے بندو تمہارے پہلے اور پچھلے انسان اور جن تمام مل کر ایک پرہیز گار شخص کے دل کی مانند ہوں تو یہ میرے ملک میں کچھ زیادتی نہیں کر سکتے اے میرے بندو اگر تم پہلے اور پچھلے انس و جن مل کر ایک بدترین شخص کے دل کی مانند ہو جاؤ تو تمہارا یہ جمع ہونا میرے ملک میں کچھ کم نہیں کر سکتا۔ اے میرے بندو تمہارے اگلے اور پچھلے اور جن وانس ایک مقام پر جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں تو میں ہر آدمی کو اس کے سوال کے موافق دوں تو یہ دینا میرے خزانوں کو کم نہیں کر سکتا۔ مگر سوئی کی طرح کہ دریا میں ڈالی جائے۔ اے میرے بندو میں تمہارے عمل یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں ان کا بدلہ تم کو دوں گا جس کو بھلائی پہنچے اس کو چاہئے اللہ کی تعریف کرے جو شخص بھلائی نہ پائے وہ اپنے نفس کو ملامت کرے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَلَهٗ تَوْبَةٌ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ وَجَعَلَ يَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَآءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک آدمی نے ایک کم سو آدمی مارے پھر وہ نکلا اپنی توبہ کے متعلق پوچھتا تھا ایک عابد زاہد کے پاس آیا اس سے پوچھا کیا میرے لئے توبہ ہے اس نے کہا نہیں اس نے اس کو بھی مار دیا پھر پوچھنا شروع کیا ایک آدمی نے کہا کہ فلاں بستی میں جا اس کو راستہ میں موت آئی اس نے اپنا سینہ اس کی طرف بڑھایا فرشتے اس کی روح قبض کرنے میں جھگڑے رحمت اور عذاب کے اللہ نے اس بستی کو حکم فرمایا کہ تو قریب ہو جا دوسری بستی کو حکم کیا کہ تو دور ہو جا۔ پھر اللہ نے فرمایا اس کے درمیانی فاصلہ کو ناپو جس کی طرف وہ چلا تھا ایک بالشت نزدیک پایا اس کو بخش دیا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تم کو لے جائے اور گناہ کرنے والی قوم لائے جو گناہ کر کے بخشش طلب کریں اللہ ان کو بخشے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تا کہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور پھیلاتا ہے اپنے ہاتھ دن کو تا کہ رات کا گناہ کرنے والا توبہ کرے مغرب کی طرف سے سورج نکلنے تک۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کی طرف سے سورج نکلنے سے پہلے توبہ کرلے اللہ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَیِسَ مِنْهَا فَاَتٰی شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّهَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَّاحِلَتِهٖ فَبَیْنَمَا هُوَ كَذَالِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَآئِمَةٌ عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے جب وہ توبہ کرتا ہے ایک تمہارے سے کہ جنگل میں اس کی سواری گم ہو جائے جس پر اس کا کھانا پینا تھا اور وہ اس سے ناامید ہو گیا اور وہ ایک درخت کے سایہ کے نیچے ناامید ہو کر سو رہا تھا تو اس نے اچانک اپنی سواری کو دیکھا کہ اس کے نزدیک کھڑی ہے۔

اس کی مہار پکڑ کر خوشی سے کہنے لگا یا الٰہی تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں خوشی کی وجہ سے بھول گیا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهُ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُبِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَ يَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَآءَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے گناہ کیا پھر اس نے کہا اے پروردگار میرے گناہ کو معاف کر جو میں نے کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میرے بندے نے جانا کہ میرا پروردگار بخشتا ہے اور پکڑتا ہے گناہوں کے سبب سے میں نے اپنے بندہ کو اس کا گناہ بخش دیا وہ ایک مدت تک ٹھہرا رہا جو اللہ نے چاہا پھر اس نے گناہ کیا پھر کہا اے اللہ میں نے گناہ کیا اس کو بخش اللہ فرماتا ہے کیا میرے بندے نے جانا کہ میرا پروردگار گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے سبب مواخذہ بھی کرتا ہے۔ میں نے اس کے گناہ کو معاف کر دیا پھر وہ ایک مدت تک ٹھہرا رہا جو اللہ نے چاہا پھر گناہ کیا کہا اے میرے پروردگار میں نے گناہ کیا اس کو بخش اللہ نے فرمایا کیا میرے بندے نے جانا کہ میرا پروردگار گناہ معاف کرنے والا ہے اور اس کے ساتھ پکڑتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخشا چاہیے کہ کرے جو چاہے۔ (متفق علیہ)

۱۲. وَعَنْ جُنْدُبٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَالَّذِیْ يَتَاَلّٰى عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَّاَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ. (مسلم)

ترجمہ: جندبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم کہ اللہ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون شخص مجھ پر ایسا گمان کرتا ہے کہ میں فلانے کو نہیں بخشوں گا تیرے اس قول کی وجہ سے تیرے عمل ضائع کر دیئے اور فلاں کو بخش دیا روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ (اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ) قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل استغفار یہ ہے کہ تو کہے اے اللہ تو میرا پروردگار ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا میں تیرہ بندہ ہوں اور اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر ہوں۔ تیری پناہ پکڑتا ہوں جو میں نے برائی کی اس سے تیرے لئے اقرار کرتا ہوں مجھ کو بخش دے تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص ان لفظوں کو یقین کے ساتھ دن میں پڑھے اور اسی دن میں شام سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے۔ اگر رات کو اسی طرح پڑھے تو صبح سے پہلے مر جائے تو وہ بھی جنتی ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

الفصل الثانی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ لَوْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے جب تک تو مجھ سے مانگے گا اور مجھ سے ہی امید رکھے گا تو میں تجھے بخش دوں گا اور اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش مانگے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور میں اس کی بھی پرواہ نہیں کرتا اے بنی آدم اگر تیری ملاقات اس حالت میں ہو کہ زمین کی پورائی کے برابر خطائیں ہوں تو نے شرک نہ کیا ہو میں بھری زمین بخشش لے کر تجھ سے ملوں گا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ روایت کیا اس کو احمد دارمی نے ابوذرؓ سے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْقُدْرَۃٍ عَلٰی مَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ مَا لَمْ یُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا (شرح السنۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے مجھ کو بخشنے پر قادر جانا تو میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں اور اس کے گناہوں کی مجھے پرواہ نہیں جب تک وہ شرک نہ کرے۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ. (رواہ احمد وابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو لازم کرے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا فرماتا ہے اور ہر غم سے خلاصی فرماتا ہے۔ جہاں سے اسے گمان ہی نہیں ہوتا روزی دیتا ہے۔ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً (رواہ الترمذی وابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے استغفار کیا اس نے گناہ پر ہیشگی نہیں کی اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِی اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ .(رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بنی آدم خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں روایت کیا اس کو ترمذی' ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِہٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُہٗ وَاِنْ زَادَزَادَتْ حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَہٗ فَذَالِکُمُ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ .رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے اگر توبہ کرے تو اس کو صاف کر دیا جاتا ہے۔ اگر گناہ زیادہ کیا تو وہ نکتہ زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے۔ یہ ران ہے جو اللہ نے آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہرگز نہیں یوں بلکہ زنگ باندھا ہے ان کے دلوں پر ان کے عمل نے۔ روایت کیا اس کو احمد' ترمذی' ابن ماجہ نے' ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندے کو موت کا یقین نہیں ہوتا اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَالَ وَعِزَّتِکَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَکَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ وَ عِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو جب تک روح ان کے جسموں میں ہوں گے گمراہ کرتا رہوں گا اللہ عزوجل نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم اور بلند مرتبہ کی میں ان کو ہمیشہ بخشتا رہوں گا جب تک وہ بخشش مانگتے رہیں گے روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُہٗ مَسِیْرَۃُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَۃِ لَا یُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِہٖ وَ ذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَالَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی نے مغرب کی طرف توبہ کا

دروازہ پیدا کیا ہے۔ اس کی لمبائی ستر برس کی مسافت ہے۔ وہ سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے تک بند نہیں کیا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی ہیں اللہ کی طرف سے اس دن بعض ایسی نشانیاں آئیں گی جو پہلے ایمان نہ لایا ہوگا اس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا (رواہ احمد و ابوداؤد و الدارمی)

ترجمہ: حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت توبہ کے موقوف ہونے تک موقوف نہیں ہوگی اور توبہ سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے پر موقوف ہوگی۔ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَ رَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَهٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَارَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں دو شخص آپس میں دوست تھے ایک بہت عابد تھا۔ دوسرا گنہ گار عابد گنہ گار کو کہتا تھا کہ تو گناہوں سے باز آ جا گنہ گار کہتا تو مجھ کو اللہ کے سپرد رہنے دے اس عابد نے اسے ایک دن گناہ میں پایا جسے وہ بڑا سمجھا اس عابد نے اسے روکا تو اس نے کہا تو مجھ کو اللہ کے سپرد رہنے دے کیا۔ تو مجھ پر داروغہ ہے۔ عابد نے قسم کھائی کہ اللہ تجھے نہیں بخشے گا اور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اللہ نے اس کی روح قبض کی وہ دونوں اللہ کے سامنے اکٹھے ہوئے۔ گنہ گار کو فرمایا میری رحمت کے سبب جنت میں داخل ہو۔ دوسرے کو فرمایا کیا تو گناہ گار بندے کو میری رحمت سے محروم کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا اس کو دوزخ کی طرف لے جاؤ۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَأُ.

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ یہ آیت پڑھتے تھے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے۔ خدا کی رحمت سے نا امید مت ہو اللہ تمام گناہ بخشنے والا ہے اور نہیں پرواہ کرتا۔ روایت کیا اس کو احمد، ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شرح السنہ میں یقرأ کے بدلے یقول کا لفظ ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَلَمَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے قول الا اللمم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اگر تو بخشے تو بڑے

گناہ بخش تیرا کون سا بندہ ہے جس نے چھوٹے گناہ نہ کئے ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّامَنْ ھَدَیْتُ فَاسْاَلُوْنِی الْھُدٰی اَھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فُقَرَآءُ اِلَّامَنْ اَغْنَیْتُ فَاسْاَلُوْنِی اَرْزُقْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّامَنْ عَافَیْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْقُدْرَۃٍ عَلَی الْمَغْفِرَۃِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَازَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَانَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِنْکُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِیَّتُہٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِنْکُمْ مَانَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّاکَمَالَوْ اِنَّ اَحَدُکُمْ مَرَّبِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْہِ اِبْرَۃً ثُمَّ رَفَعَھَا ذٰلِکَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ عَطَائِیْ کَلَامٌ وَعَذَابِیْ کَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو تم گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت کروں مجھ سے ہدایت مانگو تم کو ہدایت کروں اور تم سب محتاج ہو مگر جسے میں دولت مند کروں مجھ سے روزی طلب کرو میں تم کو روزی دوں گا تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں نے بخشا جو شخص یہ یقین رکھے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں پھر مجھ سے بخشش طلب کرے میں اس کو بخشوں گا اور اس کی پرواہ نہیں رکھتا۔ تمہارے پہلے اور پچھلے تمہارے زندے اور مردے تمہارے تر اور خشک سب جمع ہو جائیں میرے بندوں میں سے بڑے متقی کے دل پر ان کا جمع ہونا میرے ملک میں میرے لئے نفع مند ثابت نہ ہوگا۔ اگر اگلے پچھلے زندے مردے تر خشک بدبخت دل پر جمع ہو جائیں تو یہ میرے ملک میں کمی کا سبب نہیں بن سکے گا اگر اگلے پچھلے مردہ زندہ تر خشک سب ایک جگہ جمع ہو کر ہر ایک اپنی آرزو طلب کرے ہر مانگنے والے کو اس کی خواہش کے مطابق دے دوں یہ میرے ملک میں کسی کمی کا سبب نہ بن سکے گا۔ مگر ایک تمہارے کا دریا سے گزر ہو اور اس نے سوئی اس میں ڈالی جتنا اس نے پانی رکھا تمہاری حاجتوں کو پورا کرنا اس وجہ سے ہے کہ میں بہت سخی ہوں اور بہت دینے والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ میرا دینا کہہ دینا ہے میرا عذاب کہہ دینا ہے کسی چیز کے متعلق میرا امر یہ ہے جب میں اس کا ہونا چاہتا ہوں کہتا ہوں ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ روایت کیا اس کو احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَرَأَ ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ اَنَا اَھْلٌ اَنْ اُتَّقٰی فَمَنِ اتَّقَانِیْ فَاَنَا اَھْلٌ اَنْ اَغْفِرَلَہٗ (رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ وہی تقویٰ اور بخشش والا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس بات کے لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے ڈریں جو مجھ سے ڈر گیا میں زیادہ لائق ہوں کہ اس کو بخشوں روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ دارمی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ کُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ

وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ (رواه احمد والترمذی وابو داؤد' و ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کو ایک مجلس میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے سو بار شمار کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اے میرے پروردگار مجھ کو بخش اور میری توبہ قبول کر آپ ہی توبہ قبول کرنے والے اور بخشنے والے ہیں آپ نے یہ کلمات سو بار فرمائے۔ روایت کیا اس کو احمد ترمذی' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ بِلَالِ بْنِ یَسَارِ بْنِ زَیْدٍ مَوْلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ غُفِرَلَهٗ وَاِنْ کَانَ قَدْ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ الکِنَّهٗ عِنْدَ اَبِیْ دَاوٗدَ هَلَالُ ابْنُ یَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: حضرت بلال بن یسارؓ سے روایت ہے زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا۔ کہا میرے باپ نے مجھے حدیث بیان فرمائی جو اس نے میرے دادا سے روایت کی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کہے میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ خبر گیری کرنے والا ہے اس کی طرف توجہ کرتا ہوں اس کو بخش دیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ کفار کے ساتھ لڑائی سے بھاگا ہو۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔ ابوداؤد کے نزدیک بلال بن یسارؓ ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

الفصل الثالث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نیک آدمی کیلئے جنت میں درجہ بلند کرتا ہے بندہ کہتا ہے اے اللہ یہ درجہ مجھ کو کہاں سے ملا اللہ فرماتا ہے یہ درجہ تیرے بیٹے کے تیرے لئے استغفار کرنے کے سبب تجھے ملا۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاالْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْاَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِیَّةَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر میں مردہ ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی مانند ہوتا ہے۔ وہ دعا کا منتظر ہوتا ہے اس کے ماں باپ کی طرف سے پہنچے یا بھائی یا دوست کی طرف سے جب اس کے پاس دعا پہنچتی ہے تو یہ دعا اس کو دنیا و مافیہا سے بہتر اور پیاری ہوتی ہے اور اللہ قبر والوں کو پہنچاتا ہے۔ زمین والوں کے سبب دعا پہاڑوں کی مانند مردوں کی طرف زندوں کا تحفہ استغفار کرنا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ

صَحِيْفَتِهِ الِاسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النِّسَائِيُّ فِي عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے عمل نامہ میں استغفار بہت پایا اس کیلئے خوشی ہے روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے۔ روایت کیا اسکو نسائی نے کتاب عمل یوم ولیلۃ میں۔

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اِسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَا اَسَاءُ و اسْتَغْفَرُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب برائی کریں استغفار مانگیں۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرَ ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّعَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَىْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ وَمَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَاشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَازَدِهٖ رَوٰى مُسْلِمُ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا.

ترجمہ: حضرت حارث بن سویدؓ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے دو حدیثیں مجھ کو بیان فرمائیں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری اپنی طرف سے روایت کی وہ یہ ہے مومن اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے گویا کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اس پر گرنے سے ڈرتا ہے اور فاجر اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے مکھی کے مانند جو اس کی ناک پر سے دوڑی اس مکھی کے ساتھ اشارہ کیا اس طرح اس کو اپنی ناک سے دوڑایا۔ عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ مومن بندے کا اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے اس شخص کی نسبت جو ایک ہلاکت کے میدان میں اترا اس کی سواری پر اس کا کھانا پینا تھا وہاں زمین پر سو گیا جب جاگا اس کی سواری گم تھی اس کو تلاش کیا اور اس پر گرمی اور پیاس سخت ہوئی جو اللہ نے چاہا پھر وہ اپنے مکان کی طرف لوٹ آیا کہا یہاں سو جاؤ اور مر جاؤ۔ اس نے اپنا سر اپنے بازو پر رکھا تا کہ مر جائے سو وہ پھر جاگا۔ اچانک اس کی سواری اس کے پاس کھڑی تھی اور اس کا کھانا پینا اس پر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ مومن بندے کے استغفار اور توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس شخص سے جیسے اس کی گم شدہ سواری بمع کھانے پینے سے مل گئی روایت کیا اس کو مسلم نے دونوں میں سے مرفوع کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ روایت کیا بخاری نے اس حدیث کو ابن مسعود پر موقوف۔

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مومن سے بہت خوش ہوتا ہے جو گناہ میں مبتلا ہوتا ہے تو بہت توبہ کرتا ہے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا الْاٰيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے سنا کہ میں اس آیت کے بدلے دنیا کو پسند نہیں رکھتا کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی تم مجھ سے ناامید نہ ہو آخر آیت تک۔ایک شخص نے شرک کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا خبردار ہو جس نے شرک کیا وہ بھی اسی آیت کے حکم میں ہے تین دفعہ فرمایا۔

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَالَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ. رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بخشتا ہے جب تک پردہ نہ ہو صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول پردہ کیا ہے فرمایا کہ آدمی اس حال میں مرے کہ شرک کرنے والا ہو۔روایت کیا ان تینوں کو احمد نے۔بیہقی نے آخری حدیث کو کتاب بعث والنشور میں۔

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ سے ملاقات کی اس حال میں کہ اس نے اللہ سے کسی کو برابر نہیں کیا۔اگر اس کے گناہ پہاڑ کے برابر ہوں تو اللہ ان کو بخش دے گا روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب بعث والنشور میں۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوَاهُ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا نہ گناہ کرنے والے کی مانند ہے۔روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔بیہقی نے کہا اس کو نہرانی نے روایت کیا اور وہ مجہول ہے۔شرح السنہ میں ہے بغوی نے عبداللہ بن مسعود سے موقوف روایت کی ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا پشیمانی توبہ ہے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے گناہ نہ کیا۔

باب فی سعة رحمته

رحمت باری تعالیٰ کی وسعت کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِیْ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا۔ کتاب لکھی وہ کتاب اللہ کے پاس عرش پر ہے اس میں ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے ایک روایت میں ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَآمِّ فَبِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.(متفق علیه وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهٗ وَفِیْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کیلئے سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اتاری جو جن وانس چار پاؤں اور زہریلے جانوروں کے درمیان تقسیم ہے ایسی رحمت کے سبب آپس میں محبت کرتے ہیں اس رحم کے سبب وحشی جانور اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے۔ ننانویں رحمتیں رکھی ہوئی ہیں قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت کرے گا۔ (متفق علیہ) اسکی مانند سلمان کی روایت مسلم میں ہے۔ اس کے آخر میں یہ ہے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی ننانویں رحمتوں کو اس رحمت کے ساتھ پورا کرے گا۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَاقَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو اللہ کے عذاب کا علم ہو جائے تو جنت کے ساتھ کوئی اور طمع نہ کرے اگر کافر کو اس کی رحمت کا علم ہو جائے تو اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تمہاری جوتی کے تسمے سے زیادہ قریب

ہے اور دوزخ بھی اسی طرح قریب ہے۔روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ یَارَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا اس نے اپنے گھر والوں سے کبھی بھلائی نہیں کی تھی۔ایک روایت میں ہے ایک شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی جب اس کو موت آئی اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی جب میں مر جاؤں مجھ کو جلا دینا اس کی آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا اور آدھی دریا میں۔اللہ کی قسم اگر اس پر اللہ نے تنگی کی تو ایسا عذاب کرے گا کہ اس جیسا کسی کو نہ ہوگا۔جب وہ مر گیا تو اسکے بیٹوں نے اس کے حکم کے مطابق کیا۔اللہ نے دریا کو حکم کیا جو کچھ اس میں تھا جمع کیا اور جنگل کو حکم کیا جو اس میں تھی جمع کی۔اللہ نے فرمایا یہ تو نے کیونکر کیا تھا اس شخص نے کہا میں نے تیرے ڈر سے یہ کیا ہے اے میرے رب تو بہت جاننے والا ہے۔اس کو اللہ نے بخشا۔(متفق علیہ)

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْیِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْیُهَا تَسْعٰی اِذْ وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِی النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے قیدیوں میں ایک عورت تھی اس کی چھاتی بہتی تھی جس وقت کسی لڑکے کو پاتی قیدیوں میں دوڑتی اس کو اٹھاتی اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور دودھ پلاتی۔ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس عورت کو گمان کرتے ہو کہ یہ اپنا بچہ آگ میں ڈالے گی۔ہم نے کہا جب تک وہ اس پر قادر ہوگی نہیں ڈالے گی پس فرمایا اس عورت سے کئی گناہ زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔(متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّنْجِیَ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔صحابہ نے عرض کی نہ آپ کو اے اللہ کے رسول فرمایا نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ مجھ کو اپنی رحمت سے ڈھانکے۔اپنے عمل کو درست کرو اور طالب ثواب رہو۔اول دن میں اور آخر دن میں عبادت کرو اور کچھ رات کو۔میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو۔تم مقصد کو پہنچو گے۔(متفق علیہ)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا یُجِیْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو اس کا عمل بہشت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کو دوزخ سے بچائے گا۔ نہ ہی مجھ کو مگر اللہ کی رحمت کے ساتھ۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ زَلَّفَھَا وَکَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ اَلْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِھَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْھَا. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو سعدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اسلام لائے اگر اس کا اسلام اچھا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جو اسکے بعد ہے ایک نیکی کے بدلے دس لکھی جاتی ہیں۔ سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک اور برائی اس کی مانند ایک لکھی جاتی ہے مگر اللہ اس سے تجاوز کرے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّاٰتِ فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلَی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ھُوَ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں جو شخص نیکی کا قصد کرے اور نیکی نہ کرے اللہ اپنے نزدیک ایک پوری نیکی لکھتا ہے اگر نیکی کا قصد کرے اور اس کو کرے اس کے بدلے اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک لکھ دیتا ہے جس نے برائی کا قصد کیا اور برائی نہ کی اللہ اپنے پاس ایک نیکی لکھ دیتا ہے اگر قصد کیا ایک برائی کا پھر اس کو کیا اللہ اس کے بدلے ایک برائی لکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی

وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ السَّیِّاٰتِ ثُمَّ یَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ کَمَثَلِ رَجُلٍ کَانَتْ عَلَیْہِ دِرْعٌ ضَیِّقَۃٌ قَدْ خَنَقَتْہُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَۃً فَانْفَکَّتْ حَلْقَۃٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰی فَانْفَکَّتْ اُخْرٰی حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَی الْاَرْضِ (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کا حال جو برائیاں کرتا ہو پھر نیکیاں کرے اس شخص کی مانند ہے کہ اس پر زرہ ہے تنگ حلقوں والی جب اس نے نیکی کی اس کا حلقہ کھل گیا۔ پھر عمل کیا دوسرا حلقہ کھل گیا یہاں تک کہ کھلی زمین کی طرف نکل پڑا۔ روایت کیا اسکو شرح السنہ میں۔

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّانِیَۃَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِیَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّالِثَۃَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ منبر پر نصیحت فرماتے تھے اور وہ یہ فرماتے تھے جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کیلئے دو بہشتیں ہیں میں نے کہا اگر اس نے زنا کیا اور چوری کی اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری بار اس شخص کیلئے جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو بہشتیں ہیں میں نے دوبارہ کہا اگرچہ زنا اور چوری کرے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری بار فرمایا اس شخص کیلئے جو اپنے رب کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنت ہیں میں نے تیسری بار کہا اگرچہ زنا اور چوری کرے اے اللہ کے رسول فرمایا اگرچہ ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِي عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهٖ شَيْئٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَأْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ اُوْلاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَاَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّالُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرَحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَاُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عامر تیرانداز سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اچانک ایک شخص آیا اس پر ایک کمبل تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک چیز تھی اس پر کمبل لپیٹی ہوئی تھی۔ کہا اے اللہ کے رسول میں بن کے درختوں میں سے گزرا اور میں نے جانوروں کے بچوں کی آواز سنی میں نے ان کو پکڑ لیا اور میں نے ان کو اپنی کمبل میں رکھ لیا۔ بچوں کی ماں میرے سر پر پھرنے لگی میں نے بچوں پر سے کمبل کھول دی ان کی ماں بھی آ کر بیٹھ گئی میں نے اس کو لپیٹ لیا اور یہ سب میرے پاس ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کو رکھ دے میں نے ان کو رکھ دیا اور ان کی ماں نے چھوڑ دی ہر چیز سوائے چمٹنے ان کے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ماں کے اپنے بچوں پر رحم کرنے سے تم تعجب کرتے ہو اس ذات کی قسم جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے ماں کے رحم سے جو وہ اپنے بچوں پر کرتی ہے۔ جا ان کو لے جا اور وہاں رکھ جہاں سے پکڑا تھا اور ان کی ماں ان کے ساتھ تھی وہ ان کو لے گیا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

الفصل الثالث

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَاتُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَاَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ وَ

الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بعض غزوات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند لوگوں پر سے گزرے فرمایا تم کون ہو انہوں نے عرض کی ہم مسلمان ہیں۔ ایک عورت اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلاتی تھی اس کے ساتھ اسکا بیٹا تھا جب آگ کی لپیٹ اٹھتی تو بچے کو دور کر لیتی۔ پھر وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں فرمایا ہاں۔ عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا اللہ بہت رحم کرنے والوں کا رحم کرنے والا نہیں فرمایا ہاں اس عورت نے کہا اللہ اپنے بندوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ماں کا اپنے بچے پر رحم کرنے سے فرمایا ہاں۔ عورت نے کہا ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک جھکایا اس حال میں کہ آپ رو رہے تھے۔ پھر سر مبارک اٹھایا اس عورت کی طرف فرمایا اللہ اپنے بندوں کو عذاب نہیں کرتا مگر سرکشی کرنے والے کو اور لا الہ الا اللہ کا انکار کرنے والے پر۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَلْتَمِسُ مَرْضَاۃَ اللّٰہِ فَلَا یَزَالُ بِذَالِکَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِجِبْرِیْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِیْ یَلْتَمِسُ اَنْ یُّرْضِیَنِیْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُ جِبْرِیْلُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی فُلَانٍ وَیَقُوْلُھَا حَمَلَتُہ الْعَرْشِ وَیَقُوْلُھَا مَنْ حَوْلَھُمْ حَتّٰی یَقُوْلَھَا اَھْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَھْبِطُ لَہٗ اِلَی الْاَرْضِ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ اللہ کی مرضی تلاش کرتا ہے ہمیشہ تلاش کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ جبریلؑ کو فرماتا ہے میرا فلاں بندہ میری رضا تلاش کرتا ہے۔ خبردار اس پر میری رحمت ہے۔ جبریلؑ کہتا ہے خدا کی رحمت فلاں شخص پر ہے۔ یہی کلمہ عرش کو اٹھانے والے کہتے ہیں اور وہ جو ان کے اردگرد ہیں یہاں تک کہ اس بات کو ساتوں آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں پھر وہ رحمت زمین کی طرف اس شخص پر نازل ہوتی ہے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْھُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ قَالَ کُلُّھُمْ فِی الْجَنَّۃِ. رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کہ بعض ان میں سے ظالم ہیں اپنے نفسوں کیلئے اور بعض میانہ رو ہیں اور بعض نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ فرمایا یہ سب بہشت میں ہیں روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب بعث والنشور میں۔

باب مایقول عندالصباح والمساء والمنام

صبح' شام اور سوتے وقت پڑھی جانے والی دعاؤں کا بیان

الفصل الاول

عَنْ عَبْدِاللّٰہِؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰی قَالَ ((اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَالِکَ اَیْضًا ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَفِیْ رِوَایَةٍ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ)).(مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے فرماتے ہم شام میں داخل ہوئے اور اللہ کا ملک بھی شام میں داخل ہوا اللہ کیلئے تمام تعریفیں ہیں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو اس میں ہے اس رات کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جو اس میں ہے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کاہلی سے بڑھاپے سے اور بڑھاپے کی برائی سے اور دنیا کے فتنہ سے قبر کے عذاب سے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے فرماتے اصبحنا و اصبح الملک للہ۔ ایک روایت میں ہے اے رب تیرے ساتھ دوزخ والے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

عَنْ حُذَیْفَةَؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ وَضَعَ یَدَہٗ تَحْتَ خَدِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ)).(بخاری ومسلم عن البراء)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا داہنا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے فرماتے اے اللہ تیرے نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔ جب جاگتے فرماتے تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم کو مرنے کے بعد پھر زندہ فرمایا اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے مسلم نے براء سے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَہٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَہٗ عَلَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ ((بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْھَا وَاِنْ اَرْسَلْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ لِیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ لِیَقُلْ بِاسْمِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلْیَنْفُضْہُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّاِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَھَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا اپنے بستر پر لیٹے تو اپنے بستر کو چادر سے جھاڑنا چاہئے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس کے بستر پر کیا چیز واقع ہوئی ہے اور یہ دعا پڑھے اے میرے پروردگار تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے حکم سے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان قبض کر لی تو اس پر رحم فرمانا اور اگر زندہ رہنے دیا تو اس کی حفاظت فرمانا جیسا تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے ایک روایت میں ہے کہ داہنی کروٹ لیٹے پھر یہ دعا پڑھے۔ باسمک (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے اپنے بستر کو تین بار جھاڑے اپنے کپڑے سے ایک روایت میں ہے۔ ان امسکت نفسی فاغفر لھا۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ نَامَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ (اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ

اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاً وَلَا مَنْجَاً مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَیْلَتِهٖ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ یَّا فُلَانُ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْئَکَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلِ (اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ اِلٰی قَوْلِهٖ اَرْسَلْتَ) وَقَالَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَّیْلَتِکَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَیْرًا. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف فرماتے تو دائیں کروٹ لیٹتے فرماتے یاالٰہی میں نے اپنے نفس کو تیرے حکم کے مطیع کیا اور اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا اپنے سب کام آپ پر سونپ دیئے اور میں نے تجھ پر اعتماد کیا شوق اور خوف سے۔ تیری رحمت کے بغیر تیرے عذاب سے نجات نہیں جو تو نے کتاب نازل فرمائی میں اس پر ایمان لایا تیرے نبی پر جس کو تو نے مبعوث فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ان کلمات کو کہا اگر اسی رات اس کو موت آ گئی تو یہ اسلام پر موت ہو گی۔ ایک روایت میں ہے براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا اے فلانے جب تو بستر پر جگہ پکڑے تو نماز والا وضو کر پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ پھر یہ دعا کہہ اللهم انی اسلمت نفسی الیک سے ارسلت تک۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس رات مر گیا تیری موت دین اسلام پر ہو گی اگر صبح کی تو بھلائی کو پہنچے گا۔ (متفق علیہ)

عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَّا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر کی طرف آتے فرماتے سب حمد اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہماری تمام مہمات کو دور فرمایا۔ ہمیں جگہ دی بہت لوگ ایسے ہیں جن کی کوئی کفایت نہیں کرتا اور نہ ہی ان کو ٹھکانہ دیتا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

عَنْ عَلِیٍّؓ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَشْکُوْا اِلَیْهِ مَا تَلْقٰی فِیْ یَدِهَا مِنَ الرَّحٰی وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَآءَهٗ رَقِیْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَکَرَتْ ذَالِکَ لِعَآئِشَةَ فَلَمَّا جَآءَ اَخْبَرَتْهُ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ فَجَآءَ نَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰی مَکَانِکُمَا فَجَآءَ فَقَعَدَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهَا حَتّٰی وَجَدْتُّ بُرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰی بَطْنِیْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَکُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ. (متفق علیه

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشقت کی شکایت کی خاطر آئیں جو چکی کی وجہ سے ہاتھوں کو پہنچی تھی۔ حضرت فاطمہؓ کو یہ خبر ملی کہ آپ کے پاس غلام آئے ہوئے ہیں۔ حضرت فاطمہؓ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہوئی۔ یہ سارا قصہ حضرت عائشہؓ کے سامنے پیش کر دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے اس قصے کی خبر دی۔ حضرت علیؓ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے کہ ہم اپنے بچھونوں پر لیٹے ہوئے

تھے ہم نے اٹھنے کا ارادہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی حالت پر رہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے اپنے پیٹ پر آپ کے قدم کی ٹھنڈک محسوس کی فرمایا کیا میں تم کو اس چیز سے بہتر نہ بتلاؤں جو تم نے مانگی ہے وہ یہ ہے جب تم اپنے بستر پر جاؤ تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ چونتیس بار اللہ اکبر یہ وظیفہ خادم سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضی الله عنها اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکِ عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُکَبِّرِیْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِکِ. (مسلم

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں خادم طلب کرنے کے ارادہ سے۔ آپ نے فرمایا میں تم کو خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ سبحان اللہ تینتیس بار۔ الحمد للہ تینتیس بار اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ ہر نماز کے بعد اور سونے کے وقت۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

الفصل الثانی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے فرماتے یا الٰہی تیری قدرت سے صبح کی ہم نے تیری قدرت کے ساتھ شام کی ہم نے تیرے نام کے ساتھ مرتے جیتے ہیں۔ تیری طرف لوٹنا ہے۔ شام کے وقت فرماتے یا الٰہی ہم نے تیری قدرت سے شام کی اور صبح کی ہم تیرے نام کے ساتھ مرتے جیتے ہیں اور تیری طرف ہم سب کا اٹھ کر جانا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ (رواه الترمذی و ابوداؤد والدارمی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آپ مجھ کو ایسی چیز کا حکم فرمائیں جو میں صبح اور شام کے وقت کیا کروں آپ نے فرمایا کہہ یا الٰہی ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے پروردگار اور ہر چیز کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرے ساتھ اپنے نفس کی برائی سے پناہ پکڑتا ہوں اور شیطان کی برائی سے اور اس کے شرک سے ان کلموں کو صبح شام کہہ اور سوتے وقت کہہ۔ روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد اور دارمی نے۔

وَعَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ عَبْدٍ

يَقُولُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ فَكَانَ اَبَانٌ قَدْ اَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اَبَانٌ مَاتَنْظُرُ اِلَيَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَ فِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَائَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ.

ترجمہ: حضرت ابان بن عثمانؓ سے روایت ہے میں نے اپنے باپ سے کہتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ ہر روز صبح وشام تین مرتبہ یہ کہے اس اللہ کے نام کے ساتھ ہیں نے صبح کی اور شام کی کہ جس کے نام سے زمین وآسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی وہ سننے والا جاننے والا ہے تو اس کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ ابان کو فالج کی بیماری پہنچی ایک شخص نے ابان کی طرف دیکھنا شروع کیا ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے۔ خبردار حدیث اسی طرح ہے جیسے کہ میں نے روایت کی تجھ کو لیکن یہ دعا میں اس دن نہ پڑھ سکا جس دن میں بیمار ہوا۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ اور ابوداؤد نے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے جو شام کے وقت پڑھے اس کو اچانک مصیبت نہیں پہنچتی صبح تک اور جو صبح کو پڑھے اس کو شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچتی۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّمَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ اَوِالْكُفْرِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت فرماتے اللہ کے واسطے ہم اور ہمارے ملک نے شام کی تمام تعریفیں خدا کیلئے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہت ہے اسی کیلئے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اے میرے پروردگار تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اس چیز کی جو اس میں واقع ہو میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس رات میں واقع ہونے والے شر سے اور اس کی برائی سے جو کہ اس رات کے بعد واقع ہو یا الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عبادت میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے یا کہا کفر کی برائی سے اور ایک روایت میں ہے بڑھاپے اور تکبر کی برائی سے میرے رب میں آپ سے دوزخ اور قبر کے عذاب کے بارے میں پناہ مانگتا ہوں جب آپ صبح فرماتے یہی کلمے فرماتے اصبحنا واصبح الملک للہ روایت کیا اس کو ابوداؤد ترمذی نے۔ ترمذی کی روایت میں سوء الکفر کا لفظ مذکور نہیں ہے۔

وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاْلَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ

حُفِظَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیٹیوںؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھلاتے فرماتے صبح کے وقت کہہ اللہ کیلئے ہی پاکی ہے اس کی تعریف کے ساتھ اللہ کی مدد کے بغیر قوت نہیں جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے جو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ اپنے علم سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت کہے شام تک محفوظ رہتا ہے۔ اور جو شام کو کہے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰی قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِیْ یَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِیْنَ یُمْسِیْ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِیْ لَیْلَتِهٖ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون الی قوله وکذالک تخرجون جس نے اس یہ آیتیں پڑھیں اس نے اس چیز کو پایا جو اس سے اس دن میں رہ گئی تھی اور جس نے شام کو یہ پڑھیں اس نے اس چیز کو پایا جو اس سے رات کو رہ گئی تھی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَبِیْ عَیَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ وَ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ حُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّاٰتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِیْ حِرْزٍ مِنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰی كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰی یُصْبِحَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَرَاٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَیَّاشٍ یُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَیَّاشٍ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابوعیاشؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی کے لائق ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کیلئے حضرت اسماعیل کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوتا ہے اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس برائیاں دور کی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور شام تک اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے شیطان سے اور جس نے ان کلموں کو شام کے وقت کہا اس کیلئے وہی ہوتا ہے صبح تک ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواب میں کہا اے اللہ کے رسول ابوعیاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ایسے حدیث نقل کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوعیاش نے سچ کہا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَیْهِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِیْ لَیْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازٌ مِنْهَا وَاِذَاصَلَّیْتَ

الصُّبحَ فَقُلْ کَذٰلِکَ فَاِنَّکَ اِذَا مَتُّ فِیْ یَوْمِکَ کُتِبَ لَکَ جَوَازٌ مِنْهَا (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت حارث بن مسلم تمیمیؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے بات کہی کہ جب تو نماز مغرب سے فارغ ہو کلام کرنے سے پہلے یہ کہہ یا الٰہی مجھ کو آگ سے پناہ دے سات مرتبہ اگر تو یہ کہے گا اور اگر تیری موت اسی رات میں آجائے گی تو آگ سے خلاصی پائے گا صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اسی طرح سات مرتبہ کہے اگر تیری موت اسی دن واقع ہوگئی تو آگ سے خلاصی پائے گا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ حِیْنَ یُمْسِیْ وَحِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنَ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ یَعْنِی الْخَسَفَ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو صبح اور شام کے وقت کبھی نہ چھوڑا تھا۔ اے اللہ میں آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت چاہتا ہوں اے اللہ میں آپ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ دینی امور میں سلامتی اور اپنی دنیا کی اور اپنے اہل اور مال میں اے اللہ میرے عیب چھپادے اور مجھے خوف کی اشیاء سے امن بخش۔ اے اللہ مجھ کو آگے پیچھے اور داہنے اور بائیں طرف اور اوپر سے محفوظ فرما اور اس بات کی پناہ مانگتا ہوں تیری بڑائی کے ساتھ کہ میں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔ یعنی زمین دھنس جانے سے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُکَ وَ نُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِکَ وَمَلٰئِکَتِکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِیْ یَوْمِهٖ ذٰلِکَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نہیں جو صبح کے وقت یہ کلمات کہتا ہوا اے اللہ ہم نے صبح اس حالت میں کی کہ آپ کو گواہ کرتے ہیں اور تیرے عرش کو اٹھانے والوں کو گواہ کرتے ہیں تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوقات کو اس بات پر کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ مگر اللہ اس کے وہ گناہ بخش دیتا ہے جو اس سے اس دن میں سرزد ہوئے اگر ان کلمات کو شام کے وقت کہے اللہ اس کے وہ گناہ بخشتا ہے جو رات کو سرزد ہوئے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰی وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثًا رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّرْضِیَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (رواہ احمد و الترمذی)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان بندہ نہیں جو صبح شام یہ تین بار کہے

میں اللہ پر راضی ہوا رب ہونے کے لحاظ سے اور اسلام پر دین ہونے کی صورت میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رسول ہونے کی خاطر۔ مگر اللہ پر ضروری ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْتَبْعَثُ عِبَادَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ سر کے نیچے رکھتے پھر کہتے یا الٰہی اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا یہ لفظ فرمائے اس دن کہ تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور احمد نے براء سے۔

وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت حفصہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے فرماتے یا الٰہی تو اپنے اس دن کے عذاب سے بچا جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا تین بار۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّمِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سونے کے وقت فرماتے یا الٰہی میں تیرے بزرگ چہرہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور تیرے تمام کلمات کیساتھ اس چیز کی برائی سے کہ تو پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کو اے اللہ تو قرض کو دور کرتا ہے اور گناہ کو۔ اے اللہ تیرا لشکر شکست خوردہ نہیں ہوسکتا اور تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا اور تیرے عذاب سے کسی دولت مند کو اس کی دولت مندی کام نہیں آسکتی تو پاک ہے تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْعَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْعَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْعَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر جاتے وقت کہے اللہ سے بخشش چاہتا ہوں ایسا اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے مخلوق کی خبر گیری کرنے والا ہے میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں یہ تین بار کہے اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر یا عالج جنگل کی ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر ہوں یا دنوں کی گنتی کے برابر ہوں روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَائَةِ

سُوْرَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنی خواب گاہ پر سورت پڑھتے پڑھتے جگہ پکڑتا ہے تو اللہ اس پر ایک فرشتہ متعین کر دیتا ہے۔اس کے جاگتے وقت تک اس کو کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی۔روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّادَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَ يُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَا مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِالِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْ اَوَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهِمَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدُكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَ يَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْخَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ فِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسی چیزیں ہیں جن کی حفاظت کرنے والا مسلمان بہشت میں داخل ہوگا خبردار وہ دونوں چیزیں آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں ان میں سے ایک چیز یہ ہے ہر فرض نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ پڑھے اور دس بار الحمد للہ پڑھے اور دس بار اللہ اکبر۔ابن عمر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے ہاتھ پر ان تسبیحات کو شمار کرتے آپؐ نے فرمایا زبان پر تو ڈیڑھ سو ہے مگر میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں دوسری چیز یہ ہے کہ جب مسلمان بستر پر لیٹے تو اللہ کی تسبیح اور تکبیر اور تحمید پڑھے سو بار زبان پر تو سو بار ہیں مگر میزان میں ہزار ہیں۔تم میں کون اڑھائی ہزار گناہ کرتا ہے۔صحابہ نے عرض کی ہم ان پر کیونکر حفاظت نہ کریں گے فرمایا ایک تمہارے پاس شیطان آتا ہے اور وہ نماز میں ہوتا ہے شیطان کہتا ہے فلاں فلاں چیز یاد کر یہاں تک کہ وہ نماز پڑھتا ہے شاید کہ وہ ان کلمات پر محافظت نہ کر سکے اور شیطان اس کی خوابگاہ پر آتا ہے تو وہ اس کو سلا دیتا ہے۔روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ ان پر ہر مسلمان بندہ محافظت نہیں کرتا اور اسی طرح ابوداؤد کی روایت میں ہے ان کے قول والف وخمس مائۃ فی المیزان کے پیچھے اس طرح ہے کہ چونتیس بار تکبیر کہے بستر پر لیٹتے وقت تحمید اور تسبیح کرے تینتیس بار۔مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْبِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ

اَلْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَیَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ حِیْنَ یُمْسِیْ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ لَیْلَتِهٖ (رواہ ابوداود)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن غنامؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت کہے یا الٰہی جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کے وقت حاصل ہوتی ہے وہ تیرے اکیلے کی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لئے تعریف ہے اور شکر اور جو یہ دعا صبح کو پڑھے تو اس نے اس دن کا شکر ادا کیا اور جو اس کے مانند شام کو کہے تو اس نے رات کا شکریہ ادا کر دیا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَ الْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ البَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ یَسِیْرٍ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو فرماتے یا الٰہی آسمانوں اور زمین کے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے تورات انجیل اور قرآن مجید کے اتارنے والے میں تیرے ساتھ ہر برائی سے پناہ پکڑتا ہوں۔ تو ہی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے تو سب سے پہلے ہے۔ آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور سب سے آخر میں ہے تیرے پیچھے کوئی چیز نہیں تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں تو سب سے زیادہ پوشیدہ ہے تجھ سے بڑھ کر مخفی کوئی نہیں میرے قرض کو ادا فرما اور مجھے فقر سے غنی فرما روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔ مسلم نے کچھ اختلاف سے روایت کی ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ اَزْهَرِ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِهَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابوالازہرؓ انماری سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خوابگاہ پر رات کو تشریف رکھتے فرماتے میں اللہ کے نام سے سوتا ہوں میں نے ایک اللہ کیلئے اپنی کروٹ رکھی یا الٰہی میرے گناہ بخش دے اور مجھ سے میرے شیطان کو دور فرما اور میری گروی کو چھڑا دے اور مجھ کو بلند مجلس میں سے کردے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَ آوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَ مَلِیْکَهٗ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مجھ کو کفایت کی اور مجھ کو جگہ دی اور مجھ کو کھلایا پلایا وہ خدا جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور زیادہ دیا اور وہ خدا

کہ جس نے مجھ کو بہت دیا۔ ہر حال میں اللہ کیلئے شکر ہے۔ ہر چیز کے پروردگار اور ہر چیز کے مالک اور معبود تیرے ساتھ میں آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْاَنْ يَبْغِيَ عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكِيْمُ بْنُ ظُهَيْرِ الرَّاوِي قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا خالد بن ولید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بے خوابی کی شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بستر پر جائے کہہ یا الٰہی ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور جس پر وہ سایہ کئے ہوئے ہیں۔ زمینوں کے پروردگار اور اس گروہ کے زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں۔ شیاطین کے رب اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے تو مجھ کو سب مخلوق کی برائی سے پناہ دے اور اس بات سے کہ مجھ پر کوئی زیادتی کرے ان سے یا کوئی ظلم کرے۔ تیری پناہ غالب ہے۔ تیری تعریف بزرگ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں مگر صرف تو ہی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند قوی نہیں۔ حکیم بن ظہیر کی حدیث کو جو اس حدیث کا راوی ہے بعض اہل حدیث نے چھوڑ دیا ہے۔

الفصل الثالث

عَنْ اَبِي مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَالُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُوْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابو مالکؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا صبح کرے تو وہ کہے کہ ہم نے صبح کی اور ملک نے صبح کی اللہ عالموں کے پروردگار کیلئے یا الٰہی میں آپ سے اس دن کی بھلائی مانگتا ہوں اس کی فراخی اور اس کی مدد اور نور و برکت۔ تیری پناہ مانگتا ہوں اس دن کی برائی سے جو اس دن کے پیچھے برائی ہے اسی طرح شام کو کہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي يَاَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَ ثَلَاثًا حِيْنَ تُمْسِي فَقَالَ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْبِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہا میں نے اپنے باپ کو کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز کہتے ہو کہ اے اللہ مجھ کو عافیت دے میرے بدن میں اور میری شنوائی میں۔ عافیت دے مجھ کو میری آنکھوں میں تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ان الفاظ

کو صبح وشام تین بار پڑھتے ہو کہا اے میرے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلموں کے ساتھ دعا مانگتے سنا تھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا بہت پسند ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِىْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السِّنِّىْ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے فرماتے۔ ہم نے صبح کی اور ملک نے صبح کی اللہ کیلئے تمام تعریف خدا کیلئے ہے۔ ذات وصفات کی بزرگی خدا کیلئے ہے مخلوقات اور حکم دن رات اور جو دن رات میں آرام پکڑتے ہیں سب اللہ ہی کیلئے ہیں یا الٰہی اس دن کا اول نیکی کا سبب بنا۔ اس کے درمیان کو حاجتوں سے نجات کا سبب بنا اور آخر دن کو فلاح کا سبب بنا اے سب رحم کرنے والوں کے رحم کرنے والے امام نووی نے اس حدیث کو کتاب الاذکار میں ابن سنی کی روایت سے ذکر کیا ہے۔

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (رواه احمد والدارمی)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمان بن ابزیٰؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت فرماتے تھے کہ ہم نے دین اسلام پر صبح کی اور توحید کے کلمہ پر اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیمؑ حنیف کے طریقے پر جو کہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ روایت کیا اس کو احمد اور دارمی نے۔

باب الدعوات فی الاوقات

مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِىَ اَهْلَهٗ قَالَ (بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا) فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِىْ ذَالِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے۔ تو کہے ہم اللہ کے نام سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس اولاد سے دور رکھ جو تو ہم کو نصیب فرمائے۔ اس حالت میں میاں بیوی سے جو بچہ پیدا ہوگا اسکو شیطان بھی تکلیف نہیں دے سکتا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ). (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے غم وفکر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بزرگ بردبار ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا اور عرش کریم کا رب ہے۔ (متفق علیہ)

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍؓ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوْسٌ وَّاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت سلیمان بن صردؓ سے روایت ہے کہا دو شخصوں نے آپس میں گالی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو بہت برا کہا اور اس کا چہرہ غصہ کی وجہ سے سرخ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر اس کو یہ کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا وہ کلمہ یہ ہے کہ میں اللہ سے شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں صحابہ نے اس شخص کو کہا کیا تو اس چیز کو نہیں سنتا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے کہا میں مجنون نہیں ہوں۔ (متفق علیہ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَاسْئَلُو اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهُ رَاٰى شَيْطَانًا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو تم اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ اس لئے کہ وہ فرشتے کو دیکھتے ہیں اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ) وَاِذَا رَجَعَ قَالَ هُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ (اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ). (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے وقت اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو فرماتے۔ اللہ اکبر تین بار پھر یہ آیت تلاوت کرتے وہ ذات پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے مطیع کر دیا حالانکہ ہم اس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف سے پھرنے والے ہیں اے اللہ ہم اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ مانگتے ہیں اور ایسا عمل جو آپ کو راضی کر دے اے اللہ ہم پر ہمارے سفر کو آسان فرما اور انکی درازی کو لپیٹ دے اے اللہ تو سفر میں ساتھی اور اہل میں رکھوالا ہے اے اللہ میں آپ سے اس سفر کی مشقت سے پناہ مانگتا ہوں اور بری حالت دیکھنے سے اپنے اہل و مال میں پھرنے

کی برائی سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو فرماتے ہم پھرنے والے توبہ کرنیوالے ہیں۔اپنے پروردگار کی عبادت کرنے والے اوراس کی تعریف کرنے والے ہیں۔روایت کیا اسکو مسلم نے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَفَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے تو سفر کی محنت سے پناہ مانگتے۔پھرنے کی بری حالت سے زیادتی کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اہل ومال کی بری حالت دیکھنے سے۔روایت کیا اسکو مسلم نے۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رضى الله عنها قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ (اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذَالِكَ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت خولہ بنت حکیمؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے سنا جوکوئی کسی مکان میں اترے اور کہے کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلموں سے اس چیز کی برائی سے جو پیدا کی تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی جب تک وہ اس مکان سے واپس نہ لوٹے۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِىَ الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَّا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ (اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) لَمْ تَضُرَّكَ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہا اے اللہ کے رسول گزشتہ رات مجھ کوایک بچھوڈس گیا آپ نے فرمایا خبردار اگر تو کہتا شام کو کہ میں اللہ کے پورے کلموں سے پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی جو اس نے پیدا کی۔تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِىْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے سحر کے وقت فرماتے میرا خدا کی تعریف کرنا سننے والے نے سنی اور میرا اقرار اس کی اچھی نصیحت کے بدلے میں جو ہم پر فرمائی۔اے ہمارے رب ہماری نگہبانی فرما اور ہم پر احسان کر یہ کلام ہم آگ سے پناہ چاہتے ہوئے کہتے ہیں۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ).(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ وغیرہ سے واپس تشریف لاتے ہر بلند جگہ پر تکبیر فرماتے تین تکبیریں پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اور تعریف اسی کیلئے خاص ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے ہیں اللہ کیلئے تعریف کرنے والے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچ فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کفار کے لشکر کو اکیلے نے شکست دی۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰیؓ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ (اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ). (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے مشرکوں پر بددعا فرمائی فرمایا اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے اور جلدی حساب کرنے والے یا الٰہی کفار کے لشکر کو شکست فرمایا الٰہی ان کو شکست فرما اور ان کو ہلا دے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍؓ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَیْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَکَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَکَانَ یَاْکُلُهُ وَیُلْقِی النَّوٰی بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ وَیَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ فَجَعَلَ یُلْقِی النَّوٰی عَلٰی ظَهْرِ اِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَآبَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ (اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ). (مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہا میرے باپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور مہمان تشریف لائے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا حاضر کیا اور مالیدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خشک کھجور لائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کھاتے اور اس کی گٹھلی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان جمع فرماتے۔ ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گٹھلی کو اپنی دونوں انگلیوں کی پیٹھ پر ڈالتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا۔ اس کو پیا میرے باپ نے کہا اس حال میں کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور کی لگام پکڑی ہوئی تھی اللہ سے میرے لئے دعا مانگو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ برکت فرما ان کی روزی میں جو تو نے ان کو دی ان کو بخش اور ان پر رحم فرما۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

الفصل الثانی

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَاَی الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے فرماتے اے اللہ امن کے ساتھ ہم پر چاند نکال اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ وہ میرا اور تیرا رب ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِی هُرَيْرَةَ قَالاَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ رَجُلٍ رَأٰی مُبْتَلًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِی عَلٰی کَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلاً اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِکَ الْبَلاءُ کَائِنًا مَا کَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِی لَيْسَ بِالْقَوِیِّ.

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے اور ابو ہریرہؓ سے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی بلا میں مبتلا شخص کو دیکھے تو کہے اس اللہ کیلئے تمام تعریف ہے جس نے مجھ کو اس بلا سے بچایا کہ جس میں تجھ کو گرفتار کیا اور مجھ کو بہتوں پر بزرگی دی بزرگی دینا تو اس کو وہ بلا نہیں پہنچتی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار قوی راوی نہیں۔

وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِی وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمُحِیَ عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰی لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِی سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ.

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو اور کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی بادشاہ ہے تمام تعریف اسی کیلئے ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ زندہ ہے اس کیلئے موت نہیں بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ اس کیلئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ برائیاں دور فرماتا ہے اور دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور جنت میں گھر تیار کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے شرح السنہ میں دخل السوق کے بدلے جو شخص جامع بازار میں کہے کہ جس میں خرید و فروخت کیا جائے۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْبِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَکَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَئَلْتَ اللّٰهَ الْبَلاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا مانگتے سنا کہتا ہے اے اللہ میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں۔ فرمایا پوری نعمت کیا چیز ہے اس شخص نے کہا یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں میں بھلائی کی۔ فرمایا پوری نعمت بہشت میں داخل ہونا ہے اور دوزخ سے نجات پانا ہے۔ آپ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ کہتا ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک پھر فرمایا تحقیق قبول کی گئی تیری دعا سوال کر۔ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے سنا اے اللہ میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔ فرمایا تو نے اللہ سے بلا کا سوال کیا اللہ سے عافیت کا سوال کر۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں بے فائدہ باتیں زیادہ ہوں تو اٹھنے سے پہلے کہے اے اللہ تو پاک اور ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں آپ سے بخشش کا طالب ہوں توبہ کرتا ہوں اس مجلس کے گناہ کو بخش دیا جاتا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ اُتِیَ بِدَابَّةٍ لِیَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِیْلَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ یَقُوْلُ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا کہ ان کے پاس سواری کیلئے جانور حاضر کیا گیا اس کی رکاب پر پاؤں رکھتے فرمایا بسم اللہ جب اس کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھے تو کہا الحمد للہ وہ ذات پاک ہے جس نے اس جانور کو ہمارے تابع کر دیا ہم اس کو تابع کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں پھر الحمد للہ اور اللہ اکبر تین تین بار کہا تو پاک ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ حضرت علیؓ ہنسے کہا گیا اے امیر المومنین آپ کیونکر ہنسے حضرت علیؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے میں نے کہا آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا تیرا پروردگار راضی ہوتا ہے اپنے بندہ پر جب وہ کہتا ہے اے میرے رب میرے گناہ بخش اللہ فرماتا ہے کہ یہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَبِیَدِهٖ فَلَا یَدَعُهَا حَتّٰی یَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ یَدَعُ یَدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ یَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ وَ فِیْ رِوَایَةٍ وَ خَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤْدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِیْ رِوَایَتِهِمَا لَمْ یَذْكُرُوْا اٰخِرَ عَمَلِكَ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی شخص کو رخصت فرماتے تو اس کے ہاتھ کو پکڑ لیتے اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے یہاں تک کہ وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو چھوڑتا اور فرماتے کہ میں نے اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت سونپی اور تیرا آخری عمل۔ ایک روایت میں ہے خواتیم عملک۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد وابن ماجہ نے ابوداؤد اور ابن ماجہ کی

روایت میں لفظ آخر عملک کا ذکر نہیں کیا۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ خطمیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو کہتے میں نے اللہ کو تمہارا دین اور امامت اور تمہارا آخری عمل سونپا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَ غَفَرَذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بَاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي قَالَ وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَاكُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اے اللہ کے رسول میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں میرے لئے دعا فرمائیں۔ فرمایا اللہ تجھ کو تقویٰ اور پرہیز گاری نصیب فرمائے اس نے کہا میرے لئے زیادہ دعا کرو۔ فرمایا اللہ تیرے گناہ بخشے اس نے کہا میرے لئے زیادہ دعا کرو میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں فرمایا اللہ تیرے لئے تو جہاں ہو دین و دنیا کی بھلائی آسان کرے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے نصیحت فرمایئے فرمایا اللہ کا تقویٰ لازم پکڑ ہر بلند جگہ پر اللہ اکبر کہنا۔ جب اس شخص نے پیٹھ پھیری آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی اس کیلئے سفر کی دوری لپیٹ دے اور سفر کو اس پر آسان کر دے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَفَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا اَرْضُ رَبِّي وَ رَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَ شَرِّمَا فِيْكِ وَشَرِّمَا خُلِقَ فِيْكِ وَ شَرِّمَا يَدُبُّ عَلَيْكِ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَ اَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّسَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر فرماتے رات کو کہتے اے زمین میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے میں تجھ سے تیرے اور جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے۔ اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتے پھرتے ہیں ان کے شر سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے شیر، سیاہ سانپ اور ہر طرح کے سانپ اور بچھو کے شر سے شہر میں رہنے والوں کے شر سے جننے والے اور جو جنا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَ نَصِيْرِي بِكَ اَحُوْلُ وَ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (رواه الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنگ کرتے فرماتے اے اللہ تو میرا بازو اور مددگار ہے

تیری قوت کے ساتھ میں حیلہ اور حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ میں جنگ کرتا ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (رواہ احمد و ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی قوم سے اندیشہ کرتے یہ فرماتے اے اللہ ہم تجھ کو ان کے مقابلے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیرے ساتھ پناہ مانگتے ہیں روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْنَجْھَلَ اَوْیُجْھَلَ عَلَیْنَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَالنِّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَ ابْنِ مَاجَۃَ قَالَتْ اُمِّ سَلَمَۃَ مَاخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھِلَ اَوْیُجْھَلَ عَلَیَّ.

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے گھر سے نکلتے فرماتے اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں اللہ کے نام سے میں نے بھروسہ کیا اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت کریں یا ہم پر جہالت کی جائے۔ روایت کیا اس کو احمد، ترمذی اور نسائی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوداؤد اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی میرے گھر سے نہیں نکلے مگر اپنی نظر آسمان کی طرف بلند کرتے اور فرماتے اے اللہ میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ پکڑتا ہوں کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں یا ظلم کروں۔ یا ظلم کیا جاؤں یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِہٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یُقَالُ لَہٗ حِیْنَئِذٍ ھُدِیْتَ وَکُفِیْتَ وَوُقِیْتَ فَیَتَنَحّٰی لَہُ الشَّیْطَانُ وَ یَقُوْلُ شَیْطَانٌ اٰخَرَ کَیْفَ لَکَ بِرَجُلٍ قَدْھُدِیَ وَ کُفِیَ وَوُقِیَ. رواہ ابوداؤد وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ لَہُ الشَّیْطَانُ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلے اور کہے اللہ کے نام کے ساتھ میں نکلا ہوں اور نہیں ہے گناہوں سے پھرنے کی اور نیکی کے کرنے کی طاقت مگر اللہ کے ساتھ اس وقت اسے کہا جاتا ہے تو راہ راست دکھادیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا۔ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اس کو دوسرا شیطان کہتا ہے تو اس آدمی پر کیسے تسلط حاصل کر سکتا ہے۔ جسے ہدایت دی گئی کفایت کی گئی اور بچایا گیا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے ترمذی نے لہ الشیطان تک۔

وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَھْلِہٖ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت آدمی اپنے گھر میں داخل ہو کہے اے اللہ میں تجھ سے داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ پر جو ہمارا رب ہے ہم نے توکل کیا پھر اپنے اہل پر سلام کہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّأَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِیْ خَيْرٍ. (رواه احمد و الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کوئی آدمی نکاح کرتا اس کو دعا دیتے اور فرماتے اللہ تیرے لئے برکت کرے اور تم دونوں کو برکت دے اور تمہارے درمیان بھلائی کو جمع کرے روایت کیا اسکو احمدؒ ترمذیؒ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَأَةً اَوِ اشْتَرٰی خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَاجَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِذَا اشْتَرٰی بَعِيْرًا فَلْيَا خُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَايَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لَيَاْخُذْبِنَا صِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ (رواه ابو داؤد و ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جس وقت تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے پس کہے اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اس کو پیدا کیا اور میں تیرے ساتھ اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے جب کوئی اونٹ خریدے اس کی کوہان کی بلندی کو پکڑے اور اس طرح کہے ایک روایت میں ہے عورت اور خادم کے پیشانی کے بال پکڑے اور برکت کی دعا کرے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْفَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غم زدہ کی دعا یہ ہے اے اللہ تیری رحمت کی میں امید کرتا ہوں مجھ کو میرے نفس کی طرف ایک لحہ بھی نہ سونپ اور میرے تمام کام درست فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُکَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّکَ وَقَضٰی عَنْکَ دَيْنَکَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَيْنِیْ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں غم زدہ ہوں۔ مجھ پر قرض بہت ہو چکا ہے آپ نے فرمایا میں تجھ کو ایک کلام نہ سکھلاؤں جب تو اس کو کہے گا اللہ تیرے فکر دور کر دے گا اور تجھ سے تیرا قرض دور کر دے گا میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول فرمایا جس وقت تو صبح اور شام کرے کہہ اے

اللہ میں تیرے ساتھ فکر اور غم سے پناہ پکڑتا ہوں اور سستی اور عاجزی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور بزدلی اور بخیلی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور قرض کے غالب ہونے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں راوی نے کہا میں نے ایسا کیا اللہ نے میرے غم و فکر کو دور کر دیا اور میرا قرض ادا کر دیا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ جَاءَ هُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَاَعِنِّي قَالَ اَلا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ.

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا ان کے پاس ایک مکاتب آیا اس نے کہا میں اپنی کتابت سے عاجز آ چکا ہوں میری مدد کریں۔ انہوں نے کہا میں تجھ کو چند کلمات سکھلاتا ہوں مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے اگر تجھ پر ایک بڑے پہاڑ جتنا قرض ہوگا اللہ تعالیٰ تجھ سے دور کر دے گا کہہ اے اللہ مجھ کو اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے کفایت کر اپنے فضل کے ساتھ مجھ کو اپنے سوا سے بے پروا کر دے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات الکبیر میں۔ جابر کی حدیث جس کے الفاظ ہیں۔ اذا اسمعتم نباح الکلاب ہم باب تغطیہ الاوانی میں ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔

الفصل الثالث

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْصَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تُكُلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنْ تُكُلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ. (رواه النسائى)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے چند کلمات کہتے میں نے آپ سے پوچھا فرمایا اگر تو بھلائی کی بات کرے گا قیامت تک اس پر مہر ہوں گے اور اگر برا کلام کرے گا اس کا کفارہ ہوگا وہ کلمات یہ ہیں۔ پاک ہے تو اے اللہ ساتھ اپنی تعریف کے نہیں کوئی معبود مگر تو ہی میں تجھ سے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ روایت کیا اسکو نسائی نے۔

وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے اس کو یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نیا چاند دیکھتے فرماتے چاند ہدایت اور بھلائی کا ہے چاند ہدایت اور بھلائی کا ہے چاند ہدایت اور بھلائی کا ہے میں اس ذات کے ساتھ ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا تین مرتبہ فرماتے پھر فرماتے اس اللہ کیلئے تعریف ہے جو اس مہینہ کو لے گیا اور یہ مہینہ لایا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَ فِىْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِىْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِىَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِىَّ قَضَائُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِىْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اَلْهَمْتَ عِبَادَكَ اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِىْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِىْ وَجِلَاءَ هَمِّىْ وَغَمِّىْ مَاقَالَهَا عَبْدٌقَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا. (رواه رزين)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا فکر بڑھ جائے وہ کہے اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں تیری لونڈی کا بیٹا ہوں تیرے قبضہ میں ہوں اور میری پیشانی تیرے قبضہ میں ہے میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے میرے امر میں تیری قضا عدل ہے میں تیرے ساتھ ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو نے اپنی ذات کا نام رکھا یا اپنی کتاب میں اس کو اتارا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا یا پردہ غیب میں اس کو اختیار کیا یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے فکر کو دور کرنیوالا بنادے کوئی بندہ یہ نہیں کہتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کر دیتا ہے اور غم کے بدلہ میں آسانی کو بدل دیتا ہے۔ روایت کیا اس کو رزین نے۔

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَ اِذَانَزَلْنَا سَبَّحْنَا (رواه البخارى)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے جب ہم بلندی پر چڑھتے اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر غمگین کرتا فرماتے اے زندہ اے قائم رہنے والے تیری رحمت کیساتھ میں فریاد رسی چاہتا ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے محفوظ نہیں ہے۔

وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَىْءٍ نَقُوْلُهٗ وَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ اَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ہم نے خندق کے دن کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دعا ہے جس کو ہم کہیں دل گردن کو پہنچ چکے ہیں فرمایا ہاں وہ یہ ہے اے اللہ ہمارے عیب ڈھانک اور ہمارے ڈر کو امن میں رکھ۔ ابوسعید نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہمارے دشمنوں کو سخت ہوا کے ساتھ مارے اور ہوا کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شکست دی۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَافِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً. رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِى الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ.

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں ہوتے فرماتے اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے اور تیرے ساتھ اس کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اے اللہ میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس میں نقصان کو پہنچوں۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دعوات الکبیر میں۔

باب الاستعاذہ

پناہ مانگنے کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا کی مشقت اور بدبختی کے پہنچنے بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ). (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ تیرے ساتھ میں غم، فکر، عاجزی، سستی، نامردی، بخل، قرض کے بوجھ اور آدمیوں کے غلبہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ساتھ سستی، بڑھاپے قرض اور گناہ سے پناہ پکڑتا ہوں اے اللہ میں آگ کے عذاب سے آگ کے فتنہ قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب اور مالداری کے فتنہ کی برائی اور فقر کے فتنہ کی برائی اور مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اے اللہ میرے گناہ برف اور اولے کے پانی سے دھوڈال۔ میرے دل کو پاک کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال۔ جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

وَمِنْ نَّفْسٍ لَاتَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا. (مسلم)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ساتھ عاجزی' سستی' بزدلی' بخل' بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے پناہ پکڑتا ہوں اے اللہ میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری دے اور اس کو پاک کر تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اسکا کارساز اور مالک ہے اے اللہ تیرے ساتھ میں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو پناہ مانگتا ہوں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا یہ تھی اے اللہ میں تجھ سے نعمت کے زائل ہو جانے تیری نعمت کے جاتے رہنے۔ تیرے عذاب کی ناگہانی اور تیرے ہر قسم کے غصوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّمَا لَمْ اَعْمَلْ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ساتھ اس کام کی برائی سے پناہ پکڑتا ہوں جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّااَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ تیرے لئے میں نے فرمانبرداری کی تیرے ساتھ میں ایمان لایا تجھ پر میں نے توکل کیا تیری طرف میں نے رجوع کیا۔ تیری مدد کے ساتھ میں لڑا اے اللہ میں تیری عزت کی پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں کہ مجھ کو گمراہ نہ کرنا تو زندہ ہے مرے گا نہیں جبکہ جن وانس مر جائیں گے۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَا يُسْمَعُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنِّسَائِيُّ عَنْهُمَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ چار باتوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے ایسے دل سے جو نہ ڈرے ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے اس روایت کو عبداللہ بن عمر سے اور نسائی نے دونوں سے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمْرِ وَ فِتْنَةِ الصُّدُوْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ (رواه ابو داؤد والنسائی)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ بزدلی' بخل بڑی عمر سینے کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ. (رواه ابو داؤد و النسائی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے محتاجی کمی اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ساتھ اس بات کی پناہ پکڑتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ. (رواه ابو داؤد و النسائی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ساتھ اختلاف نفاق اور برُے اخلاق سے پناہ مانگتا ہوں روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ. (رواه ابو داؤد و النسائی و ابن ماجة)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ساتھ بھوک سے پناہ پکڑتا ہوں کیونکہ وہ بری ہم خواب ہے اور تیرے ساتھ خیانت سے پناہ پکڑتا ہوں کیونکہ وہ اندر کی بری خصلت ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ. (رواه ابو داؤد و النسائی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے برص جذام دیوانگی اور بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت قطبہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے برے اخلاق برے اعمال اور بری خواہشات سے پناہ پکڑتا ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ اَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِى تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُبِهٖ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِى وَ شَرِّ بَصَرِىْ وَ شَرِّ لِسَانِىْ وَ شَرِّ قَلْبِى وَ شَرِّ مَنِيِّ.
(رواه ابو داؤد و الترمذی و النسائی)

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکل بن حمیدؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا میں نے کہا اے اللہ کے نبی مجھ کو تعویذ سکھلاؤ جس کے ساتھ میں پناہ پکڑوں فرمایا کہہ اے اللہ میں اپنے کان کی برائی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور اپنی آنکھ کی برائی سے اپنی زبان کی برائی سے اپنے دل کی برائی سے اور اپنی منی کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے۔

وَعَنْ اَبِی الیَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّی وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ یَتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِی سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی وَالْغَمِّ.

ترجمہ: حضرت ابوالیسرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ساتھ مکان کے گرنے سے پناہ پکڑتا ہوں اور تیرے ساتھ بلند جگہ سے گرنے اور غرق ہونے سے پناہ پکڑتا ہوں اور جلنے اور بڑھاپے سے اور اس بات سے کہ مرنے کے وقت مجھ کو شیطان حیران کرے اور اس بات سے پناہ پکڑتا ہوں کہ تیری راہ میں پشت دے کر مروں اور اس بات سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ میں سانپ کے ڈسنے سے مروں۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے اور ایک دوسری روایت میں نسائی نے غم کا لفظ بھی زیادہ کیا ہے۔

وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ یَهْدِی اِلٰی طَبَعٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ

ترجمہ: حضرت معاذؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالٰی سے طمع سے پناہ پکڑو جو طبع کی طرف پہنچا دے۔ روایت کیا اس کو احمد نے اور بیہقی نے دعوات الکبیر میں۔

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَقَالَ یَا عَآئِشَةُ اسْتَعِیْذِی بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا فرمایا اے عائشہ اس کے شر سے پناہ مانگ کیونکہ یہ جب غروب ہو جائے اندھیرا کرنے والا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ یَا حُصَیْنُ کَمْ تَعْبُدُ الْیَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِیْ سَبْعَةً سِتًّا فِی الْاَرْضِ وَ وَاحِدً فِی السَّمَاءِ قَالَ فَاَیُّهُمْ تَعُدُّلِرَ غْبَتِکَ وَرَهْبَتِکَ قَالَ الَّذِی فِی السَّمَآءِ قَالَ یَا حُصَیْنُ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُکَ کَلِمَتَیْنِ تَنْفَعَانِکَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَیْنٌ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِی الْکَلِمَتَیْنِ اللَّتَیْنِ وَعَدْتَنِی فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِی رُشْدِی وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِی (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے کہا اے حصین آج تو کتنے معبودوں کی عبادت کرتا ہے اس نے کہا سات کی چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں فرمایا ان میں سے امید اور ڈر کیلئے تو کس کو شمار کرتا ہے اس نے کہا جو آسمانوں میں ہے فرمایا اے حصین اگر تو اسلام قبول کرلے میں تجھ کو دو ایسی باتیں بتلاؤں گا جو تجھ کو نفع دیں گی جب حصین نے اسلام قبول کرلیا کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو وہ دو کلمے سکھلایئے جن کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

سے وعدہ کیا تھا فرمایا کہہ اے اللہ میرے دل میں ہدایت ڈال اور مجھ کو میرے نفس کے شر سے بچالے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهٖ (رواه ابوداؤد و الترمذی و هذا لفظه)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ سے بیان کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند میں ڈر جائے کہے میں اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ اس کے غضب اور اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں اور شیطانوں کے وسوسے سے اور یہ کہ وہ مجھ کو حاضر ہوں اس سے پناہ چاہتا ہوں شیطان اس کو ہرگز نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ عبداللہ بن عمرو یہ کلمات اپنے بیٹوں کو سکھلاتے تھے اور کاغذ میں لکھ کر نابالغ بچوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور یہ اس کے لفظ ہیں۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ. (رواه الترمذی و النسائی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے جنت کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت میں داخل کردے اور جو تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگے آگ کہتی ہے اے اللہ اس کو آگ سے بچالے۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے۔

الفصل الثالث

عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِي يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهٗ مَاهُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَ بِاَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّمَاخَلَقَ وَ ذَرَأَ وَبَرَأَ. (رواه مالک)

ترجمہ: حضرت قعقاعؒ سے روایت ہے کعب احبار کہتے ہیں اگر میں چند کلمات میں نہ کہوں تو یہود مجھ کو گدھا بنا ڈالیں ان سے کہا گیا وہ کلمات کیا ہیں کہا میں اللہ بڑے کے منہ سے جس سے بڑا کوئی نہیں اور اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیک اور نہ بد تجاوز نہیں کرتا اور اللہ کے اچھے ناموں کے ساتھ جن کو میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا اس چیز کی برائی سے پناہ پکڑتا ہوں جو اس نے پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی۔ روایت کیا اس کو مالک نے۔

وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَ رَوٰى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

ترجمہ: حضرت مسلم بن ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہا میرا باپ نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتا تھا اے اللہ میں تیرے ساتھ کفر، فقر اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں میں یہ کلمات پڑھا کرتا تھا۔ میرے والد کہنے لگے اے بیٹے تو نے یہ کلمات کہاں سے سیکھے ہیں میں نے کہا آپ سے ہی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات ہر نماز کے بعد کہا کرتے تھے روایت کیا اس کو نسائی ترمذی نے مگر اس نے دبرا لصلوٰۃ کا لفظ بیان نہیں کیا۔ احمد نے اس حدیث کے الفاظ روایت کئے ہیں اور اس کے لفظ ہیں۔ فی دبر کل صلوٰۃ۔

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَ فِي رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَ يَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ. (رواه النسائی)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے اے اللہ میں تجھ سے کفر اور قرضے سے پناہ مانگتا ہوں ایک آدمی نے کہا اور یہ دونوں برابر ہوگئے ہیں۔ فرمایا ہاں اور ایک روایت میں ہے فرمایا اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کفر اور فقر سے ایک شخص نے کہا کیا یہ دونوں برابر ہیں فرمایا ہاں۔ روایت کیا اس کو نسائی نے۔

باب جامع الدعاء

جامع دعاؤں کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (متفق عليه)

ترجمہ: ابوموسیٰ اشعریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہا کہ آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میری خطا اور نادانی اور میرے کام میں زیادتی اور جو گناہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف کر دے اے اللہ میرے قصد اور ہنسی سے گناہ کرنے دانستہ اور نادانستہ گناہ کرنے کو معاف کر دے اور یہ سب میری طرف سے ہے اے اللہ میرے وہ گناہ بخش دے جو میں نے پہلے کئے اور وہ جو میں نے ان کے بعد کئے اور جو میں نے چھپ کر کئے اور جو میں نے آشکارا کئے اور جو گناہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا اور پیچھے ڈالنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (متفق علیہ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ

وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ.(مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے دین کو میرے لئے درست فرما جو میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا میرے لئے درست فرما اس میں میری زندگانی ہے۔ میری آخرت میرے لئے درست فرما اس میں میرا رجوع کرنا ہے میری زندگی کو ہر نیکی کے کام میں زیادتی کا سبب بنادے اور میری موت کو میرے لئے ہر برائی سے آرام کا سبب بنا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى.(مسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے ہدایت تقویٰ نفس حرام سے باز رکھنے اور بے پروائی کا سوال کرتا ہوں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَالسَّهْمِ.(مسلم)

ترجمہ: علیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ کلمات کہہ اے اللہ مجھ کو ہدایت دے اور مجھ کو سیدھا کر۔ ہدایت طلب کرتے ہوئے سیدھے راستہ کا تصور کر اور راستی طلب کرتے ہوئے تیر کی راستی کا تصور کر روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّؓ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَا نَ رَجُلٌ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمٰتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشجعیؓ اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہا جس وقت کوئی شخص مسلمان ہوتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے اور اس کو حکم دیتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرے اے اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھ کو ہدایت دے اور عافیت سے رکھ اور مجھ کو رزق دے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ تھی اے اللہ ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو قبر کے عذاب سے بچالے۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَ انْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ

مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوبَتِی وَاغْسِلْ حَوْبَتِی وَاَجِبْ دَعْوَتِی وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِی وَاهْدِ قَلْبِی وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ. (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں فرمایا کرتے تھے میری مدد کر مجھ پر مدد نہ کر اور مجھ کو فتح دے اور مجھ پر کسی کو فتح نہ دے میرے لئے مکر کر میرے خلاف مکر نہ کر مجھ کو ہدایت دے اور مجھ پر ہدایت آسان کر دے جس نے مجھ پر زیادتی کی ہے۔ اس پر میری مدد فرما اے میرے رب مجھ کو تیرا شکر کرنیوالا تیرا ذکر کرنیوالا تجھ سے ڈرنے والا تیرا فرمانبردار اور تیرے لئے عاجزی کرنیوالا تیری طرف آہ کرنے والا تیری طرف رجوع کرنے والا بنادے اے میرے پروردگار میری توبہ قبول فرما میرے گناہ دھوڈال میری دعا قبول فرما میری زبان کو سچی کر میرے دل کو ہدایت فرما میرے سینہ کی سیاہی نکال دے۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَبِی بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِنَ الْعَافِیَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا.

ترجمہ: حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر رو دیئے فرمایا اللہ سے بخشش عافیت کا سوال کرو کیونکہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن غریب ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّکَ الْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِیْتَ الْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا افضل ہے فرمایا اپنے رب سے عافیت اور دنیا و آخرت میں معافات کا سوال کر۔ پھر وہی شخص آپ کے پاس دوسرے دن آیا اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا پھر تیسرے دن آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تجھ کو دنیا اور آخرت میں معافات مل گئی تو کامیاب ہوا۔ روایت کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا سند کے اعتبار سے یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ فِی دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَنْفَعُنِی حُبُّهُ عِنْدَکَ اَللّٰهُمَّ مَارَزَقْتَنِی مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِی فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَازَوَیْتَ عَنِّی مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِی فِیْمَا تُحِبُّ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن یزید خطمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھ کو اپنی محبت عطا فرما اور اس شخص کی محبت عطا فرما جس کی محبت مجھ کو تیرے ہاں نفع دے اے اللہ جو تو نے مجھ کو دیا ہے

جس کو لینا درست رکھتا ہوں اس کو میرے لئے قوت بنا جس کو تو دوست رکھتا ہے اے اللہ جو تو نے سمیٹ رکھا ہے اس چیز سے جس کو میں دوست رکھتا ہوں اس کو میرے لئے فراغت کا سبب بنا اس چیز میں جس کو تو دوست رکھتا ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعْوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَاتُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَاتُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم ہی کسی مجلس سے اٹھتے تھے یہاں تک کہ ان کلمات کے ساتھ اپنے صحابہ کیلئے دعا فرماتے اے اللہ ہمیں اپنی خشیت اس قدر نصیب فرما جس کے ساتھ تو ہمارے اور اپنی نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی طاعت اس قدر نصیب فرما کہ اس کے سبب تو ہم کو جنت میں پہنچا دے اور اس قدر یقین نصیب فرما جس کے ساتھ تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور ہم کو ہماری شنوائیوں اور بینائیوں اور ہماری قوت کے ساتھ بہرہ مند فرما جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور اس بہرہ مندی کو ہمارا وارث بنا ہماری کینہ کشی اس پر گردان جس نے ہم پر ظلم کیا ہم کو اس شخص پر فتح دے جو ہم سے دشمنی رکھے ہمارے دین میں ہماری مصیبت نہ گردان دنیا کو ہمارا بڑا اندیشہ نہ بنا اور ہمارے علم کی نہایت بنا ہم پر اس شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھ کو نفع دے جو تو نے مجھ کو سکھلایا اور مجھ کو سکھلا وہ علم جو مجھ کو نفع دے اور میرے علم کو زیادہ کر۔ ہر حالت میں اللہ کی تعریف ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اہل نار کی حالت سے پناہ پکڑتا ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن غریب ہے۔

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ (رواه احمد و الترمذی)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہا جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی آپ کے چہرے کے پاس سے شہد کی مکھی جیسی آواز سنائی دیتی تھی ایک دن آپ پر وحی نازل ہوئی کچھ عرصہ ہم ٹھہرے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ

حالت دور کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ قبلہ کی طرف کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہمیں زیادہ کر اور کم نہ کر ہم کو بزرگ رکھ اور ذلیل نہ کر ہم کو عطا فرما اور محروم نہ رکھ ہم کو برگزیدہ کر اور ہم پر کسی کو برگزیدہ نہ کر۔ ہم کو راضی کر اور ہم سے راضی رہ پھر فرمایا مجھ پر دس آیات نازل کی گئی ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا جنت میں داخل ہوگا پھر پڑھا۔ قد افلح المومنون دس آیات ختم کیں۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔

الفصل الثالث

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرًا البَصرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّي لِيَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیفؓ سے روایت ہے کہا ایک نابینا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اللہ سے دعا کریں کہ مجھ کو عافیت دے فرمایا اگر تو چاہتا ہے میں دعا کرتا ہوں اور اگر تو چاہتا ہے تو صبر کرلے وہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے کہا دعا کیجئے کہا آپ نے اس کو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ دعا کرے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کے ساتھ متوجہ ہوتا ہوں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ہیں۔ میں اے نبی اپنے پروردگار کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کے ساتھ متوجہ ہوتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ میری یہ حاجت پوری کردے اے اللہ میرے بارہ میں ان کی یہ شفاعت قبول کرلے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَاَهْلِي وَامِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کی دعا یہ تھی اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اس عمل کی محبت جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچا دے اے اللہ اپنی محبت میری طرف میرے نفس اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے اور راوی نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حضرت داؤد کا ذکر فرماتے فرمایا کرتے کہ داؤد بڑے عابد لوگوں میں سے تھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ اَمَا عَلَيَّ ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ اَبِيْ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنٰى عَنْ نَفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ

الدُّعَآءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِي مَاعَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًالِّي اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْأَلُکَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْأَلُکَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَاَسْأَلُکَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَاتَنْقَطِعُ وَاَسْأَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْأَلُکَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْأَلُکَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِکَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّيْنَ. (راوه النسائی)

ترجمہ: حضرت عطاء بن السائبؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا عمار بن یاسر نے ہم کو ایک نماز پڑھائی اور اس میں اختصار سے کام لیا ایک آدمی نے کہا آپ نے بڑی ہلکی اور مختصر نماز پڑھائی ہے عمار نے کہا مجھ کو اس کا کچھ ڈر نہیں ہے میں نے اس میں کئی دعائیں مانگی ہیں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں جب وہ کھڑے ہوئے ایک آدمی ان کے پیچھے چلا اور وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنے نفس سے کنایہ کیا ان سے وہ دعا پوچھی پھر آئے اور لوگوں کو وہ دعا بتلائی اے اللہ اپنے غیب جاننے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے وسیلہ سے مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو زندگی میرے لئے بہتر جانے اور مجھ کو مار لے جب تو مرنے کو میرے لئے بہتر جانے اے اللہ میں تجھ سے باطن اور ظاہر میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے خوشی اور خفگی میں کلمہ حق مانگتا ہوں حالت فقر اور دولت میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو تمام نہ ہو اور رضا بعد القضا مانگتا ہوں اور تجھ سے مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے چہرہ کی طرف دیکھنے کی لذت مانگتا ہوں اور تیری ملاقات کی طرف شوق مانگتا ہوں ایسی سخت حالت کے غیر میں کہ ضرر پہنچائے اور نہ فتنہ میں جو گمراہ کرے اے اللہ ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ زینت بخش اور ہم کو راہ راست دکھانے والے اور راہ راست پر چلنے والے بنا۔ روایت کیا اسکو نسائی نے۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد فرمایا کرتے اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور قبول کیا گیا عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔ روایت کیا اسکو احمد ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات الکبیر میں۔

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي اُعَظِّمُ شُكْرَکَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَکَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَکَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَکَ. (رواه الترمذیؔ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ایک یہ دعا بھی یاد کی ہے۔ جس کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا اے اللہ مجھ کو بنا کہ میں تیرا بڑا شکر کروں اور بہت زیادہ ذکر کروں تیری نصیحت کی پیروی کروں تیری وصیت کو یاد رکھوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُکَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدْرِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے صحت، حرام سے بچنے امانت، حسن خلق اور تقدیر کے ساتھ راضی ہو جانے کا سوال کرتا ہوں۔

وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَ لِسَانِي مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ

ترجمہ: حضرت ام معبد سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاکیزہ کر۔ میرے عمل کو ریا سے میری زبان کو جھوٹ سے میری آنکھ کو خیانت سے پاکیزہ فرما تو آنکھوں کی خیانت اور دل کے بھیدوں کو جانتا ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دعوات الکبیر میں ذکر کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهُ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيَّ بِهِ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهُ وَلَا تَسْتَطِيْعُهُ اَفَلَا قُلْتَ (اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ اللّٰهُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان آدمی کی عیادت کی جو ضعیف ہو چکا تھا اور وہ پرندے کے بچے کی طرح ہو گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی یا کسی چیز کا سوال کیا تھا۔ اس نے کہا ہاں میں کہا کرتا تھا اے اللہ اگر تو آخرت میں مجھ کو عذاب کرنے والا ہے دنیا میں ہی جلدی کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تو اس کی طاقت اور استطاعت نہیں رکھتا تو نے اس طرح کیوں نہیں کہا اے اللہ مجھ کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی نیکی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ راوی نے کہا اس نے اللہ سے دعا کی۔ اللہ نے اس کو شفا بخش دی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کیلئے لائق نہیں ہے کہ اپنے نفس کو رسوا کرے صحابہ نے کہا اپنے نفس کو کس طرح رسوا کرتا ہے فرمایا ایسی آفتوں میں پڑے جن کی طاقت نہیں رکھتا روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا فرمایا کہہ اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر گردان اور میرے ظاہر کو شائستہ بنا اے اللہ میں تجھ سے اس چیز کی بہتری مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو اہل اور مال میں دیتا ہے جو نہ گمراہ ہوں نہ گمراہ کریں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

کتاب المناسک

افعال حج کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو ایک آدمی کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال فرض ہے آپ چپ رہے اس نے تین مرتبہ کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا حج واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑوں تم مجھ کو چھوڑ دو پہلے لوگ اپنے نبیوں پر کثرت سے سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے جس وقت تم کو کسی کام کا حکم دوں جس قدر تم کو طاقت ہو کرو اور جس وقت تم کو کسی بات سے روکوں رک جاؤ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعن ابی هریرةؓ قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یایها الناس الخ۔ حج اسلام کے ارکان میں پانچواں رکن ہے۔ فرض قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ حج کی فرضیت کب ہوئی؟ اس میں دو قول ہیں:

(۱) ۶ ہجری میں (۲) ۹ ہجری میں راجح دوسرا قول ہے۔ نیز اس میں اختلاف ہے کہ حج کی فرضیت علی الفور ہے یا علی التراخی؟ یعنی وجوب کے بعد اول فرصت میں ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ امام قاضی ابو یوسفؒ کے نزدیک علی الفور ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک علی التراخی ہے۔ درمختار میں امام صاحب کا قول یہ لکھا ہے کہ علی الفور ہے۔ سوال: اس پر اجماع ہے کہ اگر فرضیت کے دس سال بعد بھی حج ادا کرے گا تو وہ ادا ہی ہوگا نہ کہ قضا تو پھر ثمرہ اختلاف کا کیا نکلے گا؟ جواب: ثمرہ اختلاف فاسق اور غیر فاسق ہونے میں ظاہر ہوگا جو کہتے ہیں کہ حج علی الفور واجب ہے تو ان کے نزدیک تاخیر کرنے سے فاسق ہوگا اور جو کہتے ہیں وجوب علی التراخی ہے وہ ان کے نزدیک فاسق نہیں ہوگا۔ وجوب علی الفور کے قائلین پر اشکال ہوگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن ۹ ہجری میں حج کیوں نہ کیا سن ۱۰ ہجری میں حج کیوں کیا؟ اس سے تو وجوب علی التراخی معلوم ہوتا ہے؟

جواب-۱: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی یہ معلوم ہو گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج فرض کی ادائیگی تک حیات رہیں گے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو مؤخر کیا۔ جواب-۲: یا یہ تراخی عذر کی وجہ سے تھی اور عذر کی وجہ سے تراخی بالاجماع جائز ہے۔

سوال: یہ فریضہ سنوی ہے یا عمری ہے؟ یعنی ہر سال فرض ہے یا عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے؟

جواب: یہ فریضہ عمری ہے اس کی دلیل یہی حدیث ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کا مضمون یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا' فرمایا کہ اے لوگو! تم پر حج فرض ہے' حج کرو' ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال فرض ہے' تین مرتبہ یہی سوال کیا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا کہ اگر میں نعم کہدیتا تو ہر سال واجب ہوجاتا اور تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے پھر فرمایا: ذرونی ماترکتکم لہٰذا جو میں حکم دوں بس اسی کو بجالاؤ اور زیادہ سوال مت کرو تم سے پہلے لوگ بھی اپنے انبیاء کے کثرت سوال کی وجہ سے گمراہ ہوئے ہیں۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج ہر سال فرض نہیں۔سوال: ذرونی ماترکتکم سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مجھ سے کوئی مسئلہ دین کا بھی نہ پوچھا کرو حالانکہ قرآن میں آتا ہے **فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون؟**

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ احکام مطلقہ کی قیودات کے بارے میں سوال نہ کرو' یہاں تک کہ میں خود قیودات ذکر کردوں اور اگر سوال کروگے تو قیودات بڑھتی چلی جائیں گی۔جیسے بنی اسرائیل کو ایک گائے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا لیکن انہوں نے بقرہ کے متعلق سوال کیے تو قیودات بڑھتی چلی گئیں جن کی وجہ سے بعد میں وہ تنگی میں مبتلا ہوئے (احکام مطلقہ کو اپنے اطلاق پر باقی رکھتے ہوئے سرتسلیم خم کرکے اس کے مقتضی پر عمل کرنا شروع کردو) فریضہ عمری کی دوسری وجہ یہ ہے کہ نمازوں میں تکرار اسباب کے تکرار کی وجہ سے ہے اور فریضہ حج کا سبب بیت اللہ ہے اور اس میں تکرار نہیں۔اس وجہ سے حج کے وجوب میں بھی تکرار نہیں ہوگا۔**فاذا امرتکم بشيء فاتوا منه ' مااستطعتم واذا نهيتكم فدعوهٗ:** فدعوهٗ میں **ما استطعتم** کی قید نہیں۔معلوم ہوا کہ نواہی سے بچنا زیادہ اولیٰ ہے اوامر کو بجالانے سے۔

وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ. (متفق عليه)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانا کہا گیا پھر کون سا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کہا گیا پھر کون سا فرمایا مقبول حج۔(متفق علیہ)

تشریح: حج مبرور کے دو معنے ہیں۔(۱) مبرور بمعنی مقبول (۲) جس میں کسی مالاینبغی کا ارتکاب نہ ہو۔بالمعنی الاول کا علم جزمی طور پر قبل الموت نہیں ہوسکتا۔بالمعنی الثانی کا علم خمنا و اندازۃ ہوسکتا ہے۔جہاد افضل ہے حج سے حج مبرور بالمعنی الثانی کے مقابلے کے اعتبار سے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ. (متفق عليه)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کیلئے حج کرے اپنی عورت سے صحبت نہ کرے اور گناہ کا کام نہ کرے وہ لوٹ آتا ہے اور گناہوں سے اس طرح پاک ہوتا ہے گویا اس کی ماں نے اس کو آج جنا ہے۔(متفق علیہ)

تشریح: رفث عورتوں کے سامنے شہوت سے متعلق باتیں کرنا۔ سوال: یہ تو غیر حج میں بھی جائز نہیں ہے؟

جواب: حج میں ان باتوں کی قباحت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے اس لیے ان کو ذکر کیا۔**رجع كيوم ولدته امه۔**

سوال: تشبیہ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صغائر اور کبار سب معاف ہوجائیں گے؟

جواب: حج کا اقتران توبہ کے ساتھ ہوجاتا ہے اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ صغائر و کبائر دونوں معاف ہوجائیں باقی عام ضابطہ تو یہی ہے کہ عبادت سے صغائر ہی معاف ہوتے ہیں۔حقوق العباد اس حدیث کے تحت داخل نہیں وہ اپنے حال پر باقی رہیں گے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ. (متفق عليه)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے

اور حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: اس پر اجماع ہے کہ عمرہ حج فرضی کے قائم مقام نہیں ہوتا۔ تعدل حجتہ باعتبار اجر و ثواب کے: اس کا اجر و ثواب حج کے قائم مقام ہو جائے گا۔

وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَآءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ. (مسلم)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحاء میں ایک قافلہ سے ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں۔ انہوں نے کہا آپ کون ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ایک عورت نے ایک بچہ آپ کی طرف اٹھایا اور کہا کیا اس کیلئے حج ہے۔ فرمایا ہاں اس کا ثواب تیرے لئے ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: ایک عورت بچہ کو اٹھا کر لائی عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بھی حج ہو جائے گا' فرمایا ہاں اور تیرے لیے اجر ہوگا۔ اس پر اجماع ہے کہ بچپن میں کیا ہوا حج فرضی کے قائم مقام نہیں ہوگا بلوغت کے بعد اس پر ویسے ہی فرض رہے گا۔ اس حدیث کا حاصل اتنا ہے کہ والدین کو اجر و ثواب مل جائے گا۔

وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَالِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. (متفق عليه)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ کے حج نے جو فرض ہے اس کے بندوں پر میرے باپ کو پالیا ہے جو بوڑھا ہے جو سواری پر بھی نہیں ٹھہر سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں فرمایا ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: حاصل حدیث کا یہ ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ حج اللہ کا فریضہ ہے اس کے بندوں پر میرا باپ بوڑھا ہے وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں' فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا قصہ ہے۔ اس حدیث کے تحت مسئلہ نیابت فی الحج جائز ہے یا نہیں؟ نیابت فی الحج جائز ہے حتیٰ کہ عورت بھی نیابت کر سکتی ہے۔ سوال امراۃ خثعمہ کا والد تو شیخ کبیر تھا وہ تو قادر علی السفر نہ تھا ان پر وجوب تو نہ ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے اس کی نیابت کی اجازت دی؟

جواب: احناف اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اس پر حالت صحت میں حج فرض تھا بعد میں وہ قابل سفر نہ رہا اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنے باپ کی طرف سے حج کرنے کی اجازت دی اور شوافع کی طرف سے جواب جس کا حاصل یہ ہے اس میں اختلاف ہو گیا کہ قادر بقدرۃ الغیر قادر علی الحج ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک قادر بقدرۃ الغیر قادر علی الحج نہیں ہوتا شوافع کے نزدیک ہوتا ہے تو لہٰذا بر مذہب شوافع اس پر حج فرض تھا اس لیے نعم فرمایا۔ احناف کے نزدیک جواب -۲: یہ سمجھنا اس عورت کا اپنا اجتہاد ہے ورنہ اس پر حج فرض نہیں تھا۔

وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَآءِ. (متفق عليه)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اب وہ مرگئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا کیا تو اس کو ادا کرتا اس نے کہا ہاں فرمایا اللہ کے قرض کو ادا کر وہ ادا کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: اس حدیث کے تحت یہ مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اس پر حج فرض ہو اور اس نے حج نہ کیا ہو تو اس کے ورثاء کے ذمے اس کی طرف سے حج کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اس میں تفصیل ہے کسی کا حج دو حال سے خالی نہیں وصیت کرے گا یا نہیں کرے گا' اگر وصیت نہ کی ہو تو ورثاء پر اس کی طرف سے حج کرنا واجب نہیں' الا یہ کہ کوئی وارث اپنے مال سے کرادے تو تبرعاً ہو جائے گا اور اگر مرتے وقت وصیت کی ہو تو پھر بھی دو حال سے خالی نہیں۔ ثلث مال میں کرایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اگر کرایا جاسکتا ہے تو ورثاء پر کرانا واجب ہے اور اگر نہیں کرایا جاسکتا تو واجب نہیں؟ اگر کوئی وارث اپنے مال کو اس کے ثلث کے ساتھ ملا کر حج کرادے تو پھر بھی صحیح ہے۔.........شوافع کے نزدیک خواہ ثلث سے کرایا جاسکتا ہو یا نہیں' حج کرانا واجب ہے' دلیل یہی حدیث ہے اس کا جواب یہ ہے یہاں امر اباحت کیلئے ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُكْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِیْ حَآجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِکَ. (متفق علیه)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ محرم ہو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فلاں فلاں جنگ میں لکھ دیا گیا ہوں اور میری بیوی حج کیلئے نکلی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔ (متفق علیہ)

تشریح: مسئلہ: عورت کے حج کرنے کے لیے محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اگر حج کے لیے اتنا سفر ہو جو مسافت قصر ہے تو احناف کے نزدیک عورت کے لیے تب جائز ہوگا جب محرم ساتھ ہو اور اگر اس سے کم ہو تو بغیر محرم کے اکیلے حج کرسکتی ہے البتہ مسافت قصر پر سفر کرنا ہو تو آیا محرم کا ہونا نفس وجوب ادا کی شرط ہے یا وجوب ادا کی شرط ہے اس میں دو قول ہیں۔ (۱) نفس وجوب کی۔ (۲) وجوب ادا کی۔ ثمرہ اختلاف اس صورت میں ظاہر ہوگا کہ جب عورت مرنے لگی ہو اور حج نہ کیا ہو تو اس پر وصیت واجب ہوگی یا نہیں جو کہتے ہیں کہ محرم کا ہونا نفس وجوب کی شرط ہے۔ تو ان کے نزدیک وصیت ضروری نہیں اور جن کے نزدیک وجوب ادا کی شرط ہے ان کے نزدیک وصیت ضروری ہے۔

سوال: مابعد والی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مدت مسافت قصر سے کم ہو تو بھی عورت بلا محرم سفر نہیں کرسکتی جن کے نزدیک یوم یومین وغیرہ اس کیلئے بھی محرم کا ہونا ضروری ہے؟ جواب-۱: ان حدیثوں کا تعلق سفر کے آداب (کتاب الآداب) کے ساتھ ہے لیکن محدثین نے ان کو درج کردیا کتاب الحج میں اس کی وجہ سے مذکورہ اعتراض وارد ہوتا ہے حالانکہ ان کا تعلق حج کے ساتھ نہیں ہے۔

جواب-۲: یا پھر یہ بیان اولویت پر محمول ہے کہ اگر مسافت مدت قصر سے کم ہے پھر بھی اولیٰ یہ ہے کہ محرم ساتھ ہو۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کی اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت ایک دن اور رات کی مسافت کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ محرم ہو۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ذَالْحُلَیْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْهِنَّ مِنْ غَیْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ کَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهٖ وَکَذَاکَ وَکَذَاکَ حَتّٰی اَهْلُ مَکَّةَ یُهِلُّوْنَ مِنْهَا. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کیلئے جگہ مقرر فرمائی اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ اہل شام کیلئے جحفہ اہل نجد کیلئے قرن منازل اہل یمن کیلئے یلملم یہ ان میں رہنے والے لوگوں کیلئے ہیں اور ان لوگوں کیلئے ہیں جو ان پر سے گزریں اور ان میں رہنے والے نہ ہوں اس شخص کیلئے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے جو شخص ان کے اندر رہتا ہے اس کیلئے احرام باندھنے کی جگہ اس کا گھر ہے اور اسی طرح یہاں تک کہ اہل مکہ وہاں سے احرام باندھیں گے۔

تشریح: پہلا مسئلہ: مواقیت دو قسم پر ہیں، زمانی، مکانی (زمانی اشہر حج کو کہتے ہیں) احرام کی تقدیم مواقیت زمانی سے پہلے مکروہ ہے لیکن جائز ہے اور مواقیت مکانی سے صرف تقدیم جائز ہی نہیں بلکہ افضل ہے۔ بشرطیکہ ممنوعات احرام کے ارتکاب کا اندیشہ نہ ہو۔ دوسرا مسئلہ اس حدیث میں جو میقات اربعہ مذکور ہیں یہ منصوص ہیں بالا جماع البتہ ذات عرق میں (میقات خامس) اختلاف ہے کہ یہ بھی منصوص ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک یہ بھی منصوص ہے اور شوافع کے نزدیک یہ منصوص نہیں بلکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا اجتہاد ہے مابعد میں احادیث آئیں گی جو ہمارے مذہب پر دال ہیں۔

تیسرا مسئلہ: احرام مکہ جانے والے کیلئے ضروری ہے یا صرف حج و عمرہ والے کے لیے ضروری ہے۔ احناف کے نزدیک مطلقاً ہر مکہ جانے والے کے لیے احرام ضروری ہے اور شوافع کہتے ہیں صرف اسی کے لیے ہے جس کا حج و عمرہ کا ارادہ ہو۔ یہ حدیث شوافع کی دلیل ہے اس میں ہے لمن کان یرید الحج والعمرة الخ: جواب: یہ قید بیان اتفاق کے لیے ہے احترازی نہیں نیز یہ کہ یعنی جب مکہ جانے کا ارادہ کر ہی لیا تو حج و عمرے کا بھی ارادہ کر لینا چاہیے۔ چوتھا مسئلہ: محرم کی تین قسمیں ہیں: (۱) آفاقی (۲) میقاتی (۳) مکی۔ مواقیت متعینہ سے باہر رہنے والا آفاقی اور مواقیت و حدود حرم کے درمیان رہنے والا میقاتی ہے اور مکہ کی حدود میں رہنے والا مکی ہے۔ آفاقی بلا احرام میقات سے تجاوز نہیں کر سکتا اور میقاتی کے لیے حدود حرم سے جہاں بھی جائے احرام باندھ لے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے گھر سے احرام باندھے یہ بیان اولویت کے لیے ہے اور مکی کے لیے حدود حرم احرام کی جگہ ہے۔ پانچواں مسئلہ: مکی شخص حج کرنا چاہے تو اس کا میقات حل ہے لیکن اگر عمرہ کرنا چاہے تو افضل یہ ہے کہ مقام تنعیم سے احرام باندھے اور اگر حج کرنا چاہے تو حطیم سے باندھے۔

وَعَنْ جَابِرٍؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَالطَّرِیْقُ الْاٰخَرُ اَلْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَّمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اہل مدینہ کی احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور دوسری راہ سے جحفہ ہے اہل عراق کے احرام باندھنے کی جگہ ذات عرق ہے اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ قرن ہے اور اہل یمن کی یلملم ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعن جابر الخ: مدینہ منورہ سے مکہ کے دو راستے ہیں
(۱) بطریق ذوالحلیفہ (۲) بطریق جحفہ: اس لیے دونوں روایتوں میں فرق ہوا۔

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِىْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةٌ مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَآئِمَ حُنَيْنٍ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مَّعَ حَجَّتِهٖ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا۔ تمام عمرے ذوالقعدہ میں کئے مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا ایک عمرہ حدیبیہ سے ذی قعدہ میں دوسرا عمرہ آئندہ سال ذی قعدہ میں ایک عمرہ جعرانہ سے جہاں حنین کی غنیمتیں تقسیم کیں ذوالقعدہ میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن انس الخ: قال اعتمر رسول اللہ ﷺ الخ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے پہلے صرف دو عمرے کئے جبکہ اس حدیث سے حجۃ الوداع سے تین معلوم ہوتے ہیں۔

جواب-۱: جنہوں نے دو کا ذکر کیا ہے ممکن ہے انہوں عمرہ حدیبیہ کو شمار نہ کیا ہو تو لہٰذا اس کے ساتھ ۳ ہو گئے کیونکہ یہ بالفعل نہیں ہوا تھا۔

جواب-۲: ممکن ہے عمرۂ جعرانہ کو شمار نہ کیا ہو کیونکہ یہ رات میں ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلد ہی لوٹ گئے تھے اور اکثر صحابہ کرامؓ کو پتہ نہ چل سکا۔

وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذوالقعدہ میں عمرہ کیا روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: سوال: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باقی سارے عمرے ذی القعدہ میں کیے جب کہ مابعد میں حدیث آ رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عمرہ شوال میں کیا تھا؟

جواب: اس سے مراد عمرہ جعرانہ ہے چونکہ سفر غزوہ حنین کا ابتداء شوال ہی میں ہوا تھا تو کسی نے ابتدائے سفر کا لحاظ کرتے ہوئے شوال کہہ دیا ورنہ بالفعل عمرہ ذی قعدہ ہی میں ہوا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کل چار عمرے ہو گئے۔

(۱) عمرہ حدیبیہ' (۲) عمرۃ القضا (۳) عمرہ جعرانہ (۴) عمرۃ حجۃ الوداع۔ گو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی ترتیب' یہ ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد کل چار عمرے کیے۔ ان میں سے تین ذی القعدہ میں کیے اور ایک شوال میں (یہ بھی درحقیقت ذی قعدہ ہی میں تھا) پہلا عمرہ صلح حدیبیہ والا ہے اور دوسرا عمرہ ۷ھ میں کیا احناف اس کو عمرۃ القضا کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور شوافع اس کو عمرہ القضیہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ اگلے سال عمرہ ہوگا۔ احناف اس لیے عمرۃ القضا کہتے ہیں کہ گویا صلح حدیبیہ والے عمرہ کی قضا ہوئی تھی اور تیسرا عمرہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین سے واپسی پر مقام جعرانہ سے احرام باندھ کر کیا تھا اور رات ہی کو جلدی

کر کے واپس آ گئے تھے اس کو عمرہ جعرانہ سے تعبیر کرتے ہیں اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ کیا۔اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قارن ہونا بھی معلوم ہوگیا باقی رہی یہ بات کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے بھی حج کیا ہے یا نہیں؟ اس پر اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت سے پہلے حج کیا ہے۔راجح قول کے مطابق اس کی تعیین نہیں کی جاسکتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے حج کیے ظاہر یہی ہے ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہوگا اور حج ملت ابراہیمؑ کے مطابق کیا ہے۔

الفصل الثانی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَوْقُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَ جَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ (رواہ احمد والنسائی و الدارمی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اقرع بن حابس کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال فرض ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا فرض ہو جاتا اگر فرض ہو جاتا تم اس پر عمل نہیں کر سکتے تھے اور نہ تم کو اس بات کی طاقت تھی۔حج فرض ایک مرتبہ ہے جو زیادہ کرتا ہے وہ نفل ہے۔روایت کیا اس کو احمد نسائی اور دارمی نے۔

تشریح: اس میں اختلاف ہے کہ حج کی فرضیت کونسی آیت کی وجہ سے ہوئی۔اس میں دو قول ہیں (۱) حج کی فرضیت والی آیت واتموا الحج والعمرۃ للہ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ اس آیت کریمہ میں تو اتمام حج وعمرہ کا حکم ہے نہ کہ ابتداء کرنے کا۔

(۲) حج کی فرضیت والی آیت وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً الخ ہے کیونکہ اس میں کلمہ علی کا ذکر ہے اور علی الزام کے لیے ہوتا ہے اور نیز مابعد میں (ومن کفر فان اللہ الخ) حج کے ترک کو کفر کہا گیا ہے۔ظاہر ہے کہ اس قسم کی وعید وجوب کے ترک پر ہی ہوسکتی ہے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَ هِلَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زادراہ اور سواری کا مالک ہے جو اس کو بیت اللہ تک پہنچا دے وہ حج نہ کرے اس پر کوئی فرق نہیں ہے یہ کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ کے واسطے لوگوں پر حج فرض ہے جو شخص اس کی طرف راستہ کی طاقت رکھے۔روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں گفتگو ہے۔ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث حدیث میں ضعیف ہے۔

تشریح: حاصل حدیث قرآن میں جس استطاعت کا حکم ہے اس حدیث میں اس کا مصداق بیان کیا ہے احناف کے نزدیک منجملہ استطاعت میں سے ایک زاد و راحلہ ہے یعنی اپنے آنے جانے کا خرچہ ہو اور پیچھے گھر والوں کے لیے بھی مدت رجوع تک خرچہ چھوڑ جائے۔ مالکیہ کے نزدیک اگر کوئی شخص پیدل کعبۃ اللہ پہنچ کر حج کر سکتا ہے تو راحلہ اس کے لیے ضروری نہیں اور اگر کمانے کی قدرت رکھتا ہے تو زاد بھی کوئی

ضروری نہیں لیکن جمہور کے نزدیک زادوراحلہ ضروری ہے ان کی دلیل یہی حدیث ہے باقی رہی یہ بات کہ صاحب مشکوۃ نے **وفی اسنادہ مقال** الخ سے اعتراض کردیا۔ جواب: ہمارا استدلال صرف اسی حدیث میں بند نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ اور احادیث سے بھی ثابت ہے۔ نیز جس حدیث کو تلقی بالقبول حاصل ہو جائے تو اس کا ضعیف ہونا استدلال کے کوئی منافی نہیں ہوتا اور اس حدیث کو تلقی بالقبول حاصل ہے۔

سوال: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت مذکورہ پر موت (یعنی استطاعت حج کے باوجود اس نے حج نہ کیا ہو اس پر اس کی موت) اور یہودیت و نصرانیت پر موت دونوں یکساں ہیں حالانکہ زیادہ سے زیادہ یہ مرتکب کبیرہ ہوا ہے تو اس کو کیسے یہودیت کی موت کے ساتھ تشبیہ دے دی؟

جواب: یہ تسویہ صرف کفران نعمت میں ہے اور: **انهماک فی المعصیة** بترک مامور بہ میں ہے باقی ان کے ساتھ تشبیہ دی اس وجہ سے کہ یہ یہود و نصاریٰ حج نہیں کرتے تھے جبکہ کفار مکہ مشرکین حج کیا کرتے تھے اور یہود و نصاریٰ نماز تو پڑھتے تھے لیکن حج نہیں کرتے تھے اس وجہ سے ان کے ساتھ تشبیہ دی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَيْرُوْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرورۃ (باوجود طاقت رکھنے کے حج نہ کرنا) اسلام میں نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: صیرورۃ کے دو معنے ہیں (۱) استطاعت حج کے رکھتے ہوئے حج نہ کرنا (۲) نکاح کی استطاعت رکھتے ہوئے نکاح نہ کرنا۔ کتاب الحج کی مناسبت سے پہلا معنی راجح ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ (رواہ ابوداؤد و الدارمی)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرنے کا ارادہ کرے وہ جلدی کرے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور دارمی نے۔

تشریح: جو حضرات حج کے وجوب علی الفور کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ فلیعجل کا امر وجوب کے لیے ہے اور علی التراخی کے قائلین کے نزدیک بطور استحباب کے لیے ہے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ اِلَى قَوْلِهٖ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پے در پے حج اور عمرہ کرو اس لئے کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کی میل دور کر دیتی ہے۔ حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا ہے احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمر سے روایت کے الفاظ خبث الحدید تک۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ (رواہ الترمذی و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول حج کون سی چیز واجب کرتی ہے فرمایا زاد راہ اور سواری۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تشریح: عن ابن عمرؓ قال جاء رجلٌ الی النّبی ﷺ فقال یا رسول اللّٰہ مایوجب الحج قال الزاد والراحلۃ: احناف کے نزدیک موجبات حج ؟ زادوراحلۃ'امن الطریق'سلامتی بدن۔ پھرامن طریق میں دوقول ہیں:
(۱) یہ نفس وجوب کی شرط ہے (۲) یہ وجوب ادا کی شرط ہے۔ سوال: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے مایوجب الحج سے مرادصرف زادو راحلۃ ہے جبکہ تم بدن کی سلامتی اور امن الطریق کے بھی قائل ہو؟ جواب: اس کا مصداق یہ ہے کہ من جملہ موجبات حج میں سے ایک زادو راحلہ ہے'اس میں جمیع موجبات میں ذکرنہیں ہے۔ یہ حدیث مالکیہ کے خلاف ہے ان کے نزدیک حج کیلئے زادوراحلہ کوئی شرط نہیں۔ (کمامر)

وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ فَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا السَّبِیْلُ قَالَ زَادٌ وَ رَاحِلَۃٌ. رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ فِی سُنَنِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْفَصْلَ الْاٰخِیْرَ.

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حج کیا ہے فرمایا پراگندہ سر رکھنا بغیر خوشبو کے ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول کونسا حج افضل ہے فرمایا لبیک کہنے کے ساتھ آواز کا بلند کرنا اور خون کا بہانا۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا زاد راہ اور سواری روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے اپنی سنن میں مگر اس نے آخری فقرہ ذکر نہیں کیا۔

وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَۃَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ وَاعْتَمِرْ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النِّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

ترجمہ: حضرت ابورزین عقیلیؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول میرا باپ بوڑھا ہو چکا ہے حج اور عمرہ کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی سوار ہونے کی طاقت رکھتا ہے فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر۔ روایت کیا اس کو ترمذی'ابوداؤد اور نسائی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تشریح: وعن رزین العقیلی الخ اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رزین العقیلی سے سوال نہیں کیا کہ تم نے اپنا حج ادا کیا ہوا ہے یا نہیں؟ بلکہ فرمایا حج عن ابیک واعتمر: اور حدیث ابن عباس میں ہے کہ ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا وہ کہہ رہا تھا لبیک عن شبرمہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبرمہ کون ہے عرض کیا وہ میرا بھائی ہے یا میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنا حج کیا ہے اس نے کہا نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اپنا حج کرلو پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا تو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا ہے۔ جواب-۱: یہ استحباب واولویت پر محمول ہے۔
جواب-۲: ھذا حدیث معلول بوجوہ متعددۃ (۱) اس کے مرفوع وموقوف ہونے میں اضطراب ہے (۲) یہ حدیث سنداً بھی مضطرب ہے اس کے ایک راوی مدلس ہیں۔ جوعن عن سے روایت کررہے ہیں (۳) محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عَنْ شُبْرُمَۃَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَۃُ قَالَ اَخٌ لِّیْ اَوْ قَرِیْبٌ لِّیْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِکَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِکَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَۃَ (رواہ الشافعی و ابوداؤد و ابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا وہ لبیک کہتے ہوئے کہہ رہا ہے لبیک

شبرمہ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبرمہ کون ہے اس نے کہا میرا بھائی ہے یا کہا میرا ایک قریبی عزیز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنی طرف سے حج کرلیا ہے اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی طرف سے حج کر لے پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔ روایت کیا اس کو شافعی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: مسئلہ: نیابت فی الحج کیلئے نائب کا اپنا حج کیا ہوا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک نیابت فی الحج کے صحیح ہونے کے لیے نائب کا اپنا حج کیا ہونا ضروری نہیں ہے اور شوافع کے نزدیک نائب کا اپنا حج کیا ہوا ہونا ضروری ہے۔ احناف کی دلیل حدیث امرأۃ خثعمہ ...... کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے استفسار نہ کیا کہ تم نے اپنا حج کیا ہوا ہے یا نہیں بلکہ فرمایا کہ جاؤ اپنے والد کی طرف سے حج کرو لیکن یہ دلیل ہماری صحیح نہیں ہے اس لیے کہ یہ حجۃ الوداع کا قصہ ہے اور وہ خود اپنا حج کر رہی تھیں تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ البتہ دوسری حدیث ابی رزین العقیلی ہماری دلیل ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ (رواه الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق والوں کیلئے احرام باندھنے کی جگہ عقیق مقرر کی۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ (رواه ابوداؤد و النسائی)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ اہل عراق کیلئے ذات عرق مقرر کی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت لاھل العراق ذات عرق پہلی بات اس میں یہ ہے کہ اہل عراق کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا ہے یا نہیں؟ راجح قول کے مطابق اہل عراق کیلئے میقات مقرر کیا ہے۔ شوافع کے نزدیک

جواب: اس کی تعیین تو پہلے ہی سے تھی لیکن شہرت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہوئی۔

سوال: بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے۔ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عراق والوں کے لیے میقات مقام عقیق تو مقرر کیا اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے ذات عرق مقام کو مقرر کیا۔ جواب-۱: ان میں کوئی تعارض نہیں عقیق اور ذات عرق قریب قریب ہیں:

(۲) مقام عقیق کا میقات ہونا استحباباً ہے اور مقام ذات عرق کا میقات ہونا وجوباً ہے کیونکہ عراق سے آئے ہوئے عقیق پہلے ہے اور ذات عرق بعد میں ہے۔ (۳) حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناسخ ہے کیونکہ یہ حجۃ الوداع کا قصہ ہے اور حدیث ابن عباسؓ منسوخ ہے۔ شاید اسی وجہ سے صاحب مشکوٰۃ نے حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعد میں ذکر کیا۔ ناسخ ہونے کو بتلانے کے لیے۔ نیز حدیث ابن عباس میں سنداً کلام کی گئی ہے جس کی وجہ سے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے معارض بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ باقی رہی یہ بات کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عراق فتح ہی نہیں ہوا تھا تو پھر میقات کیسے مقرر کی۔

جواب: اور بھی بہت سے علاقے فتح نہیں ہوئے تھے اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے میقات مقرر کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کے ذریعے معلوم ہو گیا تھا کہ ان علاقوں نے فتح ہونا ہے۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْعُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (رواه ابوداؤد و ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص مسجد اقصیٰ سے لے کر

مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھے اس کے پہلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن اُم سلمه الخ: جتنا دور سے احرام باندھا جائے اتنا ہی زیادہ افضل ہے۔

الفصل الثالث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلاَ يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى "فَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى". (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا اہل یمن حج کیلئے آتے اپنے ساتھ زادہ راہ نہیں لاتے تھے اور کہتے ہم توکل کرنے والے ہیں جب مکہ آتے لوگوں سے مانگتے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ زاد راہ لو اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَآءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لاَ قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا عورتوں پر جہاد ہے فرمایا ہاں ان کا جہاد ایسا ہے جس میں لڑائی نہیں ہے وہ حج اور عمرہ ہے۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَ اِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا (رواه الدارمی)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج سے کوئی ظاہری ضروریات یا ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری نہ روکے پھر وہ حج نہ کرے اور مر جائے وہ چاہے یہودی مرے یا عیسائی۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر اس سے دعا کریں ان کی دعا قبول کرتا ہے اگر اس سے بخشش طلب کریں ان کو بخش دیتا ہے۔ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے۔

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلاَثَةٌ الْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ (رواه النسائی وا لبیهقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ کے مہمان تین ہیں جہاد کرنے والا۔ حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔ روایت کیا اس کو نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلَکَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهُ فَاِنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَهُ (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو کسی حاجی سے ملے اس کو سلام کہہ اور اس سے مصافحہ کر اور اس کو حکم دے کہ وہ تیرے لئے بخشش کی دعا کرے اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس لئے کہ اس کو بخش دیا گیا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِی طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرَ الْغَازِی وَالْحَاجِّ وَ الْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا جہاد کرنے کیلئے نکلا پھر وہ اپنے راستہ میں فوت ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے حج کرنے والے عمرہ کرنے والے اور جہاد کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

باب الاحرام و التلبية

احرام باندھنے اور تلبیہ کہنے کا بیان

الفصل الاول

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْ لَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کیلئے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور جب آپ احرام کھولتے اس وقت طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگاتی ایسی خوشبو کہ اس میں مشک ہوتا گویا کہ میں خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محرم ہوتے۔ (متفق علیہ)

تشریح: اس حدیث کے تحت دو مسئلے ہیں: مسئلہ: (۱) احرام سے پہلے خوشبو کا استعمال
(۲) دسویں کو حلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو کا استعمال۔ پہلے مسئلہ میں شیخین کے نزدیک مطلقاً خوشبو کا استعمال جائز ہے۔ عام ازیں اس کا اثر بعد الاحرام باقی رہے یا نہ رہے۔ مالکیہ کے اور امام محمدؒ کے نزدیک اس خوشبو کا استعمال جس کا اثر بعد الاحرام باقی رہے جائز نہیں ہے اور جس کا باقی نہ ہے وہ جائز ہے۔ شیخین کی دلیل یہی حدیث حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھیں۔

دوسرا مسئلہ: دسویں ذی الحجہ کو حلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ مالکیہ کہتے ہیں جائز نہیں ہے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اس میں بھی جمہور کی دلیل یہی حدیث ہے اور یہ حدیث جمہور کے مذہب کے موافق ہے۔ مالکیہ کی دلیل مابعد کی روایت آرہی ہے۔ حدیث عن یعلی بن امیہ ص ۲۲۵ اس حدیث کا مضمون یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں تھے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے جبہ پہنا ہوا تھا اور وہ شخص خلوق خوشبو کے ساتھ لت پت تھا۔ اس نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

عمرہ کا احرام باندھنے کا ارادہ رکھتا ہوں بلکہ ارادہ کر لیا ہے اور یہ جبہ مجھ پر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ یہ جو خوشبو لگی ہے اس کو اتار کر دھوؤ اور جبہ بھی فوراً اتار دو۔ پھر اس کے بعد عمرہ کے افعال ادا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسی خوشبو لگانا جس کا اثر بعد تک رہے جائز نہیں ہے۔

اس حدیث کا جواب: یہ ہے کہ اس حدیث میں حجۃ الوداع کا قصہ ہے اور حدیث یعلی بن امیہ میں پہلے کا قصہ ہے۔ لہٰذا یہ حدیث یعلی بن امیہ منسوخ ہے۔ جواب: وہ خلوق اور زعفرانی خوشبو تھی جو عام طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں اور وہ تشبیہ بالنساء کی وجہ سے ممنوع تھی لیکن اس نے یہ خوشبو لگائی ہوئی تھی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرما دیا تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی هٰؤُلَآءِ الْکَلِمَاتِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو تلبیہ کہتے ہوئے لبیک پکار رہے تھے فرماتے حاضر ہوں میں اے اللہ تیری خدمت میں حاضر ہوں حاضر ہوں حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ تیری خدمت میں حاضر ہوں بیشک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں ان کلمات سے کوئی زائد کلمہ نہ کہتے۔ (متفق علیہ)

تشریح: اس حدیث میں پہلا مسئلہ تلبید کا ہے۔ تلبید کا معنی گوند وغیرہ کے ساتھ بالوں کو جوڑ دینا تا کہ بکھریں نہ آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک یہ تلبید دو حال سے خالی نہیں رقیق ہوگی یا غلیظہ ہوگی۔ (رقیق جس سے سر کا تغطیہ نہ ہو غلیظ جس سے سر کا تغطیہ ہو جائے) اگر رقیق ہو تو جائز ہے اور اگر غلیظ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں مطیب ہوگی یا غیر مطیب ہوگی اگر مطیب ہو تو دو دم اگر غیر مطیب ہو تو ایک دم واجب ہوگا۔

سوال: اس حدیث میں تو آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبید کیا ہوا تھا؟ جواب: اس کا مصداق تلبید رقیق ہے۔

سوال: ماقبل حدیث میں ماالحاج کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الشعث التفل: جو بکھرے ہوئے پراگندہ بالوں والا ہو اور اس حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبید فرمایا ہوا تھا: جواب: الشعث والتفل کا معنی یہ ہے کہ زینت کو اختیار نہ کیا جائے اور تلبید کوئی باعث زینت نہیں نیز وہاں مراد یہ ہے کہ احرام باندھنے کے بعد کوئی زینت کا کام نہ کیا جائے اور یہ تلبید قبل الاحرام ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَه' فِی الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَآئِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ. (متفق علیه)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنا پاؤں رکاب میں داخل کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اونٹنی اٹھاتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم حج کیلئے چلاتے تھے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ کب شروع کی۔ اس بارے میں تین قسم کی روایات ہیں: (۱) احرام کی دو رکعتوں سے فارغ ہونے کے بعد متصل ذی الحلیفہ کی مسجد سے تلبیہ کہنا شروع کیا (کماذکرھذا الحدیث) (۲) ذی الحلیفہ کی مسجد سے سواری پر سوار ہونے کے بعد تلبیہ کہنا شروع کیا۔ (۳) مقام بیداء پر پہنچنے کے بعد تلبیہ شروع کیا۔ سوال: بظاہر ان تین قسم کی روایات میں تعارض ہے؟

جواب-۱: ان میں تطبیق ممکن ہے بصورت توافق۔ وہ یہ کہ مجمع کثیر تھا (ایک لاکھ کا مجمع تھا) مختلف لوگوں نے مختلف مقامات پر سنا تو

جس نے جس مقام پر سنا اس نے ویسے ہی بیان کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی دو رکعت پڑھنے کے بعد فوراً تلبیہ کہنا شروع کر دیا جو قریب تھے انہوں نے سن لیا اور یہ بیان کیا کہ دو رکعتوں کے متصل بعد شروع کر دیا تھا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے تو اس وقت تلبیہ کہا تو جنہوں نے اس وقت سنا انہوں نے اس وقت کا ذکر کر دیا اور پھر جب بیداً پہاڑی پر چڑھے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ کہا تو جنہوں نے اس وقت سنا۔ انہوں نے اسی کو بیان کر دیا۔

جواب-۲: بصورت ترجیح: جب مثبت و نافی میں تعارض ہو تو ترجیح مثبت کو ہوتی ہے اور مثبت ذوالحلیفہ والی روایات ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ اَبِي طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا میں سواری پر ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا صحابہ حج اور عمرہ دونوں کیلئے چلاتے تھے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے بعض ہم میں عمرہ کا احرام باندھنے والے تھے اور بعض حج اور عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ حلال ہو گیا جس نے حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ حلال نہیں ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آ گیا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن عائشہؓ قالت خرجنا مع رسول اللہ ﷺ عام حجۃ الوداع الخ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر محرمین تین قسم کے تھے (۱) محرمین بالعمرۃ (۲) محرمین بالعمرہ والحج (۳) محرمین بالحج (ایک قید اس میں ملحوظ ہے کہ محرمین بالعمرہ غیر سائق الھدیٰ مراد ہیں) فرمایا جو محرمین بالعمرہ تھے انہوں نے افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور جنہوں نے عمرہ اور حج یا صرف حج کا احرام باندھا ہوا تھا وہ اپنے احرام پر باقی رہے اور دسویں ذی الحجہ کے بعد فارغ ہوئے اور اس کے بعد انہوں نے احرام کھولا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی کیفیت کیا ہے؟ اس بارے میں تین قسم کی روایات ہیں: (تفصیل)

حج کی تین قسمیں ہیں: (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قرآن۔ افراد: میقات سے صرف حج ہی کا احرام باندھا جائے۔ تمتع: میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھا جائے۔ پھر دو حال سے خالی نہیں۔ سائق الھدی ہوگا یا غیر سائق الھدی ہوگا اگر سائق الھدی ہوگا تو احرام پر باقی رہے۔ حتیٰ کہ آٹھویں ذی الحجہ آ جائے تو پھر حج کا احرام باندھے اور اگر غیر سائق الھدیٰ ہے تو افعال عمرہ کے بعد حلال ہو جائے پھر آٹھویں ذی الحجہ کے آنے پر حج کا احرام باندھے۔ قرآن: میقات سے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا جائے۔ حج کی یہ تینوں بالاجماع جائز ہیں۔ سوال: بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع فرمایا ہے جب کہ متمتع حج سے پہلے عمرہ کرنے سے متمتع بنتا ہے؟ جواب: ان کا منع فرمایا خاص مصلحت کے تحت تھا اور نہی تنزیہی کے درجہ میں تھی وہ مصلحت یہ تھی کہ فرمایا تم صحابہؓ تو تم حج اور عمرہ دونوں الگ الگ کرو تا کہ دونوں کے احکام لوگ سیکھ لیں یا پھر جس تمتع سے عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع فرمایا وہ اور قسم کا تمتع ہے جس سے ہمارے فقہاء بھی منع فرماتے ہیں جس کا تذکرہ عنقریب آ جائے گا۔ البتہ افضلیت کی ترتیب میں اختلاف ہو گیا ہے احناف کے نزدیک ترتیب افضلیت

یہ ہے۔ پہلے قرآن پھر تمتع پھر افراد۔..........شوافع کے نزدیک ترتیب افضلیت یہ ہے۔ پہلے افراد' پھر تمتع' پھر قرآن اور حنابلہ کے نزدیک ترتیب افضلیت یہ ہے۔ پہلے تمتع پھر قرآن پھر افراد اور مالکیہ کے دو قول ہیں موافق احناف اور موافق شوافع۔ باقی رہی یہ بات کہ منشاء اختلاف کیا ہے؟

منشاء اختلاف کا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی نوعیت کونسی تھی اس پر اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج فرض ایک ہی ہے جس قسم کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حج ہوگا وہی افضل ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حج فرض ایک ہی ہے اور اسی کے بارے میں تین قسم کی روایات ہیں۔ افراد تمتع اور قرآن۔ حج افراد کے متعلق حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گزری اور تمتع کے متعلق حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قرآن کی روایات کے بارے میں ۱۷ اصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں خلفائے راشدین میں سے تین حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ازواج مطہرات میں سے تین حضرت عائشہ' حضرت حفصہ' حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن (اور تین کنیتوں والے) ابوقتادہ' ابوطلحہ' ابواوفی' جابر' ابن عباس' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان میں سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف قرآن کو نقل کرنے والے ہیں۔ دوسری روایات ان سے نہیں۔ الغرض ہر فریق نے اپنے موافق روایات کو اصل قرار دے کر دوسری روایات کی مناسب توجیہ کردی ہے ہم چونکہ احناف ہیں اس لیے اپنے موافق روایات کو اصل قرار دے کر دوسری روایات کی توجیہ کریں گے۔ احناف کے نزدیک توجیہ بصورت تطبیق۔ قارن کے لیے توسع ہے کہ تلبیے کے اندر حج وعمرہ دونوں کا ذکر بھی کرسکتا ہے۔ (صرف عمرہ کے ذکر پر بھی اکتفاء کرسکتا ہے) تو اس توسع کو بتلانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دونوں کا ذکر کیا اور کبھی صرف عمرہ کا اور کبھی صرف حج کے ذکر پر اکتفاء کیا تو جنہوں نے دونوں کو ذکر کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور جنہوں نے صرف عمرہ کو سنا انہوں نے کہا متمتع تھے اور جنہوں نے صرف حج کے ذکر کو سنا انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج افراد تھا۔

توجیہ الثانی بصورت تطبیق: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود قارن تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے بعض صحابہؓ مفرد بالحج تھے اور بعض صحابہؓ متمتع تھے تو جو متمتع تھے ان کو صرف عمرہ کا ذکر کرنے کا حکم دیا اور جو مفرد بالحج تھے ان کو صرف حج کا ذکر کرنے کا حکم دیا اس لیے مجازی طور پر آپ کی نسبت کردی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور مفرد تھے اور قرآن کی نسبت حقیقتاً ہے جیسے بنی الامیر المدینۃ بناتے تو مامور ہیں لیکن مجازی طور پر نسبت امیر کی طرف کردی جاتی ہے کیونکہ وہ اُمر ہوتا ہے۔

توجیہ الثالث بصورت تطبیق: افراد کا لغوی معنی مراد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں ایک ہی حج کیا اور تمتع کا بھی لغوی معنی مراد ہے اور یہ قرآن کو بھی شامل ہے۔ اصطلاحی تمتع مراد نہیں۔ تمتع کا لغوی معنی ایک سفر میں دو عبادتوں کو جمع کرنا (یا دو عبادتوں سے نفع حاصل کرنا) ہے۔

توجیہ الرابع بصورت ترجیح: روایات قرآن راجح ہیں وجوہ ترجیح: اس پر اجماع ہے کہ وہ نوع حج زیادہ افضل ہوگی جس میں دو عبادتوں کا اجتماع ہو بایں طور پر کہ ہر ایک کے لیے سفر من وطنہ ہو اور یہ صورت سوائے قرآن میں اور کسی میں نہیں پائی جاتی حج افراد میں سفر من وطنہ تو ہے مگر دو عبادتوں کا اجتماع نہیں (عمرہ نہیں) اور حج تمتع میں اگرچہ دو عبادتوں کا اجتماع تو ہے مگر ہر ایک کے لیے سفر من وطنہ نہیں ہے اور حج قرآن میں دونوں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا یہ روایات راجح ہیں۔

توجیہ الخامس بصورت ترجیح: بسند صحیح یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تلبیے میں حج اور عمرے دونوں کا تذکرہ فرمایا ہے اور صرف حج اور صرف عمرہ کا بھی فرمایا ہے اور یہ توسع صرف قارن کے لیے ہے لاغیر لہٰذا روایات قرآن راجح ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کا حج کی طرف فائدہ اٹھالیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ رَایَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِ هْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ (رواه الترمذی والدارمی)

ترجمہ: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کیلئے۔ کپڑے اتارے اور غسل کیا۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغِسْلِ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطمی کے ساتھ اپنے بالوں کی تلبید (بال جمائے) کی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: اغتسل: اس غسل سے مقصود طہارت نہیں بلکہ نظافت ہے اس لیے یہ حکم حائضہ کو بھی دیا جائے گا۔ (تلبیہ کہتے وقت چار مرتبہ وقف کرنا ہے ملا کرنہیں پڑھنا۔ لبیک اللّٰھمّ لبیک' لبیک لاشریک لک لبیک' ان الحمد والنعمة لک والملک' لاشریک لک. واللہ اعلم بالصواب۔

وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِیْ اَنْ یَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِیَةِ (رواه مالک و الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و الدارمی)

ترجمہ: حضرت خلاد بن سائبؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریلؑ آئے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ سے کہوں کہ وہ اہلال یعنی لبیک کہنے میں آواز بلند کریں۔ روایت کیا اس کو مالک' ترمذی' ابو داؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یُلَبِّیْ اِلَّا لَبّٰی مَنْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا (رواه الترمذی و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان شخص ایسا نہیں جو لبیک پکارتا ہے مگر اس کی دائیں اور بائیں جانب ہر پتھر یا درخت یا ڈھیلے لبیک پکارتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس طرف اور اس طرف سے زمین ختم ہو جائے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْکَعُ بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ .(متفق علیه ولفظه لمسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھتے پھر جب ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس ان کی اونٹنی ان کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی ان کلمات کے ساتھ لبیک پکارتے فرماتے حاضر ہوں میں اے اللہ تیری خدمت میں حاضر ہوں حاضر ہوں اور نیک بختی حاصل کرتا ہوں بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے تیری خدمت میں حاضر ہوں رغبت تیری طرف ہے اور عمل تیرے لئے ہے۔ (متفق علیہ) اس حدیث کے الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ (رواه الشافعي)

ترجمہ: حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابتؓ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہا جب آپ لبیک پکارنے سے فارغ ہوتے اللہ تعالیٰ سے اس کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتے اس کی رحمت سے اس کی آگ سے معافی طلب کرتے۔ روایت کیا اس کو شافعی نے۔

الفصل الثالث

عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِى النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَآءَ اَحْرَمَ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت حج کرنے کا ارادہ کیا لوگوں میں اس کا اعلان کر دیا لوگ جمع ہو گئے جب آپ بیداء میں آئے احرام باندھا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا مشرک لبیک پکارتے وقت کہتے ہم تیری خدمت میں حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تم پر افسوس ہے بس اور بس یہیں رک جاؤ لیکن وہ کہتے البتہ وہ جو تیرا شریک ہے اس کا تو مالک ہے اور جس چیز کا وہ مالک ہے اس کا بھی تو مالک ہے۔ بیت اللہ کا طواف کرتے وقت وہ لوگ اس طرح کہتے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

باب قصه حجة الوداع

حجۃ الوداع کا بیان

الفصل الاول

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ فِى الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ

الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَاالْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِى بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِىْ وَاسْتَثْفِرِىْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِىْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِىْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ ''وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى'' فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَرَءَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ ''اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ'' اَبْدَاُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِىَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِىْ بَطْنِ الْوَادِىْ ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى اِذَاصَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ اَنِّىْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْىَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍؓ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِى الْاُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِى الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِىٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ قَالَ فَاِنَّ مَعِىَ الْهَدْىَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْىِ الَّذِىْ قَدِمَ بِهٖ عَلِىٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَالَّذِىْ اَتٰى بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنٰى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ

وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَآ حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِىْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَاا لَا كُلُّ شَىْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآءِ نَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِىْ بَنِىْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِّبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوااللّٰهَ فِى النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْتَرَكْتُ فِيْكُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّىْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَ لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِىْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ

اَعطٰی عَلِیًّا فَنحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَکَهٗ فِیْ هَدْیِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ کُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِیْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَکَلَا مِنْ لَّحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَاَفَاضَ اِلَی الْبَیْتِ فَصَلّٰی بِمَکَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰی عَلٰی بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ یَسْقُوْنَ عَلٰی زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ یَّغْلِبَکُمُ النَّاسُ عَلٰی سِقَایَتِکُمْ لَنَزَعْتُ مَعَکُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نو سال ٹھہرے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج نہیں کیا پھر دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کروایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں بہت سے لوگ مدینہ میں آ گئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ پہنچے اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر پیدا ہوا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا کہ میں کیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو غسل کر لے اور لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو رکعت پڑھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بیداء میں کھڑی ہوئی لبیک کے ساتھ آواز بلند کی فرمایا تیری خدمت میں حاضر ہوں اے اللہ تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں تیری خدمت میں حاضر ہوں بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک تیرا ہے تیرا کوئی شریک نہیں جابر نے کہا ہماری نیت صرف حج ادا کرنے کی تھی ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے۔ جس وقت ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن کو بوسہ دیا تین بار جلد جلد چلے اور چار بار معمول کے مطابق طواف کیا پھر مقام ابراہیم کی طرف بڑھے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پکڑو پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کر دیا۔ ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں ایک رکعت میں **قل هو الله احد** اور دوسری میں **قل یا یها الکفرون** پڑھی پھر رکن کی طرف واپس آئے بوسہ دیا اور دروازہ سے صفا کی جانب نکل گئے۔ جب صفا کے قریب پہنچے یہ آیت پڑھی **ان الصفا والمروة من شعائر الله** میں شروع کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا سے شروع ہوئے اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کو دیکھا قبلہ کی طرف منہ کیا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی اور بڑائی بیان کی اور فرمایا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کیلئے ملک ہے اس کیلئے حمد ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اپنے بندوں کی مدد کی کافروں کے گروہ کو تنہا شکست دی پھر اس کے درمیان دعا کی اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور مروہ کی طرف چلے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم نشیب میں پہنچے پھر دوڑے یہاں تک کہ جب دونوں قدم چڑھنے لگے آہستہ چلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پر آئے اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری چکر مروہ پر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پر تھے اور لوگ نیچے تھے فرمایا اگر میں پہلے جان لیتا جو مجھ کو بعد میں پتہ چلا ہے میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور میں حج کو عمرہ بناتا تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ بنا ڈالے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑا ہوا اس نے کہا اس سال کیلئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں اور فرمایا عمرہ حج میں داخل ہو چکا ہے دو مرتبہ اس طرح فرمایا نہیں بلکہ یہ حکم ہمیشہ ہمیشہ ہے۔ اور حضرت علی یمن سے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اونٹ لے کر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم نے حج کو لازم کیا کیا کہا تھا اس نے کہا میں نے کہا تھا اے اللہ میں وہی احرام باندھتا ہوں جو تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ ہدی ہے تو حلال نہ ہو کہا وہ سب اونٹ جو حضرت علی یمنؓ سے لائے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائے سو تھے کہا راوی نے سب لوگ حلال ہو گئے اور انہوں نے اپنے بال کترا دیئے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جن کے پاس ہدی تھیں۔ جب ترویہ کے دن ہوا سب منیٰ کی طرف گئے اور صحابہ نے حج کا احرام باندھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور منیٰ پہنچے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور صبح کی نماز پڑھائی پھر کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک سورج طلوع ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ لگانے کا حکم دیا جو بالوں کا بنا ہوا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لگایا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چلے قریش کو اس میں شک نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشعر حرام کے پاس ٹھہر جائیں گے جیسا کہ قریش جاہلیت میں کیا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں پہنچ گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وادی نمرہ میں خیمہ لگایا گیا ہے۔ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے جب سورج ڈھل گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصواء اونٹنی لانے کا حکم دیا اس پر زین ڈالی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطن وادی میں آئے اور لوگوں کو خطبہ دیا فرمایا تمہارے خون تمہارے مال تم پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی رحمت ہے اس مہینہ کی حرمت ہے تمہارے اس شہر کی مانند خبردار جاہلیت کا ہر کام میرے قدموں کے نیچے رکھا گیا ہے جاہلیت کے خوف موقوف کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلا خون میں اپنا خون معاف کرتا ہوں جو کہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جو کہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اس کو ہذیل نے قتل کر ڈالا تھا اور جاہلیت کا سود موقوف ہے اور پہلا سود میں عباس بن عبدالمطلب کا موقف کرتا ہوں وہ سب کا سب موقوف کیا گیا ہے پس اللہ تعالیٰ سے عورتوں کے متعلق ڈرو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ ان کو لیا ہے ان کی شرم گاہوں کو اللہ کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بچھونوں پر ایسے شخص کو آنے دیں جن کو تم برا سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں ان کو بغیر سختی کے مارو اور ان کا حق تم پر ان کی روزی اور معروف طریقہ سے ان کا لباس ہے۔ میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑ چلا ہوں کہ جب تک اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب ہے تم سے میرے متعلق سوال کیا جائے گا تم کیا کہو گے صحابہ نے کہا ہم کہیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت پہنچا دی اور امانت ادا کر دی اور خیر خواہی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا اس کو آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور لوگوں کی طرف جھکاتے فرماتے اے اللہ گواہ رہ اے اللہ گواہ رہ تین کی نماز پڑھائی اس نے پھر اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی ان کے درمیان کچھ نفل وغیرہ نہیں پڑھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور میدان عرفات میں آئے اپنے سامنے کیا پھر قبلہ کی طرف منہ کیا سورج غروب ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے رہے۔ تھوڑی زردی جاتی رہی۔ یہاں تک کہ سورج کی ٹکیہ غروب ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور واپس لائے یہاں تک کہ مزدلفہ آئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ان کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی جب ظاہر ہو گئی اذان اور اقامت کے ساتھ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ مشعر حرام آئے قبلہ کی طرف منہ کیا اللہ سے دعا مانگی اس کی بڑائی بیان کی لا الہ الا اللہ کہا اس کی وحدانیت بیان کی وہاں کھڑے رہے یہاں تک کہ روشنی پھیل گئی سورج طلوع ہونے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس کو اپنے پیچھے سوار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطن محسر آئے اونٹنی کو تھوڑا سا دوڑایا پھر درمیانی راہ چلتے ہوئے جو کہ جمرہ کبریٰ کے پاس آ نکلتا ہے اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے وہاں

خذف کی کنکریوں کی مانند سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے مارنے کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے بطن وادی سے کنکریاں ماریں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرنے کی جگہ کی طرف پھرے۔ تریسٹھ اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے ذبح کیے پھر علیؓ کو دے دیئے باقی اونٹ اس نے ذبح کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم علیؓ کو ہدی میں شریک کیا پھر ہر اونٹ کے گوشت سے ایک ٹکڑا لینے کا حکم دیا ان کو ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا دونوں نے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور خانہ کعبہ کی طرف چلے طواف کیا مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر بنو عبدالمطلب کے پاس آئے جو زمزم کا پانی پلاتے تھے فرمایا بنی عبدالمطلب کھینچو اگر اس بات کا خوف نہ ہو کہ تم پر لوگ غلبہ کریں گے میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈول پکڑوا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: حجۃ الوداع کو حجۃ الوداع کیوں کہتے ہیں: اس کے بعد گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم مکی کو الوداع کہہ دیا تھا اس وجہ سے اس کو حجۃ الوداع کہہ دیا یا اس وجہ سے کہ اتنے بڑے مجمع کو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا موقعہ نہیں ملا تو گویا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو الوداع کہہ دیا۔ بالاجماع آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد الہجرت ایک ہی فرضی حج کیا البتہ ہجرت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیے یا نہیں کیے تو کتنے کیے؟ اس پر اجماع ہے کہ ہجرت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کیے۔ باقی کتنے کیے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل الہجرت ۲، ۳ حج کیے۔ صحیح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل الہجرت ہر سال حج کیا لیکن چونکہ ان سے احکام متعلق نہیں تھے اس لیے رواۃ نے ان کو ذکر نہیں کیا۔ باقی رہی یہ بات کہ اس حجۃ الوداع کے موقع پر تعداد کتنی تھی؟ مختلف روایات میں (۱) لاتحصٰی شمار نہیں کی جاسکتی (۲) ایک لاکھ سے زائد تھے ۱۲ (۳) ایک لاکھ ۱۴ ہزار (۴) ایک لاکھ ۲۴ ہزار (۵) ایک لاکھ ۳۰ ہزار۔ یہ سب روایات تخمیناً ہیں کوئی یقینی نہیں۔ روانگی کس دن ہوئی؟ اس کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ راجح یہ ہے کہ ۲۵ ذوالقعدہ کو ہفتہ کے دن ظہر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز سے پہلے روانگی ہوئی۔ ۴ ذی الحجہ اتوار کے دن مکہ مکرمہ میں پہنچے اور ۱۴ ذی الحجہ کو واپسی ہوئی۔ وقوف عرفہ ۹ ذی الحجہ، جمعے کے دن ہوا اور اس پر اجماع ہے۔ یہ قول تب منطبق ہوتا ہے جب ذی القعدہ کو ۲۹ دن کا شمار کیا جائے ورنہ تاریخ گڑبڑ ہو جاتی ہے وقوف عرفہ پھر جمعہ کو نہیں ہوتا بس اسی ترتیب کے مطابق سب کچھ صحیح ہوگا۔

الغرض: جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کو وضع حمل ہوا یہ نفاس والی ہو گئیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غسل کر لے اور ایک کپڑے کے ساتھ استثفار کر لے (استثفار فرج کے درمیان کوئی کپڑا رکھ کر باندھ دیا جائے) اور احرام باندھ لے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھی نماز پڑھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب سواری مقام بیداء پر پہنچی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھا' **لبیک اللّٰھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک والملک، لاشریک لک.** اس میں اختلاف ہے کہ احرام کیلئے صرف نیت کافی ہے یا لسان کے ساتھ تلفظ بالتلبیہ ضروری ہے۔ احناف کے نزدیک صرف نیت کرنے سے محرم نہیں ہوگا جب تک کوئی نہ کوئی ذکر نہ ہو اور خاص تلبیہ واجب نہیں، مسنون ہے البتہ نفس ذکر واجب ہے اور تلبیہ چار وقفوں کے ساتھ پڑھنا ہے اور شوافع کے نزدیک محض نیت کرنے سے بھی محرم ہو جائے گا۔

قال جابر لسنا ننوی الا الحج : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے صرف حج کا ارادہ اور نیت کی ہوئی تھی اور ہم عمرہ کو جانتے ہی نہیں تھے۔ سوال: اس حدیث کا ماقبل والی حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ تعارض ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم ہوتا ہے کہ محرمین کی تین قسمیں تھیں ان میں سے ایک محرمین بالعمرۃ بھی تھے اور یہاں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرما رہے ہیں **لسنا نعرف العمرة** کہ محرمین بالعمرۃ نہیں تھے۔

جواب-۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کیفیت اکثر صحابہؓ کے اعتبار سے بیان کی ہے نہ کہ سب صحابہؓ کے اعتبار سے۔

جواب-۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصود مدینہ منورہ سے لے کر ذوالحلیفہ تک ارادے کی کیفیت کو بیان کرنا ہے کہ ذوالحلیفہ تک سب صحابہ کرام کا ارادہ صرف حج کا تھا' بعد میں ذوالحلیفہ کے مقام میں پہنچنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صحابہ کو مختلف حکم دیئے۔ صحابہ کو اختیار بھی دے دیا تھا بعض کو صرف عمرہ کا بعض کو صرف حج کا اور بعض کو دونوں کا ارادہ کرنے کا حکم دیا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعد کی حالت بیان کر رہی ہیں۔

سوال: اس جواب پر عبارت تو منطبق نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں ہے حتیٰ اذا اتینا معہٗ

جواب: یہ رواۃ کا تصرف ہے اور اگر تسلیم کر بھی لیں تو

جواب-۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد یہ ہے کہ ہم سب کا مقصود اصلی حج ہی تھا عمرہ تبعاً تھا۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ ایک شخص غسل جنابت کے لیے نہر پر جاتا ہے تو پہلے وضو کرے گا پھر غسل کرے گا تو اب وہ کہے کہ میرا چشمہ اور نہر پر پہنچنے کا مقصد غسل ہی تھا تو یہ غلط نہیں ہوگا اس لیے کہ اس کا مقصود تو غسل ہی تھا وضو تو تبعاً تھا۔ اسی طرح یہاں ہے؟

استلم الرکن الخ؟ مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد سب سے پہلا کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کا استلام کیا۔

سوال: تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں کیوں نہ ادا کیں؟

جواب: مسجد حرام کا تحیہ طواف ہے استلام سنت ہے اول تو یہی ہے کہ حجر اسود کا بوسہ دے اگر یہ نہ ہو سکے تو کسی چھڑی وغیرہ کو لگا کر اس کو بوسہ دے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دے قولہ فصلی رکعتین افضل تو یہی ہے کہ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے پڑھے ورنہ جہاں جگہ ملے پڑھ لے طواف کرنے والوں کو تکلیف نہ ہو طواف کی یہ دو رکعتیں عندالاحناف واجب ہیں خواہ طواف واجب ہو یا نفل اور شوافع کہتے ہیں اگر طواف نفل ہے تو رکعتین بھی نفل ہیں اور اگر طواف واجب ہے تو طواف کی رکعتیں بھی واجب ہیں۔

قرأفی الرکعتین قل هو الله احد وقل یایها الکافرون: یہ دلیل ہے احناف کی کہ واؤ مطلق جمع کے لیے آتی ہے کیونکہ پہلے سورۃ الکافرون پڑھنی ہے اور پھر قل هو الله احد لیکن یہاں قل ھو اللہ احد کو مقدم کیا گیا ہے۔ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے توحید کو ثابت کیا پھر شرک کی نفی کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استلام کیا پھر باب الصفا سے صفا پہاڑی کی طرف گئے۔ باب الصفا سے خروج' مناسک الحج میں سے نہیں ہے بلکہ صفا پر پہنچنے میں یہ اقرب تھا اس وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے تشریف لے گئے پھر۔ (صفا اور مروہ کی پہاڑی پر اتنا اوپر چڑھنا مسنون کہ اگر عمارتیں نہ ہوں تو کعبۃ اللہ نظر آ سکے اور سعی کی ابتداء صفا سے کرنا واجب ہے عندالاحناف اگر نہ کی تو سعی کالعدم ہو جائے گی) صفا پر کھڑے ہو کر استقبال قبلہ کیا اور اللہ کی حمد وثناء توحید بیان کرنے کے بعد پھر مروہ کی طرف چلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک بطن وادی میں پہنچے تو چلنا تیز کر دیا۔ (اب بھی سبز لائٹیں لگی ہوئی ہیں میلین اخضرین کے درمیان) پھر مروہ پہاڑی پر چڑھے ففعل علی المروۃ کی فعل علی الصفا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طواف کا آخر مروہ تھا۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ھکذا آخری چکر مروہ پر جا کر ختم ہوگا۔

الفاظ سے اس کی تائید ہوتی ہے البتہ امام طحاوی (احناف میں سے) فرماتے ہیں کہ صفا سے مروہ' مروہ سے صفا کا مجموعہ ایک چکر ہے لیکن یہ ان کا تفرد ہے جمہور کا قول وہی ہے جو پہلے مذکور ہے۔

فقال لوانی استقبلت الخ: سعی ختم کرنے کے بعد مروہ پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ جس مصلحت کا مجھے علم اب ہوا ہے اس مصلحت کا مجھے علم پہلے ہو جاتا تو میں ھدی ساتھ نہ لاتا اور میں اس کو عمرہ بنا لیتا۔ فرمایا اب جو سائق الھدی نہیں ہیں وہ عمرہ بنا لیں اور احرام سے نکل جائیں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس کو بیان کرنے کا پس منظر کیا تھا۔ اس کا پس منظر یہ تھا کہ مکے کے لوگ اشہر حج کے اندر عمرے کو سب سے بڑا گناہ سمجھتے تھے۔ اس کی تردید کرنے کے لیے یہ حکم ارشاد فرمایا: میقات سے جن صحابہؓ نے حج کا احرام باندھا ہوا اور وہ غیر سائق الھدی تھے ان کو فرمایا کہ عمرے کے بعد احرام سے نکل جاؤ' اس کو فسخ الحج بالعمرۃ کہتے ہیں' صحابہؓ نے تامل کیا' ان کو گراں ہوا' وجوہ تامل متعدد ہیں زمانہ جاہلیت میں' جب عرفہ کا دن قریب

آ جاتا تو جماع کو اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا' اب اگر احرام سے نکل جائیں تو جماع میں مبتلا ہونے کا اندیشہ تھا اور ۲ وجہ تأمل غلبہ محبت موافقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں ہیں اور ہم احرام کھول دیں یہ کیسے ہوسکتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کو تسلی دینے کے لیے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے مصلحت پہلے معلوم ہو جاتی ہیں تو پہلے ھدی ساتھ نہ لاتا اور احرام سے نکل جاتا لیکن چونکہ مانع موجود ہے اس لیے میں نہیں نکل رہا اور تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم احرام سے نکل جاؤ اس لیے تمہارے لیے تو کوئی مانع نہیں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع تک تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں دیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم غیب نہ ہوئے۔

الغرض حضرت سراقہ بن مالک کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **العامنا هذا امر لابد**. کیا یہ فسخ الحج بالعمرۃ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سال کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے اس میں اختلاف ہے کہ فسخ الحج بالعمرۃ اب بھی جائز ہے یا نہیں؟ جمہور فقہاء کے نزدیک اب جائز نہیں ہے یہ صرف ان صحابہؓ کی خصوصیت تھی جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حنابلہ کے نزدیک اب بھی جائز ہے تا قیامت۔

جمہور کی دلیل نسائی کی روایت ہے عن بلال بن الحارث المزنی جس میں صراحۃً ہے حضرت بلال نے سوال کیا کہ فسخ الحج بالعمرۃ' ہماری خصوصیت تھی یا ساری اُمت کے لیے جائز ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "**لكم خاصة**" یہ تمہاری ہی خصوصیت ہے ساری اُمت کے لیے نہیں۔ اور حنابلہ کی دلیل یہی حدیث سراقہ بن مالک کہ سراقہ بن مالک کے سوال کے جواب پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے تو معلوم ہوا کہ یہ فسخ الحج بالعمرۃ اب بھی باقی ہے۔ جمہور کی طرف سے **جواب-۱**: ہم تسلیم نہیں کرتے کہ حضرت سراقہ بن مالک کا سوال فسخ الحج بالعمرہ کے متعلق تھا بلکہ حضرت سراقہ بن مالک کا سوال عمرہ فی اشہر الحج المقرونہ بالحج کے متعلق تھا۔ باقی اس پر کیا دلیل ہے کہ حضرت سراقہ کا یہ سوال فسخ الحج بالعمرۃ کے متعلق نہیں تھا؟ **جواب**: کتاب الاثار میں تصریح ہے اس بات کی کہ یہ سوال عمرۃ مقرونہ بالحج کے متعلق تھا۔ نیز اس پر قرینہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشبیک فرمائی کہ جس طرح انگلیوں کا تداخل ہے اسی طرح عمرہ فی اشہر الحج کا جواز ہمیشہ رہے گا۔

دوسرا مسئلہ: یہ حج متمتع بنے گا اس سے حنابلہ استدلال کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تمنا کی ہے اور جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمنا کریں وہ سب سے زیادہ افضل ہونا چاہیے۔ اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے لیکن تمنا تو متمتع کی ہے؟

جواب: یہ تمنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے مفضول ہونے کی وجہ سے تمتع کی تمنا نہیں کی بلکہ یہ تمنا محض صحابہ کرامؓ کی تطییب قلبی کے لیے اور ان کی گرانی کو دور کرنے کے لیے فرمائی نہ اس وجہ سے کہ تمتع افضل ہے اور اس کے مقابلے میں قرآن مفضول ہے۔

وقدم علي من اليمن الخ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے اونٹ لے کر آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تم نے احرام باندھتے وقت کس کی نیت کی تھی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا **اللّٰهُمَّ انی اهل بما اهل به رسولک**: کہ میں نے یہ کہا تھا کہ یا اللہ جو احرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا وہی میرا احرام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے فرمایا کہ میرے پاس ھدی ہے پس تو بھی حلال نہ ہو۔ اس کے تحت مسئلہ چلا کہ احرام معلق جائز ہے یا نہیں؟ بالاجماع احرام معلق جائز ہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہو گیا کہ افعال میں شروع ہونے سے پہلے تبدیلی کا اختیار ہوگا یا نہیں؟ عندالاحناف تبدیلی کا اختیار ہوگا اور عندالشوافع اختیار نہیں ہوگا۔ شوافع کی دلیل یہی حدیث ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو فرمایا فلا تحل: **جواب-۱**: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سائق الھدی تھے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حلال ہونے سے منع فرمایا نہ اس وجہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اختیار باقی نہیں رہا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے یہی کہا تھا (نیت کی تھی) لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تم احرام سے نکل جاؤ اس لیے کہ وہ سائق الھدی نہیں تھے اور احرام مبہم بھی جائز ہے کہ کسی قسم کی نیت نہ کرے۔ اس کو اختیار ہوتا ہے کہ شروع فی الافعال سے پہلے پہلے نیت کر لے اس میں کسی کے ساتھ تعلیق نہیں ہوگی۔

الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر غیر سائق الھدی صحابہؓ نے قصر کروایا اور حلال ہو گئے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سائق الھدی لوگوں نے قصر نہیں کروایا تھا جو صحابہؓ حلال ہو گئے تھے تو جب آٹھویں ذی الحجہ آیا تو حج کا احرام باندھا اور منٰی کی طرف چل دیئے تو صحابہؓ نے آٹھویں ذی الحجہ کی ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور نویں کی صبح فجر کی نماز منٰی میں پڑھی پھر کچھ دیر ٹھہرے رہے جب سورج طلوع ہو گیا تو طلوع شمس کے بعد حکم دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مقام نمرۃ میں ایک خیمہ تیار کیا جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے چلتے عرفات میں پہنچے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ لگا ہوا تھا مقام نمرہ میں۔

سوال: مقام نمرہ عرفات میں داخل ہے یا خارج؟ جواب: اس میں دو قول ہیں: احناف کے نزدیک زیادہ راجح یہ ہے کہ یہ داخل ہے...... الغرض پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطن وادی میں آ کر خطبہ دیا **ان دماء کم و اموالکم حرامٌ علیکم الخ**

سوال: خطبے کے اندر تو مناسک حج کی تعلیم دینا ہوتی ہے اس خطبہ میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مناسک حج کے بارے میں کچھ بھی ارشاد نہیں فرمایا؟ جواب: مناسک حج کی تعلیم تو عمل سے ہو گئی اس لیے دیگر اہم امور کو بیان فرمایا۔ البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں بلکہ وہ مناسک حج کی تعلیم ہی دے۔ **ثم اذن بلال الخ**: عرفات میں ظہر اور عصر ظہر کے وقت میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی یہ جمع تقدیمی وقتی حقیقی باجماع امت ہے (اور ایک اذان اور دو اقامتیں بھی اجماعی ہیں) اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں ادا کی یہ جمع وقتی تاخیری حقیقی ہے۔

سوال: حدیث ابن عمر سے معلوم ہوتا ہے کہ اقامہ واحدہ تھی (فی صلوٰۃ العشاء والمغرب) اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دو اقامتیں تھیں؟ جواب-۱: حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راجح ہے۔ وجہ ترجیح قیاس ہے کہ مزدلفہ میں دوسری نماز کو اپنے وقت پر ادا کیا جا رہا ہے لہٰذا مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد مزید اطلاع دینے کی ضرورت نہیں بخلاف عرفات کے اس میں عصر کی نماز کو ظہر کے وقت میں ادا کرنا ہے تو اس لیے وہاں دو اقامتیں اور یہاں ایک اقامت ہو گی یا جواب بصورت تطبیق مسئلہ ہے کہ جب مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان فاصلہ اور وقفہ نہ ہو تو ایک اقامت کے ساتھ اور اگر وقفہ ہو جائے تو الگ اقامت عشاء کے لیے کہی جائے گی۔ مجمع چونکہ زیادہ تھا تو بعض صحابہ نماز میں شریک نہیں ہو سکے تو بعض صحابہؓ سے وقفہ ہو گیا اس لیے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اقامت کہنے کا حکم دیا اور اقامت کہنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کی وجہ سے تھا اس لیے یوں تعبیر کر دیا۔

ثم اضطجع حتی طلع الفجر الخ: سوال: تہجد کیوں نہیں پڑھی؟

جواب: **تسہیلاً و شفقةً للامة** نہیں پڑھی یا یہ راوی کا اپنا اجتہاد ہے اگر پڑھتے تو اس کو مناسک حج میں سمجھ لیا جاتا جس کی وجہ سے تنگی لازم آتی ہے۔ **حتّٰی اَتی بطن محسر الخ**: وادی محسر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا سا تیز چلے' وجہ اس کی یہ ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ یہاں پر ابراء کا لشکر ٹھہرا تھا جس کی وجہ سے معذب جگہ ہو گی اس وجہ سے اس میں تیز چلے لیکن مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو رد کر دیا ہے۔ وجہ یہ بیان کی کہ اصحاف فیل کا لشکر تو حدود حرم سے باہر ٹھہرا تھا اور وادی محسر تو حدود حرم میں ہے۔ انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ ایک محرم نے اس وادی میں شکار کیا تھا جس کی وجہ سے آسمان سے آگ آئی اس نے اس کو جلا ڈالا۔ بہر حال یہ جگہ معذب ہوئی اس وجہ سے اس جگہ سے تیز چلنا چاہیے۔

اتی الجمرة التی عندالشجرة: یہ جمرہ شجرہ مکہ مکرمہ سے جاتے ہوئے پہلا جمرہ ہے۔ اس جمرہ کی رمی کی سات کنکریوں میں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے پھر منحر کی جگہ پر آئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ ذبح کیے خود اپنے ہاتھ سے۔ اس عمر میں طاقت کا یہ حال ہے تو جوانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت کا اندازہ کیا ہو گا۔

فصلی بمکة الظهر: سوال: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو طواف زیارہ کیا اور ظہر کی نماز مکہ میں ادا کی اور حدیث نمبر ۷ ابن عمر ص ۲۳۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ طواف زیارۃ کرنے کے بعد ظہر کی نماز منٰی میں جا کر ادا کی تو ان دونوں میں تعارض ہو گیا۔

جواب: روایت جابرؓ کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز طواف زیارت کرنے کے بعد مکہ ہی میں ادا کی کیونکہ مکہ میں نماز پڑھنا افضل ہے اور نیز ضیق وقت کا مقتضی بھی یہی ہے (کیونکہ اسفار کے بعد منٰی میں آئے پھر رمی کی پھر ۶۳ اونٹ ذبح کیے پھر گوشت پکایا' کھایا' پھر طواف زیارۃ مکہ میں کیا پھر واپس منی میں تشریف لائے۔ یہ ذرا مستبعد معلوم ہوتا ہے) اور روایت ابن عمر منٰی کا جواب شوافع کے مذہب کے مطابق یہ ہوگا کہ صحابہ منتظر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے ہم کو نماز پڑھائیں گے اور ان کے نزدیک اقتداء لا المفترض خلف المتنفل جائز ہے اس لئے وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی منٰی میں اور صحابہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی اور بر مذہب احناف جواب یہ ہے کہ منٰی میں حضرات صحابہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار میں تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی نماز پڑھ لو اور خود مقتدی بن گئے ہوں' اس کو راوی نے صلی الظہر سے تعبیر کر دیا ہو یا پھر وہاں مکہ میں طواف کی دو رکعتیں پڑھی تھیں' دیکھنے والے نے یہ سمجھا کہ ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں تو یہ بیان کر دیا فصلی الظھر بمکۃ: مکہ میں ادا کرنے والی روایت راجح ہے قرین قیاس ہونے کی وجہ سے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِّنٰى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا تھا بعض نے حج کا جب ہم مکہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی نہیں لایا وہ حلال ہو جائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی لایا ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ لے پھر حلال نہ ہو یہاں تک کہ دونوں سے حلال ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ حلال نہ ہو یہاں تک کہ ہدی ذبح کرنے سے حلال ہو اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے وہ اپنا حج پورا کرلے۔ عائشہؓ نے کہا مجھے حیض آ گیا میں نے ابھی بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور نہ صفا مروہ کے درمیان دوڑی تھی۔ میں حائضہ رہی یہاں تک کہ عرفہ کا دن آ گیا میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اپنا سر کھولوں اور کنگھی کروں اور حج کا احرام باندھوں اور عمرہ چھوڑ دوں میں نے اسی طرح کیا یہاں تک میں نے حج ادا کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے عمرہ کی جگہ تنعیم سے عمرہ کروں اس نے کہا کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا صفا مروہ کے درمیان دوڑے پھر حلال ہو گئے پھر انہوں نے منٰی سے لوٹ کر طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔ (متفق علیہ)

تشریح: اس حدیث میں محرمین کی دوقسموں کا بیان ہے: (۱) محرمین بالحج (۲) محرمین بالعمرۃ۔ یہ پھر دوقسم پر ہیں: سابق الھدی نہ کرو غیر سائق الھدی۔ اس کی تفصیل ماقبل روایت میں گزر چکی ہے۔

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من اھل بحج فلیتم حجۃ**. اس سے معلوم ہوا کہ فسخ الحج بالعمرہ نہ کرو حالانکہ دوسری احادیث سے فسخ الحج بالعمرہ ثابت ہے؟ اس وجہ سے اس حدیث کی بناء پر بعض تابعین نے بھی فسخ الحج بالعمرہ کا انکار کردیا ہے کہ یہ ثابت نہیں اور اسی طرح بعض قریب زمانہ کے شارحین مشکوٰۃ نے فسخ الحج بالعمرہ کا انکار کردیا ہے۔

اس جملہ **فلیتم حجه** کا مطلب ان کے اعتبار سے یہ ہے کہ جب حج کا احرام باندھنے کا وقت آجائے تو پہلے احرام کے ساتھ حج کا احرام باندھنا۔ اگر یہ کروگے تو تمتع بنوگے قارن نہیں۔ اس لیے کہ قارن کے لیے تو حج اور عمرہ دونوں کا میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے

جواب: کثیر تعداد روایات میں فسخ الحج بالعمرہ کا ذکر صراحۃ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حائضہ تھیں اس وجہ سے انہوں نے طواف نہ کیا اور صاحب شرح وقایہ نے یہ وجہ لکھی ہے کہ طواف مسجد میں ہوتا ہے اور حائضہ مسجد میں نہیں جاسکتی۔ اس پر اشکال ہے کہ اگر حائضہ مسجد حرام سے باہر طواف کرے تو جائز ہوجانا چاہیے؟ اس لیے محققین نے کہا ہے کہ طواف کے لیے طہارت واجب ہے اور بدوں طہارت کے طواف ناقص ہوگا اور تدارک دم سے ہوجائے گا اور شوافع کے قول پر بدوں طہارت کے طواف کرے تو سرے سے ہوگا ہی نہیں۔ **اذا فات الشرط فات المشروط.**

فامر النبی ﷺ ان انقض رأسی وامشتط الخ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ اپنے بالوں کو کھولو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھو۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے قاعدہ شرعیہ کے مطابق احرام سے نکل جاؤ (یعنی قصر کرواؤ) پھر بالوں کو کھولو اور کنگھی کرو۔ اس لیے کہ اگر ویسے ہی کنگھی کریں گی تو نتف شعر ہوگا جس کی وجہ سے پہلا احرام ٹوٹ جائے گا اور تاوان لازم آجائے گا۔

اس لیے یہ معنی نہیں کرنا بلکہ یہ کرنا ہے کہ پہلے قاعدہ شرعیہ کے مطابق پہلے احرام سے نکلو پھر حج کا احرام باندھنے کی تیاری کرو۔ احناف کے نزدیک حضرت عائشہؓ مفردۃ بالحج تھیں ان کا عمرہ رہ گیا تھا اور شوافع کے نزدیک حضرت عائشہؓ وغیرہ قارنہ یا متمعۃ تھیں۔ الغرض جو محرمین بالعمرہ تھے اور غیر سائق الھدیٰ تھے تو وہ افعال عمرہ سے فارغ ہوکر حلال ہوگئے پھر انہوں نے منٰی سے لوٹنے کے بعد ایک طواف کیا یعنی طواف زیارت۔ **واما الذین جمعوا الحج والعمرۃ.** اور جو قارن تھے انہوں نے ایک طواف کیا۔

مسئلہ: قارن کے ذمہ دو طواف ہیں یا ایک طواف ہے (محل نزاع وہ طواف ہیں جو طواف زیارت سے پہلے پہلے ہوں) احناف کے نزدیک طواف زیارت سے پہلے پہلے دو طواف ہیں۔ طواف قدوم اور طواف عمرہ اور دو سعیاں ہیں اور شوافع کے نزدیک ایک ہی طواف ہے طواف قدوم اور طواف عمرہ کا اس میں تداخل ہوجاتا ہے۔ یہ حدیث احناف کے خلاف ہے اور شوافع کے موافق ہے۔ احناف کی ادلہ کئی روایات بیان کی گئی ہیں حاشیہ نصیریہ میں ان کی تفصیل ہے: (۱) ایک حدیث صبی بن معبد مسند امام ابی حنیفہ کے حوالے سے بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے دو طوافوں اور دو سعیوں کا قصہ اپنا سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ھُدِیتَ سُنت نبیک اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ کا الگ طواف ہے۔ (۲) عمل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنن للنسائی کے حوالے سے مذکور ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے دو طواف اور دو سعی کے بعد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا (۳) فتویٰ حضرت علیؓ (۴) فتویٰ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ طحاوی کے حوالے سے (۵) عمران بن حصین کی روایت بحوالہ دارقطنی (۶) قیاس کا مقتضی بھی یہی ہے کہ عمرے کا طواف قدوم الگ ہو اور حج کا طواف الگ ہو شوافع کی دلیل یہی حدیث ہے۔

جواب-۱: یہ حدیث جس طرح احناف کے خلاف ہے اسی طرح شوافع کے خلاف بھی ہے۔ اس لیے کہ یہاں اس حدیث میں ہے کہ قارنین نے صرف ایک طواف کیا ہے حالانکہ اس پر اجماع ہے کہ قارنین کے تین طواف ہیں۔

(۱) مکہ میں آتے ہی (۲) دسویں کو (۳) طواف زیارت: **فماھو جوابکم فھو جوابنا.**

جواب-۲: جو متمتعین غیر سائق الھدی تھے وہ طواف عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد احرام سے نکل گئے اور پھر احرام حج سے نکلنے کے لیے دسویں ذی الحجہ کو طواف زیارت کیا تو تحلل کے لیے دو طواف ہوئے تو قارنین کے بھی تو دو احرام ہیں احرام عمرہ احرام حج۔ گو شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید قارنین کیلئے بھی (احرام سے نکلنے کے لیے دو طواف ہوں) دسویں ذی الحجہ کو احرامین سے نکلنے کے لیے دو طواف ہوں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ احرامین سے فارغ ہونے کے لیے دو طواف نہیں کرنے پڑے بلکہ صرف ایک ہی طواف ہوا ہے طواف زیارت۔

جواب-۳: امام طحاوی نے یہ جواب دیا ہے۔ یہ حال حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا متمتعین کا بیان کر رہی ہیں نہ کہ قارنین کا۔ اس پر سوال ہوگا کہ متمتعین کا حال پہلے بیان ہو چکا ہے تقابل باقی نہیں رہے گا سوائے تکرار کے اور کچھ بھی نہیں؟ جواب: پہلے جو حال بیان ہوا وہ متمتعین غیر سائق الھدی کا تھا اور اس جملے میں متمتعین سائق الھدی کے حال کا بیان ہے تو تقابل موجود ہے۔

جواب-۴: چلو مان لیتے ہیں یہ حدیث طواف ثانی کے لیے نافی ہے اور دیگر روایات مثبت ہیں اور مثبت و نافی میں سے مثبت کو ترجیح ہوتی ہے۔ وجہ ترجیح (۱) اس کو معمول بہا بنانے کی صورت میں فراغت ذمہ یقینی نہیں ہے اور اثنیت والی روایات میں فراغت ذمہ یقینی ہے۔

(۲) قیاس کا مقتضی بھی یہی ہے کہ عمرے اور حج کا الگ الگ طواف ہونا چاہیے۔

۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَہُ الْھَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَبَدَاَ فَاَھَلَّ بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ اَھَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَکَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَھْدٰی وَمِنْھُمْ مَنْ لَّمْ یُھْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ اَھْدٰی فَاِنَّہٗ لَا یَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّہٗ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْکُمْ اَھْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلْیُقَصِّرْ وَلْیَحْلِلْ ثُمَّ لِیُھِلَّ بِالْحَجِّ وَلْیُھْدِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَطَافَ حِیْنَ قَدِمَ مَکَّۃَ وَاسْتَلَمَ الرُّکْنَ اَوَّلَ شَیْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَۃَ اَطْوَافٍ وَمَشٰی اَرْبَعًا فَرَکَعَ حِیْنَ قَضٰی طَوَافَہٗ بِالْبَیْتِ عِنْدَالْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَی الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی قَضٰی حَجَّہٗ وَنَحَرَھَدْیَہٗ یَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْھَدْیَ مِنَ النَّاسِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج کا فائدہ اٹھایا۔ ذوالحلیفہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو ساتھ لیا شروع کیا احرام باندھا عمرہ کا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا لوگوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا عمرہ کا حج کے ساتھ۔ لوگوں میں کچھ اپنے ساتھ ہدی لائے تھے اور کچھ نہیں لائے تھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے فرمایا جو شخص اپنی ہدی ساتھ لایا ہے وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جو اس پر حرام ہو چکی ہے۔ یہاں تک کہ اپنا حج پورا کرلے اور جو ہدی نہیں لایا بیت اللہ کا طواف کرے صفا مروہ کے درمیان دوڑے اور حلال ہو جائے اور بال کتروائے پھر حج کا احرام باندھے اور ہدی دے جو ہدی نہ پائے تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے رکھے جب گھر

واپس لوٹ آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ آئے بیت اللہ کا طواف کیا اور سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر تین مرتبہ طواف کرنے میں جلد جلد چلے اور چار بار اپنی چال پر چلے۔ طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھیں پھر سلام پھیرا اور صفا پر آئے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سات طواف کئے پھر جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام ہو چکی تھی اس سے حلال نہیں ہوئے حتیٰ کہ اپنے حج کو پورا کرلیا اور قربانی کے دن رہتی قربانی ذبح کرلی اور واپس آکر بیت اللہ کا طواف کرلیا تب ان چیزوں سے حلال ہوئے جو حرام ہوگئی تھیں اور جو شخص اپنے ساتھ ہدی لایا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کیا۔ (متفق علیہ)

تشریح: تمتع رسول الله صلی الله علیه وسلم: تمتع سے لغوی معنی مراد ہے تاکہ قارن کو بھی شامل ہو۔ رواۃ کو اس اسلوب پر جو چیز مجبور کررہی ہے وہ توافق قرآنی ہے۔ اذا رجع الی اهله: شوافع کے نزدیک اس کا حقیقی معنی مراد ہے اور احناف کے نزدیک مجازی معنی مراد ہے یعنی جب افعال حج سے فارغ ہو جائے۔ (حتی یقضی حجهٔ: کیونکہ یہ فسخ الحج بالعمرۃ نہیں کر سکتے تھے سائق الهدی ہونے کی وجہ سے اس وجہ سے ان کے بارے میں یہ فرمایا)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے ہم نے اس کا فائدہ اٹھالیا ہے جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ پوری طرح حلال ہو جائے کیونکہ قیامت تک اب عمرہ حج میں داخل ہو چکا ہے روایت کیا اس کو مسلم نے اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تشریح: وعن ابن عباسؓ هٰذِهٖ عمرة استمتعنا بها الخ: یعنی اس سے کامل طور پر احرام سے نکل جاتا ہے پھر اس کے بعد کسی چیز سے بھی پرہیز نہ کرے حتیٰ کہ بیوی سے جماع بھی کرسکتا ہے۔ فان العمرة قددخلت الخ: احناف کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مشروعیت عمرہ اشہر حج میں داخل ہو چکی تا قیام قیامہ اور شوافع کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ: افعال عمرہ داخل ہو چکے ہیں افعال حج میں (تداخل)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي "اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے"

الفصل الثالث

وَعَنْ عَطَآءٍ رحمه الله تعالیٰ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِؓ فِيْ نَاسٍ مَّعِيَ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهٗ قَالَ عَطَآءٌ رحمه الله تعالیٰ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ رحمه اللّٰهُ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَآءَ قَالَ عَطَآءٌ رحمه الله تعالیٰ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَآئِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقٰكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْ لَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَهٗ اَسُقِ

الْهَدْیَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ رحمه الله تعالی قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِیٌّ مِنْ سِعَایَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰی لَهٗ عَلِیٌّ هَدْیًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عطاءؒ سے روایت ہے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے چند لوگوں میں سنا اس نے کہا ہم نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے خالص حج کا احرام باندھا تھا۔ عطاء نے کہا کہ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ آئے ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں عطاء نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال ہو جاؤ اور عورتوں کو پہنچو۔ عطاء نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ صحبت کرنا واجب نہیں کیا بلکہ ان کیلئے صحبت کرنا واجب نہیں کیا بلکہ ان کیلئے صحبت کرنا حلال کر دیا ہم نے کہا جبکہ ہمارے اور عرفات میں کھڑے ہونے کے درمیان صرف پانچ دن رہ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دے رہے ہیں کہ ہم اپنی عورتوں سے صحبت کریں ہم عفات میں آئیں تو ہماری آلتیں منی ٹپکاتی ہوں گی۔ راوی نے کہا جابر اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے اب بھی مجھے ان کا ہاتھ حرکت کرتے ہوئے نظر آتا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور بہت سچا اور بہت نیک ہوں اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا جس طرح تم حلال ہوئے ہو اور اگر مجھے اس بات کا پہلے پتہ چل جاتا جس کا بعد میں چلا ہے میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا تم حلال ہو جاؤ ہم حلال ہو گئے ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ عطاء نے کہا جابر نے کہا علیؓ اپنے کام سے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح احرام باندھا تھا اس نے کہا جس طرح کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہدی کر اور احرام کی حالت میں ٹھہرا رہ۔ راوی نے کہا علیؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہدی لائے سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کیا اس سال کیلئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ کیلئے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: اس حدیث میں اصل مقصود کا بیان ہے یا پھر اکثر صحابہؓ کی کیفیت کا بیان ہے۔ و اصیبو اوالا امر اباحت کے لیے ہے اور حلو اکا امر وجوب کے لیے ہے۔

تقطر مذاکیرنا: یہ کنایہ ہے عورتوں کے ساتھ جماع اور وقوف عرفہ کے درمیان وقفہ کے بہت تھوڑا ہونے سے اور یہ لوگوں کے ہاں معیوب سمجھا جاتا تھا۔ ابتداءً تو تامل ہوا یوم عرفہ کے قریب ہونے کی وجہ سے اور جماع کے ہونے کی وجہ سے غلبہ محبت موافقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلحت سمجھائی تو اس کے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا محللنا و سمعنا و اطعنا کسی ملحد کے لیے گنجائش نہیں چھوڑی۔ ولو استقبلت الخ: اس سے حنابلہ نے استدلال کیا کہ تمتع افضل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تمنا کی ہے اور جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمنا فرمائیں وہ افضل ہوگی۔ جواب: بسا اوقات مفضول کی تمنا کی جاتی ہے کسی مصلحت کی وجہ سے اس وقت مصلحت یہ تھی: صحابہؓ کی تطییب قلبی کے لیے اور ان سے گرانی کو دور کرنے کیلئے۔ اس کی نظیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو لا الھجرة لکنت من الانصار (او کما قال) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمنا انصار ہونے کی کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس پر اجماع ہے کہ مہاجر انصار سے افضل ہیں دوسری نظیر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم صلح حدیبیہ کے موقع پر سر نہیں منڈوا رہے تھے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ خود حلق کروالیں تو سب کروالیں گے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلاق کو بلوایا اور حلق کروایا اس کے بعد سب صحابہؓ نے حلق کروایا۔

۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَّضَیْنَ

مِنْ ذِی الْحَجَّةِ اَوْخَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَیَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَ مَا شَعَرْتِ اَنِّیْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ یَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّیْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَاسُقْتُ الْهَدْیَ مَعِیَ حَتّٰی اَشْتَرِیَهُ ثُمَّ اُحِلُّ کَمَا حَلُّوْا. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کو مکہ آئے آپ مجھ پر داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی کی حالت میں تھے میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کس نے غضبناک کر دیا ہے اللہ اس کو آگ میں داخل کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا ہے وہ اس میں تردد کرنے لگے ہیں اگر مجھ کو اس بات کا پہلے پتہ چل جائے جس کا بعد میں پتہ چلا ہے میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا۔ یہاں تک کہ میں اس کو خریدتا پھر میں بھی حلال ہو جاتا جس طرح وہ حلال ہوئے ہیں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

باب دخول مکة و الطواف

مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان

الفصل الاول

عَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کَانَ لَا یَقْدَمُ مَکَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِیْ طُوًی حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَغْتَسِلَ وَیُصَلِّیَ فَیَدْخُلَ مَکَّةَ نَهَارًا وَّاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِیْ طُوًی وَبَاتَ بِهَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَذْکُرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذَالِکَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہا ابن عمر جب بھی مکہ آتے ذی طویٰ میں رات گزارتے یہاں تک کہ صبح کرتے غسل کرتے نماز پڑھتے پھر مکہ میں دن کو آتے جب مکہ سے جاتے ذی طویٰ سے گزرتے اور وہاں رات بسر کرتے یہاں تک کہ صبح کرتے اور ذکر کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

تشریح: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجرت کے بعد دخول مکہ چار مرتبہ ہوا۔ عمرۃ القضا، فتح مکہ، عمرۃ جعرانہ، حجۃ الوداع کے موقع پر اس حدیث میں استحبابی طریقہ کا بیان ہے کہ دن کے وقت آدمی مکہ میں داخل ہو۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَآءَ اِلٰی مَکَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ تشریف لاتے بلندی کی طرف داخل ہوتے اور نشیب کی طرف سے نکلتے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِؒ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ رضی الله عنها اَنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَءَ بِهٖ حِیْنَ قَدِمَ مَکَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ تَکُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَکْرٍ فَکَانَ اَوَّلُ شَیْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ تَکُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِکَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا عائشہؓ نے مجھ کو خبر دی کہ سب سے پہلے جب آپ مکہ آئے آپ نے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا پھر عمرہ نہ ہوا پھر ابو بکر نے حج کیا سب سے پہلے آ کر انہوں نے طواف کیا پھر یہ عمرہ نہ ہوا۔ پھر عمرؓ اور عثمانؓ نے بھی اسی طرح کیا۔ (متفق علیہ)

تشریح: ثم لم تكن عمرة: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فسخ الحج بالعمرۃ نہیں کیا بعد میں بھی فسخ الحج بالعمرۃ نہیں ہوا اس لیے کہ یہ حجۃ الوداع کی اور صحابہ کی خصوصیت تھی جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ یا مطلب یہ ہے حج سے فارغ ہونے کے بعد از سر نو عمرہ نہیں کیا۔ بس عمرہ مقرونہ بالحج پر اکتفاء کیا۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کا پہلا طواف کرتے تین بار تیز چلتے اور چار بار اپنی چال چلتے۔ پھر دو رکعت پڑھتے۔ پھر صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عمر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد الحرام کی تحیۃ المسجد طواف ہے علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں جائے سب سے افضل اس کے لیے یہ ہے کہ وہ طواف کرے۔

وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا وَّكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. (مسلم)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک تین اشواط میں جلدی چلتے اور چار میں اپنی چال پر چلتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطن مسیل میں دوڑتے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا. (مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آتے حجر اسود کو بوسہ دیتے پھر دائیں جانب چلتے تین بار رمل کرتے اور چار بار اپنی چال پر چلتے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

تشریح: وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ: جب آدمی حجر اسود کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو تو دائیں طرف کعبۃ اللہ کا دروازہ ہے اس جانب سے طواف شروع کرے۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّؒ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت زبیر بن عربیؒ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ بیت اللہ میں سے بوسہ دیتے ہوں مگر صرف دو رکنوں کو جو یمن کی جانب ہیں۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ اَرَالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا

الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ چھڑی کے ساتھ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے۔ (متفق علیہ)

تشریح: حاصل حدیث کعبۃ اللہ کے دروازے جنوبی جانب جو مشرقی کونہ ہے اس میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور اس سے مغربی جانب کو رکن یمانی کہتے ہیں۔ دونوں کو تغلیباً رکنین یمانیین سے تعبیر کر دیتے ہیں' دروازے اور حجر اسود کی درمیانی جگہ کو ملتزم کہتے ہیں۔ دروازے سے شمالی جانب مشرقی کونہ کو رکن شامی اور جو مغربی جانب ہے اس کو رکن عراقی کہتے ہیں۔ ان کو شامیین عراقیین سے بھی تعبیر کر دیتے ہیں اور حطیم والے کونے بھی کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو کونوں رکنین یمانیین کا استلام فرماتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ حجر اسود کا استلام بالضم بھی ہوتا تھا ہاتھ کے ساتھ چھونا بھی ہوتا تھا اور باتقبیل بھی اور رکن یمانی کا صرف استلام کرتے تھے بوسہ نہیں دیتے تھے۔ رکن شامی اور عراقی کا استلام ثابت نہیں ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ. (متفق علیه)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا چھڑی کے ساتھ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عباس ...... علی بعیر: احناف کے نزدیک طواف ماشیاً واجب ہے ورنہ دم واجب ہو جائے گا۔ الا یہ کہ عذر ہو باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیوں کیا تھا۔ جواب: یہ عذر کی بناء پر یا کسی مصلحت کی بناء پر تھا اور سب سے بڑی مصلحت یہ تھی کہ تا کہ لوگوں کے مناسک حج کی تعلیم دی جاسکے۔ سوال: بعیر سے تو تلویث مسجد کا خوف لازم آتا ہے؟

جواب: یہ کیوں نہیں مان لیتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ تھا کہ آپ کی سواری اس وقت میں بول براز نہیں کرتی تھی۔

سوال: حضرت ام سلمہ نے بھی تو سواری پر کیا تھا؟ جواب: ہوسکتا ہے سواری وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی ہو۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ. (بخاری)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا جب آپ حجر اسود کے پاس آتے آپ کے ہاتھ میں ایک چیز تھی اس کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

تشریح:

وَعَنْ اَبِی الطُّفَيْلِؓ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوطفیلؓ سے روایت سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے حجر اسود کی طرف ایک خمدار لکڑی کے ساتھ اشارہ کرتے ہیں جو آپ کے ساتھ تھی پھر اس خمدار سرے والی لکڑی کو بوسہ دیتے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا

الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذَالِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نہیں ذکر کرتے تھے مگر حج کا ہی جب ہم سرف مقام پر پہنچے مجھے حیض آ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید کہ تو حائضہ ہو چکی ہے میں نے کہا ہاں فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے تو اسی طرح کہ جس طرح حاجی کرتے ہیں لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کر یہاں تک کہ تو پاک ہو جائے۔ (متفق علیہ)

تشریح: حاصل حدیث: یہاں نفاس کا اطلاق حیض پر ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نفاس کا اطلاق حیض پر ہوتا ہے۔
سوال: پچھلی روایت میں گزرا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا محرمہ بالعمرہ تھیں اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ محرمہ بالحج تھیں؟
جواب: لانذکر الا الحج کا مطلب مقصود اصلی کو بیان کرنا ہے کہ ہمارا مقصود اصلی حج تھا۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍؓ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ رَهْطٍ اَمَرَهُ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ابوبکر نے اس حج میں جس میں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنا کر بھیجا تھا اور یہ حجۃ الوداع کے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے مجھے قربانی کے دن ایک جماعت میں بھیجا کہ اس بات کا اعلان کروں کہ خبردار اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ (متفق علیہ)

تشریح: احناف کے نزدیک ستر طواف کے لیے واجب ہے اور باقی آئمہ کے نزدیک شرط ہے۔
سوال: ستر عورت تو فرض ہے احناف اس کو واجب کیسے کہہ رہے ہیں؟ جواب: فی ذاتہ تو فرض ہے اور طواف کے لیے واجب ہے اس میں کوئی منافات نہیں ثمرہ اختلاف: اگر ننگے طواف کر لیا تو دو چیزوں کا تارک ہوگا فرض کا بھی اور واجب کا بھی۔

الفصل الثانی

عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ. (رواه الترمذی و ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت مہاجر مکیؒ سے روایت ہے کہا جابر سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا ہے اس نے کہا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہم اس طرح نہیں کیا کرتے تھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

تشریح: عن المهاجر المكی: الخ: رویت کعبہ کے وقت ہاتھ اٹھانا دعا کرنے کے لیے مستحب ہے ویسے ہاتھ اٹھانا جیسے نماز کی تکبیر کے لیے اٹھائے جاتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ روایتیں دونوں طرح کی ہیں: پہلی نظر کعبہ پر پڑے تو یہ قبولیت دعا کا وقت ہے جو مرضی چاہے دعا کریں۔ پتہ نہیں اس وقت کوئی دعا یاد رہے یا نہ رہے اس لیے فقہاء نے لکھا ہے کہ اس وقت یہ دعا کر لے اے اللہ اس کے بعد میں جتنی دعائیں کروں ان کو قبول فرمانا یعنی اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لیے دعا مانگ لے بعد میں جو مرضی مانگتا رہے ان شاء اللہ قبول ہوں گی۔

کعبۃ اللہ مرکز جلال ہے مدینہ منورہ مرکز جمال ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ اَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى یَنْظُرَ اِلَى الْبَیْتِ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَیَدْعُوْ.(رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے حجر اسود کے پاس پہنچے اس کو بوسہ دیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا پھر صفا کی طرف آئے اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کا ذکر کرتے رہے اور دعا کرتے رہے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَیْتِ مِثْلَ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِیْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِیْهِ فَلَا یَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَیْرٍ .رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِیُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کے اردگرد طواف کرنا نمازی کی طرح ہے مگر اس میں تم کلام کر سکتے ہو جو شخص کلام کرے پس چاہئے کہ وہ کلام نہ کرے مگر نیکی کیساتھ۔ روایت کیا اس کو ترمذی' نسائی اور دارمی نے۔ ترمذی نے ایک جماعت کا نام لیا ہے جو اس کو ابن عباس پر موقوف کرتے ہیں۔

تشریح: وعن ابن عباس الخ: اس حدیث کی بناء پر بعض لوگوں نے کہا کہ طہارت طواف کے لیے فرض اور شرط ہے۔

جواب-۱: یہ خبر واحد ہے اور خبر واحد سے وجوب ثابت ہوتا ہے نہ کہ فرضیت۔ (۲) تشبیہ بالصلوٰۃ صرف اس بات میں ہے کہ جس طرح نماز عبادت ہے اسی طرح طواف بھی عبادت ہے نیز موجب اجر وثواب میں تشبیہ مقصود ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود جنت سے اترا تھا اس وقت وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا بنوآدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر ڈالا ہے روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تشریح: وعنہ قال الخ سوال: جس طرح حجر اسود پر گنہگاروں کے ہاتھ لگتے ہیں جن کی وجہ سے حجر اسود کا رنگ کالا ہوا ہے۔ اسی طرح علماء وصلحاء اور ذوات قدسیہ کے بھی تو لگتے ہیں تو وہ خطایا ختم ہو جانی چاہئیں اور حجر اسود کو اپنی اصلی حالت پر آ جانا چاہئے؟

جواب: سواد ایک ایسا رنگ ہے جو دوسرے کو قبول نہیں کرتا جس پر ایک دفعہ کالا رنگ چڑھ جائے وہ پھر اترتا نہیں۔ (۲) عبرۃ للناس اس کو باقی رکھا گیا کہ اے انسان جب تیرے گناہوں سے جنت سے اترا ہوا پتھر کالا ہو سکتا ہے تو تیرا دل تو بطریق اولیٰ کالا ہو سکتا ہے۔

سوال: تاریخ کی کتابوں میں تو کہیں یہ مذکور نہیں کہ کسی زمانے میں اس کو اشد بیاضا من اللبن دکھایا گیا ہو؟

جواب: تاریخ میں مذکور نہ ہونے سے یہ لازم تو نہیں آتا کہ یہ ایسا نہیں تھا۔

سوال: نزل الحجر الاسود من الجنۃ یہ حقیقت پر محمول ہے یا تشبیہ پر محمول ہے؟

جواب: یہ حقیقت پر محمول ہے کہ یہ جنت سے آیا ہے۔ اس پر سوال ہوا کہ پھر متغیر کیوں ہوا؟

جواب: عالم بدل گیا' ہر چیز کی تاثیر اپنے مقام میں ظاہر ہوتی ہے چونکہ جنت سے دنیا میں لایا گیا اسی لیے متاثر ہو گیا ہے اور دوسرا

قول یہ ہے کہ یہ تمثیل اور تشبیہ پر محمول ہے کہ یہ جنت کے پتھر کی طرح ہے (جیسے جنت کی شئی باعث برکت ہے اسی طرح یہ بھی ہے) جیسے فرمایا العجوة من الجنة لیکن راجح یہ ہے کہ یہ حقیقت پر محمول ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِھِمَا وَلِسَانٌ یَنْطِقُ بِہٖ یَشْھَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ. (رواہ الترمذی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے متعلق فرمایا اللہ کی قسم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھتی ہوں گی اور زبان ہو گی جس کے ساتھ بولے گا اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہو گا۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَّاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰہُ نُوْرَھُمَا وَلَوْ لَمْ یَطْمِسْ نُوْرَھُمَا لَاَضَاءَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں اللہ تعالیٰ نے انکے نور کو دور کر دیا ہے اگر ان کا نور دور نہ کرتا یہ مشرق و مغرب کے درمیان روشن کرتے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ زِحَامًا مَا رَاَیْتُ اَحَدً مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُزَاحِمُ عَلَیْہِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَھُمَا کَفَّارَةٌ لِّلْخَطَایَا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِھٰذَا الْبَیْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاہُ کَانَ کَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا یَضَعُ قَدَمًا وَلَا یَرْفَعُ اُخْرٰی اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَةً وَکَتَبَ لَہٗ بِھَا حَسَنَةً. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ ابن عمر دونوں رکنوں کو ہاتھ لگانے میں لوگوں پر اس قدر غلبہ کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس قدر غلبہ کرتے ہوں کہتے اگر میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان دونوں کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے سات بار پھر اس کی حفاظت کرے اس کو غلام آزاد کرنے کی مانند ثواب ہو گا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے کوئی قدم انسان نہیں رکھتا اور نہ اٹھاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کا گناہ دور کرتا ہے اور اس کیلئے نیکی لکھتا ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

تشریح: وعن عبید الخ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اہتمام بلا ایذا رسانی کے ہوتا تھا۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دونوں رکنوں کے درمیان فرماتے تھے اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِیْ بِنْتُ اَبِیْ تُجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِیْ حُسَیْنٍ نَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَیْتُہٗ یَسْعٰی وَاِنَّ مِئْزَرَہٗ لَیَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْیِ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ

كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ .رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ.

ترجمہ: حضرت صفیہ بنت شیبہؓ سے روایت ہے کہا مجھ کو ابو تجرات کی بیٹی نے خبر دی کہا میں قریش کی کچھ عورتوں کے ساتھ ابی حسین کے گھر گئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتی تھیں آپ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ رہے تھے میں نے آپ کو دوڑتے ہوئے دیکھا تیز دوڑنے کی وجہ سے آپ کا تہبند پھرتا تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے دوڑو تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لکھ دی ہے۔ روایت کیا اسکو شرح السنہ میں اور روایت کیا احمد نے کچھ اختلاف کے ساتھ۔

تشریح: وعن صفیه كتب عليكم السعیؒ: احناف کے نزدیک سعی بین الصفا والمروہ واجب ہے اور شوافع کے نزدیک فرض ہے اور رکن ہے۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے احناف کے نزدیک کتب بمعنی قدّر کے ہے آگے فرض ہے یا واجب روایت چونکہ خبر واحد ہے اس لیے وجوب ثابت ہوگا اور شوافع کے نزدیک کتب بمعنی فرض کے ہیں۔

وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَوَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ.

ترجمہ: حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمارؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ صفا اور مروہ کے درمیان اونٹ پر سوار ہو کر سعی کرتے ہیں نہ مارنا تھا نہ ہانکنا اور نہ یہ کہنا تھا کہ ایک طرف ہو جاؤ ایک طرف ہو جاؤ۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

تشریح: وعن قدامة آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سعی فرمانا متواضعانہ انداز سے تھا متکبرانہ انداز سے نہیں تھا۔ یہ راوی کے بتلانے کی ضرورت شاید اس لیے آئی کہ ان کے دور میں بڑے بڑے آدمیوں کے لیے ہٹو بچو کی آوازیں شروع ہوگئی تھیں۔

وَعَنْ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ. (رواه الترمذی وابو داؤد ابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن امیہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا جبکہ آپ سبز چادر کے ساتھ اضطباع (چادر دہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں) کیے ہوئے تھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح: وعن يعلى بن اميه اخضر کی قید احترازی ہے اضطباع اس سے اظہار شجاعت ہوتا ہے اور یہ ساتوں چکروں میں ہوتا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ اِعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمِ الْيُسْرٰى. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جعرانہ سے عمرہ کیا تین بار بیت اللہ کا طواف کرتے وقت تیز چلے انہوں نے اپنی چادروں کو بغلوں سے نکال کر اپنے بائیں کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن ابن عباس اس حدیث میں اضطباع کی کیفیت کا بیان ہے۔

الفصل الثالث

۲۶ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ

نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ہم نے رکن یمانی اور حجر اسود کو ہاتھ لگانا اور بھیڑ میں اور نہ بھیڑ کے نہ ہونے کی صورت میں نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو ہاتھ لگاتے تھے۔(متفق علیہ) دونوں ایک روایت میں ہے نافع نے کہا میں نے ابن عمر کو دیکھا ہے کہ حجر اسود کو ہاتھ لگاتے ہیں پھر اس کو بوسہ دیتے ہیں اور کہا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے اس کو نہیں چھوڑا۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّى اَشْتَكِى فَقَالَ طُوْفِى مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لوگوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کر لے میں نے طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی ایک جانب نماز پڑھ رہے تھے اور اس میں والطور و کتاب مسطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔(متفق علیہ)

تشریح: عذر کی وجہ سے طواف راکبا جائز ہے۔

سوال: حضرت ام سلمہؓ نے بیت اللہ کا طواف سواری پر کیا اس سے تو پھر تلویث مسجد کا اندیشہ ہے؟

جواب: ممکن ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی اونٹنی ہو اور کسی نے یہ جواب دیا کہ یہ تطہیر مساجد کے احکام نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ یہ حجۃ الوداع کا قصہ ہے اور اس وقت احکام سارے نازل ہو چکے تھے۔

وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّى لَاَعْلَمُ اِنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَو لَا اِنِّى رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عابس بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ تجھ کو بوسہ دیتے ہیں کبھی تجھ کو بوسہ نہ دیتا۔(متفق علیہ)

تشریح: وعن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ارشاد اس لیے فرمایا تا کہ جدید الاسلام لوگوں کا عقیدہ غلط نہ ہو جائے۔

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِى الرُّكْنَ الْيَمَانِىَّ فَمَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْن. (رواه ابن ماجة.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس یعنی رکن یمانی کے ساتھ ستر فرشتے مقرر کر دیئے گئے ہیں جو شخص کہے اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اے رب ہمارے دے تو ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

تشریح: چلتے چلتے دعا کرنی ہے رکنا نہیں ہے۔

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ.(رواه ابن ماجة)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کے درمیان کلام نہ کرے مگر سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله کہے اس سے دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور دس نیکیاں اس کیلئے لکھی جاتی ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور جو شخص طواف کرے اور کلام کرے وہ دریائے رحمت میں اپنے پاؤں کے ساتھ داخل ہوتا ہے جس طرح پانی میں اپنے پاؤں کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعنہ: فتکلم کے اندر دو قول ہیں (۱) اس سے یہی کلمات مذکورہ مراد ہیں پھر سوال ہوگا کہ دوبارہ اعادہ کیوں کیا؟ جواب: تشبیہ المعقول بالمحسوس کے ترتب کے لیے اس مضمون کا اعادہ کیا (۲) اس سے مراد کوئی اور ذکر ہے۔

باب الوقوف بعرفة

وقوف عرفات کا بیان

الفصل الاول

عرفہ کے لفظ کا اطلاق جگہ پر بھی ہوتا ہے اور زمانے پر بھی عرفہ کا لفظ بول کر یوم عرفہ بھی مراد ہوتا ہے اور مقام عرفات بھی مراد ہوتا ہے اور عرفات کا لفظ صرف جگہ کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں پر عرفہ سے مراد مقام عرفات ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت محمد بن ابی بکر ثقفیؒ سے روایت ہے کہا اس نے انس بن مالک سے پوچھا جب کہ وہ دونوں صبح کے وقت منیٰ سے عرفات کی طرف جارہے تھے۔اس دن تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح کیا کرتے تھے کہا ہم میں لبیک کہنے والا لبیک کہتا تھا اس کا انکار نہ کرتا تھا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تھا انکار نہ کیا جاتا تھا۔(متفق علیہ)

تشریح: عن محمد بن ابی بکر الخ تلبیہ اور تکبیر پڑھنے میں فرق: تلبیہ کے لیے احرام کا ہونا ضروری ہے اور تکبیر کے لیے احرام ضروری نہیں۔زیادہ راجح تلبیہ پڑھنا ہے۔

عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَّوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہ قربانی ذبح کی ہے اور منیٰ تمام نحر کی جگہ ہے۔پس اپنے ڈیروں میں نحر کرو۔عرفات میں نے اس جگہ وقوف کیا ہے اور عرفات سب کا سب موقف ہے۔میں نے اس جگہ وقوف کیا ہے۔مزدلفہ سب کا سب موقف ہے۔روایت کیا اسکو مسلم نے۔

تشریح: وعن جابر الخ :وجمع كلها مؤقف اى مزدلفه: مزدلفہ کو جمع اس لیے کہتے ہیں کہ اس جگہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہ السلام کا اجتماع ہوا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ وَاَنَّهُ لَيَدْنُوْا ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَهٰؤُلَاءِ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں جس دن اللہ تعالیٰ آگ سے بہت زیادہ بندوں کو آزاد کرتا ہو عرفات کے دن سے اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے روبرو ان پر فخر کرتا ہے اور فرمایا ہے یہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں روایت کیا اس کو مسلم نے۔

الفصل الثانی

وَعَنْ عَمْرِوبْنِ عَبْدِا للّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ يَزِيْدُ ابْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌوَمِنْ مَوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّي رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ قِفُوْاعَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ .(رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عمر بن عبداللہ بن صفوانؓ اپنے ماموں سے روایت بیان کرتے ہیں کا جس کا نام یزید بن شیبان تھا کہا ہم عرفات میں امام کے موقف سے کچھ دور کھڑے تھے ہمارے پاس ابن مربع انصاری آئے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم اپنی عبادت کی جگہ پر ٹھہرو تم اپنے باپ حضرت ابراہیم کی میراث پر ہو۔روایت کیا اسکو ترمذی ٔابوداؤ ٔابن ماجہ نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌوَ كُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ.(رواه ابو داؤد والدارمى)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات کا پورا میدان موقف ہے منیٰ پورا منحر ہیں۔ روایت کیا اسکو ابوداؤ داور دارمی نے۔

وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ .(رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت خالد بن ہوذہؓ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عرفات کے دن اونٹ پر رکابوں میں پاؤں ڈالے کھڑے ہوکر لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں۔(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُالدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَاقُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهٗ.

ترجمہ: حضرت عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا عرفات کے دن کی ہے اور بہترین کلمات جو میں نے اور پہلے انبیاء نے کہے ہیں یہ ہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کیلئے ملک ہے اور اس کیلئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے مالک بن طلحہ بن عبداللہ سے لاشریک لہ تک اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

تشریح: وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده الخ خیر الدعاء سے مراد بہترین کلمات یا پھر بہترین دعا ہے خیر الدعاء وہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور انبیاء نے کی ہے وہ لاالٰه الا الله الخ ہے اس پر سوال ہوگا کہ یہ کلمات دعا تو نہیں ہیں؟ جواب: کریم ذات کی ثناء بھی تو مانگنا ہے۔ آگے حدیثوں کا ترجمہ ہے۔

وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَى الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرىٰ مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ العِظَامِ اِلَّا مَارُاِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَقِيْلَ مَارُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ ؟قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْرَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ .رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ.

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبداللہ بن کریزؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان عرفات کے دن سے بڑھ کر کسی دن بہت ذلیل راندہ حقیر اور بہت غصہ میں نہیں دیکھا گیا اور نہیں ہے یہ مگر اس لئے کہ وہ رحمت کا نزول اور اللہ تعالیٰ کا بڑے بڑے گناہوں کو معاف کر دینا دیکھتا ہے مگر وہ جو بدر کے دن دیکھا گیا اس نے حضرت جبریلؑ کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے ہیں۔ روایت کیا اس کو مالک نے مرسل اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظوں کے ساتھ۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلىٰ عِبَادِي اَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ فَلَانٌ كَانَ يُرْهَقُ وَ فُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرُ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ (رواه فی شرح السنة)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو کہ وہ میرے پاس پراگندہ بال گردآلود ہر دور کی راہ سے چلاتے ہوئے۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا ہے پھر فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب فلاں شخص گناہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت گناہ کرتے ہیں اللہ عزوجل فرماتے ہیں میں نے ان کو معاف کر دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن جس کثرت سے لوگ آزاد کئے جاتے ہیں کسی دوسرے دن آزاد نہیں کئے جاتے۔ روایت کیا اسکو شرح السنہ میں۔

الفصل الثالث

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالىٰ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ اَنْ

يَاتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفُ بِهَا ثُمَّ يُفِيضُ مِنْهَا فَذَالِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَفِيضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ (پ ۲. رکوع ۹) (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے قریش اور وہ لوگ جو دین میں ان کے تابع تھے مزدلفہ میں ٹھہر جاتے اور قریش کا نام حمس رکھا جاتا تھا دوسرے تمام عرف عرفا میں جا کر ٹھہرتے جب اسلام آیا اللہ نے اپنی نبی کو حکم دیا کہ عرفات میں آئیں اور وہاں ٹھہریں پھر وہاں سے واپس لوٹیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے پھر تم لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَاخَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّي اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَىْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ غَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِلْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَآءَ فَاُجِيْبَ اِلَى مَاسَالَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّي اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتُ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِى اَضْحَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّاللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّاعَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِاسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَلِاُمَّتِي اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلَى رَأْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِي مَارَاَيْتُ مِنْ جَزْعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَ النُّشُوْرِ نَحْوَهٗ.

ترجمہ: حضرت عباس بن مرداسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کی بخشش کیلئے دعا کی۔ آپ کی دعا قبول کر لی گئی فرمایا میں نے معاف کر دیا ہے سوائے بندوں کے حقوق کے میں ظالم سے مظلوم کا حق لوں گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار اگر تو چاہے مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کو معاف کر دے۔ عرفہ کی شام کو یہ دعا قبول نہ کی گئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں دعا کی آپ نے دوبارہ دعا کی آپ کی دعا قبول کر لی گئی۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے ابوبکر اور عمر نے کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس وقت آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہنساتا رہے۔ فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس کو جس وقت پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے اس نے مٹی پکڑ کر اپنے سر پر ڈالنا شروع کر دی اور ویل اور ہلاکت پکارنا شروع کر دیا اس کی اضطرابی دیکھ کر میں ہنس پڑا ہوں۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے، بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں اس کا ذکر کیا ہے۔

باب الدفع من عرفةو المزدلفة

عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان

الفصل الاول

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍؓ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا اسامہ بن زید سے سوال کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت عرفات سے واپس آئے حجۃ الوداع میں کیسے چلتے فرمایا آپ جلد چلتے جہاں کشادہ جگہ آئی دوڑاتے۔(متفق علیہ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہُ دَفَعَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَآءَہُ زَجْرًا شَدِیْدًا وَّضَرْبًا لِّلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِہٖ اِلَیْھِمْ وَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس لوٹا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سخت ڈانٹنا اور اونٹوں کو مارنا سنا ان کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ اشارہ کیا اور فرمایا اے لوگ آرام سے چلو اونٹوں کو تیز دوڑانا نیکی نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْہُ اَنَّ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍؓ کَانَ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَۃَ اِلَی الْمُزْدَلِفَۃِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَؓ مِنَ الْمُزْدَلِفَۃِ اِلٰی مِنًی فَکِلَاھُمَا قَالَا لَمْ یَزَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ.(متفق علیہ)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا اسامہ بن زید عرفہ سے مزدلفہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے تھے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ دونوں کا کہنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کو کنکر مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔(متفق علیہ)

تشریح: یہاں سے عرفات سے واپسی مزدلفہ کی طرف اور مزدلفہ سے واپسی منیٰ کی طرف بیان ہے وعن اسامۃ: تلبیہ کب ختم ہوگا احناف کے نزدیک جمرۃ عقبہ کو جب پہلی کنکری مارے تو تلبیہ ختم کردے اور مالکیہ کے نزدیک جب منیٰ کی طرف چلنا شروع کرے تو تلبیہ ختم کردے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِجَمْعٍ کُلَّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُمَا بِاِقَامَۃٍ وَّلَمْ یُسَبِّحْ بَیْنَھُمَا وَلَا عَلٰی اِثْرِ کُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُمَا. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز کو جمع کیا۔ ہر ایک کیلئے الگ الگ اقامت کہی اور ان دونوں کے درمیان نفل نہیں پڑھے اور نہ ہی ان کے بعد آپ نے نفل وغیرہ پڑھے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃً اِلَّا لِمِیْقَاتِھَا اِلَّا صَلٰوتَیْنِ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّی الْفَجْرَ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِیْقَاتِھَا. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت پر نماز نہ پڑھی ہو مگر دو نمازیں مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں جمع کرکے پڑھی اور روز صبح کی نماز وقت سے کچھ پہلے پڑھ لی۔(متفق علیہ)

تشریح: وعن عبداللہ بن مسعودؓ الخ سوال: یہ حصر صحیح نہیں ہے کیونکہ عرفات میں بھی تو نمازیں اپنے وقت کے ماسواء میں ادا کی گئی ہیں؟ جواب: یہ حصر راوی کی روایت بالمعنی کرنے کی وجہ سے ہے۔ نسائی کی روایت میں یہ حصر نہیں ہے یا عرفات میں جو نمازیں اپنے وقت کے ماسواء میں ادا کی گئی ہیں ان کے بتلانے کی اس وجہ سے ضرورت پیش نہیں آئی کہ وہ دن کے وقت میں ادا کی گئی تھیں ہر ایک کو اس کا علم تھا اور یہ مزدلفہ والی رات کو ادا کی تھیں۔ اس لئے یہاں حصر کے ساتھ ان کو بیان کردیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْمُزْدَلِفَۃِ

فِیْ ضَعَفَةِ اَھْلِہٖ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں ان میں تھا جن کو آپ نے اپنے گھر کے ضعیف لوگوں میں مزدلفہ کی رات آگے بھیج دیا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عباسؓ الخ :مزدلفہ میں وقوف فجر کی نماز کے بعد اور سورج کے نکلنے سے پہلے جبکہ عذر نہ ہو واجب ہے عذر کی بناء پر ترک کیا جا سکتا ہے۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَّکَانَ رَدِیْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ عَشِیَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِیْنَ دَفَعُوْا عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَھُوَ کَآفٌّ نَّاقَتَہٗ حَتّٰی دَخَلَ مُحَسِّرًا وَّھُوَ مِنْ مِّنًی قَالَ عَلَیْکُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ الَّذِیْ یُرْمٰی بِہِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَةَ.(مسلم)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فضل بن عباس سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں کیلئے فرمایا جب کہ وہ واپس لوٹ رہے تھے۔سکینت کو لازم پکڑو۔آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ وادی محسر میں داخل ہوئے۔جو منیٰ کی ایک وادی ہے۔فرمایا کنکریاں مارنے کیلئے حذف کی کنکریاں اٹھاؤ جو جمرہ کو ماری جاتی ہیں اور کہا جمرہ کو مارنے تک آپ لبیک کہتے رہے۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَیْہِ السَّکِیْنَةُ وَ اَمَرَھُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَ اَوْضَعَ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ وَ اَمَرَھُمْ اَنْ یَّرْمُوْا بِمِثْلِ حِصَی الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّیْ لَا اُرَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَآ...... لَمْ اَجِدْھٰذَا الْحَدِیْثَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ اِلَّا فِیْ جَامِعِ التِّرْمَذِیِّ مَعَ تَقْدِیْمٍ وَ تَاخِیْرٍ.

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مزدلفہ واپس لوٹے آپ پر سکینت تھی اور لوگوں کو بھی تسکین کا حکم دیا وادی محسر میں آپ نے اونٹنی تیز دوڑائی اور ان کو حکم دیا کہ خذف کی کنکری کی مانند ماریں اور فرمایا شاید کہ تم اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ سکو۔میں نے صحیحین میں اس حدیث کو نہیں پایا جامع ترمذی میں تقدیم وتاخیر کے ساتھ یہ حدیث موجود ہے۔

الفصل الثانی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَاھِلِیَّةِ کَانُوْا یَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِیْنَ تَکُوْنُ الشَّمْسُ کَاَنَّھَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِیْ وُجُوْھِھِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِیْنَ تَکُوْنُ کَاَنَّھَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِیْ وُجُوْھِھِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ھَدْیُنَا مُخَالِفٌ لِھَدْیِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْکِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ خَطَبَنَا وَ سَاقَہٗ وَنَحْوَہٗ

ترجمہ: حضرت محمد بن قیس بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا جاہلیت میں لوگ عرفات سے اس وقت واپس لوٹتے تھے جب سورج اس طرح ہوتا جیسا کہ ان کے سروں پر پگڑیاں ہیں سورج کے غروب ہونے سے پہلے وہ واپس آجاتے اور مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے کے بعد آتے سورج ایسے معلوم ہوتا گویا ان کے چہروں میں پگڑیاں ہیں ہم

عرفات سے سورج غروب ہونے کے بعد واپس آئیں گے اور مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی لوٹ آئیں گے۔ ہمارا طریقہ مشرکوں اور بت پرستوں کے طریقہ کے مخالف ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَهَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَاتَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ (رواه ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا مزدلفہ کی رات ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالمطلب کی اولاد بہت سے لڑکوں کو گدھوں پر سوار منیٰ کی طرف آگے بھیج دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے زانوؤں پر مارتے تھے اور فرماتے اے بیٹو سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا روایت کیا اس کو ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَ كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو قربانی کی رات بھیج دیا اس نے صبح سے پہلے جمرہ کو کنکر مارے پھر وہ گئی اور طواف کیا اور اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تھے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن عائشہؓ الخ: جمرۃ عقبہ کی رمی کا وقت کب سے شروع ہوگا؟ جواب: صبح صادق سے طلوع شمس تک وقت جواز مع الکراہۃ ہے۔ طلوع شمس سے زوال تک وقت مسنون ہے۔ زوال سے لے کر صبح تک وقت اباحت بلا کراہت ہے۔ شوافع کے نزدیک صبح صادق سے پہلے بھی جائز ہے۔ جواب: یہاں فجر سے مراد صلوٰۃ الفجر ہے نہ کہ صبح صادق۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِالْمُعْتَمِرُ حَتّٰى تَسْتَلِمَ الْحَجَرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ وَرُوِىَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا مقیم یا عمرہ کرنے والا الحجر اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور اس نے کہا یہ روایت ابن عباس پر موقوف کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہؓ سے روایت ہے کہا اس نے شرید سے سنا وہ کہتا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس لوٹا آپ کے دونوں قدم زمین پر نہیں لگے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ آئے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: عن یعقوب بن عاصم الخ: سوال: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مقام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک واپسی پر زمین پر نہیں لگے حالانکہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مقام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتر کر پیشاب کیا تو دونوں حدیثوں

میں تعارض ہے۔جواب:راوی کا مقصد یہ ہے کہ سفر کے لیے چلنے کے لیے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک نہیں لگے کسی اورضرورت کی بناء پر لگے ہوں تو یہ اس کے منافی نہیں ہے۔

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ رحمه الله تعالىٰ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمٌ رحمه الله تعالىٰ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِؓ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ كَيْفَ نَصْنَعُ فِى الْمُوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِى السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ رحمه الله تعالىٰ اَفَعَلَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذَالِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن شہابؒ سے روایت ہے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی جس سال حجاج نے ابن زبیرؓ کو قتل کیا اس نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا عرفات کے دن ہم کس طرح ٹھہریں سالم نے کہا اگر تو سنت کا ارادہ کرتا ہے عرفہ کے دن نماز جلد پڑھ لے۔عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اس نے سچ کہا۔سنت طریقہ ادا کرنے کیلئے صحابہؓ ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے تھے۔میں نے سالم سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔سالم نے کہا اس بارہ میں صحابہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی کرتے تھے۔روایت کیا اس کو بخاری نے۔

باب رمی الجمار

مناروں پر کنکریاں پھینکنے کا بیان

الفصل الاول

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِىْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّىْ لَا اَدْرِىْ لَعَلِّىْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِىْ هٰذِهٖ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا قربانی کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اونٹنی پر سوار کنکریاں مارتے تھے اور فرماتے تھے افعال حج سیکھ لو شاید کہ میں اس سال کے بعد حج نہ کروں۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:یرمی علی راحلتہ یوم النحر الخ:اس میں اختلاف ہے کہ رمی راکباً افضل ہے یا ماشیاً افضل ہے اس میں تین قول ہیں:(۱) مطلقاً ماشیاً افضل ہے۔(۲) مطلقاً راکباً افضل ہے۔(۳) ہر وہ رمی جس کے بعد رمی ہے وہ ماشیاً افضل ہے اور ہر وہ رمی جس کے بعد اور رمی نہ ہو وہ راکباً افضل ہے۔راجح ماشیاً افضل ہے۔(ذرا تفصیل سے مسئلہ:بعض نے کہا ماشیاً افضل ہے اس لیے اس میں تواضع ہے بعض نے کہا راکباً افضل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راکباً رمی کی ہے)۔تیسرا قول:قول فیصل ہر وہ رمی جس کے بعد رمی نہ ہو وہ راکباً افضل ہے مثلاً دسویں کی رمی کے بعد کوئی رمی نہیں ہے۔لہٰذا یہ راکباً افضل ہے۔قاضی ابو یوسفؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ مرض الوفات میں تھے جب کچھ افاقہ ہوا تو تلمیذ سے پوچھا کہ رمی راکباً افضل ہے یا ماشیاً افضل ہے تلمیذ نے کہا راکباً افضل ہے۔قاضی صاحب نے فرمایا یہ صحیح نہیں ہے پھر شاگرد نے کہا ماشیاً افضل ہے تو فرمایا یہ صحیح نہیں ہے۔پھر امام ابو یوسفؒ نے فرمایا ہر وہ رمی جس کے بعد رمی نہ ہو وہ راکباً افضل ہے اور جس کے بعد رمی ہو وہ ماشیاً افضل ہے۔پھر آپ وفات پا گئے۔امام محمدؒ کی وفات کے بعد شاگرد نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ روح کیسے نکلی تو امام محمدؒ نے فرمایا عبد مکاتب کے مسائل میں سے ایک مسئلہ پر غور و فکر کر رہا تھا بس اسی میں

روح نکل گئی۔ راجح یہ ہے کہ رمی ماشیاً افضل ہے خصوصاً اس زمانے میں کیونکہ اس میں ایذارسانی کم ہے اور تواضع زیادہ ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. (مسلم)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خذف کی کنکریوں کی مانند مارتے تھے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. (متفق عليه)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکر مارے جمرہ پر قربانی کے دن سورج ڈھلنے کے بعد کنکر مارتے تھے۔ (متفق علیہ)

تشریح: حاصل حدیث کا یہ ہے کہ دسویں ذی الحجہ کی رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کے وقت فرمائی اور باقی زوال شمس کے بعد فرمائی دسویں ذی الحجہ کی رمی میں اور گیارہویں' بارہویں' تیرہویں ذی الحجہ کی رمی میں دو فرق ہیں: (۱) شروع ہونے کا وقت مختلف ہے۔ دسویں ذی الحجہ کی رمی کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور باقی تینوں کا بعد الزوال شروع ہوتا ہے۔ (۲) دسویں ذی الحجہ کی صرف ایک جمرے کی رمی کرنی ہے جمرہ عقبہ کی اور باقی تینوں میں تینوں جمروں کی رمی کرنی ہے۔ البتہ امام صاحب سے منقول ہے کہ تیرہویں ذی الحجہ کی رمی زوال سے پہلے بھی جائز ہے۔ جمار کی ترتیب: منیٰ کی طرف سے مکہ آئیں تو پہلا جمرہ جمرہ اولیٰ ہے پھر جمرہ وسطیٰ ہے اور پھر جمری عقبہ ہے یا جمرہ کبریٰ ہے اور پہلے جمرہ کو جمرہ صغریٰ بھی کہتے ہیں۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ جمریٰ کبریٰ کے پاس آیا بیت اللہ اپنی بائیں جانب کیا اور منیٰ اپنی دائیں جانب پھر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر فرمایا اسی طرح اس ذات گرامی نے کنکر مارے تھے جس پر سورہ بقرہ اتاری گئی۔ (متفق علیہ)

تشریح: جمرۂ عقبہ کی رمی جس انداز سے کی جائے جائز ہے لیکن بہتر وہ ہے جو یہاں حدیث میں مذکور ہے کہ اس انداز سے کھڑا ہو کہ دائیں جانب منیٰ کی طرف اور بائیں جانب کعبۃ اللہ کی طرف ہو۔ بعض نے کہا استقبال قبلہ بعض نے کہا استدبار قبلہ ہونا چاہیے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طور پر رمی کرتے دیکھا کہ بیت اللہ ان کی بائیں جانب تھا اور منیٰ ان کی دائیں جانب تھی۔ واللہ اعلم بالصواب

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْىُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَّالسَّعْىُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استنجا کرنا طاق ہے کنکریاں مارنا طاق ہیں صفا مروہ کے درمیان دوڑنا طاق ہے۔ طواف طاق ہے جب تم میں سے کوئی استنجا کیلئے ڈھیلے سے طاق لے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

الفصل الثانی

وَعَنْ قُدَامَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِى الْجَمْرَةَ يَوْمَ

النَّحرِ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيسَ قِيلُ اِلَيکَ اِلَيکَ. (رواه الشافعی والترمذی والنسائی وابن ماجة والد ارمی)

ترجمہ: حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمارؓ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا قربانی کے دن اپنی صہبا اونٹنی پر سوار ہو کر کنکریاں مارتے تھے نہ اس جگہ مارنا تھا نہ ہانکنا تھا ایک طرف ہوا ایک طرف ہو۔ روایت کیا اس کو شافعی ترمذی نسائی ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح:

وَعَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمِىُ الْجِمَارِ وَالسَّعْىُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لا قَامَةِ ذِكْرِ اللهِ رَوَاهُ التِرمِذِىُّ وَالدَّارِمِىُّ وَقَالَ التِّرمِذِىُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمروں کو مارنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ کا ذکر قائم کرنے کیلئے مشروع ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تشریح:

وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلا نَبْنِي لَکَ بِنَاءً يُظِلُّکَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ.
(رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: عائشہؓ سے روایت ہے کہا ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں آپ کیلئے کوئی عمارت نہ بنائیں کہ آپ کو سایہ کریں فرمایا نہیں منیٰ اس شخص کیلئے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو وہاں جلد پہنچ جائے۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ دارمی نے۔

الفصل الثالث

وَعَنْ نَّا فِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَالْجَمْرَ تَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْ اللهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. (رواه مالک)

ترجمہ: حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہا ابن عمر پہلے دو جمروں کے پاس لمبا عرصہ ٹھہرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ سبحان اللہ الحمدللہ کہتے اور دعا کرتے جمرہ عقبٰی کے پاس نہ ٹھہرتے۔ روایت کیا اسکو مالک نے۔

باب الهدى

ہدی کا بیان

الفصل الا ول

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِىْ صَفْحَتِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتِ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اپنی اونٹنی منگوائی اس کے دائیں کوہان کے کنارے پر زخم کیا اس کا خون پونچھ ڈالا دو جوتیوں کو ہار اس کے گلے میں ڈالا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب وہ آپ کو بیداء میں اٹھالائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی لبیک کہی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: عن ابن عباس الخ هدی وہ جانور جس کو اجر وثواب کی نیت سے حدود حرم میں لے جا کر ذبح کیا جائے جس کا اعلیٰ فرابل ہے اور ادنیٰ فرد شاۃ ہے۔ اس هدی کے متعلق دو چیزیں حدیث میں ذکر کی گئی ہیں۔

(۱) اشعار اس کا معنی یہ ہے کہ اونٹ کی کوہان کے دائیں یا بائیں جانب تیر وغیرہ کے ذریعے زخم کر کے خون سے لت پت کر دینا یہ علامت ہوتی ہے کہ یہ هدی ہے پھر اس کی طرف کوئی تعرض نہیں کرتا۔ دوسرا طریقہ تقلید ہے کہ جوتے وغیرہ کا ہار بنا کر جانور کے گلے میں لٹکا دیا جائے یہ بھی هدی کی علامت ہوتی ہے اس زمانہ میں ڈاکو لوٹ مار کرنے والے تھے لیکن هدی جانوروں کو چھیڑتے نہیں تے تھے۔

جمہور کے نزدیک یہ اشعار مسنون ہے اور امام صاحب کی طرف منسوب ہے کہ وہ بدعت کے قائل تھے کہ یہ اشعار بدعت ہے۔

جواب: (۱) امام صاحب نفس اشعار کے تو مسنون ہونے کے قائل تھے اس کا انکار نہیں کرتے تھے اور اس کو بدعت نہیں کہتے تھے۔ اصل میں اپنے زمانے کے اشعار کو جو مقدار شرعی سے زیادہ ہوتا تھا اس کو امام صاحب نے بدعت کہا تھا کیونکہ لوگ اس میں افراط وتفریط کرنے لگ گئے تھے اور بہت زیادہ زخم کر دیتے تھے تو امام صاحب نے اس مقدار زائد کو بدعت قرار دیا تھا۔ نفس اشعار کو بدعت نہیں کہتے تھے۔ (طحاوی)

جواب: (۲) امام صاحب کا اجتہاد یہ تھا کہ یہ حکم معلول بالعلت ہے (انتهاء الحكم لأنتهاد العلت کی قبیل سے ہے)۔

علت: اس زمانہ میں یہ تھی کہ لوگ لوٹ مار کرتے تھے تو هدی کا اشعار اس لئے کرتے تا کہ لوگ اس عمل کی وجہ سے اس جانور کی طرف تعرض نہ کریں بعد میں جب اسلام پھیل گیا تو یہ علت اور ضرورت باقی نہ رہی تو یہ انتهاء الحكم للانتهاء العلت کی قبیل سے ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنمًا فَقَلَّدَهَا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی طرف بکریاں بھیجیں ان کے گلے میں ہار ڈالا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن عائشةؓ قالت اهدىٰ النبيؐ مرة الى البيت غنًا فقلدها. معلوم ہوا کہ تقلید الغنائم بھی سنت ہے۔

احناف اس کے مسنون ہونے کے قائل نہیں شوافع اس کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے

جواب-۱: اس حدیث سے زیادہ سے زیادہ نفس جو یہ حدیث ثابت ہوتا ہے اور اس کے ہم منکر نہیں یا پھر

جواب-۲: قلادہ دو قسم پر ہے (۱) خفیف (۲) ثقیل . احناف جو کہتے ہیں کہ تقلید الغنائم جائز نہیں۔ اس سے مراد تقلید ثقیل ہے اور یہ حدیث محمول ہے تقلید خفیف پر۔

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن حضرت عائشہؓ کیلئے گائے ذبح کی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهٖ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهٖ (رواه مسلم)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے اپنے حج میں گائے ذبح کی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَ بُدْنَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهٗ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کیلئے میں نے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گلوں میں ڈالے۔ ان کو زخمی کیا اور ان کو ہدی بنا کر مکہ کی طرف بھیجا۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کیلئے حلال کی گئی تھی۔ (متفق علیہ)

وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں نے اونٹوں کے ہار روئی سے بٹے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کے ساتھ ان کو بھیجا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بُدْنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا وہ اونٹ ہانکتا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ ہدی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر سوار ہو اس نے کہا یہ ہدی ہے دوسری یا تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار ہو جا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ رحمة الله تعالىٰ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِؓ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوزبیرؓ سے روایت ہے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سوال کیا کہ ہدی پر سواری کی جاسکتی ہے اس نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تو اس کی طرف مجبور ہو جائے اس پر سوار ہو جا۔ یہاں تک کہ تجھ کو سواری مل جائے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

تشریح: سواری جو ہدی کے لیے ہو اس پر سامان لاد سکتے ہیں لیکن کرایہ پر نہیں دے سکتے۔ اگر حاملہ ہو اور بچہ پیدا ہو جائے تو بچہ کو ساتھ لے جائے اور ذبح کرے۔ اگر بچے کو ساتھ لے جانے کے لیے الگ انتظام نہ ہو تو مادہ پر سوار کر کے لے جائے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَّعَ رَجُلٍ وَّاَمَّرَهُ فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبَغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ سولہ اونٹ بھیجے اور اس کو ان کا امیر مقرر کیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول اگر اونٹ چل نہ سکے تو میں کیا کروں فرمایا اس کو ذبح کر دے اس کے خون میں اس کی جوتیاں رنگ کر اس کی کوہان کے کنارے پر رکھ دے اور تو اور تیرے ساتھیوں میں سے کوئی اس سے نہ کھائے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

تشریح: ھدی دو حال سے خالی نہیں۔ ھدی تطوع ہے یا واجب؟ اگر ھدی واجب تھی اور ہلاکت ہوگئی تو اس کا قائم مقام کرے اور اگر نفلی تھی اور مرگئی تو قائم مقام ضروری نہیں اور اگر ھدی تطوع قرب المرگ ہوگئی ہو تو ذبح کر کے اس کے پاؤں پر خون لگا کر راستے میں ڈال دے اس میں سے فقراء کھالیں گے اگر خود غنی ہے تو نہ کھائے اور اگر محتاج ہے تو خود بھی کھا سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس سے بھی بچے تاکہ تہمت نہ لگے۔ سوال: یہ ہدایہ کونسی تھی اگر نافلہ تھیں تو فبھا اگر واجبہ تھیں تو پھر کھانے سے منع کیوں فرمایا؟ جواب: تاکہ کہیں لوگ معمولی سی عذر کی وجہ سے ہدایہ کو ذبح کرنا نہ شروع کر دیں۔ سد الباب الفساد منع فرمایا۔

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال گائے سات کی طرف سے اونٹ سات کی طرف سے ذبح کیا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وعَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّهُ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ ایک آدمی کے پاس آیا جس نے اپنے اونٹ کو بٹھایا ہوا ہے اور اسے ذبح کرتا ہے کہا اسکو اٹھا اور پاؤں باندھ کر ذبح کر جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں آپ کے اونٹوں کی خبر گیری کروں اور ان کے گوشت ان کی کھالیں اور ان کی جھولیں صدقہ کر دوں اور قصاب کو ان سے کچھ نہ دوں اور فرمایا اس کو ہم اپنے پاس سے دیں گے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ كُنَّا لَا نَاكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا ہم تین دن سے زائد اونٹوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رخصت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو۔ ہم نے کھایا اور توشہ کیا۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِىْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِىْ جَهْلٍ فِىْ رَاْسِهٖ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَفِىْ رِوَايَةٍ مِنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال ابو جہل کا اونٹ ہدایا میں بھیجا اس کی ناک میں چاندی کی نتھنی تھی۔ ایک روایت میں ہے سونے کی تھی اس کے سبب مشرکوں کو غصہ میں ڈالتے تھے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِىْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاكُلُوْنَهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ.

ترجمہ: حضرت ناجیہ خزاعیؓ سے روایت ہے کہا میں نے اے اللہ کے رسول اگر اونٹ ہلاکت کے قریب پہنچ جائیں میں کیا کروں فرمایا اس کو ذبح کر پھر اس کی جوتیاں اس کے خون میں ڈبو دے پھر لوگوں کے درمیان ان کو چھوڑ دے وہ اس کو کھالیں گے۔ روایت

کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے۔

وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَاللهِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمَ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْسِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَآءَ اقْتَطَعَ . (رواه ابود اؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن قرطؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے بڑا دن قربانی کا ہے اس کے بعد قر کا دن ہے۔ثور نے کہا وہ قربانی کا دوسرا دن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پانچ یا چھ اونٹ کئے گئے وہ اونٹ آپ کے نزدیک ہوتے تھے کہ کس کو ان میں سے پہلے ذبح کریں۔راوی نے کہا جب ان کے پہلوز مین پر گرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے ایک بات کہی جس کو میں سمجھ نہ سکا میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا اس نے کہا آپ نے فرمایا جو چاہے کاٹ کرلے جائے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ابن عباس اور جابر کی دو حدیثیں باب الاضحیہ میں ذکر کی جا چکی ہیں۔

الفصل الثالث

وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَايُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْاوَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذَالِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُهْدٌ فَاَرَدْتُ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص قربانی کرے تین دن کے بعد اس کے گھر میں اس میں سے کوئی چیز نہ ہو جب آئندہ سال ہوا صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ سال کی طرح کریں فرمایا کھاؤ کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اس لئے کہ گزشتہ سال لوگوں میں محنت اور مشقت تھی میں نے ارادہ کیا کہ تم ان کی اس میں مدد کرو۔(متفق علیہ)

وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَأْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاْتَجِرُوْا اَلَا وَاَنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ.(رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت نبیشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے تم کو اس بات سے منع کیا تھا کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھاؤ تا کہ تم میں وسعت ہو جائے۔اب اللہ تعالیٰ وسعت لے آیا ہے کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یہ دن کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ہیں۔روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

باب الحلق

سرمنڈانے کا بیان

الفصل الاول

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ وَقَصَّرَ بَعْضُھُمْ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہؓ میں سے اکثر نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈا اور بعض صحابہ نے اپنے بال کٹوائے۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ لِیْ مُعَاوِیَۃُ اِنِّیْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَالْمَرْوَۃِ بِمِشْقَصٍ. متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا حضرت معاویہ نے مجھ سے کہا مروہ کے پاس پیکان تیر کے ساتھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹے۔ (متفق علیہ)

تشریح: حاصل حدیث کا یہ ہے حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم کے سر کا قینچی کے ساتھ مقام مروہ کے پاس قصر کیا۔ اس پر بہت وزنی اشکال ہے یہ واقعہ حج کا ہے یا عمرے کا؟ اگر یہ حج کا ہے تو سفر حج میں حاجی صاحب نے حلق منٰی میں کروانا ہوتا ہے جو کہ حدود حرم میں سے ہے اور مروہ تو حدود حرم میں سے نہیں ہے۔ نیز یہ واقعہ ذی الحجہ کے دس ایام میں پیش آیا یا حج میں؟ دونوں قسم کی روایات ہیں الغرض اس کو حج پر محمول نہیں کر سکتے اور اگر یہ واقعہ عمرے کا ہے تو کونسا عمرہ مراد ہے کونسے عمرے پر محمول کرو گے۔ اگر عمرہ حدیبیہ پر محمول کریں تو یہ نہیں ہوسکتا اس لیے کہ اس میں حلق یا قصر اسی مقام پر ہوگیا تھا وہاں مروہ کے پاس آنا جانا ہی نہیں ہوا اگر عمرہ القضاء پر محمول کریں تو یہ بھی نہیں ہوسکتا اس لیے کہ یہ سن ۷ ہجری میں ہوا اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کا قصر کیا؟ اور اگر اس کو عمرہ جعرانہ پر محمول کریں تو بھی نہیں ہوسکتا اس لیے کہ عمرۃ جعرانہ رات کے وقت میں ہوا اور جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی فہرست میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں ہے اور اگر آخری عمرہ یعنی عمرہ مقرونہ بالحج پر محمول کریں تو بھی نہیں ہوسکتا اس لیے کہ اس کا حلق بھی وہیں منٰی حدود حرم میں ہوتا ہے اور مروہ تو حدود حرم میں سے نہیں ہے...... جواب: یہ عمرہ جعرانہ پر محمول ہے اور ذالک العشر او فی الحج کے الفاظ پر راویوں کا تصرف ہے۔ صحیح احادیث میں یہ لفظ موجود نہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ حضرت معاویہؓ کا نام ان صحابہؓ کی فہرست میں نہیں ہے۔ جواب: ممکن ہے ان کا موجود ہونا معلوم نہ ہوا ہو رات کی وجہ سے نیز عدم ذکر عدم وجود کو مستلزم نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ حلق منٰی میں کروایا ہو اور حالق سے کچھ بال رہ گئے ہوں جو مروۃ میں منڈوائے، اسی کو راوی نے قصر سے تعبیر کردیا۔ (یہ توجیہ اس صورت میں ہے جب اس کو حج پر محمول کریں)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ

ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سر منڈانے والوں کیلئے دعا کی اور فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ نے کہا اور بال کٹوانے والوں کیلئے بھی دعا کیجئے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ انہوں نے کہا بال کٹانے والوں کیلئے بھی دعا کیجئے فرمایا بال کٹانے والوں پر بھی رحم فرما۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عمرؓ الخ: اس پر اجماع ہے کہ رجال کے حق میں حلق افضل ہے ایک تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے اور دوسرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلقین کے لیے دو مرتبہ رحمت کی دعا کی۔ اگرچہ قصر بھی جائز ہے اور عورتوں کے حق میں قصر ہی متعین ہے حلق جائز نہیں ہے اور اتنی مقدار قصر ہو کہ جتنی مقدار انگلیوں کے پورے ہیں۔

وَعَنْ يَّحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً. (مسلم)

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن حصینؒ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے والوں کیلئے تین بار اور بال کٹانے والوں کیلئے ایک بار دعا کی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَّنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّؓ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَؓ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ آئے اور جمرہ کے پاس اس پر کنکر مارے پھر منیٰ میں اپنے مکان میں آئے اپنی ہدی ذبح کیں۔ پھر سر مونڈنے والے کو بلایا اپنے سر کا دایاں حصہ اس کے آگے کیا پھر ابوطلحہ انصاری کو بلایا اس کو وہ بال دیدیئے پھر بایاں حصہ آگے کیا۔ فرمایا اس کو مونڈ دو وہ بال بھی ابوطلحہ کو دے دیئے اور فرمایا اس کو لوگوں میں تقسیم کردو۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن انسؓ و ...... وناول الحالق شقهٗ الایمن. حلق میں دائیں جانب سے ابتداء مسنون ہے اور محلوق کی جانب یمین معتبر ہوگی۔ امام صاحب فرماتے ہیں کچھ مسائل ایسے ہیں جو مجھے حالق سے معلوم ہوئے۔ (۱) میں قبلہ کی طرف پشت کر کے بیٹھا تھا حالق نے کہا قبلہ ہو کر بیٹھو (۲) حالق کی جانب میں نے بائیں جانب آگے کی تو حالق نے کہا دائیں جانب آگے کرو (بہتر یہ ہے کہ حالق محلوق کی پشت کی جانب کھڑا ہوتا کہ قبلہ دونوں کی دائیں جانب ہو جائے) (۳) میں اٹھ کر جارہا تھا تو حالق نے کہا ادھر آؤ اپنے بال دفن کرو تم ثم دعا اباطلحة:

سوال: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بال ابوطلحہؓ کو دیئے اور مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بال اُم سلیمؓ کو دیئے جس کا کوئی تعارض نہیں۔ ممکن ہے پہلے ابوطلحہؓ کو بلایا ہو اور وہ موجود نہ ہوں تو ام سلیمؓ کو دے دیئے ہوں کہ ابوطلحہؓ کو دے دینا یا پھر دیئے ابوطلحہؓ کو ہوں اور کہا ہو کہ ام سلیمؓ کو دے دینا تا کہ وہ ان کو تمہارے لیے محفوظ کر لیں۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہؓ کو بال دینے کے لیے کیوں مخصوص فرمایا؟ کسی اور صحابی کو دے دیتے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: چونکہ ابوطلحہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بنائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی پہلے علم ہو گیا تھا اس لیے ابوطلحہؓ کو بال دیدیئے۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی اس میں کستوری ہوتی۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا پھر آپ واپس لوٹے اور منیٰ میں ظہر کی نماز پڑھی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

تشریح: فصلى الظهر بمنى. روایات کثیرہ اس بات پر دال ہیں کہ روانگی پہلے ظہر کی نماز بعد میں ہوئی۔ البتہ بخاری کی روایت میں ہے کہ صلى الظهر ثم ركب. اس سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز پہلے اور روانگی بعد میں ہوئی۔ جواب: ثم تراخی کے لیے آتا ہے اور اگر تراخی بعید مراد لیں تو کوئی اشکال نہیں ہوگا۔

الفصل الثانی

وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَآئِشَةَ قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَأْسَهَا. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت علیؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ عورت اپنا سر منڈائے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ. (رواه ابوداؤد والترمذی والدارمی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں پر سر منڈانا لازم نہیں ہے عورتوں پر بالوں کا کٹانا ہے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور دارمی نے اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

وهذا الباب خال عن الفصل الثالث

اور اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے۔

باب

گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

الفصل الاول

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَی الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں لوگوں کیلئے منیٰ میں کھڑے ہوئے لوگ آپ سے سوال کرتے تھے ایک آدمی آیا اس نے کہا مجھے پتہ نہ چل سکا میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈ الیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کر کوئی حرج نہیں ہے ایک دوسرا آدمی آیا اس نے کہا میں میں نہ جان سکا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار اور کوئی گناہ نہیں ہے اس روز آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا گیا جو پہلے کر لی گئی یا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کرلے اور کوئی حرج نہیں۔(متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے ایک آدمی آیا اور اس نے کہا میں نے کنکر مارنے سے پہلے سر منڈ الیا ہے آپ نے فرمایا اب کنکر مارلے اور کوئی حرج نہیں ہے ایک دوسرا آدمی آیا اس نے کہا کنکر مارنے سے پہلے میں نے طواف افاضہ کر لیا ہے فرمایا اب کنکر مارلے اور کوئی حرج نہیں۔

تشریح: اذبح الخ: یہ امر ابقاء کیلئے ہے۔اپنے ذبح کو برقرار رکھو یعنی اس کو معتبر سمجھو۔

اس باب کی سب روایات کا حاصل یہ ہے کہ دسویں ذوالحجہ کو کتنے کام کرنے ہیں اور کس طرح کرنے ہیں۔دسویں ذی الحجہ کو حاجی نے چار کام کرنے ہیں:(۱) رمی (۲) اگر متمتع یا قارن ہے تو ذبح (اگر نفل ہے اختیار ہے لیکن اگر کرے گا تو اس کا بھی یہی حکم ہے)(۳) حلق (۴) طواف زیارت

دوسرا مسئلہ: کیا ان چار میں ترتیب واجب ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک واجب ہے باقی آئمہ کے نزدیک واجب نہیں ہے۔احناف کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ ہے۔انہوں نے فرمایا کہ ترتیب واجب ہے ورنہ دم واجب ہو جائے گا۔شوافع اور باقی آئمہ کی دلیل وہ احادیث ہیں جن میں لاحرج لاحرج کے الفاظ آئے ہیں۔

احناف کی طرف سے جواب (۱) لاحرج سے مواخذہ اخروی کی نفی ہے دم کی نفی نہیں اس پر قرینہ حدیث نمبر۴: لاحرج الاعلی رجل اقترض عرض: اس میں حرج مثبت اخروی ہے یعنی اس شخص پر حرج ہے جس نے کسی مسلمانوں کی آبروریزی کی ہو۔اب اس پر جرج دنیاوی نہیں ہے بلکہ حرج اخروی ہے جو کہ گناہ ہے تو اب دوسری طرف حرج منفی بھی اخروی ہوگا نہ کہ دنیوی لہٰذا ترتیب کے ترک پر دم

واجب ہوگا۔ دوسرا قرینہ حضرت ابن عباسؓ لا حرج کی روایات نقل کر رہے ہیں اور خود فتویٰ اس کے خلاف دے رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی لا حرج سے مراد حکم اخروی سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن منیٰ میں سوال کئے جاتے آپ فرماتے کوئی گناہ نہیں ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں نے شام ہونے کے بعد کنکر مارے ہیں آپ نے فرمایا کوئی گناہ نہیں ہے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

الفصل الثانی

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ اِحْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف اضافہ کر لیا ہے فرمایا سر منڈا لے یا بال کٹوا لے اور کوئی گناہ نہیں۔ ایک دوسرا آدمی آیا اس نے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے فرمایا کنکر مار کوئی گناہ نہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

الفصل الثالث

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن شریکؓ سے روایت ہے کہا میں حج کرنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا لوگ آپ کے پاس آئے کوئی آ کر کہتا ہے اے اللہ کے رسول میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا میں نے کوئی چیز پہلے کر لی ہے یا بعد میں کر لی ہے آپ فرماتے کوئی گناہ نہیں ہے لیکن جس شخص نے مسلمان آدمی کی آبرو ریزی کی اس نے گناہ کیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

باب خطبه یوم النحر ورمی ایام التشریق والتودیع

قربانی کے دن کے خطبہ ایام تشریق میں رمی اور طواف رخصت کا بیان

الفصل الاول

عَنْ اَبِي بَكْرَةَؓ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ

مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَيْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذَالْحَجَّةِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضَلاَّلاً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہا قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا فرمایا زمانہ اس حالت کی طرف گھوم چکا ہے جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینوں کا ہے ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین پے درپے ہیں ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم چوتھا مہینہ مضر کا وہ رجب ہے جب جمادی اور شعبان کے درمیان ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ خاموش ہو گئے ہم نے خیال کیا شاید آپ کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا یہ ذوالحجہ نہیں ہے ہم نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ بلدہ (مکہ) نہیں ہے ہم نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا یہ نحر کا دن نہیں ہے ہم نے کہا کیوں نہیں فرمایا تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت ہے اس شہر کی حرمت ہے اس مہینہ کی حرمت ہے تم اپنے رب کو ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال پوچھے گا خبردار میرے بعد گمراہ ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ کاٹنا۔ آگاہ رہو کیا میں نے پہنچا دیا صحابہ نے کہا ہاں فرمایا اے اللہ گواہ رہ حاضر غائب کو پہنچا دے بعض پہنچائے گئے سننے والے سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی بکرہ الخ: احناف کے نزدیک حج کے اندر صرف تین خطبے ہیں۔ (۱) ساتویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں اس میں منیٰ کے احکام سکھلائے جائیں۔ (ایک دن چھوڑ کے دوسرے دن) (۲) نویں ذی الحجہ کو عرفات میں اس میں عرفات کے احکام سکھلائے جائیں۔ (ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن) (۳) گیارہویں ذی الحجہ کو منیٰ میں اس میں واپسی کے احکامات سکھلائے جائیں۔

اور شوافع کے نزدیک چار خطبے ہیں۔ ساتویں ذی الحجہ کے دن نویں ذی الحجہ کے دن دسویں ذی الحجہ کے دن اور بارہویں ذی الحجہ کے دن۔ گویا احناف کا شوافع کے ساتھ تین باتوں میں اختلاف ہے دسویں کے خطبہ اور عدم خطبہ کے بارے میں۔ (۲) بارہویں کے خطبہ اور عدم خطبہ کے بارے میں۔ (۳) گیارہویں کے خطبہ اور عدم خطبہ کے بارے میں۔ تو چونکہ صاحب مشکوٰۃ شافعی المسلک ہیں اس لیے عنوان ہی یوں باندھا باب خطبہ یوم النحر الخ: جواب: حج کے موقع پر لوگ بہت زیادہ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ بار بار ان کو خطبہ دیا جائے تاکہ مناسک حج اچھی طرح سیکھ جائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسک حج کی تعلیم دینے کے لیے خطبہ ارشاد فرمایا یہ کوئی مستقل

خطبہ شرعی رکن نہیں تھا۔ یہ سارے سوالات سامعین کو متوجہ کرنے کے لیے اور آنے والی باتوں کی اہمیت کو بتلانے کیلئے کہے۔

وَعَنْ وَّبْرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرؓ مَتٰی اَرْمِی الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰی اِمَامُکَ فَارْمِهٖ فَاَعَدْتُّ عَلَیْهِ الْمَسْاَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَیَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَیْنَا. (بخاری)

ترجمہ: حضرت وبرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے ابن عمر سے سوال کیا میں جمروں کو کس وقت کنکر ماروں اس نے کہا جب تیرا امام مارے تو بھی مار میں نے اس سے دوبارہ یہی سوال کیا اس نے کہا ہم انتظار کرتے تھے جس وقت سورج ڈھلتا ہم کنکر مارتے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: یہ سوال دسویں ذی الحجہ کے ماسوا کے بارے میں ہوا کہ رمی کب کروں فرمایا جب اپنے امام کی اقتدا کرنا جب وہ رمی کرے گا اس وقت میں تو رمی کرنا۔ آگے فرمایا کہ ہم زوال شمس کے بعد رمی کرتے تھے۔ باقی رہی یہ بات کہ اس پر کیا قرینہ ہے کہ یہ سوال دسویں ذی الحجہ کے ماسوا کے بارے میں ہوا۔ جواب اس پر قرینہ لفظ جمار ہے کہ رمی الجمار کے متعلق انہوں نے سوال کیا تھا۔

وَعَنْ سَالِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنِ ابْنِ عُمَرؓ اَنَّهٗ كَانَ یَرْمِیْ جَمْرَةَ الدُّنْیَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُكَبِّرُ عَلٰی اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ حَتّٰی یُسْهِلَ فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِیْلًا وَّیَدْعُوْا وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ ثُمَّ یَرْمِیْ الْوُسْطٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰی بِحَصَاةٍ ثُمَّ یَاْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَیُسْهِلُ وَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ یَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ وَیَقُوْمُ طَوِیْلًا ثُمَّ یَرْمِیْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّلَا یَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت سالم ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابن عمر نزدیک والے جمرہ کو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ نرم زمین پر آجاتے قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دیر تک کھڑے رہتے اپنے ہاتھ اٹھاتے پھر دعا کرتے پھر درمیان جمرہ کو کنکر مارتے جب کنکری مارتے اللہ اکبر کہتے پھر بائیں جانب چلتے اور نرم زمین میں پہنچ کر قبلہ کی طرف منہ کرکے پھر دعا کرتے اور ہاتھ اٹھاتے دیر تک کھڑے رہتے پھر بطن وادی سے جمرۃ ذات عقبہ کو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ پھر واپس آتے اور کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرؓ قَالَ اسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُؓ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْتَ بِمَكَّةَ لَیَالِیَ مِنًی مِنْ اَجْلِ سِقَایَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ قیام کرنے کی اجازت طلب کی کیونکہ سقایت (زمزم پلانا) ان کے ذمہ تھی آپ نے ان کو اجازت دیدی۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ اِلَی السِّقَایَةِ فَاسْتَسْقٰی فَقَالَ الْعَبَّاسُؓ یَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰی اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ یَجْعَلُوْنَ اَیْدِیَهُمْ فِیْهِ قَالَ اسْقِنِیْ

فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰی زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبیل زمزم کے پاس آئے اور پانی مانگا عباس نے کہا فضل جاؤ اپنی ماں کے پاس رسول اللہ صلی علیہ وسلم کیلئے پانی لاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ اس نے کہا اے اللہ کے رسول لوگ اپنے ہاتھ وغیرہ اس میں ڈال دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو پانی پلاؤ آپ نے اس سے پانی پیا پھر زمزم کنویں کے پاس آئے دیکھا کہ لوگ پانی پلا رہے ہیں اور اس میں محنت کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کام کئے جاؤ تم نیک کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم پر غلبہ کیا جائے گا میں اترتا اور اس پر رسی رکھتا۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی پھر کچھ تھوڑا سا محصب میں سوئے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور طواف کیا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: حاصل حدیث: وادی محصب میں ٹھہرنا مناسک حج میں سے نہیں لیکن استحباب ضروری ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ جب وادی محصب میں ٹھہرنا مناسک حج میں سے نہیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول قصداً تھا یا اتفاقاً۔ آئمہ اربعہ کہتے ہیں یہ نزول قصداً تھا۔ اس لیے مستحب ہے کہ اگر موقعہ مل جائے تو ٹھہر جائے اور ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز وہیں پڑھے۔ باقی اس ٹھہرنے کی وجہ یہ تھی کہ مشرکین فتح مکہ سے پہلے اس جگہ پر بیٹھ کر مسلمانوں کے خلاف مشورہ کرتے تھے۔ آج اللہ نے مسلمانوں کو یہاں پر بٹھا دیا تاکہ مشرکین مزید جلیں۔ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ اترنا اتفاقاً تھا کیونکہ یہاں سے مدینہ کے لیے آنے میں آسانی ہوتی ہے۔

وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ رحمة الله تعالىٰ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنٰى قَالَ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَآءُ كَ.(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیعؒ سے روایت ہے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا مجھے ایک ایسی بات بتلاؤ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی اس نے کہا منیٰ میں میں نے کہا نفر کے دن عصر کی نماز آپ نے کہاں پڑھی تھی اس نے کہا ابطح میں پھر کہا جس طرح تیرے امیر کریں اسی طرح تو کر۔ (متفق علیہ)۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَعَ لِخُرُوْجِهٖ اِذَا خَرَجَ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابطح میں اترنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے وہاں اترے تھے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کیلئے یہ بات بہت آسان تھی۔ (متفق علیہ)

وَعَنْهَا قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِیْ وَانْتَظَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِىْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِىْ اٰخِرِهٖ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا میں عمرہ میں داخل ہوئی میں نے اپنا عمرہ ادا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں میرا انتظار کر رہے تھے میں جس وقت فارغ ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر مدینہ کی طرف نکلے۔ اس حدیث کو میں نے شیخین کی روایت سے نہیں پایا بلکہ ابوداؤد کی روایت میں معمولی اختلاف کے ساتھ یہ روایت موجود ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِىْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے لوگ حج سے فارغ ہو کر ہر طرف چل پڑتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص نہ نکلے یہاں تک کہ اس کا آخر وقت خانہ کعبہ کے ساتھ ہو مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی عورت سے تخفیف کر دی اور اس کو بغیر طواف رخصت ہو جانے کی اجازت دی۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عباسؓ قال كان الناس ينصرفون فى كل وجه فقال رسول اللہ ﷺ الخ . مسئلہ ہر ایک عورت نے میقات سے احرام باندھا عمرے کا......۸ ویں ذی الحجہ کے آ جانے کے بعد وہ ماہواری سے فارغ نہیں ہوئی تو اس کا کیا حکم ہے؟ احناف کے نزدیک وہ عمرے کو چھوڑ دے قاعدہ شرعیہ کے مطابق اور پھر از سر نو حج کا احرام باندھے؟

شوافع کے نزدیک اسی احرام کے ہوتے ہوئے حج کا احرام باندھے۔ ثمرہ اختلاف: احناف کے نزدیک یہ عورت مفرد بالحج بنے گی اور شوافع کے نزدیک متمتعہ بنے گی۔ باقی اس نے افعال عمرہ تو کیے نہیں وہ کہتے ہیں افعال عمرہ کا افعال حج میں تداخل ہو جائے گا' ہر فریق کی دلیل واقعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ احناف کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اولاً حکم دیا کہ عمرے سے فارغ ہو جاؤ یعنی قاعدہ شرعی کے مطابق احرام کھول لو۔ اس کی قوی دلیل انقضی رأسک الخ کے الفاظ ہیں۔ اگر احرام اول باقی ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ سے یہ حکم کیسے صادر ہو سکتا تھا؟ دوسرا قرینہ قضيت عمرتى کے الفاظ ہیں۔ اگر تداخل ہو گیا تھا پھر قضاء کیوں کی؟ شوافع کہتے ہیں قضیت بمعنی اَدَّیْتُ کے ہے اور جو دوبارہ عمرہ کروایا یہ تطیب قلبی کے لیے تھا۔ احناف کے نزدیک اس میں تطییب قلبی بھی ہو گئی اور قضا بھی۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِىْ اِلَّا حَابِسَتُكُمْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِىْ (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا نفر کی رات حضرت صفیہ حائضہ ہو گئیں اور کہنے لگیں میرا خیال ہے کہ میں تم کو جانے سے روکنے والی ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس کو ہلاک اور زخمی کرے کیا اس نے قربانی کے دن طواف کر لیا تھا کہا گیا ہاں فرمایا پس چل۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ حَجَّةِ

الْوَدَاعِ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَاقَالُوْا یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْ مِکُمْ هٰذَا اَلَا لَا یَجْنِی جَانٍ عَلٰی نَفْسِهٖ اَلا لَایَجْنِی جَانٍ عَلٰی وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِی بَلَدِ کُمْ هٰذَااَبَدًا وَلٰکِنْ سَتَکُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِیْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَسَیَرْضٰی بِهٖ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن احوصؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں فرمارہے تھے یہ کون سا دن ہے صحابہ نے کہا حج اکبر کا دن ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خون تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت ہے۔ اس شہر کی حرمت ہے خبردار کوئی شخص اپنی جان پر ظلم نہ کرے خبردار ہو کوئی باپ اپنی اولاد پر اور بیٹا اپنے والد پر ظلم نہ کرے خبردار شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں کبھی اس کی عبادت کی جائے گی لیکن ایسے عملوں میں اس کی اطاعت ہوگی جن کو تم حقیر سمجھتے ہو وہ اسی پر راضی ہو جائے گا۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور ترمذی نے اور اس نے اس کو صحیح کہا ہے۔

تشریح: یوم حج اکبر کونسا ہے؟ اس کے بارے میں دو قول ہیں: (۱) یوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ اس یوم حج اکبر وقوف عرفہ کی وجہ سے کہا کہ یہ سب سے بڑا رکن ہے (۲) دسویں ذی الحجہ

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِیٌّ یُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَیْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ .(رواه داؤد)

ترجمہ: حضرت رافع بن عمر مزنیؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سرخ خچر پر سوار ہو کر چاشت کے وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں حضرت علیؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تعبیر کر رہے ہیں بعض لوگ کھڑے تھے اور بعض بیٹھے ہوئے تھے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّیَارَةِ یَوْمَ النَّحْرِ اِلَی اللَّیْلِ .(رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن طواف زیارت کو رات تک موخر کیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن عائشہؓ وابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ .اس حدیث پر ایک اشکال ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت رات کو کیا اور ماقبل میں حدیث جابر اور حدیث ابن عمر گزری ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت دن کو کیا تو بظاہر ان میں تعارض ہے۔ اس اشکال کے مختلف جواب دیئے گئے ہیں۔

جواب-۱: اَخّر کا معنی یہ ہے کہ جوز طواف الزیارت الی اللیل یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو رات تک مؤخر کرنے کی اجازت دی نہ کہ خود طواف زیارت رات تک مؤخر کیا۔

اس پر سوال ہے کہ طواف زیارت احناف کے نزدیک تمام ایام نحر میں جائز ہے تو پھر اس بات کا کیا مطلب جوز الخ۔

جواب-۱: اس میں ایک ہے جوز التاخیر علی وجه الاستحباب جواز علی وجہ الاستحباب کو ممتد قرار دیا رات تک اور دن والی احادیث سے مراد یہ ہے بالفعل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت دن کو کیا۔ جواب: (۲) اس حدیث میں راوی سے تعیین کے اندر خطا

ہوئی ہے کہ وہ طواف زیارت نہ تھا بلکہ طواف وداع تھا جو کہ فجر سے پہلے رات میں ہوا تھا۔

جواب-۳: راوی سے تعیین میں خطا ہوئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راتوں میں منیٰ سے جا کر نفلی طواف فرماتے تھے تو راوی نے اس کو طواف زیارت سمجھ لیا۔

جواب-۴: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت تو دن میں کیا لیکن کعبۃ اللہ کے اندر جو داخل ہوئے وہ رات کو ہوئے یعنی زیارت بیت اللہ رات میں ہوئی تو راوی نے سمجھ لیا کہ طواف بھی رات ہی کو کیا۔ بخاری میں اس باب کا عنوان باب تاخیر زیارت البیت الی اللیل قائم کیا ہے۔ اس میں یہ حدیث ذکر کر کے بتلایا کہ رات کو زیارت کعبۃ اللہ ہوئی تھی اور نیز اس روایت میں طواف کا لفظ ہی نہیں ہے۔

جواب-۵: وہ بخاری و مسلم کی حدیثیں ہیں جن کا مدلول یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت دن میں کیا اور یہ روایات سنن ابوداؤد و سنن ابن ماجہ ترمذی کی ہیں حتیٰ کہ ابن قیم نے بھی یہاں تک کہہ دیا ہے کہ یہ روایت ہے ہی نہیں۔ (زاد المعاد)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرْمُلْ فِی السَّبْعِ الَّذِی اَفَاضَ فِیْہِ. (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمٰی اَحَدُکُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ. رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَفِی رِوَایَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَی الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی جمرہ عقبیٰ کو کنکر مارے اس پر عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہوگئی۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اور کہا اس کی سند ضعیف ہے احمد اور نسائی کی ایک روایت میں ابن عباس سے ہے آپ نے فرمایا جب جمرہ کو کنکریاں مارے عورتوں کے سوا سب چیزیں اس کیلئے حلال ہوگئیں۔

تشریح: عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها الخ:

سوال: احناف کے نزدیک محلل عورتوں کے ماسواء کے لیے حلق ہے رمی نہیں؟ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمی بھی ہے؟

جواب: اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ فقد حل ای فقد قرب لہٗ ان یحل یہ مجاز پر محمول ہے نہ کہ حقیقت پر۔ بالاجماع عذر کی بناء پر منیٰ کی راتیں منیٰ سے باہر گزار یں جا سکتی ہیں البتہ دو ایام کی رمی جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بالاتفاق جائز ہے۔ البتہ صورت رمی میں اختلاف ہے مقدم کی رمی مؤخر میں جائز ہے لیکن مؤخر کی رمی مقدم میں بالاتفاق جائز نہیں ہے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ حِیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مِنٰی فَمَکَثَ بِھَا لَیَالِیَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ یَرْمِی الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ کُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ وَیَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰی وَالثَّانِیَةِ فَیُطِیْلُ الْقِیَامَ وَیَتَضَرَّعُ وَیَرْمِی الثَّالِثَةَ فَلَا یَقِفُ عِنْدَھَا. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے آخری دن جس وقت ظہر کی نماز پڑھی طواف زیارت کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ واپس آ گئے وہاں ایام تشریق کی راتیں ٹھہرے جب سورج ڈھلتا جمرہ کو کنکریاں مارتے ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ٹھہرتے اور لمبا قیام کرتے اور نہایت

زاری کرتے تیسرے جمرہ کو کنکریاں مار کر اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَبِى الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْىَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِىْ اَحَدِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالنِّسَائِىُّ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت ابوبداح بن عاصم بن عدیؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں رات بسر نہ کرنے کی اونٹوں کے چرواہوں کو اجازت دی ہے کہ وہ نحر کے دن کنکریاں ماریں پھر نحر کے بعد دودنوں کی کنکریاں ایک دن مار لیں۔روایت کیا اس کو مالک ترمذی اور نسائی نے۔ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

باب مایجتنبه المحرم

جن چیزوں سے محرم کو بچنا چاہئے ان کا بیان

الفصل الاول

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَرضى الله عنهما اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُواالْقُمُصَ وَلَا الْعَمَآئِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَاالْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ (متفق عليه) وَزَادَ الْبُخَارِىُّ فِىْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْءَ ةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا محرم کونسے کپڑے پہنے فرمایا قمیص نہ پہنو پگڑیاں نہ باندھو نہ ہی شلوار پہنو بارانیاں نہ اوڑھو اور نہ ہی موزے پہنو مگر جس شخص کے پاس جوتی نہ ہو وہ موزے پہن لے اور ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ ڈالے۔وہ کپڑے بھی نہ پہنو جن کو زعفران اور ورس لگی ہوئی ہو۔(متفق علیہ) بخاری نے زیادہ کیا ہے کہ احرام والی عورت نقاب نہ اوڑھے اور نہ دستانے پہنے۔

تشریح: عن عبداللہ بن عمرؓ ان رجل الخ: سوال: بظاہر سوال و جواب میں مطابقت نہیں اس لیے کہ سائل نے پوچھا تھا کہ ثیاب ملبوسہ للمحرم کون سے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ثیاب ارشاد فرمایا:؟ جواب:(۱) سوال میں لامحذوف ہے اصل میں یوں ہے:مالایلبس المحرم: اور ایسے ہوتا رہتا ہے کہ کبھی لا کو مقدر کر دیا جاتا ہے۔جیسے یُبینُ اللہ لکم ان تضلوا میں ہے۔

جواب-۲: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثیاب غیر ملبوسہ بتلائے اس لیے کہ جلب منفعت سے دفع مضرت اولیٰ ہوتی ہے۔

جواب-۳: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت سائل کا منشاء سمجھ کر جواب دیا۔وہ یہی غیر ملبوسہ کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا: ولیقطعهما اسفل من الکعبین بالاجماع اس حدیث میں کعبین سے مراد وسط قدم والی ہڈی ہے نہ کہ ٹخنے والی ہڈی مراد ہے۔

سوال: ولا تنتقب المراة المحرمة: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت چہرے کو بھی نہ ڈھانپے تو پھر پردہ کیسے کرے گی؟

جواب: نقاب اس طور پر نہیں اوڑھ سکتی کہ جس سے چہرہ چھپ جائے' سر کے آگے کوئی چیز رکھ کر اس پر سے کپڑے کو لٹکا دے تو اس سے پردہ ہو جاتا ہے۔ آگے آخر میں فرمایا کہ عورت دستانے بھی نہ پہنے' احناف کے نزدیک دستانے پہننا جائز ہے اور حدیث کا جواب یہ ہے (یہ ضرورت پر محمول ہے) یہ نہی ارشادی ہے کوئی تشریعی نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَالَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ جب محرم جوتی نہ پائے موزے پہن لے اور جب تہبند نہ پائے پاجامہ پہن لے۔ (متفق علیہ)

تشریح: سوال: ماقبل میں آیا ہے کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے کو ٹخنوں سے کاٹ کر پہن لے اور اس حدیث میں کوئی قطع کی قید نہیں۔

جواب: ہر حدیث کے اندر کسی قید کے معتبر ہونے کے لیے اس کا ذکر ضروری نہیں ہوتا بلکہ اگر کسی حکم کے لیے ایک حدیث میں قید آ جائے تو وہ ہر جگہ معتبر سمجھی جائے گی۔ دوسرا مسئلہ یہ بیان کیا کہ جس کے پاس ازار نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے۔ محرم کیلئے شلوار کا پہننا جائز ہے یا نہیں. اس پر اجماع ہے کہ ازار کے نہ ہونے کی صورت میں لبس سراویل جائز ہے۔ البتہ کیفیت لبس میں اختلاف ہو گیا ہے۔ سراویل کا لبس تب جائز ہے جب کہ ازار کی شکل اختیار کر کے پہنا جائے۔ یعنی اس کو پھاڑ دیا جائے اور ایک چادر کی شکل بنا دیا جائے۔ اور شوافع کے نزدیک اسی ہیئت وشکل کے ساتھ پہننا جائز ہے۔ دلیل یہی حدیث ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ شلوار کو پھاڑنے میں اضاعۃ المال ہے۔ جواب: نهى عن لبس المخيط کی احادیث کا مقتضیٰ یہ ہے کہ لبس علی ہیئۃ الازار جائز ہے۔ اس کے علاوہ جائز نہیں۔

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَّانَةِ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ اَمَا الطِّيْبُ الَّذِىْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِىْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِىْ حَجِّكَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت یعلی بن امیہؓ سے روایت ہے کہا ہم جعرانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اس نے کرتا پہنا ہوا تھا اور خلوق سے لتھڑا ہوا تھا اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور مجھ پر ہے آپ نے فرمایا تجھ پر جو خوشبو ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور کرتا اتار دے۔ پھر جس طرح تو حج میں کرتا ہے اسی طرح عمرہ میں کر۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن يعلى بن امية الخ: اس شخص جس نے جبہ خوشبو میں لت پت پہنا ہوا تھا تو اس پر دم آنا چاہیے تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم واجب نہیں کیا ہے؟ جواب: عدم ذکر عدم وجود کو مستلزم نہیں۔ جواب: (۲) پہلے سائل کو نہ علم ہونے کی وجہ سے جہالت کو عذر سمجھ لیا گیا اس لیے دم واجب نہیں کیا۔

وَعَنْ عُثْمَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ خود نکاح کرے نہ کسی دوسرے کا کرے نہ منگنی کرے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ رضی الله عنها وَهُوَ مُحْرِمٌ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہؓ سے شادی کی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محرم تھے۔

تشریح: وعن ابن عباس الخ: مسئلہ نکاح محرم کی حیثیت کیا ہے؟ احناف کے نزدیک محرم نکاح کرے تو پسندیدہ تو نہیں لیکن اگر کرے گا تو صحیح ہو جائے گا۔ باقی آئمہ کہتے ہیں کہ یہ سرے سے بالکل منعقد ہی نہیں ہوگا۔ احناف کی دلیل حدیث ابن عباس الخ تزوج میمونة وهو محرم ہے چونکہ یہ روایت شوافع کے خلاف تھی اور احناف کے موافق تھی اس لیے صاحب مشکوٰۃ نے اگلی حدیث کے اندر اس کا جواب دیا ہے۔ قال سے صاحب مشکوٰۃ شوافع کی جانب سے جو جواب امام محی السنہ نے دیا ہے اس کو نقل کر رہے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ نکاح تو غیر احرام کی حالت میں ہوا اور نکاح کی جو شہرت ہوئی ہے وہ حالت احرام میں ہوئی ہے اس کو تعبیر کر دیا تزوج میمونة وهو محرمٌ۔ شوافع کی طرف سے دوسرا جواب: یہ ابن عباسؓ کا تفرد ہے صحابہؓ میں سے اور کوئی بھی اس کو نقل نہیں کر رہا۔

شوافع کی جانب سے تیسرا جواب: یہ فعلی حدیث ہے اور پچھلی حدیث لاینکح المحرم و لاینکح قولی حدیث ہے اور قولی فعلی میں تعارض کے وقت قولی کو ترجیح ہوتی ہے۔ چوتھا جواب: محرم کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حرم میں داخل ہونے والے تھے۔ محرم ای داخل فی الحرم اور نیز اس کی اور نظیریں بھی کلام عرب میں موجود ہیں۔ جیسے شاعر کا شعر ہے: قتلو ابن عفان الخلیفه محرماً: قتل کیا شہید کیا لوگوں نے ابن عفانؓ کو جو کہ مسلمانوں کے خلیفہ ہیں اس حال میں کہ وہ حرم مدینہ میں تھے۔ اس کا معنی یہ کوئی نہیں کرتا کہ اس حال میں کہ عثمان ابن عفان حالت احرام میں تھے۔ الغرض یہاں محرم سے مراد حالت احرام والا ہونا نہیں بلکہ داخل فی الحرم مراد ہے۔ پانچواں جواب: یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اس کو دوسرے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ چھٹا جواب حدیث ابن عباسؓ کے مقابلے میں حدیث یزید بن الاصمؒ (جو کہ مابعد میں ہے تزوجها وهو حلال) اور حدیث ابورافع (جو کہ اس باب کی اخیری حدیث ہے حدیث نمبر ۸ تزوج میمونة وهو حلال و بنی بها وهو حلال) راجح ہے۔ یہ زمین بن الاصم حضرت میمونہ کے بھانجے ہونے کی وجہ سے اعرف بحالہ ہیں اور ابورافع تو پیغام رساں ہیں اور وہ نقل کر رہے ہیں (تزوج میمونة هو حلال) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح حالت غیر احرام میں کیا۔ معلوم ہوا کہ حالت احرام میں نکاح کرنا جائز نہیں۔ احناف کی طرف سے پہلے جواب کا جواب: آپ کا یہ جواب ایسا ہے جو کہ واقعہ پر منطبق نہیں ہوتا۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ میں بیوہ ہو گئی تھیں تو سن ۷ ہجری میں طے شدہ معاہدے کے مطابق جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرے کے لیے جانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابورافع کو خطبہ کے لیے بھیجا۔ جب ان کے پاس پہنچے تو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں اپنی بہن اُم فضل سے مشورہ کروں گی۔ چنانچہ مشورہ کے لیے ان کے پاس گئیں، انہوں نے کہا چلو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلتی ہیں۔ چنانچہ حضرت عباس کے پاس دونوں بہنیں آئیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے تم نکاح کرلو حضرت عباس وکیل بالنکاح ہو گئے۔ اُدھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے ارادے میں مکان سرف پر پہنچے تو وہاں حضرت میمونہؓ کا نکاح ہوا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرة القضاء کے لیے تشریف لے گئے مکہ مکرمہ میں تین دن رہے۔ اس کے بعد قریش کا ایک نمائندہ آیا اور کہا کہ تمہارے دن پورے ہو گئے ہیں تم واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت میمونہ سے میرا نکاح ہوا ہے میں دعوت ولیمہ کرنا چاہتا ہوں ہم بھی کھائیں گے اور تم کو بھی کھلائیں گے۔ اس نے کہا کہ ہم کو تمہارے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے واپس چلو۔ چنانچہ مقام سرف میں آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب زفاف کی اور دعوت ولیمہ کی۔ شوافع کا جواب اس واقعہ پر منطبق نہیں ہوتا ہے اس نکاح کی شہرت اور چرچا تو حالت غیر احرام میں ہو رہا ہے واپسی پر اور اس پر اجماع ہے کہ نکاح مدینہ سے جاتے وقت ہوا ہے مکہ سے واپسی پر نہیں ہوا۔

اور نیز اگر شوافع بات مان بھی لیں تو اس صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تجاوز عن المیقات بدون الاحرام لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں۔ اس پر شوافع نے کہا کہ یہ میقاتیں بعد میں متعین ہوئی ہیں لیکن ان کا یہ کہنا بالکل غلط ہے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن ۶ ہجری میں بھی احرام ذوالحلیفہ سے باندھا تھا۔

دوسرے جواب کا جواب: طحاوی میں یہی مضمون حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی منقول ہے اس لیے اب تو ابن عباسؓ کا تفرد نہ ہو۔ چوتھے جواب کا جواب: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عجائبات میں سے تین چیزوں کے مجموعے کو قرار دیا گیا۔ نکاح، رخصتی اور وفات مقام سرف میں ہوئے اس لیے وہ توجیہ جو شوافع نے کی ہے اس پر جاری نہیں ہوگی۔ باقی رہی یہ بات کہ محرم داخل فی الحرم کے معنی میں ہے اور اس کی تائید میں شعر پیش کیا۔ جواب: ہم تسلیم نہیں کرتے کہ شعر میں محرما داخل فی الحرم کے معنی میں ہے بلکہ اس کا معنی ہے حضرت عثمان بن عفان بے قصور تھے اور بیگناہ تھے اس پر دلیل یہ ہے۔ دوسرا اس قسم کا شعر ہے:

قتلوا کسری ہلیل محرمًا. کسریٰ نوشیرواں کا لقب ہے۔ اس کا قتل حرم سے باہر ہوا تھا۔ حالانکہ تمہارے نزدیک اس کا وہ معنی نہیں ہے جو آپ نے سمجھ لیا ہے۔ معنی نہیں۔ **اذ لیس فلیس.**

تیسرے جواب کا جواب: قولی تو ترجیح اس وقت ہوتی ہے جب قولی اصح سنداً ہو بنسبت فعلی کے اور نیز مؤول نہ ہو محتمل للتاویل نہ ہو جبکہ ابن عباسؓ کی فعلی حدیث اصح سنداً ہے۔ پانچویں جواب کا جواب: خصوصیت کا دعویٰ دعویٰ بلا دلیل ہے دلیل خصوصیت لاؤ تا کہ ہم اس پر بھی کلام کریں۔ چھٹے جواب کا جواب: ابو رافع اور یزید ابن اصم تو مجلس نکاح میں موجود نہیں تھے اور ابن عباس اپنے والد عباس سے روایت کر رہے ہیں جو کہ مجلس نکاح میں موجود تھے اور ابو رافع اپنا پیغام دے کر چلے گئے۔ لہٰذا اعرف بحالہ عباسؓ ہیں نہ کہ ابو رافعؓ اور زید بن اصمؓ نیز جو فقہایت حضرت ابن عباسؓ کی ہے وہ ابو رافعؓ اور یزید ابن اصمؓ کی نہیں۔ لہٰذا ابن عباس والی روایت کو ترجیح ہوگی۔

شوافع کی دلیل: (۱) عن عثمان: **لاینکح المحرم ولاینکح:** دلیل (۲): عن یزید ابن الاصم حدیث عثمان کا

جواب-۱: یہ ہے کہ لاینکح یہ نہی تنزیہی ہے اس پر قرینہ یہ ہے کہ لایخطب کی نہی تنزیہی ہے۔ **جواب-۲:** نکاح بمعنی وطی کے ہے اور اس پر اجماع ہے کہ محرم کے لیے وطی حرام ہے۔ اس پر اعتراض ہے کہ پھر **لاینکح** اگلا جملہ اس پر کیسے منطبق ہوگا۔

جواب: اس جملہ کا معنی یہ ہے کہ محرمہ عورت اپنے خاوند کو وطی پر قدرت نہ دے۔ سوال: یہ صیغہ تو مذکر کا ہے؟ جواب: بتاویل شخص کے ہے تا کہ کلام کا اسلوب ایک جیسا ہے۔ دوسری دلیل حدیث یزید بن اصمؓ کا جواب یہ ہے کہ تزوجھا کا معنی یہ ہے کہ نکاح کی تشہیر حالت غیر احرام میں ہوئی اور یہ جواب ایسا ہے جو کہ واقع پر بھی منطبق ہوتا ہے نیز تزوجھا کا معنی نکاح نہیں بلکہ بنا، شب زفاف اور رخصتی ہے۔

جواب-۲: یزین بن اصم کے مقابلے میں ابن عباس کی روایت زیادہ راجح ہے، وجوہ ترجیح

(۱) ابن عباس والی روایت اصح سنداً ہے۔ بخاری کے اندر یہ روایت چار جگہوں میں مذکور ہے۔

(۲) ابن عباس زیادہ افقہ ہیں بنسبت یزید بن اصم کے (۳) ابن عباس اپنے والد سے روایت کر رہے ہیں جو مجلس نکاح میں شریک تھے۔

وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ اِبْنَ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَااَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.. رواه مسلم قَالَ الشَّيْخُ الْاِ مَامُ مُحْيُ السُّنَّةِ وَالْاَ كْثَرُوْنَ عَلىٰ اَنَّهُ' تَزَوَّجَهَا حَلاَ لاً وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِ يْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنىٰ بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِ فَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ.

ترجمہ: حضرت یزید بن اصمؓ جو میمونہ کا بھانجہ ہے میمونہؓ سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے شادی کی جب کہ وہ حلال تھے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے شیخ امام محی السنہؒ نے کہا اکثر علماء کا کہنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میمونہؓ سے

شادی کی آپ حلال تھے۔ لیکن شادی کا معاملہ اس وقت ظاہر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محرم تھے پھر اس سے ہم بستر ہوئے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر احرام کے تھے مکہ کے راستہ میں سرف مقام پر۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِی اَیُّوْبَؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْسِلُ رَاْسَہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنے سر کو دھو لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عُثْمَانَؓ حَدَّثَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ اِذَا اشْتَکٰی عَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَھُمَا بِالصَّبِرِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت عثمانؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب آدمی کی آنکھیں دکھیں اور وہ محرم ہو ان کو ایلوے کے ساتھ لیپ کرے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

تشریح: وعن عثمان الخ: ضمدھا بالصبر: ایلوا لگانا' اس سے لیپ کرنا مراد نہیں اس لیے کہ اس سے تغطیہ ہو جائے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ اسے سرے کی طرح لگائے اور اس میں خوشبو بھی نہ ڈالے۔

وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ رَاَیْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا رضی اللہ عنہما وَّاَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ام الحصینؓ سے روایت ہے کہا میں نے اسامہ اور بلال کو دیکھا ان میں سے ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی نکیل پکڑی ہوتی ہے اور دوسرے نے کپڑا اٹھایا ہوا ہے گرمی سے بچنے کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا ہوا ہے یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَّةِ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّةَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَّھُوَ یُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقُمَّلُ تَتَھَافَتُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَقَالَ اَتُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَکَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّةِ مَسَاکِیْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوِ انْسُکْ نَسِیْکَةً. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے جب کہ وہ حدیبیہ میں تھا مکہ میں داخل ہونے سے پہلے وہ محرم تھا اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں اس کے چہرہ پر گر رہی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری جوئیں تجھ کو ایذا ئیں دے رہی ہیں اس نے کہا ہاں فرمایا اپنا سر منڈا لے اور چھ مسکینوں کو ایک فرق کھانا کھلا۔ فرق ایک پیمانہ ہے جو تین صاع کا ہے یا تین روزے رکھ لے یا ایک جانور ذبح کر۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَی النِّسَاءَ فِی اِحْرَامِھِنَّ عَنِ

الْقُفَّازَيْنَ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِکَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْخَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْخُفٍّ .(رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ احرام کی حالت میں عورتوں کو دستانے پہننے اور نقاب ڈالنے سے منع کرتے تھے اور ایسے کپڑے پہننے سے منع کرتے تھے جن کو زعفران اور ورس لگی ہو اس کے بعد جس رنگ کے چاہے کپڑے پہن لے۔ کسمبے رنگ کے یا خز ہو یا زیور یا پاجامہ یا قمیص یا موزے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: عن ابن عم الخ اس حدیث کے تحت دو مسئلے ہیں: (۱) یہاں دستانوں سے نہی ارشادی ہے۔ (۲) عصفری رنگ والے کپڑے ہمارے نزدیک جائز نہیں اور شوافع کے نزدیک جائز ہیں۔ یہی حدیث ان کی دلیل ہے۔ جواب: ولتلتبس تک حدیث مرفوع ہے اور تلتبس کے آگے حدیث موقوف ہے۔ یہ حضرت ابن عمرؓ کا اپنا اجتہاد تھا۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا جَاوَزُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ .

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا قافلے ہمارے پاس سے گزرتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوتیں جب قافلے ہمارے پاس سے گزرتے ہم میں سے ہر ایک اپنی چادر اپنے سر سے چہرہ پر ڈال لیتی جب وہ گزر جاتے ہم اپنے چہرے کھول دیتیں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ کیلئے اس کا معنی۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرُ الْمُقَتَّتِ يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ.(رواه الترمذی)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیل لگایا کرتے تھے اور آپ محرم ہوتے اس میں خوشبو نہ ہوتی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

الفصل الثالث

وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ.(رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہا ابن عمر کو ایک مرتبہ سردی لگی مجھے کہا مجھ پر کپڑا ڈالو میں نے ان پر بارانی ڈال دی فرمایا تو مجھ پر یہ ڈال رہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ محرم اس کو پہنے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: عن نافع ان ابن عمر الخ: کپڑا اوپر ڈالنا پہننا تو نہیں تھا تو پھر ابن عمرؓ نے منع کیوں فرمایا؟ جواب سداً لباب الفساد فساد سے بچنے کیلئے آپؓ نے ایسا کیا۔ واللہ اعلم بالصواب

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِکٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رضی الله عنهما قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں لحی جمل مکان میں

اپنے سر کے درمیان سینگی لگوائی اور آپ محرم تھے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ .(رواه ابو داؤد والنسائی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت قدم پر تکلیف کی وجہ سے سینگی لگوائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم محرم تھے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ترجمہ: حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے شادی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلال تھے اور اس سے ہم بستر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلال تھے۔ میں ان کے درمیان قاصد تھا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

باب المحروم يجتنب الصيد

محرم کے لئے شکار کی ممانعت کا بیان

الفصل الاول

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَؓ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَآءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَافِیْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت صعب بن جثامہؓ سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گورخر بطور ہدیہ کے پیش کیا آپ اس وقت ابواء یا ودان میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس لوٹا دیا جب اس کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار دیکھے فرمایا ہم نے اس لئے لوٹا دیا ہے کہ ہم محرم ہیں۔ (متفق علیہ)

تشریح: حدیث نمبرا: عن الصعب بن جثامہ نمبر۲ وعن ابی قتادة الخ۔ حدیث نمبر۵ عن جابر سے متعلق مسئلہ۔

شکار کی دو صورتیں ہیں: (۱) محرم خود شکار کرے یا شکار کرنے کی رہنمائی کردے تو اس کا کھانا اس لئے بالا جماع ناجائز ہے اور حرام ہے۔ (۲) غیر محرم شخص نے خود اپنے کھانے کیلئے شکار کیا ہو پھر محرم کو پیش کر دیا یہ محرم کے لیے کھانا بالا جماع جائز ہے۔ (۳) غیر محرم نے محرم کو کھلانے کے ارادے سے شکار کیا ہو۔ یہ صورت مختلف فیہ ہے احناف کے نزدیک جائز اور شوافع کے نزدیک ناجائز ہے۔

احناف کی دلیل حدیث ابوقتادہ الخ جس کا مضمون یہ ہے کہ حضرت ابوقتادہؓ اور بعض صحابہ پیچھے رہ گئے تھے حضرت ابوقتادہ غیر محرم تھے اور باقی محرم تھے تو محرموں نے شکار وحشی حمار کو دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے دلالت نہیں کی اور جب ابوقتادہ نے دیکھا تو فوراً گھوڑے پر سوار ہوئے اور کہا کہ مجھے تیر دے دو تو صحابہؓ نے انکار کر دیا...... الغرض سوار ہو کر...... اس کا شکار کر آئے۔ صحابہؓ نے بھی اس سے کھایا اور پشیمان ہو گئے اور گھبرا گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس کے حکم کے متعلق پوچھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک نے اس کو حکم کیا تھا یا اشارہ کیا تھا' کوئی دلالت کی تھی؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں' فرمایا جو بچا ہوا ہو اس کو بھی کھا لو۔ طریق استدلال یہ ہے کہ انہوں نے اتنا بڑا جانور شکار کیا کیا صرف اپنے کھانے کے لیے شکار کیا' ظاہر ہے کہ ساتھیوں کو کھلانے کے ارادے سے کیا۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

سوال نہیں کیا ابوقتادہ سے کہ یہ شکار اپنے لیے یا دوسروں کو کھلانے کیلئے کیا ہے سوال: حضرت ابوقتادہؓ میقات سے احرام کے بغیر کیسے تھے اور غیر محرم کیوں تھے؟ حالانکہ میقات سے بغیر احرام کے تجاوز جائز نہیں ہے۔

جواب-۱: ابوقتادہ کا مکہ میں جانے کا ارادہ نہیں تھا۔ البتہ شوافع کے نزدیک تو معاملہ آسان ہو جائے گا۔ جن کا مکہ میں جانے کا ارادہ نہ ہو وہ بغیر احرام کے تجاوز عن المیقات کر سکتا ہے۔

جواب-۲: ابوقتادہؓ جس طریقہ سے مکہ جانا چاہتے تھے وہ بطریق جحفہ تھا اور یہ واقعہ جحفہ اور ذوالحلیفہ کے درمیان پیش آیا لہذ ذوالحلیفہ سے بغیر احرام کے گزر سکتے تھے اور شوافع کی دلیل (۱) حدیث صعب بن جثامہ ہے اس کے مضمون کا حاصل یہ ہے کہ صعب بن جثامہ نے ایک وحشی جانور ہدیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس کر دیا۔ جب ان کے چہرے پر کچھ اثرات دیکھے تو فرمایا کہ ہم آپ کا ہدیہ واپس نہ کرتے مگر ہم محرم ہیں اور محرم کے لیے شکار کھانا جائز نہیں۔

جواب-۱: یہ جانور اس نے زندہ پیش کیا تھا اور ظاہر ہے کہ محرم کے لیے زندہ شکار لینا اور کھانا تو جائز نہیں ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ امام بخاری کا اس پر عنوان قائم کرنا ہے۔ عنوان یہ قائم کیا۔ باب "اذا اهدى للمحرم حماراً وحشياً حيًّا"۔

جواب-۲: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے معلوم ہو گیا تھا کہ اس وحشی کے شکار کرنے میں کسی محرم کی دلالت کی مداخلت ہے۔

جواب-۳: سدّ اًلباب الفساد آپ نے اس کا شکار واپس کر دیا۔ دوسری دلیل (۲) یہ روایت جابر ہے۔ **لحم الصيدلكم فى الاحرام حلال مالم تعيدوه اويصادلكم**. شوافع اس کا معنی کرتے ہیں الاان یصادلکم مگر یہ کہ وہ شکار کیا گیا ہو تم کو کھلانے کے ارادے اور نیت سے۔

جواب-۱: **الا ان يصاد لكم** سے بامر کم مراد ہے۔

جواب-۲: اس سے مراد شکار کو زندہ حالت میں پیش کرنا ہے کیونکہ زندہ شکار کی طرف محرم تعرض نہیں کر سکتا۔

وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَؓ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَغَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَّحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُوْقَتَادَةَؓ فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهٗ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَىْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِىَ مِنْ لَّحْمِهَا.

ترجمہ: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا اپنے چند ساتھیوں کیساتھ پیچھے رہ گیا وہ محرم تھے اور ابوقتادہ غیر محرم تھے۔ انہوں نے ایک گورخر دیکھا اس سے پہلے کہ وہ اُسے دیکھے۔ جب انہوں نے اسے دیکھا اس کو چھوڑا یہاں تک کہ ابوقتادہ نے اس کو دیکھ لیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا ان سے کہا مجھے کوڑا پکڑاؤ انہوں نے انکار کر دیا۔ اس نے خود کوڑا پکڑا اس پر حملہ کر دیا اس کو زخمی کر دیا پھر اس نے کھایا اور اس کے ساتھیوں نے بھی کھایا پھر وہ اس پر نادم ہوئے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اس سے کچھ ہے انہوں نے کہا اس کا پاؤں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور اس کو کھایا۔ (متفق علیہ) ان دونوں کی ایک روایت میں ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کا حکم کیا تھا کسی

نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔انہوں نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا باقی گوشت کھاؤ۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ اَلْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔پانچ جانور ہیں ان کو احرام اور حرم میں جو مار ڈالے اس پر کوئی گناہ نہیں وہ یہ ہیں۔چوہا' کوا' چیل' بچھو اور باؤلا کتا۔(متفق علیہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا.(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا پانچ موذی جانور ہیں ان کو حل وحرم میں مارا جائے سانپ ابلق کوا' چوہا' باؤلا کتا اور چیل۔(متفق علیہ)

الفصل الثانی

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْاِحْرَامِ حَلَالٌ مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ .(رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام میں شکار کا گوشت تمہارے لئے حلال ہے جب تک کہ تم اس کو شکار نہ کرو یا تمہارے لئے شکار نہ کیا جائے۔روایت کیا اسکو ابوداؤد' ترمذی اور نسائی نے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.(رواه ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ٹڈی دریا کا شکار ہے۔روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے۔

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ.
(رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں محرم حملہ کرنے والے درندے کو قتل کرسکتا ہے۔روایت کیا اسکو ترمذی' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمارؓ سے روایت ہے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے بجو کے متعلق دریافت کیا کہ کیا وہ شکار ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا اس کو کھایا جائے اس نے کہا ہاں میں نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس نے کہا ہاں۔روایت کیا اس کو ترمذی' نسائی اور شافعی نے۔ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيَجْعَلُ

فِيهِ كَبْشًا اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ .(رواه ابو داؤد وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے متعلق دریافت کیا فرمایا وہ شکار ہے اور محرم اگر اس کو مار ڈالے اس میں مینڈھا دے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ .

ترجمہ: حضرت خزیمہ بن جزیؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے کھانے کے متعلق دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بجو کو بھی کوئی کھاتا ہے اور میں نے آپ سے بھیڑیئے کے کھانے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا بھیڑیئے کو کون کھاتا ہے جس میں بھلائی ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا اس کی سند قوی نہیں ہے۔

الفصل الثالث

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهُ قَالَ فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی سے روایت ہے اس نے کہا ہم طلحہ بن عبداللہ کے ساتھ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا ایک پرندہ جانور کا اس کیلئے تحفہ بھیجا گیا طلحہ سوئے ہوئے تھے ہم میں سے بعض نے کھالیا اور بعض نے پرہیز کیا جب طلحہ بیدار ہوئے انہوں نے اس کی موافقت کی جس نے کھایا تھا اور کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تھا اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

باب الاحصار وفوت الحج

احصار اور حج کے فوت ہو جانے کا بیان

الفصل الاول

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَآءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈوایا اپنی عورتوں سے صحبت کی اپنی ہدی کو ذبح کر دیا یہاں تک کہ آئندہ سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ ادا کیا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: عن ابن عباس الخ: اس میں اختلاف ہے کہ محصر جو ھدی کو ذبح کرے گا یہ حرم کے ساتھ مختص ہے یا نہیں؟ احناف

کے نزدیک محصر کی ھدی مختص ہے حرم کے ساتھ اور شوافع کے نزدیک مکان ضروری نہیں بلکہ جہاں بھی ذبح کرے جائز ہے۔ شوافع کی دلیل یہی حدیث ہے۔ جواب یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کا کچھ حصہ حرم کی حدود میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں حدود حرم میں ذبح کیا تھا اور جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حدود حرم میں ذبح نہیں کیا تھا ان کو فرمایا کہ تم اگلے سال ذبح کرنا۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَرضی الله عنهما قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ فَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهُ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے قریش کے کافر بیت اللہ کے ورے حائل ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانور ذبح کر دیئے سر منڈوایا اور آپ کے صحابہ نے بال کٹوائے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَؓ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کیا اور صحابہ کو اس بات کا حکم دیا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَرضی الله عنهما اَنَّهُ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْهَدْيًا. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے اگر تم میں سے کوئی حج سے روک دیا جائے بیت اللہ کا طواف کرے صفا مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر چیز سے حلال ہو جائے یہاں تک کہ آئندہ سال حج کرے اور ہدی دے یا ہدی نہ پائے تو روزے رکھے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ رضی الله عنهافَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِّ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجْعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیرؓ پر داخل ہوئے اس کیلئے فرمایا شاید کہ تو نے حج کا ارادہ کیا ہے وہ کہنے لگی اللہ کی قسم میں اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حج کر اور شرط لگا لے کہ اے اللہ جہاں تو مجھ کو روک لے گا میں وہیں احرام کھول دوں گی۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن عائشہؓ الخ: محصر وہ شخص ہوتا ہے جس کو بیت اللہ یا عرفہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ کسی ساتھی کے ہاتھ میں ھدی بھیج دے اور اس سے طے کرے کہ تم فلاں تاریخ کو میری طرف سے ذبح کر دینا تو پھر یہ شخص طے شدہ تاریخ کے مطابق اپنے احرام سے نکل جائے۔ اس پر اجماع ہے کہ احصار بالعدو یعنی دشمن کی وجہ سے احصار ثابت ہے۔ اس میں اختلاف ہو گیا کہ مرض کی وجہ سے احصار ثابت ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک احصار بالمرض مطلقاً من غیر اشتراط ثابت ہے اور شوافع کہتے ہیں اگر اشتراط ہو تو جائز ہے اور اگر اشتراط نہ ہو تو احصار بالمرض ثابت نہیں ہے۔ (اشتراط کا مطلب یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت یہ نیت کر لے کہ میں اگر بیمار ہو گیا تو آگے نہیں جاؤں گا)

شوافع کی دلیل مابعد میں آ رہی ہے۔ حدیث حجاج بن عمرو الانصاریؒ فصل ثانی کی دوسری روایت ہے۔ نیز "وفی روایة اخری او

مرض" میں تو مرض کی تصریح ہے۔ باقی رہا صاحب مشکوٰۃ کا اعتراض کہ یہ ضعیف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ امام ترمذی نے اس کی تحسین کی ہے۔ امام کی تحسین کے بعد اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جب تک دلیل ضعف نہ ہو اور نیز لغۃً احصار اور حصر میں فرق ہے۔ اگر رکاوٹ مرض کی وجہ سے ہو تو احصار کا لفظ بولتے ہیں اور اگر دشمن کی وجہ سے ہو تو حصر کا لفظ بولتے ہیں اور قرآن کریم میں فان احصرتھم فما استیسر من الھدی میں لفظوں کے اعتبار سے اس کا مدلول احصار بالمرض ہے اور شان نزول کے اعتبار سے احصار بالعدو ہے جب لفظوں کے اعتبار سے اشتراک ہے تو حکم کے اعتبار سے بھی اشتراک ہونا چاہیے۔

شوافع کی دلیل حدیث ضباعہ بنت زبیر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید آپ کا حج کا ارادہ ہے ضباعہ نے کہا مجھے درد شدید ہے اس لیے میرا ارادہ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حجی و اشترطی واقولی اللّٰھم محلی حیث حسبتنی) کہ شرط لگا لو معلوم ہوا کہ اگر مطلق احصار بالمرض ثابت ہوتا تو شرط لگانے کا حکم نہ دیتے۔

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو شرط لگانے کا حکم دینا تطیب قلبی کے لیے تھا نہ کہ اس وجہ سے کہ اگر شرط نہ لگائی تو احصار بالمرض ثابت نہ ہوگا۔ نیز اس میں اختلاف ہے کہ اشتراط ادا ہو تو اس کی وجہ سے ھدی کا ذبح کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک بدون اشتراط کے احرام سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں بغیر ھدی کو ذبح کرنے کے۔ لہٰذا اگر اشتراط ہوگا تو اس میں بھی ھدی کا ذبح کرنا ضروری ہوگا۔ باقی آئمہ کہتے ہیں اشتراط کی وجہ سے ھدی کا ذبح کرنا کوئی ضروری نہیں ہے ان کی دلیل یہی حدیث ضباعہ بنت زبیر ہے۔ اس میں ذبح کا ذکر نہیں ہے۔ جواب: عدم ذکر عدم وجود کو مستلزم نہیں یا انہی کی خصوصیت ہے: لایقاس علیھا غیرہٗ

الفصل الثانی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُبْدِلُوا الْهَدْىَ الَّذِىْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِىْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ عمرہ قضا میں اپنی قربانی کے جانور بدل لیں جو انہوں نے حدیبیہ کے سال ذبح کیے تھے۔

وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عُرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِىُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِىُّ وَ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ فِىْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَ قَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ فِى الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ.

ترجمہ: حضرت حجاج بن عمرو انصاریؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ حلال ہو جائے اور آئندہ سال اس پر حج ہے روایت کیا اس کو ترمذی ابو داؤد نسائی ابن ماجہ اور دارمی نے ابو داؤد نے ایک روایت میں زیادہ بیان کیا یا بیمار پڑ جائے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن اور مصابیح میں ہے کہ ضعیف ہے۔

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيْلِىِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ

وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن یعمر دیلیؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے حج عرفہ ہے جس نے عرفات کو مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے پالیا اس نے حج پالیا منیٰ کے ایام تین ہیں جو دونوں میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تشریح: حدیث: وعن عبدالرحمن الخ...... من ادرک عرفة لیلة : نویں ذی الحجہ کی زوال سے لے کر ۱۰ ویں کی صبح صادق تک اگر ایک ساعت بھی وقوف عرفہ نصیب ہو گیا چاہے نوم کی حالت میں کیوں نہ ہو اس کا حج ادا ہو گیا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص عرفات سے باہر ہے اور عشاء کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو اب اگر عشاء کی نماز پڑھتا ہے تو وقوف عرفہ کا وقت ختم ہوتا ہے اور اگر عرفات میں جاتا ہے تو عشاء کی نماز قضاء ہوتی ہے تو ایسا شخص کیا کرے؟ بعض نے کہا عشاء کی نماز پڑھ لے کیونکہ یہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اور بعض نے کہا کہ چلتے چلتے پڑھ لے کیونکہ فی الجملہ مجاہدین کے ساتھ مشابہت ہو جائے گی اور بعد میں اس کی قضا کرے۔

باب حرم مكة حرمها الله تعالىٰ

حرم مکہ (اللہ تعالیٰ اس کی حرمت کو آفات سے محفوظ رکھے) کی حرمت کا بیان

الفصل الاول

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخَرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَ لِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت ہے۔ جس وقت تم کو جہاد کیلئے بلایا جائے نکلو اور فتح مکہ کے دن فرمایا یہ ایسا شہر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کیا ہے جس روز سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ قیامت کے دن تک وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے وہ حرام ہے۔ مجھ سے پہلے کسی شخص کیلئے اس میں لڑنا جائز نہیں تھا میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت میں لڑنا حلال کیا گیا پس وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرام ہے اس کا خاردار درخت نہ کاٹا جائے اس کے شکار کو نہ بھگایا جائے اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو تعریف کرے اس کی۔ گھاس نہ کاٹی جائے عباس نے کہا اے اللہ کے رسول مگر اذخر گھاس کی اجازت دیجئے وہ ہمارے لوہاروں اور گھروں کیلئے ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر گھاس کی اجازت ہے۔ (متفق علیہ) ابوہریرہ کی ایک روایت میں ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر مشہور کرنے والے کیلئے۔

تشریح: سوال: ہجرت تو اب بھی باقی ہے؟ اس حدیث میں نفی کیسے کر رہے ہیں؟
جواب: ہجرت کی دو قسمیں ہیں: (۱) مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت قبل فتح مکہ۔ یہ فتح مکہ ہونے کے بعد ختم ہوگئی تھی۔
(۲) مطلق دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف یہ تا قیامت جاری رہے گی۔ یہاں نفی قسم اول کی ہے باقی ہجرت کی فضیلت کیسے حاصل کی جائے گی تو اس کا جواب ولکن جهاد الخ سے دیا کہ جہاں فی سبیل اللہ اور اعمال صالحہ کی وجہ سے ہجرت کی فضیلت کچھ نہ کچھ حاصل ہوجائے گی۔ **قوله ان هذا البلد حرمه الله يوم خلق السّمٰوات الخ:** سوال: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ کی حرمت زمین اور آسمان کی تخلیق کے وقت سے تھی جبکہ مابعد والی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو محرم بنایا؟
جواب: ان میں کوئی تعارض نہیں۔ حرمت **يوم خلق السمٰوات والارض** ہی سے تھی اس کا اظہار ابراہیم علیہ السلام سے کروادیا۔ **ساعةً من نهار** سے مراد ساعت معروضہ نہیں بلکہ طلوع شمس سے لے کر عصر تک کا وقت۔
لايلتقط لقطته الامن عرفها: سوال: غیر حرم کے لقطہ کا بھی یہی حکم ہے تو پھر لقطہ حرم کی تخصیص کی کیا وجہ ہے؟
جواب: وہم کو زائل کرنے کے لیے کہ اس احتمال کی بنیاد پر کہ شاید حجاج گھروں کو چلے گئے ہوں اب تعریف کا کوئی فائدہ نہیں۔ فرمایا نہیں اس لقطہ کو بھی اٹھانے کے بعد تشہیر ضروری ہے۔ ابن عباس نے کہا الا ذخر کہ اذخر کا استثناء فرمادیں **فانه لقينهم ولبيوتهم**: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **الا الاذخر**: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن عباسؓ کے کہنے پر اذخر گھاس کا استثناء فرمادیا۔
سوال: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے سے حکم الٰہی سے کیسے استثناء ہوگیا؟
جواب: حکم الٰہی یہی تھا کہ اگر کسی چیز کا کوئی شخص استثناء کروائے تو استثناء کردینا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استثناء کا ارادہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثواب دینا چاہتے تھے۔ **وفی روایته ابی هريرة لايعضد شجرها.** اشجار حرم تین قسم پر ہیں
(۱) جن کو لوگ اگاتے ہیں (۲) جو خودرو ہیں لیکن ان درختوں کی جنس سے ہیں جن کو لوگ اگاتے ہیں۔
(۳) خودرو ہیں لیکن ان کی جنس سے نہیں ہیں جن کو لوگ اگاتے ہیں۔ احناف کے نزدیک اگر ماانبتهٔ الناس یا اس کی جنس سے ہوں تو ان کا کاٹنا جائز ہے اگر خودرو ہوں یا ماانبتہ الناس کی جنس سے نہ ہوں تو اس کا کاٹنا جائز نہیں۔ حدیث کا مدلول تیسری قسم ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ. (مسلم)
ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تم میں سے کسی شخص کیلئے جائز نہیں ہے کہ مکہ میں ہتھیار لے کر چلے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ. (متفق عليه)
ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فتح کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پہنا ہوا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو قتل کردے۔ (متفق علیہ)

تشریح: **وعن انسؓ الخ وعلى رأسه المغفر**
سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حالت احرام میں ٹوپی پہنی ہوئی تھی اور یہ تو جائز نہیں؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے اس وقت میں حرمت کو اٹھالیا تھا اور اس حالت میں حرم میں مکہ میں داخل ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جائز تھا۔
سوال: ایک حدیث میں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹوپی پہنے ہوئے تھے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیاہ عمامہ پہنے ہوئے تھے اور اس حدیث میں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود پہنے ہوئے تھے ان احادیث میں تو تعارض ہے؟

جواب-۱: پہلے وقت میں خود تھا پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ باندھا تھا۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پگڑی باندھ رکھی تھی اور اس کے اوپر خود یعنی لوہے کی ٹوپی تھی۔ جب اس کو اتارا تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ابن خطل کعبۃ اللہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ ابن خطل مرتد ہو گیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شان میں گستاخیاں کرتا تھا اس کی دو جاریہ تھیں جو مغنیہ تھیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتی تھیں۔ نیز اس نے ایک مسلمان کے غلام کو بھی قتل کر دیا تھا اس وجہ سے اس کے قتل کا حکم دیا احناف کے نزدیک اس کے قتل کا سبب ارتداد ہے اور باقیوں کے نزدیک اس کے قتل کا سبب قصاص ہے۔ اگر حدود حرم میں کوئی جرم کرے تو بالاتفاق حدود حرم میں قصاص لیا جائے گا اور اگر جرم باہر کے پھر حدود حرم میں آ جائے تو پھر قصاص نہیں لیا جائے گا۔ احناف کے نزدیک اس صورت میں اس کیلئے حدود حرم میں نان ونفقہ بند کیا جائے گا اور جب وہ تنگ ہو کر باہر نکلے گا تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ ان کی باقی آئمہ کے نزدیک اس کو حرم میں بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ دلیل یہی ہے حدیث ہے۔ طریق استدلال یہ ہے کہ ابن خطل نے خادم مسلم کو قتل کیا تھا اس کے بدلے ابن خطل قصاصاً حرم میں قتل کیا گیا۔

جواب: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کروایا تھا تو اس وقت حرمت حرم اٹھا دی گئی تھی یا پھر یہ قتل ارتداد کی بناء پر تھا اور قصاص تبعاً تھا۔

وَعَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَآءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ.(مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ پگڑی باندھی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر احرام کے تھے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَآئِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَۃَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ وَفِیْھِمْ اَسْوَاقُھُمْ وَمَنْ لَّیْسَ مِنْھُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ.(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا جب وہ زمین کے ایک میدان میں ہوں گے۔ ان کو دھنسا دیا جائے گا اگلے پچھلے سب لوگوں کو میں نے کہا اے اللہ کے رسول اگلے پچھلے سب کے ساتھ وہ کیسے دھنسا دیا جائے گا جبکہ ان کے ساتھ ان کے بازاری ہوں گے اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہیں فرمایا اول آخر کو دھنسا دیا جائے گا پھر اپنی اپنی نیت پر ان کو اٹھایا جائے گا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا شخص جو حبشہ سے ہو گا خراب کرے گا۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَاَنِّیْ بِہٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُھَا حَجَرًا حَجَرًا.(بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا گویا میں ایک سیاہ رنگ کے پھڈے ناک والے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ رہا ہے روایت کیا اس کو بخاری نے۔

الفصل الثانی

عَنْ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: یعلیٰ بن امیہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرم میں غلہ کا بند کرنا الحاد اور کج روی ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِي اَخْرَجُوْنِي مِنْكِ مَاسَكَنْتُ غَيْرَكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اَسْنَادًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مخاطب ہو کر فرمایا تو کس قدر عمدہ شہر ہے اور میری طرف کس قدر محبوب ہے اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تیرے سوا میں کسی اور جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی سند ضعیف ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللهِ اِنَّكَ لَخَيْرُ اَرْضِ اللهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللهِ اِلَى اللهِ وَلَوْ لَا اِنِّي اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَاخَرَجْتُ. (رواه الترمذی وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراءؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خرورۃ پر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں اے مکہ اللہ کی قسم تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ کی زمین میں سے میری طرف زیادہ محبوب ہے اگر مجھ کو تجھ سے نکال نہ دیا جاتا میں نہ نکلتا۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

الفصل الثالث

عَنْ اَبِي شُرَيْحِ نِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَ وَعَاهُ قَلْبِي وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِا مْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدُ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِي فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَّهَارٍ

وَقَدْعَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَ مْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِىْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذَالِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لا يُعِيْذُعَاصِياً وَلَا فَآرًّا بِدَمٍ وَلا فَآرًّا بِخَرْبَةٍ. (متفق عليه و فى البخارى الخربه الجنانة)

ترجمہ: حضرت ابوشریح عدویؓ سے روایت ہے کہا اس نے عمرو بن سعیدؓ سے کہا جبکہ وہ اپنے لشکر مکہ کی طرف روانہ کررہا تھا اے امیر مجھے اجازت دیں میں آپ کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ فتح مکہ کے دوسرے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور یہ بات کہی میرے کانوں نے اس کو سنا اور دل نے یاد رکھا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اللہ کی تعریف کی ثنا کہی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے لوگوں نے اس کو حرام نہیں کیا کسی شخص کیلئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے کہ یہاں خون بہائے۔ نہ یہاں کا درخت کاٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑنے کی وجہ سے اس بات کی رخصت پکڑے اس کو کہو اللہ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت دی تھی تمہارے لئے اجازت نہیں ہے مجھ کو بھی دن کی ایک ساعت میں اجازت دی گئی آج اس کی حرمت اسی طرح ہے جس طرح کل تھی۔ حاضر غائب کو پہنچا دے۔ ابوشریح سے کہا گیا پھر عمرو نے تجھے کیا جواب دیا اس نے کہا عمرو نے کہا مجھے اس بات کا تجھے زیادہ علم ہے۔ اے ابوشریح لیکن حرم کسی مجرم، کسی خون کے ساتھ بھاگے ہوئے اور نہ تقصیہ کے ساتھ بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ متفق علیہ۔ بخاری میں خزبۃ کا معنی جنایۃ ہے۔

تشریح: عن ابى شريح العدوى الخ حاصل حدیث کا یہ ہے جب یزید بن معاویہ کی خلافت کا مسئلہ چلا تو انہوں نے لوگوں کو بیعت کرنے پر مجبور کیا تو عبداللہ بن زبیر نے انکار کردیا اور مکہ مکرمہ آگئے۔ اس وقت یزید کی جانب سے عمرو بن سعید مکہ مکرمہ کے گورنر تھے۔ یزید نے اپنی فوجیں مکہ مکرمہ بھیجیں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ جنگ لڑنے کے لیے اور عمرو بن سعید کو کہا کہ تم بھی ان کے ساتھ اپنی فوجیں بھیجو۔ چنانچہ اس نے بھی فوجیں بھیجنا شروع کردیں اور ابوشریح عمرو بن سعید کو ملنے کے لیے گئے اور کہا کہ تم والی مدینہ ہو اگر اجازت دیں میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں۔ یہ وہ حدیث ہے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمائی جس کو میرے کانوں نے سنا اور میرے قلب نے تصدیق کی اور میرا دل گھبرا گیا اور جس کو میری آنکھوں نے دیکھا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث کو بیان کررہے تھے اس سے مقصود اپنی کمال توجہ کو بتلانا ہے اور یہ بتلانا ہے کہ مجھے وہ منظر اور وہ باتیں اچھی طرح یاد ہیں۔ عمرو بن سعید نے کہا چلو وہ حدیث مجھے بھی سناؤ، چنانچہ انہوں نے یہ حدیث بیان کی اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حمد وثناء کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ذا المحترم بنایا ہے اس میں قتال اور کسی کی خونریزی نہ کرو اس کے درختوں کو نہ کاٹو، باقی اگر کوئی حیلہ تلاش کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن خطل کو قتل کیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک ساعۃ کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں حرمت حرم کو اٹھا لیا تھا اور اس ساعۃ میں ابن خطل کو قتل کیا گیا تھا۔ لہٰذا تم اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس نہ کرو اس کے بعد جو حرمت تھی وہ تا قیامت باقی رہے گی پھر فرمایا فليبلغ الشاهد الغائب: اب اس حدیث سنانے سے مقصود کیا تھا؟ کہ تمہاری فوجیں بھیجنا جائز نہیں۔ حضرت ابوشریح سے کسی نے پوچھا کہ حدیث سنانے کے بعد عمرو بن سعید نے کیا جواب دیا تو ابوشریح نے کہا کہ عمرو بن سعید نے یہ جواب دیا کہ میں تم سے زیادہ اس حدیث کے متعلق جانتا ہوں لیکن یہ بھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ حدود حرم میں عاصی اور مباح الدم کو پناہ نہ دی جائے۔ گویا کہ عمرو بن سعید نے سمجھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر یزید کی بیعت نہ کرنے کی وجہ سے عاصی ہیں لیکن یہ کلمہ حق ارید بہ الباطل ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ جب عمرو بن سعید نے یہ جواب دیا تو ابوشریح خاموش ہوگئے، یہ خاموشی تسلیم کرنیکی وجہ سے نہیں تھی بلکہ عجز کی وجہ سے تھی۔

وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِى رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک کہ اس حرمت کی تعظیم کرتے رہے جس طرح اس کا حق ہے جب اس کو ضائع کر دیں گے ہلاک ہو جائیں گے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

باب حرم المدینة حرمها اللہ تعالی

حرم مدینہ (اللہ اس کو آفات سے محفوظ رکھے) کا بیان

الفصل الاول

عَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا مگر قرآن پاک اور چند ایک مسائل جو اس صحیفہ میں ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عیر سے ثور تک حرام ہے جو شخص اس میں بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے اس سے فرض اور نفل کچھ قبول نہ کئے جائیں گے۔ مسلمانوں کا عہد ایک سا ہے جسے ایک ادنیٰ مسلمان طے کرتا ہے جو شخص کسی مسلمان کے عہد کو توڑے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا جو شخص اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور سے موالات کی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے سب فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اس سے فرض اور نفل عبادت قبول نہ کی جائے۔

تشریح: عن علیؓ قال ما کتبنا عن رسول اللہ ﷺ الا القرآن وما هذه الصحیفة الخ. باب کے ساتھ باب کی مناسبت: حج کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دینی چاہیے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے دو چیزیں لکھوائیں' ایک قرآن اور ایک یہ صحیفہ۔ روافض کہتے ہیں کہ اس صحیفہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تھی' باقی کیا کچھ تھا۔ وہ اسی حدیث میں مذکور ہے باقی اس حدیث پر اشکال ہے کہ (مابین عیر الی ثور) ثور تو مکہ مکرمہ میں ہے نہ کہ مدینہ منورہ میں؟ کیا وہاں تک حرم مدینہ ہے؟

جواب-۱: اصل میں یہاں احد کا لفظ تھا تو احد سے ثور تعبیر کر دیا یہ راوی کی طرف سے ہے۔ مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں عیر اور احد کی درمیانی

مسافت تک مدینہ منورہ کے چاروں طرف حرم ہے۔ جواب: (۲) ثور جس طرح مکہ مکرمہ میں ہے اسی طرح یہ عیر بھی مکہ مکرمہ میں ہے۔ مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہے کہ مکہ میں عیر وثور کے مابین جتنی مسافت کا ہے اتنی ہی مسافت کا مدینہ منورہ میں حرم ہے۔ جواب: (۳) قاموس کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ ثور مدینہ میں ہے جبل احد کے پاس چھوٹا سا ایک پہاڑ ہے جس کو ثور کہا جاتا ہے۔ یہ مذکور ہے بحوالہ قاموس وطبری کے مدینہ منورہ والوں نے یہ بتلایا تھا کہ یہاں احد کے دامن میں ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے اتنی بات ہے کہ ثور مکہ مشہور ہے۔ ثور مدینہ مشہور نہیں۔

لایقبل منه صرف ولا عدلٌ: اس میں دو قول ہیں: (۱) صرف فرائض عدل نوافل (۲) صرف سے مراد نوافل اور عدل سے مراد فرائض راجح پہلا قول ہے۔ بالاجماع حرم مدینہ ہے جس طرح حرم مکہ ہے۔ لیکن احناف کے ہاں مدینہ اور اس کی اطراف کی زمین میں درخت وغیرہ کاٹنا اور شکار کرنا حرام نہیں ہے لیکن ائمہ ثلاثہ کے نزدیک چونکہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کا ایک ہی حکم ہے اس لئے ان کے نزدیک مدینہ اور اس کے اطراف کی زمین میں وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو مکہ اور اس کے اطراف کی زمین میں حرام ہیں۔ تاہم ان ائمہ کے ہاں بھی حرم مدینہ میں ان چیزوں کے ارتکاب سے جزاء واجب نہیں ہوتی۔ مزید تفصیل آگے آئے گی۔

وَعَنْ سَعْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَیِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاوَائِهَا وَجُهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کو میں حرام کرتا ہوں اس کا خاردار درخت نہ کاٹا جائے اس کے شکار کو قتل نہ کیا جائے اور فرمایا ان کیلئے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوں جو کوئی ایک اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیگا اللہ تعالیٰ اس میں ایسے شخص کو بدل دے گا جو اس سے بہتر ہوگا اس کی سختی اور مشقت پر کوئی صبر نہ کرے گا مگر میں اس کا سفارشی اور قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: اس حدیث میں مذمت ان کیلئے ہے جو اعراض کیلئے ہے اور بے رغبتی کرتے ہوئے چھوڑیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کی زد میں نہیں آتے۔ انہوں نے تو تبلیغ اسلام جہاد اور دین کی مصلحت کے لیے مدینہ کو چھوڑا تھا۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے مدینہ کی مشقتوں اور سختیوں پر صبر نہیں کرے گا مگر قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہوں گا روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ (اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ) ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذَالِكَ الثَّمَرَ. (مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا لوگ جس وقت نیا پھل دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے جب آپ اسے پکڑتے فرماتے اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت ڈال ہمارے شہر میں ہمارے لئے برکت ڈال ہمارے صاع اور مد میں ہمیں برکت دے اے اللہ ابراہیمؑ تیرا بندہ اور تیرا خلیل اور تیرا نبی تھا۔ میں تیرا بندہ اور نبی ہوں اور اس نے تجھ سے مکہ کیلئے دعا کی تھی میں مدینہ کیلئے دعا کرتا ہوں جس طرح اس نے مکہ کیلئے دعا کی تھی اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور پھر اپنے اہل بیت کے کسی چھوٹے بچے کو ہلاتے اور وہ پھل اس کو دے دیتے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: ذوات قدسیہ کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ نعمت کو اس وقت تک استعمال کرتے ہیں جب تک یکساں سب کو ملتی رہے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ فَجَعَلَھَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَّا بَیْنَ مَأْزِمَیْھَا اَنْ لَّایُھْرَاقَ فِیْھَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلَ فِیْھَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطَ فِیْھَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلَفٍ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوسعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے فرمایا ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا تھا میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں اس کے دونوں کناروں کے درمیان کو اس میں خون نہ بہایا جائے نہ اس میں قتال کیلئے ہتھیار اٹھایا جائے نہ اس کے درختوں کے پتے جھاڑے جائیں۔ مگر جانوروں کے کھانے کیلئے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

تشریح: قولہ انی حرمت الخ محرم بنایا یعنی اس کی حرمت کو ظاہر کیا۔

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍؓ اَنَّ سَعْدًا رَکِبَ اِلٰی قَصْرِہٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُہٗ فَسَلَبَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَہٗ اَھْلُ الْعَبْدِ فَکَلَّمُوْہُ اَنْ یَرُدَّ عَلٰی غُلَامِھِمْ اَوْ عَلَیْھِمْ مَااَخَذَمِنْ غُلَامِھِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَبٰی اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْھِمْ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عامر بن سعدؓ سے روایت ہے کہا سعد سوار ہو کر عقیق میں اپنے محل کی طرف گئے ایک غلام کو دیکھا وہ درخت کاٹ رہا ہے یا پتے جھاڑ رہا ہے سعد نے اس کے کپڑے وغیرہ چھین لئے جب سعد واپس آیا غلام کے مالک اس کے پاس آئے اور کہا انہیں یا ان کے غلام کو وہ دے دیا جائے جو اس سے لیا گیا ہے وہ کہنے لگا اللہ کی پناہ کہ میں کوئی چیز واپس کردوں جو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوائی ہے اور ان پر کوئی چیز لوٹانے سے انکار کر دیا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: اس پر تو اجماع ہے کہ مدینہ منورہ حرم ہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حرم مدینہ کے احکام وہی ہیں جو حرم مکہ کے ہیں یا نہیں؟ احناف کے نزدیک حرم مکہ والے نہیں مثلاً بدوں احرام کے داخل ہونا شکار کرنا' گھاس کاٹنا وغیرہ...... شوافع کے نزدیک جو احکام حرم مکہ کے ہیں وہی مدینہ کے ہیں۔ احناف کی دلیل حدیث نمبر ۵: عن ابی سعید: الا لعلف کے الفاظ ہیں اور نیز اس پر تو اجماع ہے کہ میں بغیر احرام کے داخلہ جائز نہیں ہے اور مدینہ منورہ کے بارے میں تو کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے کہ احرام کے ساتھ داخل ہو۔ شوافع دلیل یہی حدیث ہے۔ جواب-۱: کا حاصل یہ احکام ابتداء تھے لیکن بعد میں منسوخ ہو گئے۔ جواب-۲: یہ نہی اس وجہ سے نہیں کہ اس کے احکام مکہ کے احکام کی طرح ہیں بلکہ یہ نہی اس وجہ سے ہے تاکہ مدینہ کی رونق زیب و زینت اور اس کی شادابی باقی رہے۔ اس پر قرینہ یہ ہے کہ فرمایا اس کا ساز و سامان لے لو جبکہ حرم مکہ کا تو یہ حکم نہیں ہے۔ باقی حضرت سعدؓ کا سامان لینا اور واپس نہ کرنا اپنے اجتہاد کی بناء پر تھا۔

وَعَنْ عَآئِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِکَ اَبُوْ بَکْرٍ وَبَلَالٌ رضی اللہ عنہما فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّوَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے ابوبکر اور بلال کو بخار ہو گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ مدینہ ہماری طرف محبوب بنا دے۔ جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس کی آب وہوا درست کر دے۔ ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت ڈال دے اس کے بخار کو جحفہ کی طرف نکال دے۔(متفق علیہ)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَرضی الله عنهما فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَآءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةً فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَآءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةِ وَهِيَ الْجُحْفَةُ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک سیاہ عورت پراگندہ سر والی مدینہ سے نکلی ہے مہیعہ میں اتری ہے میں نے اس کی تاویل کی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ جحفہ منتقل ہو گئی ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت سفیان بن ابی زہیرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے یمن فتح ہو گا ایک قوم آئے گی اپنے اہل وعیال اور تابعداروں کو لے کر مدینہ سے نکل جائے گی اور مدینہ ان کیلئے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوں۔ شام فتح ہو گی۔ ایک قوم آئے گی اور مدینہ ان کیلئے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوں۔ عراق فتح ہو گا ایک قوم آئے گی اپنے اہل وعیال اور اپنے تابعداروں کو لیکر کوچ کر جائیں گی اور مدینہ بہتر ہے ان کیلئے اگر وہ جانتے ہوں۔(متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ.(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو سب بستیوں کو کھا جائے گی لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے برے لوگوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے۔(متفق علیہ)

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ.(مسلم)

ترجمہ: جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِؓ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہا ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی مدینہ میں۔ اس کو بخار ہو گیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت واپس کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا۔ پھر آیا اور کہا مجھ کو میری بیعت پھیر دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا پھر آیا اور کہا میری بیعت واپس کر دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا وہ اعرابی بغیر اجازت نکل گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے اپنی میل دور کر دیتا ہے اور اچھے کو خالص کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ مدینہ اپنے بروں کو نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَآئِكَةٌ لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ. (متفق عليه)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے اس میں طاعون اور دجال داخل نہ ہو گا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَاُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ صَآفِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہر نہیں مگر دجال اس کو پامال کرے گا مگر مکہ اور مدینہ کہ اس کا کوئی راستہ نہیں مگر اس پر صف باندھے فرشتے ہیں جو اس کی نگہبانی کرتے ہیں وہ شور والی زمین میں اترے گا۔ مدینہ اپنے رہنے والوں کے ساتھ ہلے گا تین مرتبہ ہر کافر اور منافق اس سے نکل جائے گا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ سَعْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والوں کے ساتھ کوئی مکر نہیں کرے گا مگر گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ

اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَاِنْ كَانَ عَلٰی دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا. (بخاری)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے مدینہ کی دیواروں کی طرف دیکھتے اپنی سواری کو تیز دوڑاتے اگر کسی دابہ پر ہوتے اس کو حرکت دیتے مدینہ کی محبت کی وجہ سے روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّی اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا (متفق علیه)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے احد پہاڑ ظاہر ہوا فرمایا یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ بے شک ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا تھا میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (بخاری)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُحد پہاڑ سے وہ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (بخاری)

الفصل الثانی

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِی عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِی وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِی حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِی حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا اَرُدُّعَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت سلیمان بن ابی عبداللہؓ سے روایت ہے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص کو دیکھا اس نے ایک آدمی کو پکڑ لیا جو حرم مدینہ میں شکار کر رہا ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اس سے اس کے کپڑے چھین لئے اس کے مالک آئے اور اس کے متعلق اس سے کلام کی سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے جو کسی کو پکڑ لے اس میں شکار کر رہا ہو اس سے اس کے کپڑے وغیرہ چھین لو میں تم پر وہ بخشش نہ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دلوائی ہے لیکن اگر تم چاہتے ہو میں تم کو اس کی قیمت دے دیتا ہوں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلًی لِسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرَةِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَمَتَا عَهُمْ وَقَالَ يَعْنِی لِمَوَالِيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰی اَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَیْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهُ سَلَبُهُ. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت صالح مولیٰ سعدؓ سے روایت ہے کہا سعد نے چند غلام دیکھے جو مدینہ کے غلاموں میں سے تھے مدینہ کا درخت کاٹ رہے ہیں اس نے ان کا سامان چھین لیا اور ان کے مالکوں سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے کہ مدینہ کے درخت کاٹے جائیں اور آپ نے فرمایا اس سے جو کوئی کاٹے پس جو اس کو پکڑ لے اس کیلئے اس کا سامان ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَیْدَوَجٍّ وَعِضَاھَہٗ حِرْمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰہِ .رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ وَجٌّ ذَکَرُوْا اَنَّھَا مِنْ نَاحِیَۃِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ اَنَّہٗ بَدَلَ اَنَّھَا .

ترجمہ: حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وج کا شکار اس کے خاردار درخت حرام ہیں اور اللہ تعالیٰ کیلئے حرام کئے گئے ہیں۔ محی السنہ نے کہا علماء نے ذکر کیا ہے وج طائف کی طرف ایک جگہ ہے۔ خطابی نے اپنی روایت میں انہا کی بجائے انہ کہا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَمُوْتُ بِھَا .رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس بات کی طاقت رکھ سکے کہ وہ مدینہ میں مرے پس چاہئے کہ وہ مدینہ میں مرے اس میں مرنے والوں کیلئے میں سفارش کروں گا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کی سند غریب ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا نِ الْمَدِیْنَۃُ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلامی بستیوں میں سب سے آخر میں جو بستی ویران ہوگی وہ مدینہ ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنْ جَرِیْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَیَّ ھٰٓؤُلَاءِ الثَّلَاثَۃِ نَزَلْتَ فَھِیَ دَارُ ھِجْرَتِکَ الْمَدِیْنَۃِ وَالْبَحْرَیْنِ اَوْقِنَّسْرِیْنَ .(رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی تو اترے گا وہ تیرے لئے دار ہجرت ہے مدینہ بحرین اور قنسرین ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

الفصل الثالث

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ.(بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو بکرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا مدینہ میں مسیح دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا اس روز اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر دو فرشتے ہوں گے روایت کیا اس کو بخاری نے۔

عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَاجَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ.(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اے اللہ مکہ میں جس قدر تو نے برکت ڈالی ہے مدینہ میں اس سے دگنی برکت کر۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِھَا کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ

الْقِيَامَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مَنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: اور خطاب کے خاندان کا ایک شخص ناقل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص بالقصد میری زیارت کرے گا وہ قیامت کے دن میرا ہمسایہ اور میری پناہ میں ہوگا' جس شخص نے مدینہ میں سکونت اختیار کر کے اس کی سختیوں پر صبر کیا قیامت کے دن اس (کی اطاعت) کا گواہ بنوں گا اور اس (کے گناہوں کی بخشش کیلئے) شفاعت کروں گا اور جو شخص حرمین (یعنی مکہ اور مدینہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ امن والوں میں اٹھائے گا۔ یعنی قیامت کے دن عذاب کے خوف سے مامون رہے گا"۔

تشریح: "جو شخص بالقصد میری زیارت کرے گا" کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص تجارت' دکھانے سنانے' یا اسی طرح کی اور کسی دنیاوی غرض کیلئے نہیں بلکہ حصول ثواب کے پیش نظر صرف میری زیارت کیلئے آئے گا اسے مذکورہ سعادت حاصل ہوگی۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًامَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ . رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا جس نے حج کیا میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زیارت کی۔ روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّي لَمْ اُرِدْ هٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُ الْقَتْلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَاعَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا مِنْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا .

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی ایک آدمی نے قبر میں جھانکا اور کہا مومن کی خواب گاہ بری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے بہت بری بات کہی ہے۔ اس آدمی نے کہا میرا یہ مطلب نہیں ہے میں نے اللہ کے راستہ میں قتل مراد لیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی مثال نہیں ہے۔ مدینہ سے بڑھ کر میری طرف زمین کا کوئی ٹکڑا محبوب نہیں ہے کہ میری قبر اس میں ہو۔ تین مرتبہ آپ نے یہ کلمات فرمائے۔ روایت کیا اس کو مالک نے مرسل طور پر۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ. (رواه البخاری)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا عمر بن خطابؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ وادی عقیق میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آنے والا فرشتہ میرے رب کی طرف سے رات کو آیا ہے۔ اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھ اور کہہ عمرہ حج میں ہے ایک روایت میں ہے کہ عمرہ اور حج۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

کتاب المناسک ختم ہوئی بعنوان اللہ خالصۃً

کتاب البیوع

خرید وفروخت کا بیان

بَابُ الْكَسْبِ وَ طَلَبِ الْحَلاَلِ

کسب اور طلبِ حلال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

ماقبل کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ ماقبل میں حج کا ذکر تھا اور حج بلا مال نہیں ہوتا اور حلال کے حصول کا ذریعہ بیع ہے اس لیے اس کے بعد کتاب البیوع لائے اور اس کے بعد کتاب النکاح لائے اس کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ نکاح کے اندر مہر دینا ہوتا ہے اور یہ بھی بیع وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے اس لیے اس سے پہلے کتاب البیوع کو ذکر کیا بعد میں کتاب النکاح کو ذکر۔ مہر کے لیے اور حج کے لیے مال کی ضرورت ہے اور مال بھی حلال کمائی کا ہو اس لیے کتاب البیوع کے تحت پہلا باب کسب حلال وطلب حلال کے بارے میں قائم کیا۔ باقی بیوع کو جمع ذکر کیا اس لیے کہ اس کی انواع بہت ساری ہیں۔ من حیث الثمن بھی من حیث البیع بھی۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَسَلَّمَ مَآ اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيرً امِنْ اَنْ يَّاْ كُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰه دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ. (رواه البخارى)

ترجمہ: حضرت مقدامؓ بن معدیکرب سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص نے کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں کھایا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے کما کر کھائے۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لاَ يَقْبَلُ اِلاَّ طَيِّبًا وَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَآ اَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْامِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحاً وَ قَالَ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْامِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّيَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَ مَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهٗ حَرَامٌ و غُذِّىَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے قبول نہیں کرتا مگر

پاک کو اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو بھی اس طرح کا حکم دیا ہے جس طرح نبیوں کو حکم دیا ہے۔فرمایا اے رسولو حلال رزق سے کھاؤ اور نیک عمل کرو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ پھر آپؐ نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال پراگندہ اور غبار آلودہ ہیں اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف کرتا ہے کہتا ہے۔اے میرے رب) اے میرے رب اس کا کھانا حرام ہے اس کا پینا حرام ہے اس کا پہننا حرام۔ حرام کے ساتھ اس کو غذا جاتی ہے ایسے آدمی کی دعا کیسے قبول ہو۔(روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يُبَالِى الْمَرْءُ مَآ اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلاَلِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ. (رواه البخاری)

ترجمہ: اسی (ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا جو کچھ وہ پکڑ رہا ہے حلال ہے یا حرام۔(روایت کیا اس کو بخاری نے)

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلاَلُ بَيِّنٌ وَ الْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَ مَنْ وَّقَعَ فِى الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِى الْحَرَامِ كَالرَّاعِىْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلاَ وَ اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلاَ وَ اِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلاَ وَ اِنَّ فِى الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَاصَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَافَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلاَ وَهِىَ الْقَلْبُ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں۔جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے جو مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو پاک کر لیا جو شبہات میں پڑا حرام میں واقع ہوا جیسے چرواہا چراگاہ کے قریب چراتا ہے قریب ہے کہ اس میں جانور چریں خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہے۔خبردار اللہ تعالیٰ کی حدود اس کی حرام چیزیں ہیں۔جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جس وقت وہ درست ہوتا ہے سارا جسم درست ہے اگر وہ بگڑ جائے سارا بدن بگڑ جاتا ہے خبردار وہ دل ہے۔(متفق علیہ)

تشریح: وعن النعمان بن بشیرؓ الخ حلال بین وہ مال ہے جس میں صرف ادلہ حلت موجود ہوں اور حرام بین وہ مال ہے جس میں صرف ادلہ حرمت موجود ہوں اور مشتبہ وہ مال ہے جس میں دونوں قسم کی ادلہ اور متعارض ادلہ ہوں کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہو یا بعنوان آخر مشتبہات سے مراد مسائل اجتہادیہ ہیں۔بہرحال اس کا علم صرف مجتہد کو ہوگا مقلد کو حاصل نہیں ہوگا۔بعض مقام ایسے ہیں جن سے بچنا واجب ہے اور بعض مقام ایسے ہیں جن سے بچنا مستحب ہے۔زمانہ جاہلیت میں سرداروں نے چراگاہیں مقرر کی ہوئی تھیں یا جو جگہ پسند آئی اس کو اپنے لیے مقرر کر دیتے تھے اس کا طریقہ یہ کرتے کہ جو جگہ پسند آتی اس کے ٹیلہ پر ایک کتے جہیر الصوت کو لے جا کر کھڑا کر دیتے اور اس کو بھونکنے پر اس کی آواز طولاً عرضاً جتنی مسافت تک جاتی اتنی مقدار وہ جگہ بادشاہ یا سردار کے لیے حمیٰ مقرر کر دیتے تھے پھر اس میں اور کسی کے جانوروں کو نہیں جانے دیتے تھے۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو فرمایا کوئی چراگاہ نہیں مگر صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے۔یعنی اب حمیٰ شریعت میں صرف بیت المال کے لیے جائز ہے جس میں سب کا حق ہے اور کسی کے لیے حمیٰ جائز نہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی حمیٰ اللہ کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور مشتبہات یہ حول الحمیٰ ہیں جس طرح لوگ بادشاہ کی حمیٰ کے قریب بھی نہیں جاتے تھے اس خوف سے کہ کہیں جانور چراگاہ میں نہ چلا جائے جس کی وجہ سے وہ سزا کا مستحق نہ ہو جائے تو اسی طرح انسان کو چاہیے کہ وہ مشتبہات سے بچے کہیں ایسا نہ ہو کہ

مشتبہات سے تجاوز کر کے اللہ کی حمی (حرام) میں داخل ہو جائے جس کی وجہ سے غضب الٰہی اور سزائے الٰہی کا مستحق ہو جائے۔

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتے کی قیمت پلید ہے۔ زانیہ عورت کی کمائی پلید ہے۔ سینگی لگانے والے کی کمائی پلید ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: وعن رافع بن خدیج الخ...... ثمن الكلب خبيث: مسئلہ: کلب منتفع کی بیع جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے نزدیک کلب منتفع کی بیع جائز ہے اور شوافع کے نزدیک کلب منتفع کی بیع جائز نہیں ہے۔ شوافع کی دلیل یہی حدیث ہے ثمن الكلب خبيث۔

جواب-۱: یہ اس زمانہ کا ارشاد ہے جب کہ کلب کے بارے میں تشدیدی احکام تھے۔

جواب-۲: یہ محمول ہے کلب غیر منتفع پر اور کلب غیر منتفع کی بیع بالاتفاق ناجائز ہے۔

جواب-۳: ثمن خبيثه: خبث ایک جنس ہے اس کے تحت مختلف انواع ہیں مکروہ حرام خلاف اولیٰ مختلف جگہ پر مختلف احکام ہیں۔ زانیہ کی اجرت حرام ہے ثمن کلب مکروہ ہے اور سینگی لگانے والے کی کمائی خلاف اولیٰ ہے تو کلب منتفع کی بیع سے نہی تنزیہہ کے لیے ہے۔

وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو مسعودؓ انصاری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت۔ زانیہ کی خرچی اور کاہن کی اجرت سے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهٗ وَ الْوَاشِمَةَ وَ الْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ. (رواه البخاري)

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت۔ کتے کی قیمت زانیہ کی کمائی سے منع کیا ہے اور سود کھانے والے کھلانے والے پر گودنے والی عورت پر گدوانے والی عورت پر اور تصویر اتارنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تشریح: عن ابی جحیفه الخ: اس میں اختلاف ہے کہ موجودہ دور کے کیمرے والی تصاویر اس حدیث کے تحت داخل ہیں یا نہیں؟ بعض علماء مصر نے کہا ہے کہ موجودہ دور کے کیمرے والی تصاویر اس حدیث کے تحت داخل نہیں ہیں لیکن اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ بھی اس حدیث کے تحت داخل ہیں۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَ هُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَ الْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ تُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَ يُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَحَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح کے سال مکہ میں سنا۔ آپ فرماتے تھے اللہ اور اس کے

رسولؐ نے شراب مردار خنزیر اور بتوں کا بیچنا حرام کیا ہے۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول مردار کی چربی کے متعلق خبر دیں اس کے ساتھ کشتیاں پالش کی جاتی ہیں اور چمڑے سے اس کے ساتھ چکنے کیے جاتے ہیں لوگ اس کے ساتھ چراغ جلاتے ہیں۔ فرمایا نہیں وہ حرام ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جب اللہ تعالیٰ نے ان کی چربی ان پر حرام کی انہوں نے اس کو پگھلا دیا اور بیچ کر قیمت کھا گئے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن جابر الخ حدیث میں جو اشیاء مذکور ہیں ان کی بیع جائز نہیں لیکن ان سے انتفاع جائز ہے۔ **لاھو حرام** میں ہو ضمیر کا مرجع بیع ہے۔ یہودیوں پر جب اللہ تعالیٰ نے چربی کو حرام کیا تو انہوں نے یہ حیلہ اختیار کیا کہ شحوم میتہ کی چربی کو پگھلا کر بیع کرتے تھے (پگھلانے کے بعد اس کو شحم نہیں کہتے بلکہ اس کو ورک کہتے ہیں) لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اسم کے بدلنے سے حکم نہیں بدلتا جب تک کہ حقیقت نہ بدلے۔

وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوهَا. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے ان پر چربی حرام کی گئی انہوں نے اس کو پگھلا دیا۔ پھر اس کو فروخت کیا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع کیا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: وعن جابرؓ الخ بالاتفاق بیع ہرۃ جائز ہے اور یہاں نہی تنزیہی کے لیے ہے۔ باقی کتے کے متعلق مسئلہ ہو چکا۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَمَ اَبُوْطَیْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَلَهٗ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَ اَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ یُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا ابوطیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی آپؐ نے اس کو ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے کہا اس کی کمائی میں تخفیف کریں۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن انسؓ الخ یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ سینگی لگانے والے کی اجرت جائز ہے اور جن حدیثوں میں نہی ہے ان میں تنزیہہ کے لیے ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اجرت ادا نہ فرماتے **قوله وامر اهله ان یخففوا الخ**۔ اہل عرب کی عادت تھی کہ وہ اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو مختلف پیشوں میں لگا دیتے تھے اور ان سے یہ طے کر دیتے تھے کہ اجرت کے طور پر حاصل ہونے والے مال میں سے اتنا حصہ ہمارا ہوگا اور باقی کے تم حق دار ہو گے چنانچہ ابوطیبہ نے جو بنی بیاضہ کے غلام تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت گزاری کی تو ایک ان سے بہت خوش ہوئے اور ان کے مالکوں سے کہا کہ تم لوگ ابوطیبہ کی کمائی میں جو کچھ روزانہ لیا کرتے ہو اس میں کمی کر دو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْیَبَ مَآ اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیِّ اِنَّ اَطْیَبَ مَآ اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَ اِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین پاکیزہ وہ چیز جو تم کھاتے ہو وہ ہے جو تم کماتے ہو اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی سے ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے۔ ابوداؤد اور دارمی کی روایت میں ہے نہایت پاکیزہ وہ جو آدمی نے کھایا ہے وہ ہے جو اس کی کمائی سے ہے اور اس کی اولاد بھی اس کی کمائی سے ہے۔

تشریح: حدیث نمبر۲ اص ۲۴۲ سوال: احناف کا مذہب یہ ہے کہ والدین اپنی اولاد کے مال سے بغیر اولاد کی اجازت کے تصرف نہیں کر سکتے اور اس میں آیا ان اولاد کم من کسبکم الخ: جواب: یہ حدیث مقید ہے ایک قید کے ساتھ کہ جب ضرورت ہو تو پھر بغیر اجازت کے تصرف جائز ہے اور نہی عدم ضرورت کی بناء پر ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَ لاَ يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَلاَ يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلاَّ كَانَ زَادَهُ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَمْحُوْ السَّيِّئَ بِالسَّيِّءِ وَلٰكِنْ يَمْحُوْ السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لاَ يَمْحُوْ الْخَبِيْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُوَ كَذَافِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کوئی بندہ حرام مال نہیں کماتا پھر اس کے ساتھ صدقہ کرتا ہے اس کا وہ صدقہ قبول نہیں کیا جاتا اگر اس سے خرچ کرتا ہے اس کے لیے برکت نہیں کی جاتی اس کو اپنے پیچھے چھوڑ کر نہیں جاتا مگر وہ آگ کی طرف اس کا توشہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ساتھ نہیں مٹاتا لیکن برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کرتا ہے۔ بیشک پلید پلید کو دور نہیں کرتا۔ روایت کیا اس کو احمد نے اسی طرح شرح السنہ میں ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَ كُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں وہ گوشت داخل نہیں ہوگا جو گوشت حرام مال سے پلا ہو ہر وہ گوشت جو حرام مال سے پلا ہو آگ اس کے زیادہ لائق ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَايُرِيْبُكَ اِلٰى مالاَ يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَ اِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ.

ترجمہ: حضرت حسنؓ بن علی سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات یاد رکھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو چیز تجھ کو شک میں ڈالتی ہے اس کو چھوڑ کر وہ اختیار کر جو شک میں نہیں ڈالتی۔ اس لئے کہ صدق دل کے اطمینان کا باعث ہے اور باطل تردد اور شک کا باعث ہے۔ روایت کیا اس کو احمد ترمذی اور نسائی نے۔ روایت کیا دارمی نے پہلا جملہ۔

وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَ قَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلاَثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَ الْاِثْمُ

مَاحَاکَ فِی النَّفْسِ وَ تَرَدَّدَفِی الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاکَ النَّاسُ. (رواہ احمد و الدارمی)

ترجمہ: حضرت وابصہؓ بن معبد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وابصہ تو آیا ہے اور نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کرتا ہے میں نے کہا جی ہاں آپؐ نے اپنی انگلیاں جمع کیں اور ان کے ساتھ میرے سینہ کو مارا اور فرمایا اپنے دل سے فتویٰ پوچھ اپنے دل سے فتویٰ پوچھ تین مرتبہ فرمایا نیکی وہ ہے جس سے نفس اطمینان پکڑے دل اس کی طرف مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور سینے میں تردد کرے اگرچہ لوگ تجھ کو فتویٰ دیں۔ (روایت کیا اس کو احمد اور دارمی نے)

تشریح: حاصل حدیث:۔ یہ حکم ہر کسی کیلئے نہیں ہے بلکہ یہ حکم ان ذوات قدسیہ کیلئے ہے جن کے قلوب مزکی ہوں۔

وَعَنْ عَطِیَّةَ السَّعْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یَدَعَ مَالَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًالِّمَابِهٖ بَأْسٌ. (رواہ الترمذی و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عطیہؓ سعدی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا یہاں تک کہ چھوڑ دے ایسی چیزوں کو جس میں کوئی قباحت نہیں ہے اس چیز سے بچنے کے لیے جس میں قباحت ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَ هَا وَ مُعْتَصِرَ هَا وَشَارِبَهَا وَ حَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْ لَةَ اِلَیْهِ وَ سَاقِیَهَا وَ بَآئِعَهَاوَاٰکِلَ ثَمَنِهَا وَ الْمُشْتَرِیْ لَهَا وَالْمُشْتَرٰی لَهٗ. (رواہ الترمذی و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارہ میں دس آدمیوں پر لعنت کی ہے اس کو نچوڑنے والا اس کو نچڑوانیوالا اس کا پینے والا اس کا اٹھانے والا جس کی طرف اٹھائی گئی ہے اس پر اس کے پلانے والے پر اس کے بیچنے والے پر اس کی قیمت کھانے والے پر اس کے خریدنے والے پر اور جس کے لئے خریدی گئی ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَاوَ سَاقِیَهَا وَ بَآئِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَ عَاصِرَ هَا وَمُعْتَصِرَ هَاوَ حَامِلَهَا وَ الْمَحْمُوْلَةَ اِلَیْهِ. (رواہ ابوداؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب پر اس کے پینے والے پر اس کے پلانے والے پر اس کے بیچنے والے پر اس کے خریدنے والے پر اس کے نچوڑنے والے پر اس کے نچڑوانے والے پر اس کے اٹھانے والے پر اور جس کی طرف اٹھا کر لائی گئی ہے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ مُحَیِّصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَلَمْ یَزَلْ یَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰی قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَکَ وَاَطْعِمْهُ رَقِیْقَکَ. (رواہ مالک والترمذی وابوداؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت محیصہؓ سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی لگوانے کی اجرت کھانے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے اس کو روک دیا آپؐ سے وہ ہمیشہ اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا اپنے اونٹ کو کھلا دے یا اپنے غلام کو کھلا دے۔ روایت کیا اس کو مالک ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ. رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور گانے والیوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُو هُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ عَلِیُّ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِیُّ يُضَعَّفُ فِی الْحَدِيْثِ وَ سَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ نَهٰی عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ فِیْ بَابِ مَايَحِلُّ اَكْلُهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے بجانے والی لونڈیوں کو نہ خرید و نہ بیچو نہ ان کو گانا سکھلاؤ۔ان کی قیمت حرام ہے اس کی مانند میں یہ آیت نازل ہوئی اور بعض لوگ بیہودہ کھیل کی بات خریدتے ہیں۔روایت کیا اس کو احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے۔ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔ہم جابرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں۔نہیٰ عن اکل الہر فی باب ما یحل اکلہٗ میں انشاء اللہ بیان کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ. (رواه بیهقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کمائی کا طلب کرنا فرض کے بعد فرض ہے۔(روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَ اَنَّهُمْ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ. (رواه رزین)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ان سے قرآن پاک کی کتابت کی اجرت کے متعلق سوال کیا گیا انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں وہ تو صرف نقش کھینچے والے ہیں سوائے اس کے نہیں وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے ہیں۔(روایت کیا اس کو رزین نے)

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَ كُلُّ بَيْعٍ مَّبْرُوْرٍ.

ترجمہ: حضرت رافعؓ بن خدیجؓ سے روایت ہے کہا گیا اے اللہ کے رسول کونسا کسب پاکیزہ ہے فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر ایسی بیع جو مقبول ہو۔(روایت کیا اس کو احمد نے)

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ وَ يَقْبِضُ

الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَ تَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَ مَا بَأْسٌ بِذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّايَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَا رُوَالدِّرْهَمُ. (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت ابوبکرؓ بن ابی مریم سے روایت ہے کہا مقدام بن معدیکرب کی ایک لونڈی تھی جو دودھ بیچتی تھی اور مقدام اس کی قیمت وصول کر لیتا۔ اس کے لئے کہا گیا سبحان اللہ کیا تو دودھ بیچتا ہے اور اس کی قیمت پکڑ لیتا ہے اس نے کہا ہاں اور اس میں کیا مضائقہ ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا اس میں درہم و دینار ہی نفع دیں گے۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

وَعَنْ نَافِعٍ رحمة اللّٰه عليه قَالَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ وَ اِلٰى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَاَتَيْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَايَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَالَكَ وَ لِمَتْجَرِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَاسَبَّبَ اللّٰهُ لِاَحَدِكُمْ رِزْقًامِنْ وَجْهٍ فَلَايَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهٗ اَوْيَتَنَكَّرَلَهٗ. (رواه احمد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہا میں شام کی طرف تجارت کا سامان درست کرتا تھا اور مصر کی طرف۔ ایک دفعہ میں نے عراق کی طرف سامان درست کیا میں ام المومنین عائشہؓ کے پاس آیا میں نے کہا اے ام المومنین میں شام کی طرف سامان درست کرتا تھا اب میں نے عراق کی طرف سامان درست کیا ہے اس نے کہا ایسا نہ کر تیرے اور تیری تجارت کے لئے کیا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جب کسی طرف سے اللہ تعالیٰ کسی کو رزق کا سبب کر دے اس کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ اس کے لئے متغیر ہو جائے یا اس کے لئے نقصان ظاہر ہو۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غُلَامٌ يُّخَرِّجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَاكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَآءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِيْ مَاهٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ مَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ مَا اُحْسِنُ الْكَهَانَةَ اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِيَنِيْ فَاَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَاَدْخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهٗ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهٖ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا جو اس کو خراج دیتا۔ ابوبکرؓ اس کے خراج سے کھاتے ایک دن وہ کوئی چیز لایا ابوبکرؓ نے وہ کھالی غلام نے کہا آپؐ جانتے ہیں یہ میں نے کہاں سے لی ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا کہاں سے اس نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں میں نے ایک انسان کے لئے کہانت کی تھی حالانکہ میں کہانت اچھی طرح جانتا نہیں مگر میں نے اس کو دھوکا دیا وہ مجھ کو ملا اس نے مجھ کو یہ دیا ہے یہ وہ ہے جو آپؐ نے کھایا ہے۔ ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں داخل کیا اور پیٹ میں جو کچھ تھا اس کی قے کی۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ. (رواه البيهقي في شعب الايمان)

ترجمہ: حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں وہ بدن داخل نہیں ہوگا جو حرام کے ساتھ پرورش کیا گیا۔

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَبَنًا وَاَعْجَبَهٗ وَ قَالَ

لِلَّذِیْ سَقَاهُ مِنْ اَیْنَ لَکَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰی مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَ هُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِیْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِیْ سِقَآئِیْ وَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ یَدَهٗ فَاسْتَقَآءَ هٗ. رَوَاهُ الْبَیْهِقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ.

ترجمہ: حضرت زیدؓ بن اسلم سے روایت ہے اس نے کہا عمرؓ بن خطاب نے ایک مرتبہ دودھ پیا ان کو اچھا معلوم ہوا جس نے پلایا تھا اس سے پوچھا تو نے یہ کہاں سے لیا ہے اس نے بتلایا کہ وہ ایک پانی پر گیا جس کا اس نے نام بھی لیا وہاں زکوٰۃ کے اونٹ تھے وہ پانی پلاتے تھے انہوں نے دودھ دوہا میں نے اپنے برتن میں ڈال لیا یہ وہ ہے حضرت عمرؓ نے اپنے منہ میں ہاتھ داخل کیا اور قے کی۔ان دونوں روایتوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی ثَوْبًا بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَ فِیْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ صَلٰوةً مَادَامَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ وَ قَالَ صُمَّتَا اِنْ لَّمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَ قَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا جس نے ایک کپڑا دس درہم کا خریدا اس میں ایک درہم حرام کا ہے اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا جب تک وہ اس پر ہے پھر اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں داخل کیں اور کہا یہ دونوں بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہو کہ آپؐ فرما رہے تھے۔روایت کیا اس کو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِی الْمُعَامَلَةِ

معاملات میں نرمی کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً سَمْحًا اِذَابَاعَ وَ اِذَا اشْتَرٰی وَ اِذَا اقْتَضٰی. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر رحم کرے جو نرمی کرتا ہے جب بیچتا اور خریدتا ہے اور جب تقاضا کرتا ہے۔(روایت کیا اس کو بخاری نے)

وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاهُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَآ اَعْلَمُ قِیْلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَآ اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَ اُجَازِیْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَ اَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ! مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْکَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ.

قُلْ يَتَوَ فَّكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ. اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا.

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے زمانے کے ایک آدمی کے پاس فرشتہ آیا تا کہ اس کی روح قبض کرے اسے کہا گیا تو نے کوئی نیک عمل کیا ہے کہا میں نہیں جانتا اس کے لئے کہا گیا اچھی طرح غور کر لے اس نے کہا میں نہیں جانتا سوائے اس کے نہیں میں دنیا میں خرید وفروخت کرتا تھا اور احسان کرتا تھا مالدار کو میں مہلت دیتا اور تنگدست سے درگزر کر جاتا سو اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ متفق علیہ مسلم کی ایک روایت میں اس طرح عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس بات کا تجھ سے زیادہ حقدار ہوں میرے بندے سے درگزر کرو۔

وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلَفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید وفروخت میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو وہ رواج کا سبب بنتی ہیں پھر برکت مٹ جاتی ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قسم سامان کے رواج کا باعث ہے اور برکت کو مٹانے کا سبب ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَايُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اَبُوْذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں تین آدمی ہیں قیامت کے دن ان سے اللہ تعالیٰ نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ابوذرؓ نے کہا وہ خیر سے محروم ہوئے اور خسارے میں پڑ گئے وہ کون ہیں اے اللہ کے رسول فرمایا چادر لٹکانے والا احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنے سامان کو رواج دینے والا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّار قُطْنِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارت کرنے والا سچ بولنے والا امانت دار نبیوں' صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ روایت کیا اس کو ترمذی' دارمی دارقطنی نے اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَمّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَاَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ. (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت قیسؓ بن ابی غرزہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں سماسرہ کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے آپؐ نے ہمارا بہت اچھا نام لیا فرمایا اسے تاجروں کی جماعت بیع کو لغو اور قسم وغیرہ حاضر ہوتی ہے اس کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن قیس تجارت کے دوران چونکہ مالاینبغی کا صدور ہو جاتا ہے اس لئے اس کو صدقے سے دور کرنے کا حکم ہے زکوۃ کی نفی نہیں ہے۔

وَعَنْ عَبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّامَنِ اتَّقٰى وَبَرَّوَ صَدَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْبَرَّآءِ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت عبیدؓ بن رفاعہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا قیامت کے دن تاجر فاسقوں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ مگر جس نے تقویٰ اختیار کیا اور نیکی اور سچ بولا۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان میں براءؓ سے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ الْخِيَارِ

خیار کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَآ اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَاوَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اخْتَرْ بَدَلَ اَوْ يَخْتَارَا.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا ہر ایک ان میں سے اپنے صاحب پر اختیار رکھتا ہے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں مگر خیار کی بیع میں۔ متفق علیہ مسلم کی ایک روایت میں ہے جب

بیچنے اور خریدنے والے آپس میں بیع کریں ان میں سے ہر ایک کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ان کی بیع خیار ہو جب بیع خیار کی ہو پس اختیار واجب ہوا۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے بائع مشتری اختیار رکھتے ہیں جب تک جدا نہ ہوں یا وہ اختیار کی شرط لگالیں۔ متفق علیہ میں ہے یا ایک دوسرے کو اختر کہہ دے یہ عبارت او یختار کی جگہ ہے۔

تشریح: عن ابن عمرؓ ...... المتبایعان کل واحد منهما بالخیار الخ۔ مسئلہ: خیار مجلس ثابت ہے یا نہیں؟ خیار مجلس کا مطلب: ایجاب وقبول ہو جانے کے بعد انقضائے مجلس سے پہلے پہلے فریقین میں سے ہر ایک کو فسخ کا حق حاصل ہو جانا۔ احناف کے نزدیک خیار مجلس ثابت نہیں، شوافع کے نزدیک خیار مجلس ثابت ہے۔

احناف کی دلیل آیت کریمہ یایها الذین اٰمنو اوفوا بالعقود اور واستشهدوا شهیدین من رجالكم الآیۃ اور ظاہر ہے کہ گواہوں کا فائدہ تب ظاہر ہوگا جب فسخ کا حق کسی فریق کو نہ دیا جائے ورنہ تو گواہوں کے جانے کے بعد کوئی فسخ کردے تو گواہوں کو کیسے علم ہوگا؟ اور نیز اس زمانے میں سہولت اسی میں ہے کہ خیار مجلس کے قول کو قبول نہ کیا جائے۔

شوافع کی دلیل یہی حدیث ہے: اذا تبایع المتبایعان فكل منهما بالخیار من بیعه مالم یتفرقا: اس کا پہلا جواب جو کہ ہدایہ میں ہے کہ تفرق سے مراد تفرق بالاقوال ہے۔ تفرق بالابدان نہیں ہے۔ مثلاً بائع نے بعت کہا دوسرے نے جب تک اشتریت نہیں کہا تو یہ اپنے ایجاب سے رجوع کرسکتا ہے جب دوسرے نے اشتریت کہہ دیا تو تفرق بالاقوال ہو گیا اب رجوع نہیں کرسکتا۔ یہ معنی بمنزلہ حقیقت کے ہے مجاز کے نہیں ہے۔ (۲) قاضی ابو یوسف فرماتے ہیں تفرق سے مراد تفرق بالابدان ہے لیکن خیار سے مراد خیار قبول ہے۔ ایجاب ہو جانے کے بعد فریق آخر کو قبول کرنے کا حق اس وقت تک رہے گا جب تک مجلس باقی رہے گی۔ (۳) علی سبیل التسلیم: حدیث خیار مجلس پر محمول ہے لیکن علی وجہ الاستحسان والمروۃ ہے نہ کہ علی وجہ اللزوم۔ یعنی دوسرے کو چاہیے کہ وہ حسن سلوک کرتے ہوئے دوسرے کو خیار دے دے۔

سوال: یہ تو انقضائے مجلس کے بعد بھی باقی رہتا ہے تو پھر مجلس کی قید کا کیا فائدہ؟ جواب: یہ قبل التفرق علی وجہ التاکید ہے۔

(۴) خیار کی دو قسمیں ہیں: (۱) خیار مجلس کامل (۲) خیار مجلس ناقص۔ حدیث کا مدلول خیار مجلس کامل ہے اور ایجاب وقبول کرنے کے بعد خیار مجلس ناقص ہو جاتا ہے۔ **الا بیع الخیار:** اس سے مراد تفرق ہو جانے کے بعد کسی کو کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں۔ ہاں بیع بشرط الخیار میں من لہ الخیار کو اختیار رہے گا۔ اس کا ایک مطلب یہی ہے دوسرا مطلب اگر ایجاب وقبول ہو جانے کے بعد بائع نے کہا اختر، دوسرے نے کہا اخترت تو مجلس اگرچہ ختم نہیں ہوئی خیار مجلس نکل جائے گا۔ پہلا مطلب دونوں کے مذہب پر منطبق ہو رہا ہے۔

وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَ اِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اگر وہ سچ بولیں گے بیان کردیں گے ان کی بیع میں برکت ڈالی جائے گی اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے برکت مٹادی جائے گی۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا خرید وفروخت میں مجھے دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو بیع کرے کہہ فریب دینا (دین میں) نہیں سو وہ آدمی ایسا کہا کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

تشریح: یہ حدیث صاحب خلابتہ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ حبان بن منقذ نامی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں خرید و فروخت میں دھوکے میں مبتلا ہو جاتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو خرید و فروخت کرے یہ لفظ کہہ دیا کر لاخلابۃ. مسئلہ خیار مغبون ثابت ہے یا نہیں؟ خیار مغبون کا مطلب: ایک شخص کو بیع میں دھوکہ لگ جائے اور اس کو بیع فسخ کرنے کا حق ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک اور شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ثابت نہیں اور مالکیہ کے نزدیک خیار مغبون ثابت ہے۔ جمہور کہتے ہیں دھوکہ کھانا غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے اس کو کس نے کہا کہ جب تجھے تجربہ نہیں ہے تو جا کر تجارت کر......اور مالکیہ کی دلیل یہی حدیث ہے۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبان بن منقذ کو اجازت دی تو اگر خیار مغبون ثابت نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پھر اجازت کیوں دی۔

جواب-۱: یہ اس آدمی کی خصوصیت ہے۔ جواب-۲: دوسری روایات میں یہ الفاظ ہیں **لاخلابة ولی الخیار ثلاثة ایام:** اگر لاخلابۃ سے خیار مغبون ثابت ہو تو پھر آگے ولی الخیار ثلاثۃ ایام کا کیا مطلب ہوگا۔ الغرض لاخلابۃ سے خیار مغبون ثابت نہیں ہوتا۔ باقی رہی یہ بات کہ لاخلابۃ کہنے سے فائدہ کیا ہوگا وہ یہ ہے کہ اصل میں وہ زمانہ ہمدردی کا تھا اور خیر کا تھا اگر لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ یہ آدمی سیدھا سادھا ہے تو اس کے ساتھ حسن وسلوک کا معاملہ کرتے' کسی قسم کا دھوکہ نہ دیتے تھے بلکہ اس کو عاقدین خیار دے دیتے تھے۔ ان کے اس کا بہت بڑا فائدہ ہوا۔ آج کل معاملہ برعکس ہے اس لیے ہمیں یہ فائدہ نظر نہیں آ رہا۔ (اب بھی اگر کوئی خرید و فروخت کرے تو اس کے بعد دل میں لاخلابۃ کہہ لے ان شاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی برکت سے دھوکے سے بچ جائے گا۔

نوٹ: ایک ہے خیار مسترسل اور ایک ہے خیار مغبون دونوں میں فرق ہے۔ خیار مغبون کی تفصیل گزر چکی ہے اور خیار مسترسل یہ ہے کہ کوئی دیوانہ آدمی معاملہ کرے اس حدیث میں اس کا بیان نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ صَفْقَةَ خِیَارٍ وَ لَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْیَةَ اَنْ یَّسْتَقِیْلَهٗ. (رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع مشتری اختیار رکھتے ہیں جب تک جدا نہ ہوں مگر جبکہ بیع خیار ہو اور مشتری کے لئے جائز نہیں ہے کہ اقالہ کے خوف سے وہ بائع سے جدا ہو۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے۔

تشریح: احناف کے نزدیک تمامیت بیع اور لزومیت بیع ایجاب وقبول سے ہو جائے گی باقی آئمہ کے نزدیک اس سے تمامیت بیع ہو جائے گی لزومیت بیع نہیں ہوگی اور اہل ظواہر کے نزدیک دونوں نہیں ہوں گے۔ اس حدیث کو اہل ظواہر کے خلاف تو پیش کیا جا سکتا ہے لیکن شوافع کے خلاف نہیں پیش کیا جا سکتا کیونکہ اقالے کا ترتب تمامیت پر ہوتا ہے۔ شوافع کے نزدیک لزومیت بیع مجلس کے ختم ہونے پر ہوگی۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَفَرَّقَنَّ اِثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا بائع مشتری دونوں رضامندی کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا ہوں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: یہ حدیث احناف کی مؤید ہے۔ خیار مجلس اگر ہوتا تو یہ خیار دینے کی ضرورت نہیں تھی اور جو خیار دیا وہ علی وجہ الاستحباب والمروۃ دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْبَیْعِ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع کے بعد ایک اعرابی کو اختیار دیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

بَابُ الرِّبٰو

سود کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبَا وَ مُؤْکِلَہٗ وَ کَاتِبَہٗ وَ شَاھِدَیْہِ وَ قَالَ ھُمْ سَوَآءٌ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا گناہ میں یہ سب برابر ہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: عن جابر الخ: اس حدیث کی رو سے بینک کی ملازمت حرام ہے چاہے جس قسم کی بھی ہو اس میں سب داخل ہیں۔

وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَاءٍ یَدًا بِیَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ ھٰذِہِ الْاَصْنَافُ فَبِیْعُوْا کَیْفَ شِئْتُمْ اِذَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عبادۃؓ بن صامت سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلہ میں چاندی چاندی کے بدلہ میں گندم گندم کے بدلہ میں جو جو کے بدلہ میں کھجور کھجور کے بدلہ میں نمک نمک کے بدلہ میں مثل ہوں ساتھ مثل کے برابر برابر اور نقد بہ نقد فروخت کیا جائے جب اجناس مختلف ہوں جس طرح چاہو فروخت کرو لیکن بیع دست بدست ہو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعن عبادۃ بن الصامتؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب والفضہ بالفضہ الخ۔ ان چھ چیزوں میں تفاضل حرام ہے۔ مسئلہ ربوٰا کا حرام ہونا انہی چھ چیزوں کے ساتھ مخصوص ہے یا نہیں؟ اہل ظواہر اور بعض تابعین کے نزدیک ان ہی چھ چیزوں کے ساتھ مختص ہے۔ جمہور فقہائے اُمت کے نزدیک یہ حرمت ربوٰ معلول بالعلۃ ہے۔ باقی وہ علت کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہو گیا ہے۔ احناف کے نزدیک حرمت ربوٰ کی علت قدر اور جنس ہے۔ شوافع کے نزدیک طعمیۃ اور ثمنیۃ ہے اور مالکیہ کے نزدیک الاقتیات (قوت) الاذخار ہے۔ یعنی وہ اشیاء جن میں غذا بننے اور ذخیرہ اندوزی کرنے کی صلاحیت ہو۔ (مسئلہ ترجیح کا ہے) احناف کی بیان کردہ علت زیادہ راجح ہے اور وجوہ ترجیح کئی ہیں۔ (۱) کیلا بکیل اور ایک روایت میں "وزنا بوزن" یہ حال ہیں اور حال قید ہوتا ہے اور مجتہد کی شان یہ ہے کہ قیودات سے بحث کرے اور احناف کی بیان کردہ علت کا تعلق قیودات سے ہے بقیہ آئمہ کی علت میں قیودات کے علاوہ

ذوات میں بحث ہے۔انہوں نے ذوات کا لحاظ کیا ہے اور احناف کے ذوات کا لحاظ نہیں کیا ہے (۲) بعض احادیث میں جو اسی واقعہ سے متعلق ہیں ان میں یہ الفاظ ہیں: و کذالک المیزان اور بعض روایتوں میں یہ الفاظ ہیں مما یکا و یوزن. چنانچہ صحیح مسلم میں پہلے الفاظ ہیں۔

(۳) اشیاء کثیرہ کے اندر ربوٰا کا ہونا نہ ہونا اس علت کے ذریعہ سے معلوم ہو جائے گا اس کے ذریعہ ربوٰ سے بچنا امت کے لیے آسان ہو جائے گا بخلاف آئمہ کی بیان کردہ علت کے اس سے حکم محدود معلوم ہوتا ہے۔

سوال: بیع سلم فی الموزونات جائز ہونی چاہیے؟ جواب: چونکہ امۃ کا اجماع ہو چکا ہے اس بات پر کہ بیع سلم فی الموزونات صحیح نہیں ہے۔اس لئے یہ جائز نہیں ہے یا پھر آلات وزن مختلف ہیں تفاوت فاحش ہے اس لیے حکما یہ سمجھا جائے گا کہ یہ بیع الموزون بغیر الوزون ہے۔

سوال: موجودہ دور میں دس روپے دے کر بیس روپے لے لینا یہ فلوس کے حکم میں ہیں اس کے باوجود بیع تفاضلاً جائز نہیں؟

جواب: یہ علت جو بیان کی گئی ہے یہ ربوالفضل کی ہے اور جو محل اشکال ہے یہ ربوائے قرآن ہے جس کو قرآن نے حرام قرار دیا ہے وہ قرضہ دے کر زیادہ وصول کرنے کی صورت ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ وَ الشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَ الْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی. اَلْاٰخِذُ وَ الْمُعْطِیْ فِیْهِ سَوَآءٌ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلہ میں چاندی چاندی کے بدلہ میں گندم گندم کے بدلہ میں جو جو کے بدلہ میں کھجور کھجور کے بدلہ میں اور نمک نمک کے بدلہ میں برابر برابر...... دست بدست بیچا جائے جس نے زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اس نے سود لیا۔ لینے والا اور دینے والا اس میں برابر ہیں۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لاَ تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ وَلاَ تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلاَ تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ وَّلاَ تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلاَ تَبِیْعُوا مِنْهَا غَآئِبًا بِنَا جِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لاَ تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلاَ الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ. (متفق علیه)

ترجمہ: اسی (حضرت ابوسعیدؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلہ میں مانند ساتھ مانند کے بیچو اور بعض کو بعض سے زیادہ نہ کرو چاندی چاندی کے بدلہ میں مانند ساتھ مانند کے فروخت کرو اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو ان میں سے غائب کو حاضر کے ساتھ نہ بیچو۔ (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے سونا سونے کے بدلہ میں۔ چاندی چاندی کے بدلہ میں فروخت نہ کرو مگر جبکہ وزن میں برابر ہوں۔

وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلاً بِمِثْلٍ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت معمرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے طعام کو طعام کے بدلہ میں برابر برابر بیچو۔روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَ هَآءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّاهَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِیْرُ

بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَ هَآءَ وَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں سود ہے مگر دست بدست چاندی چاندی کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست گندم گندم کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست جو جو کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست کھجور کھجور کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن عمر: الاهاء وهاء اى خذما فى يدى واعطنى ما فى يدک.

وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلٰى خَيْبَرَ فَجَائَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لاَ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَا خُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلاَثِ فَقَالَ لاَ تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَ قَالَ فِى الْمِيْزَانِ مِثْلُ ذَالِکَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر ایک آدمی کو عامل مقرر کیا وہ اچھی کھجوریں لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہیں اس نے کہا نہیں اے اللہ کے رسول بلکہ ہم دو صاع کے بدلہ میں ایک صاع ایسی کھجوریں لیتے ہیں اور دو صاع تین صاع کے بدلہ میں آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کر و سب کو درہموں کے ساتھ بیچ دو پھر درہموں کے ساتھ عمدہ کھجوریں خرید و ترازو میں بھی اس کی مانند فرمایا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وصف کا متغیر ہونا کوئی معتبر نہیں اس سے بھی ربو لازم آئے گا۔ جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے۔ تفصیل کیلئے ترجمہ دیکھئے۔

وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ بِلاَلٌ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِىٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا قَالَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِىٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لاَ تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِىَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِبِهٖ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا بلالؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برنی کھجوریں لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہاں سے لایا ہے اس نے کہا ہمارے پاس کچھ ردی قسم کی کھجوریں تھیں میں نے وہ صاع دے کر ایک صاع یہ کھجوریں لی ہیں فرمایا آہ یہ تو عین سود ہے عین سود ہے ایسا نہ کر بلکہ اگر تو خریدنا چاہتا ہے کھجوروں کو ایک دوسری بیع کے ساتھ فروخت کر پھر اس کے ساتھ خرید۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ اَوْحُرٌّ. (رواه مسلم)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے کہا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ہجرت پر بیعت کی۔ آپ کو معلوم نہ ہو سکا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک آیا اس کو واپس لے جانا چاہتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو فروخت کر دے۔ آپؐ نے دو سیاہ غلاموں کے بدلہ میں اس کو خرید لیا اس کے بعد کسی سے بیعت نہیں لی یہاں تک کہ اس سے پوچھ لیتے وہ غلام ہے یا آزاد۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعن جابرؓ قال جاء عبد الخ۔ اس حدیث پر دو اشکال ہیں:

(۱) سوال: جب کوئی غلام دارالحرب سے آجائے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیسے بیچا؟
جواب: ممکن ہے یہ غلام ان لوگوں کا ہو جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاہدہ طے ہوا ہو تو ایسی صورت میں وہ آزاد نہیں ہوگا۔
سوال: مسلمان عبد کو دارالحرب کی طرف بھیجنا جائز نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کیسے بھیج دیا؟
جواب: ممکن ہے یہ عبدین کافرین ہوں یا حکم بعد میں نازل ہوا ہو۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں۔ اگر ہوتے تو پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔

وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ. (رواه مسلم)

ترجمہ: اسی (جابرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی ڈھیری فروخت کرنے سے منع کیا ہے جس کا معین پیمانہ معلوم نہ ہو۔ کھجوروں کی مقرر مقدار کے عوض میں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخ یہ نہی شبہ ربٰو کی وجہ سے ہے۔

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاِثْنَىْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنِ اثْنَىْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت فضالہؓ بن عبید سے روایت ہے کہا خیبر کے دن میں نے ایک ہار بارہ دینار کا خریدا اس میں کچھ سونا تھا اور کچھ نگینے میں نے اس کو جدا جدا کیا میں نے بارہ دیناروں سے زیادہ سونا پایا یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی فرمایا اس کو فروخت نہ کیا جائے یہاں تک کہ جدا جدا کیا جائے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: مسئلہ: ذہب مفرد کو ذہب مرکب کے ساتھ بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ذہب مفرد زائد ہو تو عندالاحناف جائز ہے اگر ذہب مفرد کم یا مساوی ہو تو پھر جائز نہیں۔ باقی آئمہ کے نزدیک قطعاً جائز نہیں جب تک کہ سونے کو الگ نہ کر لیا جائے۔
باقی آئمہ کی دلیل یہی حدیث ہے۔ لاتباع حتیٰ تُفَصِّل: جواب-۱: یہ حدیث ہمارے خلاف نہیں کیونکہ اس میں ذہب مفرد کم تھا اور یہ ہمارے نزدیک بھی جائز نہیں۔ باقی یہ نہی ارشادی ہے تاکہ نزاع پیدا نہ ہو یہ نہی تشریعی نہیں ہے یا یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ جزمی اور یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ ذہب مفرد کی مقدار زیادہ ہے اور ذہب مرکب کی مقدار کم ہے۔ (یہ کنایہ ہے تمیز تام سے) عام ازیں حسی طور پر الگ کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ باقی آئمہ کے نزدیک حسی طور پر تمیز ضروری ہے تب جا کر بیع جائز ہوگی اور باقی منع اس لیے کیا تھا کہ عوض میں وہ سونا کم دے رہا تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلَ الرِّبٰوا فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَ يُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ. (رواه احمد و ابوداؤد والنسائی و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے رویت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ان میں کوئی باقی نہ رہے گا مگر سود کھانے والا ہوگا۔ اگر سود نہ کھائے گا تو اس کا بخار اس کو پہنچے گا۔ ایک روایت میں ہے اس کا غبار پہنچے گا۔ روایت کیا اس

کو احمد اور ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَ لاَ الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَ لاَ الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَ لاَ الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَ لاَ التَّمْرَ وَ لاَ الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلاَّ سَوَآءً بِسَوَآءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَ الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَ الشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَ التَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَ الْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ. (رواه الشافعی)

ترجمہ: حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلہ میں چاندی کو چاندی کے بدلہ میں اور گندم کو گندم کے بدلہ میں اور جو کے بدلہ میں کھجور کھجور کے بدلہ میں نمک نمک کے بدلہ میں فروخت نہ کرو مگر برابر برابر نقد بہ نقد دست بدست لیکن سونا چاندی کے بدلہ میں چاندی سونے کے بدلہ میں گندم جو کے بدلہ میں جو گندم کے بدلہ میں کھجور نمک کے بدلہ میں نمک کھجور کے بدلہ میں جو گندم کے بدلہ میں کھجور نمک کے بدلہ میں نمک کھجور کے بدلہ میں جس طرح چاہو فروخت کرو لیکن دست بدست ہو۔ روایت کیا اس کو شافعیؒ نے۔

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ.
(رواه مالک والترمذی وابوداؤد و النسائی وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے سوال کیا گیا کیا خشک کھجوروں کو تازہ کھجوروں کے ساتھ فروخت کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تازہ کھجوریں جس وقت خشک ہوں کم ہو جاتی ہیں اس نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع کیا روایت کیا اس کو مالک ترمذی ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن سعد بن ابی وقاص مسئل عن شری التمر بالرطب الخ۔ مسئلہ: بیع الرطب بالتمر جائز ہے یا نہیں؟ اس میں دوصورتیں ہیں (۱) بیع الرطب المعلق علی الشجر بالتمر المجذوذ بالاتفاق جائز نہیں۔ (۱) بیع الرطب المجذوذ بالتمر (المجذوذ) جمہور کے نزدیک ناجائز ہے اور امام صاحب کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ یدابید ہو۔ جمہور کی دلیل حدیث سعد بن ابی وقاص ہے۔ حضرت سعد بن وقاص نے بیع الرطب بالتمر کے متعلق سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خشک ہونے کے بعد وہ کم ہوجاتی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے اس سے منع فرمادیا اس سے معلوم ہوا کہ بیع الرطب بالتمر جائز نہیں؟

امام صاحب کی طرف سے جواب یہ ہے کہ یہ نسیئۃ پر محمول ہے جیسا کہ بعض روایات میں نسیئۃ کے الفاظ بھی مذکور ہیں۔

سوال: اگر نہی کی علت نسیئہ ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سوال کیوں کیا کہ خشک ہونے کے بعد ان میں کمی ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ استفسار محض تبرع کے طور پر تھا تا کہ سائل کو معلوم ہوجائے کہ اس قسم کی بیع میں کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے کہ اس کے بعد کمی بیشی ہوجاتی ہے۔

سوال: پھر احناف کے نزدیک حطہ مقلیہ کی بیع غیر مقلیہ کے بدلے میں جائز ہونی چاہیے؟

جواب: وقت العقد تماثل کا ہونا ضروری ہے۔ مآل کے اعتبار سے ضروری نہیں۔ بیع الرطب بالتمر میں یہ تماثل متحقق ہوسکتا ہے جبکہ حطہ والی صورت میں تماثل متحقق نہیں ہوسکتا۔ ایک جانب اکتفاز ہے اور دوسری جانب تخلخل ہے۔ جواب-۲: یہ نہی تنزیہی ہے یعنی اس میں کوئی معتد بہ فائدہ نہیں ہوتا۔ جواب-۳: امام صاحب کے علاوہ سب عدم جواز کے قائل ہیں۔ جب امام صاحب بغداد گئے تو وہاں کے محدثین نے ان کو گھیر لیا اور پوچھا کہ آپ نے بیع الرطب بالتمر کو جائز قرار دیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ امام صاحب نے ان سے سوال کیا کہ رطب سے مراد تمر

ہے یا تمر نہیں۔ اگر رطب تمر ہے تو حدیث مشہور الحنطة بالحنطة التمر بالتمر الخ کا ابتدائی حصہ اس کے جواز پر دال ہے اور اگر رطب تمر نہیں تو اس کا حدیث آخری حصہ اس کے جواز پر دال ہے اس پر وہ سب خاموش ہو گئے۔ جواب-۴: یہ حدیث اس وزن کی نہیں کہ اس سے بیع الرطب بالتمر کے عدم جواز پر استدلال کیا جائے۔ اس لئے کہ اس میں ایک راوی زید بن عباس نامی ہیں اور وہ رجل مجہول ہیں۔

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلاً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيْوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَّيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. (رواه فی شرح السنة)

ترجمہ: حضرت سعیدؓ بن میسب سے مرسل طور پر روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو حیوان کے بدلہ میں فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ سعیدؓ نے کہا یہ زمانہ جاہلیت کا تھا۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

تشریح: وعن سعید بن المسیبؓ الخ: سوال: بیع اللحم بالحیوان تو جائز ہے اس لیے کہ یہ بیع الموزون بغیر الموزون ہے اس حدیث میں تو اس سے منع فرمایا گیا ہے؟ جواب: یہ نسیئہ پر محمول ہے۔

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيْوَانِ بِالْحَيْوَانِ نَسِيْئَةً. (رواه الترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلہ میں ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَاخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک لشکر کا سامان درست کرنے کے کہا پس اونٹ ختم ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ زکوٰۃ کے اونٹوں کے وعدہ پر اونٹ خرید لے وہ ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلہ میں زکوٰۃ کے اونٹ آنے تک خریدتا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

تشریح: وعن عبداللہ بن عمرو الخ: فامرهٗ ان یاخذ علی قلائص الصدقة فکان یاخذ البعیر بالبعیرین الخ.

اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) ایک اونٹ بطور قرضے کے دے دو وہ پھر تمہارا قرضہ بعد میں ادا کر دیا جائے گا جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے ۱۲۔ اس پر سوال ہے کہ استقراض الحیوان جائز ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک استقراض الحیوان بالحیوان جائز نہیں کیونکہ قرض ذوات الامثال کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے نہ کہ ذوات القیم کے ساتھ۔ نیز حیوان عددیات متفاوتہ فاحشہ کی قبیل سے ہیں جبکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جائز ہے۔ (استقراض الحیوان بالحیوان) جواب یہ پہلے کا حکم ہے بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔ فکان یاخذ البعیر بالبعیرین کا دوسرا مطلب اس سے بیع مراد ہے۔ اس پر سوال ہوگا کہ اس سے تو ربٰو لازم آیا؟

جواب: (۱) یہ اس زمانے کا قصہ ہے جس میں ابھی تک حرمت ربٰو کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

(۲) یہ حدیث استقراض الحیوان بالحیوان کیلئے زیادہ سے زیادہ مبیح ہے۔ اس سے پہلے جو حدیث گزری ہے وہ محرم ہے اور تعارض کے وقت محرم کو ترجیح ہوتی ہے۔ (۳) یہ حدیث سنداً معارض بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی اس میں ایک راوی عمرو بن حریش (حاشیہ نصیریہ) متکلم فیہ ہیں۔ اس کے مقابلے میں پہلی حدیث اصح سنداً ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الرِّبَا فِی النَّسِيْئَةِ وَ فِی رِوَايَةٍ قَالَ لاَ رِبَا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

ترجمہ: حضرت زیدؓبن اسامہ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادھار میں سود ہے ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا جو دست بدست ہو اس میں سود نہیں ہے۔(متفق علیہ)

تشریح: وعن اسامۃؓ الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ربٰو صرف نسیہ میں منحصر ہے تفاضل میں ربٰو جائز ہے؟ (اور نسیہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دائن مدیون کو قرضہ دیتے وقت یہ کہتا ہے کہ میں واپسی پر اتنی مقدار زائد لوں گا) حالانکہ جس طرح ربٰو نسیہ حرام ہے اسی طرح ربٰو الفضل بھی حرام ہے؟ جواب-۱: یہ اشیائے بخلاف جنسہا کی بیع پر محمول ہے۔ اشیائے غیر متجانسہ کی بیع میں صرف نسیہ حرام ہے تفاضل حرام نہیں ہوتا ہے۔ جواب-۲: یہ تخصیص اس لیے کی کہ یہ زیادہ قبیح ہے۔

(۳) یہ حدیث ربوائے فضل کے بارے میں ساکت ہے اور دوسری حدیث ناطق ہے۔ بوقت تعارض ناطق کو ترجیح ہوتی ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَنْظَلَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ غَسِيْلِ الْمَلاَ ئِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبًا يَاكُلُهُ الرَّجُلُ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَ ثَلاَثِيْنَ زِنْيَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّار قُطْنِیُّ وَرَوَی الْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَادَ وَ قَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰی بِهٖ.

حضرت عبداللہؓ بن حنظلہ سے روایت ہے جو غسیل ملائکہ ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درہم جس کو کوئی آدمی کھاتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ روایت کیا اسکو احمد دار قطنی نے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس سے روایت کیا ہے اور اس میں زیادہ کیا کہ جو گوشت حرام سے بڑھا آگ اس کے زیادہ لائق ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر جزء ہیں سب سے کم درجہ کے جزء کا گناہ اس قدر ہے جیسے آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبَا وَ اِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰی قُلٍّ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوٰی اَحْمَدُ الْاٰخِيْرَ.

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود اگرچہ وہ کس قدر بڑھ جائے اس کا انجام کمی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ روایت کیا ان دونوں کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے احمد نے آخری روایت کو۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰی مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاۤءِ يَا

جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَآءِ اٰكِلَةُ الرِّبَا. (رواه احمد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوئی ہے میں ایک قوم کے پاس آیا ان کے پیٹ گھروں کی مانند تھے ان میں سانپ تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آتے تھے میں نے کہا اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں اس نے کہا یہ سود خور ہیں۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ. (رواه النسائی)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے سود لینے والے اور دینے والے اس کے لکھنے والے اور زکوٰۃ روک لینے والے پر لعنت فرمائی ہے اور آپ نوحہ کرنے سے منع کرتے تھے روایت کیا اس کو نسائی نے۔

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اٰخِرَ مَانَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبَا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَ لَمْ يُفَسِّرْ هَالَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ. (رواه ابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہا سب سے آخر میں سود کی آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر ہمارے لیے بیان نہیں فرمائی۔ اس لیے تم سود کو اور شبہ والی چیز کو چھوڑ دو۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح: عن عمر بن الخطاب سوال: قرآن کریم کی آخری آیت نزول کے اعتبار سے الیوم اکملت الخ ہے اور یہاں آیا کہ آیت ربا ہے؟ جواب: آیات متعلقہ بالاحکام کے اعتبار سے یہ آخری ہے نہ کہ مطلقاً۔

سوال: ملحدین اعتراض کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سود کی تفسیر معلوم ہی نہیں ہوئی تو یہ ربوٰ امبہم ہے تو ان مبہمات کی بناء پر سارے عالم کو اس کی بناء پر کیسے چھوڑا جا سکتا ہے اس کو کیسے حرام کہا جا سکتا؟ جب کہ سارا عالم اسی سود پر چل رہا ہے؟

جواب: یہ مغالطہ ہے۔ ربوٰ دو قسم پر ہے: (۱) ربائے قرض جس کو ربا القرآن بھی کہتے ہیں اس لیے کہ اس کو قرآن نے بیان کیا ہے۔

(۲) ربا معاملات میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ربوائے معاملات میں اشیاء ستہ کے ماسوا میں ہر ہر جزی کے تفصیلی احکام نہیں بتلائے۔ لہٰذا امت کے لیے لازم اور احوط یہ ہے کہ جن چیزوں میں ربا یقینی ہو اس کو چھوڑ دیا جائے اور جن چیزوں میں ربوٰ کا شبہ ہو ان کو بھی چھوڑ دیا جائے نہ یہ کہ چونکہ تفاصیل امۃ کو نہیں پہنچیں اس لیے بے دھڑک سودی کاروبار شروع کر دو آگے تو بڑھو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا کہہ رہے ہیں فدعوا الربوٰ والریبۃ. یہ ایسا ہی ہے جیسے لاتقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ میں آپ لاتقربوا الصلوٰۃ تک پڑھو اور آگے نہ پڑھو۔

اور ربائے قرآن کا مفہوم تو واضح ہے ساری دنیا کو معلوم ہے اس کے بتلانے کی ضرورت نہیں۔

ملحدین دوسرا اشکال کرتے ہیں (اس سے پہلے تمہید اور قرض کی دو قسمیں ہیں (۱) قرض حاجت جو عام طور پر لیا جاتا ہے۔ (۲) قرض تجارت جو تجارت کی غرض سے لیا جائے) ملحدین کہتے ہیں قرآن میں جس قرض میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے وہ اور ہے اور موجودہ دور میں جو قرض ہے وہ اور ہے۔ لہٰذا ہمارا قرض یہ سود کے تحت داخل نہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو قرض لیا جاتا تھا وہ قرض ضرورت تھا اپنی ضروریات (مثلاً بھوک مٹانے کے لیے اور اموات کی تکفین کیلئے وغیرہ) کو پورا کرنے کے لیے لیا جاتا تھا اور اس زمانے میں جو قرض ہے وہ قرض تجارت ہے۔ یہ تو ظلم نہیں سرمایہ داروں سے کچھ نہ کچھ تو لینا چاہیے۔

جواب: ہم تسلیم نہیں کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صرف قرض ضرورت تھا بلکہ دونوں قسم کے قرض تھے۔ اس پر

دلیل کتاب الحج میں روایت گزری ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ اللہ نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو سود موقوف کیا گیا ہے وہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو سود لوگوں سے لینا تھا اس کی مقدار ۱۰ ہزار مثقال سونا تھی تو راس المال کتنا ہوگا' کیا یہ اتنا قرض ضرورت کے لیے تھا؟ نہیں بلکہ وہ تجارت کے لیے تھا' اس طرح حضرت زبیر بن العوامؓ بہت امین تھے ان کے پاس لوگ امانتیں رکھا کرتے تھے' یہ کہتے کہ تم میرے پاس بطور قرضہ کے رکھ دو کیونکہ اس میں میرا بھی فائدہ ہے اور تمہارا بھی فائدہ ہے۔ میرا فائدہ ہے نفع اٹھانے کی صورت میں اور تمہارا فائدہ ہے کہ تمہارا مال ضائع نہیں جائے گا اگر ہلاک ہوگیا تو ضمان ہوگی۔ چنانچہ لوگ ان کے پاس قرضہ کی صورت میں مال رکھتے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیر جوان کے بیٹے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت زبیر بن العوامؓ کی وفات ہوئی تو میں نے اس قرضہ کا حساب لگایا وہ ۲۲ لاکھ روپیہ قرضہ نکلا؟ کیا اتنا قرضہ بھوک مٹانے کے لیے تھا؟ کلا ہرگز نہیں بلکہ تجارت کے لیے تھا۔ نیز ملحدین یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں جو سود ممنوع ہے وہ اضعافاً مضاعفہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اگر اضعافاً مضاعفہ نہ ہو تو جائز ہوگا؟

جواب: اضعافاً مضاعفہ والی قید بیان واقعہ کے لیے ہے نہ کہ احتراز کے لیے جیسے ولا تشتروا بایاتی ثمناً قلیلاً۔ یہ مطلب نہیں کہ اگر ثمن کثیر مل رہے ہوں تو پھر جائز ہے بلکہ یہ قید بیان واقعہ کے لیے ہے احترازی نہیں ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَھْدٰٓی اِلَیْہِ اَوْحَمَلَہٗ عَلَی الدَّآبَّۃِ فَلَا یَرْکَبْہُ وَلَا یَقْبَلْھَآ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ جَرٰی بَیْنَہٗ وَ بَیْنَہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ، رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ.

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا کسی کو قرض دے مقروض اس کی طرف کوئی ہدیہ دے یا اس کو سواری پر سوار ہونے کے لیے کہے وہ اس پر سوار نہ ہو اور نہ ہدیہ قبول کرے مگر جس وقت ان کے درمیان اس سے پہلے تحفہ جاری ہو۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تشریح: وعن انسؓ فلایرکبہٗ ولایقبلھا۔ اس وجہ سے امام صاحب نے جس آدمی کا قرض دینا ہوتا اس کی دیوار کے سائے میں بھی نہیں کھڑے ہوتے تھے' کیوں؟ کل قرضٍ جر نفعاً فھو حرامٌ......

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا یَاْخُذْ ھَدِیَّۃً. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی.

ترجمہ: اسی (انسؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی سے قرض لے اس سے ہدیہ قبول نہ کرے روایت کیا اس کو بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح منتقٰی میں ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ ابْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ اِنَّکَ بِاَرْضٍ فِیْھَا الرِّبَا فَاشٍ فَاِذَا کَانَ لَکَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْحِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْحَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْہُ فَاِنَّہٗ رِبًا. (رواہ البخاری)

ترجمہ: ابو بردہؓ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا میں مدینہ آیا اور عبداللہ بن سلام کو ملا اس نے کہا تو ایسے علاقہ میں ہے جہاں سود عام ہے جب کسی آدمی پر تیرا کوئی حق ہو وہ بھس کا ایک بوجھ یا جو کا ایک بوجھ یا گھاس کا گٹھا تیری طرف بھیجے اس کو قبول نہ کر یہ سود ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

بَابُ الْمَنْهِی عَنْهَا مِنَ الْبُیُوعِ

بیوع فاسدہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَۃِ اَنْ یَّبِیْعَ ثَمَرَ حَآئِطِہٖ اِنْ کَانَ نَخْلاً بِتَمْرٍ کَیْلاً وَ اِنْ کَانَ کَرْمًا اَنْ یَّبِیْعَہٗ بِزَبِیْبٍ کَیْلاً اَوْکَانَ. وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَ اِنْ کَانَ زَرْعًا اَنْ یَّبِیْعَہٗ بِکَیْلِ طَعَامٍ، نَھٰی عَنْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا نَھٰی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ قَالَ وَالْمُزَابَنَۃَ اَنْ یُّبَاعَ مَا فِیْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِکَیْلٍ مُّسَمًّی اِنْ زَادَ فَلِیْ وَ اِنْ نَقَصَ فَعَلَیَّ. (متفق علیہ)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع کیا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ آدمی اپنے باغ کے پھل کو بیچے اگر کھجور ہے خشک کھجوروں کے بدلہ میں ماپ کرا گرانگور ہیں خشک انگور کے بدلہ میں ماپ کر یا ہو اور مسلم کے لفظ ہیں اگر کھیتی ہے تو غلہ کے بدلہ میں ماپ کر فروخت کرے ان سب سے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ) ان دونوں کی ایک روایت میں ہے آپ نے مزابنہ سے منع کیا ہے مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے درختوں پر میوہ خشک کھجور کے بدلہ میں ماپ کر بیچا جائے اور بائع کہے اگر میوہ زیادہ نکلے میرا ہے اگر کم نکلے پس مجھ پر ہے۔

تشریح: وعن ابن عمرؓ قال نھی رسول اللہ ﷺ عن المزابنہ : بیع مزابنہ : درخت پر لگے ہوئے پھلوں کی بیع کرنا ثمر مجذوذ کے بدلے میں خرصاً اور اگر یہ معاملہ کھیتی میں ہوں تو اس کو محاقلہ کہتے ہیں۔ اس حدیث میں باغ پر زرع کا اطلاق تغلیباً ہوا ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَۃِ وَ الْمُحَاقِلَۃِ وَ الْمُزَابَنَۃِ وَ الْمُحَاقَلَۃُ اَنْ یَّبِیْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَۃِ فَرَقٍ حِنْطَۃٍ وَ الْمُزَابَنَۃُ اَنْ یَّبِیْعَ التَّمَرَ فِیْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَۃِ فَرَقٍ وَ الْمُخَابَرَۃُ کِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔ محاقلہ یہ ہے کہ آدمی اپنی کھیتی سو فرق گیہوں کے بدلے فروخت کرے اور مزابنت یہ ہے کہ سو فرق کھجور کے ساتھ درختوں کا پھل بیچ ڈالے اور مخابرہ یہ ہے کہ ایک تہائی یا چوتھائی حصہ پر زمین کو بٹائی پر دے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَعَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ وَالْمُعَاوَمَۃِ وَعَنِ الثُّنْیَا وَرَخَّصَ فِی الْعَرَایَا. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ مزابنہ مخابرہ اور معاومہ اور ثنیا سے منع کیا ہے اور عرایا

میں رخصت دی ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: **وعنه قال نهى رسول الله ﷺ ...... والمعاومة وعن الثنياء الخ بيع معاومه** : اپنے باغ کے پھلوں کو دو یا دو سے زائد برس تک فروخت کر دینا یہ جائز نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بیعہ موجود نہیں (اور بیع مالم بوجہ کی بیع جائز نہیں اس کو بیع السنین بھی کہتے ہیں) ثنایا کا معنی ہے استثناء کرنا یہاں استثناء سے مطلق استثناء مراد نہیں بلکہ استثنائے مجہول مراد ہے۔ مثلاً یہ کہتا ہے کہ یہ باغ میں تجھے بیچتا ہوں لیکن ان میں سے کچھ پھل میرے ہوں گے یہ جائز نہیں اگر استثناء معروف ہو تو پھر وہ جائز ہے۔ **ورخص في العرايا: عرايا عرِيَّة** کی جمع ہے۔ لغتاً عطیہ کو کہتے ہیں' اصطلاح میں کس کو کہتے ہیں اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ احناف کے نزدیک اس کی صورت یہ ہے مالک اپنے باغ کے چند درختوں کا پھل کسی فقیر کو ھبہ کر دیتا ہے پھر فقیر کے باغ میں آنے جانے کی وجہ سے اور اس کے آنے جانے کی مشقت کی وجہ سے فقیر کو یہ کہہ دے کہ تم اس دن درختوں پر لگے ہوئے پھل کے بدلے میں مجھ سے اتنی مقدار خشک کھجور لے لو اور آنا جانا چھوڑ دو اور فقیر کا اس کو قبول کر لینا اس کو عریہ کہتے ہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

احناف کے نزدیک اس کی حقیقت استرداد الھبہ بالھبہ ہے۔ ایک ھبہ سے رجوع کر کے از سر نو نیا ھبہ کر دینا' بیع اس کی کوئی حقیقت نہیں یا استبدال الموھوب بالموھوب ہے)

سوال: جب عریہ کی حقیقت احناف کے نزدیک ھبہ ہے بیع نہیں تو پھر پہلے ھبہ سے رجوع کیسے صحیح ہوا؟ جواب: پہلے ھبہ کی ابھی تک تمامیت نہیں ہوئی کیونکہ قبضہ نہیں ہوا تو تمامیت سے پہلے ھبہ سے رجوع صحیح ہوتا ہے تمامیت ہوتی ہے قبضے کے بعد اور یہاں قبضہ نہیں ہے۔

سوال-۲: جب یہ ھبہ ہے تو پھر پہلے موھوب شدہ پھل کا لحاظ اور اعتبار اور اندازہ کرنے کا کیا مطلب ہے یہ تو مبادلۃ المال بالمال ہونے کی وجہ سے بیع ہے؟ جواب یہ محض فقیر کی تطیب قلبی کیلئے ہے کوئی بیع ہونے کی حیثیت سے نہیں ہے۔

سوال-۳: اگر یہ عریہ حقیقتاً ھبہ ہی ہے تو پھر احادیث میں اس پر بیع کا اطلاق کیوں ہوا ہے؟

جواب: چونکہ یہ صورتاً بیع ہے مبادلۃ رطب بالتمر ہے اس لیے اس پر بیع کا اطلاق کر دیا۔

سوال-۴: بیع مزابنہ سے احادیث میں منع کیا گیا ہے اور عرایہ کا استثناء کیا گیا ہے؟ (بیع مزابنہ کی نہی سے استثناء کیا ہے) اور اصل مستثنیٰ میں متصل ہے اور یہ یوں تب بنے گا جب مستثنیٰ' مستثنیٰ منہ کی جنس میں سے ہو اور یہاں مستثنیٰ منہ (مزابنہ) بیع ہے تو لہٰذا مستثنیٰ عریہ کو بھی بیع ہونا چاہیے؟

جواب: واقعہ اور نفس الامر کے اعتبار سے یہ استثناء منقطع ہے۔ استثناء کا متصل ہونا کوئی فرض واجب نہیں بلکہ ظاہر کے اعتبار سے متصل ہونا کافی ہے حقیقت کے اعتبار سے ضروری نہیں اور یہ فقہاء اور بلغا کی کلام میں بھی مستعمل ہوا ہے اور قرآن مجید میں بھی **فسجد الملائكة كلهم اجمعون الا ابليس**. تو حدیث میں کیوں نہیں مان لیتے۔

سوال-۵: اگر یہ عریہ ھبہ ہی ہے تو پھر مادون خمسۃ اوسق کی قید کیوں لگی ہوئی ہے؟

جواب: یہ قید اتفاقی ہے کیونکہ اس زمانے میں عموماً معاملہ اتنی مقدار میں ہوتا تھا۔ یہ قید احترازی نہیں ہے۔

سوال-۶: تو پھر رخص کا کیا مطلب ہے؟ (اس کا مطلب تو یہ بنتا ہے کہ یہ بیع پہلے ناجائز تھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت اور رخصت دے دی؟) کیونکہ عدم جواز کا شبہ تو تب پیدا ہوتا ہے جب اس کو بیع قرار دیا جائے جبکہ ھبہ تو جواز کی صورت ہے پھر رخص یہ منطبق نہیں ہوتا؟ جواب: ظاہر میں ایک وعدہ خلافی ہے کہ جو پھل درختوں پر لگا ہوا ہے اس کا ھبہ کر کے اس پر برقرار رہے گا (یہ وعدہ تھا) لیکن یہ اس پر برقرار نہ رہا تو بظاہر عدم جواز کا شبہ ہو سکتا تھا اس شبہ کو دور کرنے کے لیے رخص فرمایا (کیونکہ یہ وعدہ خلافی ہے اور یہ مؤمن کی شان نہیں ہے اس کو نفاق کی علامات میں بتلایا گیا ہے)

سوال-۷: ابن رشد نے اعتراض کیا کہ تم نے عریہ کو ھبہ قرار دے کر بیع مزابنہ کی نہی سے تو چھٹکارا حاصل کر لیا لیکن نہی عن الرجوع

فی الھبہ کے مرتکب ہوئے اس کا کیا فائدہ ہوا؟

جواب-۱: یہ نہی عن الرجوع فی الھبہ اس ھبہ کے بارے میں ہے جو ھبہ تام ہو جب کہ صورت مذکورہ میں ھبہ تام نہیں ہوا۔

جواب-۲: یہ رجوع صورتاً ہے جتنا لیا ہے اتنا واپس بھی تو دیا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ زیادہ رہا ہو۔

مالکیہ کے نزدیک عریہ کا سبب وہی ہے جو احناف نے بیان کیا (یعنی مالک کا مشقت میں مبتلا ہونا) لیکن ان کے نزدیک حقیقتاً عریہ بیع ہے کہ فقیر نے رطب باغ کے مالک کو بیچے ہیں اس لیے کہ مالکیہ کے ہاں ھبہ کے تام ہونے کے لیے قبضہ شرط نہیں تو یہ بیع ہوئی لیکن شرط مالکیہ کے نزدیک یہ ہے کہ یہ مادون خمسۃ اوسق کی قید کے ساتھ مقید ہے تو ان کے نزدیک یہ قید احترازی بنے گی اور حنابلہ کا بھی یہی مذہب ہے وہ اس کے قائل ہیں۔

شوافع کا سبب میں بھی اختلاف ہے اور ماہیت میں بھی اختلاف ہے۔ شوافع کے نزدیک عریہ کا سبب یہ ہے کہ باغوں کے اندر جب پھل پکنے والے ہوتے ہیں تو بعض لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہوتے لیکن خشک پھل ہوتا ہے ان کا رطب تازہ پھل کھانے کو جی چاہتا ہے تو شریعت نے ان کی ضرورت کا لحاظ رکھتے ہوئے عریہ کی اجازت دی کہ وہ خشک پھل دے کر تازہ پھل لے لیں تو یہ حقیقتاً بیع ہے۔ (فرق)

احناف کے نزدیک کسی قسم کی بیع کو بیع مزابنہ سے مستثنیٰ کرنا لازم نہیں آتا بیع مزابنہ کی نہی اپنے عموم پر ہے اس سے کوئی فرد مستثنیٰ نہیں جبکہ باقی آئمہ کے نزدیک اس کا ایک فرد عریہ بیع مزابہ کی نہی سے مستثنیٰ ہوا ہے مذہب احناف کسی قسم کی سودی بیع کے جواز کا قول لازم نہیں آتا۔

نیز لغت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے عریہ عطیے کو کہتے ہیں مبادلۃ المال بالمال کو نہیں کہتے۔ صاحب قاموس پکے شافعی المسلک ہیں لیکن جب لغت کے اندر عریہ کا معنی کیا تو عطیے کا معنی کیا۔

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت سہیلؓ بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجوروں کے بدلہ میں درخت پر میوہ بیچنے سے منع کیا ہے۔ مگر آپؐ نے عریہ میں رخصت دی ہے یہ کہ اندازہ کے ساتھ درختوں پر میوہ بیچا جائے۔ اس کے مالک تازہ کھجوریں کھائیں۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِیْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَکَّ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگا کر عرایا کو خشک کھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے میں رخصت دی ہے لیکن پانچ وسق یا اس سے کم ہوں۔ داؤد بن حصین نے شک کیا ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهٰی عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ . (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پختگی ظاہر ہونے سے پہلے پھل بیچنے سے منع کیا ہے۔ بائع اور مشتری دونوں کو منع کیا ہے۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجوروں کے بیچنے سے منع کیا ہے یہاں تک کہ پختہ ہوں اور کھیتی کو خوشے میں بیچنے سے منع کیا ہے یہاں تک کہ پختہ ہو اور آفت سے امن میں ہو جائے۔

تشریح: وعن عبدالله بن عمرؓ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها ۔

بیع الثمار کا مسئلہ: بدوصلاح: احناف کے نزدیک اس کا معنی ہے جب پھل پکنا شروع ہو جائے کیونکہ جب پھل پکنا شروع ہو جاتا ہے

تو آفات سے محفوظ ہو جاتا ہے اور شوافع اس کا معنیٰ کرتے ہیں جب پھل پک جائے مال دونوں کا ایک ہے فرق اعتباری ہے حقیقی نہیں ہے۔ اس میں کوئی معتد بہ اختلاف نہیں۔ بیع الثمار کی دو صورتیں ہیں: (۱) ظہور ثمر سے پہلے یہ صورت بالا جماع جائز نہیں ہے...... (۲) ظہور ثمر کے بعد: پھر یہ دو حال سے خالی نہیں۔ (۱) قبل از بدو صلاح (۲) بعد از بدو صلاح۔

ہر ایک کی پھر تین تین قسمیں ہیں۔ قبل از بدو صلاح کی بھی تین صورتیں ہیں اور بعد از بدو صلاح کی بھی۔ قبل از بدو صلاح کی تین صورتیں: (۱) بشرط القطع (۲) بشرط الترک (۳) مطلقا (لابشرط الشئی) بعد از بدو صلاح کی تین صورتیں (۱) بشرط القطع (۲) بشرط الترک (۳) مطلقاً (نہ قطع کی شرط اور نہ ترک کی) فصارت الصور کلها ستة: ان چھ صورتوں میں سے احناف کے نزدیک بھی چار صورتیں جائز اور دو ناجائز ہیں اور شوافع کے نزدیک بھی چار صورتیں جائز اور دو ناجائز ہیں لیکن مصداق مختلف ہیں۔ احناف کے نزدیک جائز یہ چار صورتیں ہیں۔ شرط القطع کی دونوں صورتیں (۱) قبل از بدو صلاح (۲) بعد از بدو صلاح اور مطلقاً کی مطلقاً جائز ہے۔ یعنی تیسری صورت کی دونوں صورتیں جائز ہیں۔ قبل از بدو صلاح' بعد از بدو صلاح اور دو صورتیں ناجائز یہ ہیں وہ بشرط الترک کی دونوں صورتیں (۱) قبل از بدو صلاح (۲) بعد از بدو صلاح اور شوافع کے نزدیک چار صورتیں ناجائز یہ ہیں۔ بعد از بدو صلاح کی تینوں سورتیں: اور ایک قبل کی شرط القطع (۱) بعد از بدو صلاح بشرط القطع (۲) بعد از بدو صلاح بشرط الترک (۳) بعد از بدو صلاح مطلقاً اور چوتھی صورت قبل از بدو صلاح بشرط القطع: تو کل چار صورتیں جائز ہیں اور دو ناجائز یہ ہیں (۱) قبل از بدو صلاح بشرط الترک (۲) قبل از بدو صلاح مطلقاً۔ صورت مختلف احناف اور شوافع کے ہاں صرف دو ہیں: (۱) بیع مطلقاً قبل از بدو صلاح' احناف کے نزدیک جائز ہے اور شوافع کے نزدیک ناجائز ہے۔ (۲) بیع بشرط الترک بعد از بدو صلاح احناف کے نزدیک جائز نہیں ہے اور شوافع کے نزدیک جائز ہے۔

شوافع کہتے ہیں ان حدیثوں پر ہمارا عمل ہے۔ ہم عامل بالحدیث ہیں۔ بیع بشرط القطع تو بالاتفاق جائز ہے اور بیع بشرط الترک اور بیع مطلقاً حدیث میں ہے کہ دونوں قبل از بدو صلاح جائز نہیں۔ ہمارا عمل حدیث کے منطوق پر بھی ہے اور مفہوم پر بھی ہم عامل بالحدیث ہیں۔ احناف کہتے ہیں کہ بیع بشرط الترک قبل از بدو صلاح ہو یا بعد از بدو صلاح ہو اس حدیث کا مصداق نہیں۔ بیع بشرط القطع بالاجماع ان احادیث کا مصداق نہیں یہ ایک دوسری مستقل نص کی وجہ سے ناجائز ہے اور وہ ہے نهی عن بیع و شرط جہاں ایسی شرط ہو جو مقتضی عقد کے خلاف ہو وہ ناجائز ہے اور یہ شرط (ترک والی) بھی مقتضی عقد کے خلاف ہے۔ لہٰذا یہ بھی ناجائز ہے۔ الغرض اس حدیث کا مصداق صرف ایک صورت ہے۔ وہ بیع مطلقاً ہے (خواہ قبل از بدو صلاح ہو یا بعد از بدو صلاح) احناف پر اعتراض: اس حدیث کا مقتضی یہ ہے کہ بیع مطلقاً کی صورت میں قبل از بدو صلاح بھی ناجائز ہونی چاہیے حالانکہ تمہارے نزدیک یہ جائز ہے؟ جواب-۱: یہ نہی ارشادی ہے کوئی تشریعی نہیں۔

جواب-۲: نیز یہ محمول ہے بیع سلم پر کیونکہ اس بیع سلم کے لیے مسلم فیہ کا پایا جانا بازار میں ضروری ہوتا ہے وقت عقد سے لے کر تسلیم تک اور قبل از بدو صلاح بازار میں موجود نہیں ہوتا...... اور اگلی روایت میں اذا منع الله الخ: کے الفاظ قرینہ ہیں کہ یہ محمول ہے بیع سلم پر۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ قِیْلَ وَ مَاتُزْهِیَ قَالَ حَتّٰی تَحْمَرَّ وَ قَالَ اَرَأَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْهِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع کیا ہے یہاں تک کہ وہ پختہ ہوں کہا گیا ان کا پختہ ہونا کیا ہے فرمایا سرخ ہوں اور فرمایا خبر دو جس وقت اللہ تعالیٰ پھل کو روک لے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کیسے لیتا ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالیانہ کے بیچنے سے منع کیا ہے اور آفتوں کے موقوف کر دینے کا حکم کیا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: بیع سنین بیع معاومہ کو کہتے ہیں اور امر بوضع الجوائح کا استحبابی ہے وجوبی نہیں ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ. (رواه مسلم)

ترجمہ: اسی (جابرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے بھائی کو پھل فروخت کرے پھر اس کو آفت پہنچ جائے تیرے لئے جائز نہیں کہ اس سے کچھ وصول کرے بغیر کسی حق کے تو اپنے بھائی کا مال کیوں لیتا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهٖ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهٖ فِيْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا لوگ بازار کی بالائی جانب سے غلہ خریدتے اس کو اسی جگہ فروخت کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ بیچنے سے منع کیا یہاں تک کہ اس کو منتقل کریں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ صحیحین میں میں نے یہ روایت نہیں پائی۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ وَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ. (متفق عليه)

ترجمہ: اسی (ابن عمرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ خریدے اس کو فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اس کو پورا لے۔ ابن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے اس کو کیل کر لے۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ لَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس غلہ کے فروخت کرنے سے منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس کو قبضہ میں لینے سے پہلے بیچا جائے ابن عباسؓ نے کہا میرے خیال میں ہر چیز کا ایسا ہی حکم ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اما الذی نہی عنہ الخ ان تینوں حدیثوں سے متعلق ایک مسئلہ ہے: مسئلہ یہ ہے کہ مبیع کو قبض کرنے سے پہلے آگے فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ شیخین کا مذہب یہ ہے کہ اگر مبیعہ منقولات میں سے ہو تو بغیر قبضہ کے آگے فروخت کرنا جائز نہیں۔ عام ازیں نقدین سے ہو یا غیر نقدین سے عام ازیں مکیلیات سے ہو یا موزونیات میں سے ہو۔ عام ازیں ذوات القیم سے ہو یا ذوات الامثال سے عام ازیں مطعومات سے ہو یا غیر مطعومات سے ہو وجہ عدم جواز! کیونکہ اس میں احتمال موجود ہے کہ اگر مبیع ہلاک ہو جائے تو بیع اول فسخ ہو جائے گی پھر بیع ثانی کیسے ہو گی اور یہ احتمال منقولات میں ہو سکتا ہے نہ کہ غیر منقولات میں۔ اگر مبیعہ غیر منقولات میں سے ہو تو پھر قبل از قبضہ آگے فروخت کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر یہی بات غیر منقولی میں بھی پائی جائے تو وہ بھی ناجائز ہو گی۔ مثلاً جیسے اگر دریا کے کنارے زمین ہے اور موسم سیلاب کا ہے تو پھر بھی قبضہ سے پہلے بیع جائز نہیں۔ امام محمد اور شوافع کا مذہب یہ ہے کہ کسی چیز کی بیع بھی قبل از قبضہ جائز نہیں۔ مطلقاً ان کی دلیل مابعد میں حدیث نمبر ۳۶ آ رہی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں لا ربح مالم یضمن: اس میں مآ عام ہے منقولی غیر منقولی سب کو شامل ہے۔ جواب: شیخین کی جانب سے یہ ہے کہ کلمہ ماآ گرچہ عام ہے لیکن علت نہی مبیع کی ہلاکت کی وجہ سے بیع اول کا فسخ ہو جانا...... یہ منقولات میں متحقق

ہوتا ہے غیر منقولات میں متحقق نہیں ہوتا تو یہ حدیث عام مخصوص منہ البعض کی قبیل سے ہے۔ تیسرا قول حنابلہ کا ہے وہ کہتے ہیں مطعومات کی بیع قبل از قبض جائز نہیں۔ اس کے علاوہ غیر مطعومات میں جائز ہے۔ حنابلہ کی دلیل یہی حدیث ہے اس میں طعام کا ذکر ہے جواب کا حاصل طعام کا ذکر اتفاقی ہے کوئی احترازی نہیں۔ طعام کا ذکر اس لیے کیا کہ عام طور پر اس وقت تجارت طعام کی تھی یا پھر بطور تمثیل کے فرمایا ہے اور باقی حضرت ابن عباسؓ کا قول امام محمد اور شوافع کے مذہب کی تائید کرتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ان کا اپنا اجتہاد تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دوسرا مسئلہ: قبضہ کیسے متحقق ہوگا؟ احناف کے نزدیک قبضہ حسی کوئی ضروری نہیں محض تخلیہ کافی ہے۔ (یعنی ایسی جگہ پہنچا دے کہ اگر وہ اس کو اٹھانا چاہے قبضہ کرنا چاہے تو کر سکے' یہ تخلیہ ہے کوئی حائل نہ ہو) اور شوافع کے نزدیک قبض حسی ضروری ہے۔ شوافع کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں نقل استیفاء وغیرہ کے الفاظ ہیں۔ جواب کا حاصل یہ ہے سب مختلف الفاظ ہیں ان سب کا قدر مشترک تخلیہ ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِبَیْعٍ وَ لَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَا جَشُوا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَصُرُّو الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَاَنْ یَحْلُبَهَا اِنْ رَضِیَهَا اَمْسَکَهَا وَ اِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ، وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدنے کے لئے قافلہ والوں کو آگے جا کر نہ ملوتم میں سے کوئی کسی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے' کھوٹ نہ کرو اور شہری دیہاتی کے لئے فروخت نہ کرے۔ اونٹ اور بکری کے تھنوں میں دودھ جمع نہ کرو ایسا جانور اگر کوئی خرید لے اس کو اختیار ہے دوہنے کے بعد اگر چاہے بند رکھے اگر چاہے واپس لوٹا دے اور کھجوروں کا ایک صاع واپس لوٹا دے متفق علیہ مسلم کی ایک روایت میں ہے جس نے ایسی بکری خریدی۔ جس کا دودھ تھنوں میں بند کیا گیا ہے۔ تین دن تک اس کو اختیار ہے اگر واپس لوٹائے تو اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس لوٹا دے گندم نہ ہو۔

تشریح: وعن ابی هریرةؓ ان رسول الله ﷺ قال لاتلقوا الرکبان لبیع الخ . اس حدیث کے تحت کئی مسئلے ہیں:

(۱) مسئلہ: تلقی رکبان: اس کا معنی یہ ہے کہ تجارت کی غرض سے باہر سے آنے والے قافلہ سے شہری تاجر کا اس کے شہر میں پہنچنے سے پہلے مال کو لے لینا یہ تلقی رکبان کا معنی ہے اس کے چار نام ہیں: (۱) تلقی رکبان (۲) تلقی سلعہ (۳) تلقی جلب (۴) تلقی بیوع (ای اصحاب البیوع) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقی رکبان سے منع فرمایا۔ اس میں علت نہی احدالامرین ہے:

(۱) اس میں اہل بلد کا نقصان ہے (۲) غرر دھوکہ دینا قافلے والوں کو اس میں قافلے والوں کا نقصان ہے۔ اہل بلد کا نقصان کیسے ہے: وہ اس طرح کہ وہ قافلہ والا خود لا کر شہر میں فروخت کرتا تو بلد والوں کو سہولت ہوتی جبکہ اس کے خریدنے کی وجہ سے مہنگا ہو گیا ہے۔ اس لئے کسی چیز کے اندر جتنے ہاتھ لگیں گے اتنی زیادہ مہنگی ہو جائے گی اور قافلے والوں کو دھوکہ اس طرح دینا ہے کہ اس کو شہر کے نرخ کا علم نہیں ہوگا اور وہ جو خریدنے والا ہے اس سے کم قیمت پر لے لے گا' چیز ۱۰۰ کی ہوگی وہ ۷۰ میں خرید لے گا تو یہ قافلے والوں کے ساتھ دھوکہ ہے۔ اگر ان دونوں علتوں میں سے کوئی علت نہ پائی جائے تو تلقی رکبان کوئی منع نہیں ہے۔ غرر کی صورت میں قافلے والوں کو خیار ہوگا یا نہیں؟ یعنی جب مالک کو شہر پہنچ کر پتہ چلا کہ میرے ساتھ دھوکہ ہوا ہے ۱۰۰ کی چیز ۷۰ روپے میں یہ میرے سے خرید کر آیا ہے تو اس کو بیع فسخ کرنے کا حق حاصل ہوگا یا نہیں: جمہور کے نزدیک کوئی خیار نہیں ہوگا مالکیہ کہتے ہیں اس کو خیار حاصل ہوگا۔ اگر چاہے تو فسخ کر سکتا ہے مالکیہ کی دلیل اگلی حدیث ہے فاذا اتی سیده السوق فهو بالخیار: معلوم ہوا اس کو خیار ہوگا۔ احناف کہتے ہیں دھوکہ اس نے خود کھایا ہے کس نے کہا تھا اتنے سیدھے سادھے بنو (اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری ہے) باقی حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ مروۃ اور دیانت پر محمول ہے اور مصالحت اور

استحباب پر محمول ہے۔ مشہور تو یہی ہے کہ یہ حکم استحبابی ہے لیکن احناف میں سے ابن ھمام کہتے ہیں کہ فتویٰ مالکیہ کے قول پر دیا جائے گا کیونکہ اب دھوکہ بازی زیادہ ہے اور دیانت وامانت کم ہے اور متاخرین فقہاء احناف کا فتویٰ خیار کے وجوب پر ہے۔

حدیث میں دوسرا مسئلہ: ولا یبع بعضکم علی بیع بعضٍ: اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ بیع بشرط الخیار میں جب من لہٗ الخیار بائع ہو تو وہ مدت خیال شرط سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محض ثمنوں کی زیادتی کے لیے مبیع کو آگے نہ بیچ دے بیع ثانی نہ کرے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو اشخاص ان کے درمیان بات طے ہو چکی ہو تو یہ تیسرے کو نہیں دینی چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ بائع نے ایک سے بات کر لی پھر دوسرا شخص آیا اور وہ تھوڑے سے ثمن زیادہ دیتا ہے تو بائع اس کو مبیع دے دیتا تو یہ نہیں کرنا چاہیے (اس حدیث کا مسئلہ عن یزید کے ساتھ کوئی تعارض نہیں ہے) حدیث میں تیسرا مسئلہ: ولا تناجشوا: نجش دو اشخاص کا آپس میں بھاؤ ہو رہا ہو تیسرا آدمی آ کر بغیر خریدنے کے ارادے کے زیادہ بھاؤ پر خریدنے کی آمادگی کا اظہار کرتا ہے یہ ثمن زیادہ بتلاتا ہے تاکہ خریدنے والا دھوکہ میں پڑ جائے کہ یہ تو زیادہ پیسے دینے کے لیے تیار ہے میں چلو اسی کم میں خرید لوں تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس میں غرر ہے۔ چوتھا مسئلہ: ولا یبع حاضرٌ لبادٍ: کوئی شہری ایجنٹ اور دلال نہ بنے دیہاتی کے لیے اس کی ایک صورت یہ ہے کہ شہری آدمی دیہاتی کی طرف سے کوئی مال بیچے یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اگر یہ خود بیچتا لیکن کم نفع لیتا لیکن اب شہری نے اس کی طرف سے بیع کر کے اس کے ثمن کو زائد کر دیا۔ ہاں اگر اللہ کی رضا کیلئے دیہاتی کا ایجنٹ بنتا ہے تو اس کو اجر وثواب ملے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ شہری آدمی شہریوں کو غلہ فروخت نہ کرے بلکہ دیہاتیوں کو فروخت کرے تاکہ مرضی کا ریٹ وصول کرے اگر اس میں شہریوں کا نقصان ہو تو ناجائز ہے اس صورت میں لام من کے معنے میں ہوگا اور اگر نقصان نہ ہو تو پھر یہ جائز ہے۔

پانچواں مسئلہ: لاتصروا الابل والغنم الخ: تصریہ جانور کا دودھ تھنوں میں روکے رکھے تاکہ دودھ کی کثرت دکھا کر مشتری کو خریدنے پر آمادہ کرے اس فعل کو تصریہ کہتے ہیں اگر یہ عمل بکری میں ہو تو اس فعل کو تصریہ اور بکری کو شاۃ مصراۃ اور اگر یہ عمل اونٹنی میں ہو تو اس فعل کو تحفیل اور اونٹنی کو مُحَفَّلَہ کہتے ہیں۔ ایسا کرنا منع ہے احناف کے نزدیک اگر کسی نے ایسا جانور خرید لیا تو اس کو فسخ کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ البتہ رجوع بالنقصان کر سکتا ہے اور باقی آئمہ کے نزدیک فسخ کرنے کا حق اس کو حاصل ہے کہ جانور واپس کر دے اور صاعاً من تمر اس دودھ کے بدلے میں دے دے جو پیا ہو خواہ وہ دودھ کتنا ہی کیوں نہ ہو باقی آئمہ کی دلیل یہی حدیث ہے وہ کہتے ہیں ہم عامل بالحدیث ہیں کیونکہ احناف کے نزدیک اس قید (صاعاً من تمر) کا اعتبار نہیں۔

احناف کی طرف سے توجیہ: یہ حکم دیانتاً ہے لاقضاءً۔ نیز صاعاً من تمر کا ذکر تمثیل کے لیے اور مصالحۃً ہے نہ کہ اس بناء پر کہ یہ دودھ کا معاوضہ ہے کیونکہ یہ معاوضہ نہ مثلی بن سکتا ہے اور نہ معنوی' دوسری وجہ: الخراج بالضمان: لہٰذا قبضے کے بعد جو دودھ نکلا وہ مشتری کی ضمان میں ہے اور اس کا معاوضہ نہیں ہو سکتا۔ ایک تیسرا جواب یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر فقیہ ہیں اور جب قیاس اور غیر فقیہ کی روایت کے درمیان تعارض ہو جائے تو ترجیح قیاس کو ہوتی ہے لیکن یہ جواب صحیح نہیں ہے اس لیے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرامؓ کے زمانے میں مفتی تھے۔ قاضی ابو یوسف بھی یہی کہتے ہیں کہ فسخ کا حق اس کو حاصل ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: اسی (ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدنے کے لئے قافلہ والوں کو آگے جا کر نہ ملو جو آگے جا کر ملا اور اس سے کوئی چیز خریدی اس کا مالک بازار آئے تو اس کو اختیار ہے روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَآ اِلَى السُّوْقِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سامان کو آگے جا کر نہ ملو یہاں تک کہ اس کو بازار لا کر اتارا جائے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَ لَا یَخْطُبُ عَلٰی اَخِیْهِ اِلَّآ اَنْ یَّاْذَنَ لَهٗ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: اسی حضرت (ابن عمرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے مگر جب وہ اس کو اجازت دے روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری دیہاتی آدمی کے لئے نہ بیچے لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان کے بعض کو بعض سے رزق دیتا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: حدیث نمبر ۱۸: دعوا الناس یرزق اللّٰه الخ: اس حدیث میں اسلامی معیشت کا ایک اہم اصول کا بیان کیا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ نَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِهٖ بِاللَّیْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَ لَا یَقْلِبُهٗ اِلَّا بِذٰلِکَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یَنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَیَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ بَیْعُهُمَا عَنْ غَیْرِ نَظْرٍ وَّ لَا تَرَاضٍ وَّاللِّبْسَتَیْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ وَالصَّمَّآءُ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوْبَهٗ عَلٰی اَحدِعَا تِقَیْهِ فَیَبْدُوَ اَحَدُ شِقَّیْهِ لَیْسَ عَلَیْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰی اِحْتِبَآءُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی بیعوں سے منع کیا ہے ملامست اور منابذت سے منع کیا ہے۔ ملامست یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے دوسرے آدمی کا کپڑا رات یا دن کو چھوتا ہے اس کو الٹتا نہیں اور منابذہ یہ ہے ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکتا ہے اور دوسرا پہلے کی طرف پھینکتا ہے وہ دیکھتے نہیں اور نہ رضامند ہوتے ہیں اور دو قسم کے پہناوے یہ ہیں صماء طریق پر کپڑا پہننا اور صما یہ ہے کہ ایک کندھے پر کپڑا اڈالے اس کی ایک جانب ظاہر ہو اس پر کپڑا نہ ہو اور دوسرا پہناوا کپڑے سے گوٹھ مارنا ہے اور وہ بیٹھے اور اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَ عَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصاۃ اور غرر کی بیع سے منع کیا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: وعن ابی ھریرہؓ الخ: بیع حصاۃ: مبیعہ کی بیع کنکری سے کی جائے کئی اشیاء میں سے اور بیع غرر اس بیع کو کہتے ہیں جس میں تین باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے۔ (۱) مبیع مجہول یا ثمن مجہول ہو (۲) ہر وہ صورت جس میں مبیع مقدور التسلیم نہ ہو (۳) بیع کو

کسی ایسی چیز کے ساتھ معلق کر دینا جو محتمل الوجود ہو اس صورت کے تحت تمام بیع ناجائز ہیں۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَ كَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کا حمل بیچنے سے منع کیا ہے۔ اہل جاہلیت اس قسم کی بیع کرتے تھے ایک آدمی اونٹ خرید تا یہاں تک کہ اونٹنی بچہ جنے پھر وہ حمل جنے جو اس کے پیٹ میں ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عمرؓ نهى رسول الله ﷺ عن بيع حبل الحبلة:
اس کی دو صورتیں (۱) حبل الحبلہ کو مبیعہ بنانا یہ بھی جائز نہیں اس لیے کہ مبیعہ جائز نہیں۔ اس حدیث میں جو صورت بیان کی گئی ہے
(۲) وہ یہ ہے کہ ادائیگی ثمن کے لیے حبل الحبلی کو اجل تک مقرر کرنا مثلاً اس اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس سے جب بچہ پیدا ہوگا تب ثمن ادا کروں گا چونکہ اس میں احتمالات در احتمالات ہیں اس لیے یہ ناجائز ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. (رواه البخاری)

ترجمہ: اسی حضرت (ابن عمرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کے جفت کرانے کی قیمت لینے سے منع کیا ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تشریح: وعنه قال الخ؟ عسب الفحل: نر کا مادہ کی جفتی کرنے پر بیعہ لینا منع ہے ہاں اگر بغیر طے کرنے کے کچھ مل جائے تو جائز ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نطفہ من قبیل المال بھی نہیں ہے اس لیے یہ جائز نہیں ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے جفتی کرنے کا کرایہ لینے سے منع کیا ہے اور پانی اور زمین کاشت کرنے کے لئے بیچنے سے منع کیا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: وعن جابرؓ: نهى عن بيع فضل الماء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کی بیع سے منع فرمایا اس سے مراد وہ پانی جو دریائی یا نہروں کا پانی ہو اور یا کسی کا ذاتی کنواں ہے کوئی شخص اپنی ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پانی لیتا ہے اور صاحب بئر اس کو بیچتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر اراضی کے سیراب کرنے کے لیے بیچتا ہے تو یہ جائز ہے اور ماء محفوظ فی الاوانی کو بیچنا جائز نہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ. (رواه مسلم)

ترجمہ: اسی (جابرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی فروخت نہ کیا جائے تاکہ اس طرح زائد گھاس فروخت کی جائے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی ہریرۃؓ .... لايباع فضل الماء ليباع به الكلاء: اس کی صورت یہ ہے کہ عام چراہگاہ کے

نزدیک ایک شخص کا ذاتی کنواں ہے جس کے علاوہ وہاں اور پانی نہیں اس کے اردگرد گھاس ہے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں پانی کو فروخت کروں گا تو ظاہر ہے کہ لوگ اپنے جانور اس صورت میں لائیں گے جب پانی ملے گا گویا یہ پانی نہیں بیچ رہا بلکہ گھاس کو بیچ رہا ہے۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلاً فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلاَ جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ. (رواه مسلم)

ترجمہ: اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کے اندر داخل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں کو نمی محسوس ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا اے غلہ والے یہ کیا ہے اس نے کہا اس پر بارش ہوئی تھی۔ اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کو غلہ کے اوپر کیوں نہ رکھا تا کہ لوگ دیکھیں جو شخص دھوکہ دے وہ مجھ سے نہیں روایت کیا اس کو مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّآ اَنْ يُّعْلَمَ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استثناء کرنے سے منع کیا ہے مگر یہ کہ اس کو معلوم کروایا جائے روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَ هِيَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور بیچنے سے منع کیا ہے یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو جائیں اور غلہ کے بیچنے سے منع کیا ہے یہاں تک کہ سخت ہو جائے اسی طرح اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور ان دونوں کی روایت میں انسؓ سے یہ الفاظ موجود نہیں کہ حضورؐ نے کھجور کے بیچنے سے سرخ ہونے تک منع فرمایا ہے لیکن یہ الفاظ ابن عمرؓ سے مروی ہیں انس سے مصابیح میں جو زیادہ ہے نہی عن بیع الثمر حتیٰ تزھوان دونوں کی روایت میں یہ ابن عمرؓ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے کھجوروں کے بیچنے سے منع کیا ہے یہاں تک کہ خوش رنگ ہو جائیں۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ. (رواه الدارقطنی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کی ادھار کے ساتھ بیع کرنے سے منع کیا ہے روایت کیا اس کو دار قطنی نے۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ

الْعُرْبَانِ. (رواه مالک و ابو داؤد و ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت عمروؓ ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربان سے منع کیا ہے روایت کیا اس کو مالک ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن عمرو بن شعب الخ بیع عربان کی صورت: بائع مشتری سے پیسے لے کر کہے کہ اگر معاملہ طے پا گیا تو پیسے ثمن میں شامل ہو جائیں گے اور اگر نہ طے ہوا تو پیسے ضبط ہو جائیں گے اس میں مشتری کا نقصان ہے اس لیے یہ جائز نہیں ہے۔

وَعَنْ عَلِيٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدرِكَ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضطر کی بیع اور غرر کی بیع سے منع کیا ہے۔ پھلوں کے پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع کیا ہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

تشریح: وعن علیؓ: بیع مضطر الخ: مضطر کے دو معنے ہیں (۱) مُکرَہ کی بیع اس صورت میں اس کی بیع کے انعال منعقد ہو جائیں گے لیکن نفاذ بیع اجازت پر موقوف رہے گا اگر مکرہ ایسا ہے کہ اس کے اقوال میں جدل و ہزل یکساں ہے تو اس کی بیع منعقد ہو جائیگی ورنہ نہیں...... (۲) مضطر بمعنی مجبور کے ہو تو اس صورت میں مطلب یہ ہے اس کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے (اگر کوئی چیز اپنی مجبوری کی وجہ سے بیچ رہا ہے تو وہ شئی بھی نہ لو اور) اس کی مدد کردو۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً مِنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا کلاب کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نر کے جفت کی اجرت کے متعلق سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو منع کیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نر کو ٹپکاتے ہیں اور انعام دیئے جاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انعام لینے کی رخصت دی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَالَيْسَ عِنْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاتِيْنِيَ الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَ لَيْسَ عِنْدِيْ فَاَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ.

ترجمہ: حضرت حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو منع کیا ہے کہ میں وہ چیز فروخت کروں جو میرے پاس نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اس کی اور ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ایک آدمی میرے پاس آتا ہے مجھ سے ایک ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں میں بازار سے خرید کر اسے دوں فرمایا جو تیرے پاس نہ ہو اس کو فروخت نہ کر۔

تشریح: لاتبع مالیس عندک: یہ صورت مہنگائی کے پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور یہی اس میں حرج ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ. (رواه مالک والترمذی و ابوداؤد و النسائی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعوں سے منع کیا ہے روایت کیا اس کو مالک ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے۔

تشریح: نهی رسول الله ﷺ عن بیعتین فی بیعة : اس کی ایک صورت یہ ہے کہ میں یہ چیز تم پر فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ تم مجھ پر فلاں چیز فروخت کرو اور دوسری صورت یہ ہے کہ بائع یہ کہے کہ یہ چیز اگر نقد لو گے تو اتنے میں اور اگر اُدھار لو گے تو اتنے میں اور کچھ طے کیے بغیر جدا ہو جائیں تو یہ ناجائز ہے۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ. (رواه فی شرح السنة)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عقد میں دو بیعوں سے منع کیا ہے۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَبَیْعٌ وَ لَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَّ لَارِبْحُ مَالَمْ یُضْمَنْ وَ لَا بَیْعُ مَالَیْسَ عِنْدَکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

ترجمہ: اسی حضرت (عمروؓ) سے روایت کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادھار اور بیع جائز نہیں ہے اور نہ ایک بیع میں دو شرطیں جائز ہیں۔ اور نفع جائز نہیں جبکہ ضمان میں نہیں آتی ہے اور نہ ایسی چیز کا بیچنا جائز ہے جو تیرے پاس نہیں ہے روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔

تشریح: حدیث نمبر ۳۶: لایحل سلف وبیع الخ: اس کی تین صورتیں ہیں (۱) بائع مشتری سے کہتا ہے میں تم پر فلاں چیز فروخت کرتا ہوں لیکن اتنا قرضہ دے (۲) ایک شخص کسی سے قرضہ مانگتا ہے آگے وہ کہتا ہے میں قرضہ دیتا ہوں لیکن یہ کتاب مجھ سے ۱۰۰ روپے کے بدلے میں لے لو حالانکہ وہ سو سے کم کی ہے۔ (۳) بیع سلم والی ہے کہ تین مہینے کے بعد گندم مجھ سے لے لینا اور ۳۰۰ روپے لے لیے اور کہتا ہے اگر مدت معینہ تک ادا نہ کر سکا تو وہی مسلم فیہ اتنے میں تم پر بیچ دوں گا۔

ولا شرطان فی بیع: جو شرط مقتضائے عقد کے موافق ہو اس میں کوئی جھگڑا نہیں اور وہ نہی کے تحت داخل نہیں اور جو شرط مقتضائے عقد کے خلاف ہو جس میں مقصود علیہ یا احد المتعاقدین کا فائدہ ہو یہ شرط عند الاحناف والشوافع شرط واحد بھی مفسد للبیع ہے۔ عقد بھی فاسد اور شرط بھی فاسد اور حنابلہ کے نزدیک دو شرطیں ہوں تو ناجائز اور اگر ایک شرط ہو تو اس کا عقد تحمل کر سکتا ہے۔

مثلاً مشتری کہتا ہے کہ اس شرط پر کپڑا خرید دیتا ہوں کہ مجھے سی کر بھی دے گا اور ہفتہ وار دھو کر بھی دے گا تو یہ جائز نہیں۔ احناف اور شوافع کی دلیل مشہور حدیث نهی عن بیع و شرط ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایک شرط بھی لگانا ناجائز ہے اور حنابلہ کی دلیل یہی حدیث ہے اس میں دو شرطوں کی نفی ہے اگر ایک ہو تو جائز ہے جواب: نفس عقد جن شروط کو متضمن ہے وہ شرط واحد ہے یعنی خود بیع ایک شرط پر مشتمل ہے جب بیع کی تو گویا کہ شرط کر لیا کہ بائع نے مبیعہ دینے ہیں اور مشتری نے ثمن دینے ہیں تو اب اگر اور شرط لگے گی تو یہ شرط ثانی ہو گی بس اسی کو شرطان سے تعبیر کر دیا وہ شرط فاسد ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِیْعِ بِالدَّنَانِیْرِ فَاٰخُذُ مَکَانَهَا الدَّرَاهِمَ

وَ اَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَابَأْسَ اَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ. (رواه الترمذی و ابو داؤد و النسائی و الدارمی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا میں نقیع میں اونٹ فروخت کرتا تھا دیناروں کے ساتھ پھر میں دیناروں کے بدلے درہم لے لیتا اور میں درہموں کے ساتھ اونٹ فروخت کرتا ان کی جگہ میں دینار لے لیتا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا اگر اسی دن کے بھاؤ سے لے لے تو کوئی ڈر نہیں جب تک تم دونوں جدا نہ ہو اور تمہارے درمیان کوئی چیز باقی نہ ہو روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد نسائی اور دارمی نے۔

وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِبْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْاَمَةً لَا دَاءَ وَ لَا غَائِلَةَ وَ لَا خِبْثَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ. رَوَاه التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت عداءؓ ابن خالد بن ہوذہ نے ایک خط نکالا اس میں لکھا ہوا تھا یہ ہے جو عدا ابن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غلام یا لونڈی خریدی ہے اس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ دھوکا اور نہ کوئی بدی ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے خرید ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

تشریح: وعن العداء بن خالد الخ: داءٌ جسمانی بیماری غائلہ بھاگنے کا عیب خبثہ غلام نہ ہو لیکن بنالیا گیا ہو۔

سوال: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بائع تھے اور عداء مشتری تھے اور دوسری روایت سے اس کا برعکس معلوم ہوتا ہے؟ جواب: دونوں طرف سے جب مبیعہ اور ثمن دونوں سامان ہوں تو ہر ایک پر بائع اور مشتری کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہٰذا ان میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ معاملات کو لکھ لینا چاہیے۔ اگرچہ نقد و نقد ہی کیوں نہ ہو اگر ادھار ہو تو پھر لکھنا واجب ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًاوَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ. (رواه الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ اور پیالہ بیچا اور فرمایا یہ ٹاٹ اور پیالہ کون خریدتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا یہ دونوں چیزیں میں ایک درہم میں خریدتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے۔ ایک آدمی نے دو درہم دیئے۔ آپ نے اس کو دونوں چیزیں بیچ دیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: اس میں اختلاف ہے کہ بیع من یزید کسی مال کے ساتھ خاص ہے یا نہیں؟ جمہور کے نزدیک مال دون مال کے ساتھ مختص نہیں یعنی ہر قسم کے مال میں بیع من یزید ہو سکتی ہے۔ بعض تابعین نے اس کو مال وراثت اور مال غنیمت کے ساتھ خاص کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ اَوْلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ. (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت واثلہؓ ابن اسقع سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص ایسے عیب کو بیچے اور اس پر متنبہ کرے ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہتا ہے یا فرمایا فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت کرتے ہیں روایت اس کو ابن ماجہ نے۔

باب

گذشتہ باب کے متعلقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَآئِعِ اِلَّا یَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَ مَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَآئِعِ اِلَّا اَنْ یَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ الْمَعْنٰی الْاَوَّلَ وَحْدَهٗ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تابیر کے بعد کھجوریں خریدے اس کا پھل بائع کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدار شرط لگالے اور جو غلام خریدے جس کے پاس مال ہے اس کا مال بائع کے کیسے ہے مگر یہ کہ مشتری شرط لگالے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے اور بخاری نے صرف پہلا جملہ روایت کیا ہے۔

تشریح: عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ۔ تابیر کی صورت یہ ہے کہ نر کھجور کے پھلوں کو مادہ درختوں کے بوند کے ساتھ ملا دیئے جائیں (نر و مادہ کھجور کے بوند آپس میں ملا دینا) اس کی وجہ سے پھلوں میں کما و کیفا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس عمل کے بعد اگر کوئی بیع کرتا ہے تو تابیر والے عمل کے بعد پھل کس کا ہوگا؟ بائع کا یا مشتری کا؟ احناف کے نزدیک قبل از تابیر ہو یا بعد از تابیر ہو یہ دونوں صورتوں میں پھل بائع کا ہوگا مشتری کا نہیں ہوگا اور شوافع کہتے ہیں اگر قبل از تابیر ہو تو پھل مشتری کا اور اگر بعد از تابیر تو ثمرہ بائع کا ہوگا۔ یہ حدیث شوافع کی دلیل ہے۔

احناف کی طرف سے جواب: (۱) آپ کا یہ استدلال بطور مفہوم مخالف کے ہے اور اس کے ہم قائل نہیں اس لیے استدلال میں تم اس کو پیش نہیں کر سکتے یا (۲) پھر تابیر بمعنی مشہور کے نہیں ہے بلکہ یہ کنایہ ہے پھلوں کے ظاہر ہونے سے اب معنی یہ ہوگا کہ اگر پھلوں کے ظہور کے بعد بیع ہوئی تو پھل بائع کا اور اگر پھلوں کے ظہور سے پہلے بیع ہوئی تو پھل مشتری کا ہوگا۔ الا ان یشترط المبتاع: سوال: یہ تو بیع مع و شرائط ہوگئی جو کہ فاسد ہے؟ جواب: یہ بیع مع الشرط نہیں ہے بلکہ بیع زیادۃ فی المبیعہ کی قبیل سے ہے۔

ومن ابتاع الخ مسئلہ یہ بیان کیا کہ اگر غلام کی بیع ہو رہی ہو اور اس کے پاس مال ہو تو اس صورت میں وہ بیع کے اندر داخل نہیں ہوگا ہاں اگر یہ طے کر لیا جائے کہ غلام کے پاس جو کچھ ہے وہ مشتری کا ہے تو پھر مشتری کا ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ نقود کی قبیل سے ہو تو پھر وہ غلام کی قیمت سے زائد ہو تو جائز ہوگا۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَسِیْرُ عَلٰی جَمَلٍ لَّهٗ قَدْ اَعْیٰی فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَیْرًا لَیْسَ یَسِیْرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِیْهِ بِوُقِیَّةٍ قَالَ فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَیْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰی اَهْلِیْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ اَتَیْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَ نَقَدَنِیْ ثَمَنَهٗ. وَ فِیْ رِوَایَةٍ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِبِلَالٍ اِقْضِهٖ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ وَزَادَهٗ قِیْرَاطًا.

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ اپنے ایک اونٹ پر چلتا تھا جو تھک چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے۔

آپؐ نے اس کو مارا وہ اس قدر تیز چلا کہ کبھی نہ چلا تھا۔ پھر فرمایا مجھ کو اونٹ بیچ دے ایک اوقیہ کے بدلے میں میں نے آپؐ کے ہاتھ بیچ دیا اور اپنے گھر تک اس پر سواری کرنے کی استثناء کی جب میں مدینہ آیا اونٹ لے کر میں آپ کے پاس آیا آپ نے اس کی قیمت مجھے دی ایک روایت میں ہے آپ نے اس کی قیمت مجھے عطا کی اور اس اونٹ کو بھی مجھ پر رد کر دیا (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں ہے آپ نے بلال کے لئے فرمایا اس کو اونٹ کی قیمت دے اور کچھ زائد دے سو اس نے اس کو قیمت دی اور ایک قیراط زیادہ دیا۔

تشریح: وعن جابرؓ انہ کان یسیر الخ۔ اس حدیث کی بناء پر ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ شرط سے نہ بیع فاسد ہوتی ہے اور نہ شرط فاسد ہوتی ہے۔ دیکھو اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شرط حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیع کے وقت لگائی کہ گھر تک پہنچنے کیلئے میں اس پر سوار ہوں گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوں گا کیونکہ میرے پاس اور سواری نہیں ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کو قبول فرما لیا۔ یہ حدیث احناف اور شوافع دونوں کے خلاف ہے اور حنابلہ کے موافق ہے کیونکہ یہ شرط واحد تھی اور شرط واحد کا عقد میں تحمل ہو سکتا ہے۔

جواب-۱: یہ شرط صلب عقد میں نہیں تھی بلکہ عقد کے بعد حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت عاریۃً لے لی تھی۔ کیا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اہل وعیال کو صحراء میں چھوڑ کر جاتے؟

جواب-۲: یہ بیع صورتاً تھی نہ کہ حقیقتاً۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعاون فرمانا چاہتے تھے اگر ویسے دیتے تو شاید طبیعت پر گرانی ہوتی اس لیے یہ صورت اختیار کی تو اس حدیث سے استدلال درست نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالواسطہ بلاواسطہ اونٹ واپس دے دیا تھا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عُدَّةً وَاحِدَةً وَ اُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنُ وَلَاءُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْهَا وَاعْتِقِيْهَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَ اِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ شَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا بریرہ آئی اور اس نے کہا میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ پر مکاتبت کی ہے ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا ہے پس مدد کر میری۔ عائشہؓ نے کہا اگر تیرے مالک پسند کرتے ہیں تو میں ان کو ایک ہی دفعہ گن کر دے دیتی ہوں اور تجھ کو آزاد کرتی ہوں اور تیری ولاء میرے لئے ہوگی وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی انہوں نے اس بات کا انکار کیا مگر یہ کہ ولاء ان کے لئے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پکڑ لے اور آزاد کر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی ثنا کہی پھر فرمایا امابعد لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہوگی وہ باطل ہوگی اگرچہ سو شرطیں ہوں اللہ کا فیصلہ زیادہ حقدار ہے اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے۔ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن عائشہؓ قالت جاءت بریرۃ فقالت انی کاتبت علی تسع اواق فی کل عام الخ۔

قاضی ابن ابی لیلیٰ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ اگر شرط مقتضائے عقد کے خلاف ہو تو عقد فاسد نہیں ہوتا شرط فاسد ہو جاتی

ہے۔اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں اس شرط پر خرید کر آزاد کروں گی کہ ولاء میرے لیے ہوگی تو انہوں نے انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے اے عائشہ (ٹھیک ہے) خرید لو اور آزاد کر دو حنابلہ اس طریقے سے استدلال کر رہے ہیں کہ چونکہ شرط واحد تھی اس لیے اس کا تحمل ہوگیا اور عقد صحیح ہوگیا۔

جواب: (۱) کچھ شرطیں ایسی ہوتی ہیں جن کو پورا کرنا انسان کے اختیار میں ہوتا ہے اور کچھ شرطیں ایسی ہوتی ہیں جن میں انسان کا اختیار نہیں ہوتا۔ یہ ضابطہ ان شرطوں کے بارے میں ہے جو انسان کے اختیار میں ہوں یہاں ولاء والی شرط کو پورا کرنا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اختیار میں نہیں تھا کیونکہ مسئلہ شرعی ہے۔ **الولاء لمن اعتق**: جواب: (۲) پہلے مالکوں نے شرط لگانی چاہی تھی لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

سوال: دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے یہ الفاظ صراحۃً مذکور ہیں **خذی و اشترطی لھم**: تو آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے شرط لگائی نہیں؟ جواب: واشترطی کا اضافہ بسند صحیح ثابت نہیں ہے۔(۲) اشترطی کا معنی یہ ہے کہ **واظھری لھم ان الولاء للمعتق**: کہ ان کے سامنے یہ بات ظاہر کردو کہ ولاء معتق کو ہی ملے گی۔

سوال: حضرت بریرۃ مکاتبہ تھیں اور مکاتبہ کی بیع تو جائز نہیں ہوتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو کیسے خریدا؟

جواب: جب مکاتب اپنے بدل کتابت سے عاجز آجائے تو قن محض ہی ہوجاتا ہے اس کی بیع جائز ہوتی ہے اور حضرت بریرۃ اپنے بدل کتابت سے عاجز آگئیں تھیں انہوں نے اپنے مالکوں کے سامنے اظہار عجز عن بدل الکتابہ کردیا تھا بعد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خریدا۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے یا ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔(متفق علیہ)

تشریح: **وعن ابن عمرؓ قال فھی رسول اللہ ﷺ عن بیع الولاء وھبتہ**: اگر ولاء سے مراد حق ولاء ہے تو اس کا ھبہ بھی صحیح نہیں ہے اور اس کی بیع بھی جائز نہیں ہے اور اگر ولاء سے مراد مال ہے تو بھی صحیح نہیں ہے مبیعہ کے مجہول ہونے کی وجہ سے۔ نیز اس کے تحت مولی الموالات بھی داخل ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کوئی کافر آکر مسلمان ہوتا ہے اور وہ کسی مسلمان سے یہ طے کرلیتا ہے کہ میری جنایت اگر ہو تو وہ تیرے ذمہ اور اگر تیری جنایت ہو تو وہ میرے ذمہ ہے اور مرنے کے بعد تیری ولاء میرے لیے ہے اور میری ولاء تیرے لیے ہے تو اس کی بھی بیع جائز نہیں تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حقوق کی بیع جائز نہیں ہوتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

عَنْ مُخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ اِبْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهٗ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰی عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيْهِ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَضٰی لِيْ بِرَدِّهٖ وَ قَضٰی عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهٖ فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَرُوْحُ اِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَاُخْبِرُهٗ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ اِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰی لِيْ اَنْ اٰخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِيْ قَضٰی بِهٖ عَلَيَّ لَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

ترجمہ: حضرت مخلدؓ بن خفاف سے روایت ہے کہا میں نے ایک غلام خریدا میں نے اس کی کمائی لی پھر اس کے عیب پر مطلع ہوا میں

اس کا جھگڑا عمرؒ بن عبدالعزیز کے پاس لے گیا انہوں نے اس کے واپس کرنے اور اس کی کمائی واپس کرنے کا فیصلہ دیا۔ میں عروہؓ کے پاس آیا ان کو اس کی خبر دی اس نے کہا میں پچھلے پہر ان کے پاس جاؤں گا۔ ان کو خبر دوں گا کہ عائشہؓ نے مجھ کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ اسی قسم کے قضیہ میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ منفعت ضمان کے بدلہ میں ہے عروہ ان کے پاس گیا انہوں نے فیصلہ دیا کہ میں اس شخص سے غلام کی کمائی واپس لے لوں جس کو دینے کا حکم دیا تھا۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

تشریح: عن مخلد بن خفاف الخ: بیع کی ہلاکت جس کے مال کے نقصان کا سبب بنتی ہے اس کا ضمان متصور ہوتا ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَآئِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِیَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ. وَ فِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ قَالَ الْبَیِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِیْعُ قَآئِمٌ بِعَیْنِہٖ وَلَیْسَ بَیْنَھُمَا بَیِّنَۃٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَآئِعُ اَوْیَتَرَادَّانِ الْبَیْعَ. (ترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بائع اور مشتری اختلاف کریں تو بات بائع کی قبول کی جائے گی اور مشتری کو اختیار ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے ابن ماجہ اور دارمی کی ایک روایت میں ہے فرمایا بائع اور مشتری جس وقت اختلاف کریں اور فروخت شدہ چیز بعینہ موجود ہو ان کے پاس کوئی دلیل بھی نہ ہو اس وقت قول وہی معتبر ہوگا جو بائع کہے گا یا وہ دونوں بیع کو واپس کر دیں۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَہُ اللّٰہُ عَثْرَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ شُرَیْحِ الشَّامِیِّ مُرْسَلاً.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کی بیع پھیر لے گا اللہ اس کی لغزشوں کو قیامت کے دن معاف کر دے گا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔ شرح السنہ میں مصابیح کے لفظوں میں شریح شامی سے مرسل مروی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِیْ اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِہٖ جَرَّۃً فِیْھَا ذَھَبٌ فَقَالَ لَہُ الَّذِیْ اشْتَرٰی الْعَقَارَ خُذْذَھَبَکَ عَنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْکَ الذَّھَبَ فَقَالَ بَآئِعُ الْاَرْضِ اِنَّمَا بِعْتُکَ الْاَرْضَ وَ مَافِیْھَا فَتَحَا کَمَآ اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَا کَمَآ اِلَیْہِ اَلَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِیْ غُلَامٌ وَّقَالَ الْآخَرُ لِیْ جَارِیَۃٌ فَقَالَ اَنْکِحُو الْغُلاَ مَ الْجَارِیَۃَ وَاَنْفِقُوْا عَلَیْھِمَا مِنْہُ وَ تَصَدَّقُوْا. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے زمانہ میں ایک آدمی نے کسی شخص سے زمین

خریدی جس نے زمین خریدی تھی اس نے زمین میں ایک ٹھلیا پائی جس میں سونا تھا اس نے جس سے زمین خریدی تھی اس کو کہا اپنا سونا لے لے میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی اور سونا نہیں خریدا تھا زمین بیچنے والے نے کہا میں نے تجھ کو زمین بیچ دی تھی اور جو کچھ اس میں تھا وہ بھی فروخت کر دیا تھا وہ دونوں اس بات کا فیصلہ ایک آدمی کے پاس لے گئے جس کے پاس فیصلہ لے گئے تھے اس نے کہا تمہاری اولاد ہے ایک نے کہا میرا لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے اس نے کہا لڑکی کی لڑکے کے ساتھ شادی کر دو اور ان دونوں پر اس سے خرچ کرو اور کچھ صدقہ خیرات کر دو۔ (متفق علیه)

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

بیع سلم اور رہن کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَ هُمْ يُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَ الثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِیْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے وہ میووں میں ایک سال دو سال اور تین سال تک بیع سلم کرتے تھے فرمایا جو بیع سلم کرے کسی چیز میں وہ کیل معلوم میں وزن معلوم میں اور معلوم مدت میں سلم کرے۔ (متفق علیه)

تشریح: عن ابن عباس الخ: الی اجل معلوم: یہ احناف کے مذہب کے موافق ہے۔ بیع سلم جن شرائط پر مشتمل ہوتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اجل معلوم ہو اور یہ حدیث شوافع کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک اجل کا معلوم ہونا ضروری نہیں۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِیِّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَّهُ مِنْ حَدِيْدٍ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدت مقرر تک ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔ (متفق علیه)

تشریح: عن عائشہؓ الخ سوال: اس جیسا معاملہ مسلمانوں کے ساتھ کیوں نہیں کیا؟

جواب: اس بات کو بتلانے کے لیے کہ اس قسم کا معاملہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی جائز ہے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِیِّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ. (رواه البخاری)

ترجمہ: اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلہ میں گروی تھی۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَ لَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَ عَلَى الَّذِیْ يَرْكَبُ وَ يَشْرَبُ النَّفَقَةُ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری کے جانور پر اس پر خرچ کرنے کے بدلے میں سواری کی جاسکتی ہے جبکہ اسے گروی رکھا جائے اسی طرح شیر دار جانور کا دودھ اس پر خرچ کرنے کے بدلے پیا جاسکتا ہے جب وہ گروی رکھا جائے جو سوار ہوتا ہے اور دودھ پیتا ہے اس کے ذمہ خرچ ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تشریح: وعن ابی ہریرۃؓ الخ: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ مرتھن کیلئے انتفاع بالمرھون جائز نہیں کیونکہ کل قرض جر نفعا فھو حرامٌ بلکہ رھن سے مقصود صرف توثیق ہوتی ہے۔ البتہ ایک صورت ہے کہ جب راھن مرھونہ چیز کے اخراجات ادا نہ کرے اور مرتھن اس کے اخراجات کو برداشت کرے تو ایسی صورت میں احناف مالکیہ اور شوافع کے نزدیک انتفاع بالمرھون جائز تو ہے مگر بمقدار نفقہ جائز ہے اور حنابلہ کے نزدیک مطلقاً شئی مرھونہ سے انتفاع حاصل کرسکتا ہے۔ عام ازیں نفقہ کے مساوی ہو یا کم یا زائد ہو......... دلیل جمہور کل قرض جر نفعًا فھو حرامٌ اور اگلی حدیث لایغلق الرھنُ الرھن شئی مرھونہ کے فوائد مخصوص ہیں راھن کے ساتھ اور اخراجات کی ذمہ داری بند ہے راھن پر اور حنابلہ کی دلیل یہی حدیث ہے طریق استدلال اس طرح ہے کہ الذی یرکب میں الذی سے مراد مرتھن ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انتفاع حاصل کرسکتا ہے مگر بقدر نفقہ کیونکہ اس حدیث میں بنفقتہ کی قید ہے۔ معلوم ہوا کہ بقدر نفقہ انتفاع جائز ہے۔ مثلاً دس روپے مرھونہ پر خرچ کے لیے تو اب دس روپے کا دودھ پی سکتا ہے صرف اس سے زیادہ نہیں۔ باقی حدیث کا جواب یہ ہے کہ الذی سے مراد مرتھن نہیں بلکہ راھن ہے۔

سوال: عقد رھن کے صحیح ہونے کے لیے مرتھن کا قبضہ ضروری ہے اور یہ مرھونہ چیز مرتھن کے پاس ہوگی۔ اس صورت میں راھن کیسے نفع اٹھاسکتا ہے؟

جواب-۱: ایک مرتبہ مرتھن کا قبضہ ہوجائے یہی رھن کے صحیح ہونے کے لیے کافی ہے بعد میں راھن اس مرتھن سے عاریۃً کے طور پر اسی جانور کو واپس لے کر نفع اٹھاسکتا ہے۔ بالاتفاق۔ اس زمانے میں ایک نئی رھن ایجاد ہوئی ہے رھن السائل مثلاً مقروض کے پاس کار ہے اگر مرتھن کے حوالے کرتا ہے تو اس کا نقصان ہے کہ کار گیراج میں بند ہوجائے گی کھڑی کھڑی خراب ہوجائے گی اور مرتھن کا نقصان ہے کہ حفاظت کرنا پڑے گی اس کے لیے علیحدہ کمرہ بنوانا پڑے گا اور چوکیدار کھڑا کرنا پڑے گا کیونکہ چلا تو سکتا نہیں......... اس صورت میں رجسٹریشن کے کاغذ مرتھن کو دے دیئے جائیں اور کار راھن کے پاس رہنے دی جائے کاغذوں پر قبضہ گویا حکماً کار پر قبضہ ہے۔ کاغذات کے بغیر راھن کار کو آگے نہیں بیچ سکتا۔

جواب-۲: ٹھیک ہے مصداق مرتھن ہی ہے لیکن یرکب بنفقتہ ای بمقدار نفقتہ: یہ اجازت مطلق نہیں قید مذکور کے ساتھ مقید ہے۔

جواب-۳: یہ ارشاد حرمت ربوٰا سے پہلے کا واقعہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیُّ

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَغْلَقُ الرَّھْنُ الرَّھْنَ وَمِنْ صَاحِبِہِ الَّذِیْ رَھَنَہٗ لَہٗ غُنْمُہٗ وَعَلَیْہِ غُرْمُہٗ. رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ مُرْسَلاً وَرُوِیَ مِثْلُہٗ اَوْمِثْلُ مَعْنَاہُ لاَ یُخَالِفُہٗ عَنْہُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُتَّصِلاً.

ترجمہ: حضرت سعیدؓ بن میسبؒ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن اپنے اس مالک کو جس نے رہن رکھا ہے بند نہیں کرتا اس کے لئے اس کے منافع ہیں۔ اور اس پر اس کا تاوان ہے۔ روایت کیا اس کو شافعی نے مرسل طور پر اس کی مثل یا اس کے معنی کی مثل جو اس کے مخالف نہیں ہے۔ سعیدؓ بن میسب سے بذریعہ اتصال ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

تشریح: عن سعید الخ: لایغلق الرھن الرھن الخ: زمانہ جاہلیت میں ایسا ہوتا تھا کہ راھن مرتھن کے پاس کوئی شئی مرھون رکھتا اور یہ کہتا کہ اگر مدت معینہ تک میں قرضہ ادا کردوں تو فبہا اگر مدت معینہ (تک) میں (میں نے یعنی) راھن نے قرضہ ادا نہ کیا تو یہ شئی مرھون

مرتھن کے پاس چلی جائے گی۔ چونکہ فک مرھونہ کا اب کوئی ذریعہ نہیں اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا۔ ہرصورت میں یہ شئی مرھونہ راھن کی مملوکہ رہے گی (متصور ہوگی) مرتھن کا اس پر حق صرف توثیق کا ہے۔ اس حدیث کے تحت ایک مسئلہ ہے کہ مرتھن کا قبضہ قبضہ امانت ہے یا قبضہ ضمان ہے۔ احناف کے نزدیک قبضہ ضمان ہے یعنی اگر مرتھن کے پاس سے مرھونہ چیز ہلاک ہوگئی تو اس مرھونہ چیز کی بقدر قرضہ ساقط ہوجائے گا اور شوافع کے نزدیک مرتہن کا قبضہ امانت ہے۔ یعنی اگر مرھونہ شئی ہلاک ہوگئی تو مرتھن پر کوئی ضمان نہیں قرضہ جوں کا توں باقی رہے گا ساقط نہیں ہوگا۔ یہ حدیث شوافع کی دلیل ہے: وعلیه غرمهٗ: اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ غرمہٗ سے مراد اس کے اخراجات ہیں۔ دوسرا جواب: یہ قول سعید بن المسیب ؒ کا ہے اور یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے جو دوسری احادیث کے معارض بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

وَعَنِ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَالْمِیْزَانُ مِیْزَانُ اَهْلِ مَکَّةَ. (رواه ابو داؤد و النسائی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ماپ اہل مدینہ کا معتبر ہے اور تول اہل مکہ کا معتبر ہے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

تشریح: وعن ابن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال المکیال الخ. اس حدیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ واجبات شرعیہ مثلاً زکوٰۃ کفارات اور صدقۃ الفطر کی ادائیگی میں اگر کیلی چیز ہے تو اہل مدینہ کا کیل معتبر ہوگا اور اگر وہ چیز وزنی ہے تو اہل مکہ کا وزن معتبر ہوگا۔ اس کا غلط مطلب: جب بائع اور مشتری کا اختلاف ہوجائے تو کیل اہل مدینہ کا اور وزن اہل مکہ کا معتبر سمجھا جائے گا۔ یہ مطلب صحیح نہیں ہے اس لیے کہ پہلے سے اگر تعیین ہوئی ہے تو وہی معتبر سمجھی جائے گی۔ بصورت دیگر جو متعارف ہے اور جو غالب طور پر بازار میں رائج ہے۔ وہی معتبر سمجھی جائے گی نہ کہ اہل مدینہ کی۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ هَلَکَتْ فِیْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَکُمْ. (الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ اور تول کرنے والوں کے لئے فرمایا تم ایسے دو کاموں کے والی بنائے گئے ہو جس میں تم سے پہلے کی امتیں ہلاک ہوگئیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفُهٗ اِلٰی غَیْرِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّقْبِضَهٗ. (رواه ابو داؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی چیز میں بیع سلم کرے اس کو قبضہ میں لینے سے پہلے کسی اور کی طرف نہ پھیرے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: عن ابی سعید الخدری الخ امام مالکؒ فرماتے ہیں ویل للمطففین الطفیف فی کل شیءٍ۔ ہر چیز کا جو حق ہے اس میں کمی کوتاہی کرنا جائز نہیں۔ نہ کہ صرف ماپ تول میں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ لقد طففت۔

بَابُ الْاِحْتِكَارِ

ذخیرہ اندوزی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ مَعْمَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِىءٌ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت معمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار (ذخیرہ اندوزی) کرنے والا گنہگار ہے۔
روایت کیا اس کو مسلم نے حضرت عمرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں کانت اموال بنی نضیر۔ باب الفئی میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

تشریح: من احتکر فھو خاطئ : احتکار کا لغوی معنی: ذخیرہ کرنا محبوس کرنا اور محفوظ کر لینا اور اصطلاحی معنی احتکار کسی چیز کو خرید کر اس ارادے سے کہ مہنگائی کے زمانے میں فروخت کروں گا رکھ لینا ذخیرہ کر لینا محبوس کر لینا' یہ مطعومات میں جائز نہیں غیر مطعومات میں جائز ہے۔ اقوات میں جائز ہے یا نہیں؟ یہ دو حال سے خالی نہیں (اقوات خواہ مویشی کا ہو یا انسانوں کا ہو) اس احتکار کی وجہ سے اہل بلد کو ضرر ہوگا یا نہیں۔ اگر ضرر نہ ہو تو احتکار مباح ہے اگر ضرر ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور یہی احادیث کا مصداق ہے اس پر قرینہ یہ ہے کہ جن راویوں سے یہ حدیثیں مروی ہیں ان سے احتکار بھی ثابت ہے وہ ہرگز ان احادیث کا خلاف نہیں کر سکتے۔ پس معلوم ہوا کہ احتکار کی خاص صورتیں داخل تحت الوعید ہیں نہ کہ سب صورتیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: حضرت عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ہے اور احتکار کرنے والا ملعون ہے۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَلاَ السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْلَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّىْ لَاَ رْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّىْ وَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِىْ بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَ لاَ مَالٍ. (رواه الترمذی، وابو داؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلہ مہنگا ہو گیا۔ صحابہؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ بھاؤ مقرر کر دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ہی بھاؤ مقرر کرنے والے ہے۔ تنگ کرنے والا اور فراخ کرنے والا ہے اور رزق دینے والا ہے میں امید کرتا ہوں کہ میں اپنے رب کو ملوں گا اس حال میں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ سے کسی خون یا مال کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح: وعن انسؓ قال غلا السعر الخ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حکومت کے لیے اشیاء کے نرخ مقرر کرنا جائز نہیں بلکہ متعاقدین جو آپس میں طے کرلیں اسی کا اعتبار ہوگا لیکن ہنگامی صورتحال میں وقتی طور پر جب فساد کا اندیشہ ہو اور بے اعتدالی ہو تو حکومت مصلحتاً سیاسۃً نرخ مقرر کرسکتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ طَعَامَھُمْ ضَرَبَہُ اللّٰہُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ. رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ. (ابن ماجه، بیهقی، رزین)

ترجمہ: حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مسلمانوں کے غلہ کو جو بند کرکر کے بیچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جذام اور افلاس پہنچاتا ہے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُرِیْدُ بِہِ الْغَلاَءَ فَقَدْ بَرِیَٔ مِنَ اللّٰہِ وَ بَرِیَٔ اللّٰہُ مِنْہُ. (رواہ رزین)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چالیس دن غلہ بند کرتا ہے اور اس کے مہنگا ہونے کا انتظار کرتا ہے وہ اللہ سے بیزار ہوا اور اللہ اس سے بیزار ہوا۔ روایت کیا اس کو رزین نے۔

تشریح: حدیث نمبر ۵: فقد بری اللہ و بری اللہ منه: یہ زجر علی وجہ المبالغہ کا بیان ہے چالیس دن کی قید سے مقصود یہ ہے کہ وہ شخص جس نے ذخیرہ اندوزی کو اپنی عادت بنالی ہو اور عام طور پر چالیس دن میں عادت بن جاتی ہے۔ اس لیے لاربعین یوما کا ذکر کیا۔

وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَکِرُاِنْ اَرْخَصَ اللّٰہُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلاَھَا فَرِحَ. (رواہ البیھقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابه)

ترجمہ: حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فرماتے تھے احتکار کرنے والا بندہ برا ہے اگر اللہ تعالیٰ بھاؤ سستا کردے غمگین ہوتا ہے اور اگر مہنگا کردے خوش ہوتا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں۔

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کَفَّارَۃً. (رواہ رزین)

ترجمہ: حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فرماتے تھے احتکار کرنے والا بندہ برا ہے اگر اللہ تعالیٰ بھاؤ سستا کردے غمگین ہوتا ہے اور اگر مہنگا کردے خوش ہوتا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں۔

بَابُ الْاِفْلَاسِ وَ الْاِنْظَارِ

غربت اور مہلت دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٌ اَفْلَسَ فَاَدْرَکَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے ایک آدمی اپنا مال بعینہ اس کے پاس پاتا ہے وہ اپنے علاوہ کسی غیر سے اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ الخ اس مسئلے میں اختلاف ہوگیا کہ مشتری نے مبیعہ پر قبضہ کرلیا اور ابھی تک ثمن ادا نہیں کیے (ثمن مؤجل کے ساتھ کسی چیز کو خریدا) اس کے بعد قاضی نے اس کے مفلس ہونے کا حکم دے دیا اب اس مشتری کے علاوہ اس کے اور بھی غرماء ہیں تو اس صورت میں اس کا مال (مبیعہ) فروخت کر کے سب غرماء کو برابر دیا جائے گا یا بائع اپنی مبیعہ زیادہ حق دار ہے: احناف کے نزدیک اس کا مال فروخت کر کے سب کو برابر دیا جائے گا تا کہ سب کو کچھ نہ کچھ مل جائے اور شوافع کے نزدیک دوسرے عرفاء سے بائع اس کی مبیعہ کا زیادہ حق دار ہے۔ شوافع کی دلیل یہی حدیث ہے (فهو ای بائع) احق من غیره : جواب کا حاصل: اس حدیث کا مصداق بیع نہیں ودیعہ امانت سرقہ وغیرہ اور غصب کی صورت ہے یعنی مالک اپنی شئی مغصوبہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔ مثلاً کسی نے کسی کے پاس امانت رکھی یا کسی کے مال کو غصب کر لیا یا چوری کر لیا اس کے قاضی نے اس پر افلاس کا فیصلہ کر دیا تو اب یہ مودع اور مغصوب منہ اور مسروق منہ یہ زیادہ احق ہوں گے دیگر دائنین سے۔ اس پر دو قرینے ہیں (۱) فادرک رجلٌ مالهٗ بعینه: لام بھی قرینہ ہے اور بعینہ بھی قرینہ ہے۔ اس لیے مالہ میں 'لام' کا قرینہ اس طرح ہے کہ بیع کے بعد مبیع مشتری کا ہو جاتا ہے نہ کہ بائع کا یہ مالہٗ تب بنے گا جب امانت غصب وغیرہ کی صورت ہو بعینہ اگر اس کا مصداق بیع قرار دیں تو بیع میں ملکیت کی تبدیلی سے حکم میں تبدیلی آجاتی ہے یہ بعینہ تب صادق آئے گا جب اس کا مصداق غصب وغیرہ ہو۔

جواب ۲:- یہ حدیث محمول ہے دیانت پر نہ کہ قضاء پر اور اسوۃ للغرماء ہے باعتبار قضائے قاضی کے۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَکَثُرَ دَیْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَ فَآءَ دَیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَآئِهٖ خُذُوْا مَاوَ جَدْتُّمْ وَ لَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی کو پھلوں میں نقصان پہنچا جو اس نے خریدے تھے۔ اس کا قرض زیادہ ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صدقہ کرو لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن اس کے قرض تک نہ پہنچ سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں کے لئے فرمایا جو پاتے ہو لے لو تمہارے لئے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: وعن ابی سعید ولیس لکم الا ذالک الخ : اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں تھا کہ تمہارا باقی قرضہ ساقط ہو گیا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ فی الحال یہ لے لو بعد میں تمہارے قرضہ کی ادائیگی کر دی جائے گی ورنہ تو تصرف فی مال الغیر بغیر اذنہ لازم آئے گا۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَاينُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نوکروں سے کہتا جب تم ایسے آدمی کے پاس جاؤ جو تنگ دست ہو اس سے درگزر کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے۔ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کو ملا اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْيَضَعُ عَنْهُ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات بخشے وہ محتاج کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْوَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رواه مسلم)

ترجمہ: اسی حضرت (ابوقتادہؓ) سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات بخشے گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: وعنہ قال الخ حاصل حدیث جو شخص کسی سے اپنا سارا قرضہ ساقط کرے یا کچھ ساقط کرے دونوں صورتوں میں اس خوشخبری کا مصداق ہے۔

وَعَنْ اَبِی الْيَسَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْوَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوالیسرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ تلے جگہ دے گا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَآءَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْرَافِعٍ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَآ اَجِدُاِلَّا جَمَلاً خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَآءً. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے۔ ابورافع نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں اس آدمی کو اس کا اونٹ دوں۔ میں نے کہا میں نہیں پاتا مگر اس سے بہتر سات برس کا اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو وہی دے دو۔ بہترین آدمی وہ ہے جو

ادائے قرض میں سب سے اچھا ہو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

تشریح: **وعن ابی رافع قال استسلف رسول اللہ ﷺ بکراً** : اس حدیث کے تحت مسئلہ چلا کہ **استقراض الحیوان بالحیوان** جائز ہے یا نہیں احناف کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ ماقبل میں ایک اصول بیان ہوا تھا کہ قرض مثلیات میں جاری ہوتا ہے اور حیوان قیمیات یعنی ذوات القیم میں سے ہیں اور نیز ان میں تفاوت فاحشہ پایا جاتا ہے اور نیز اس جانور سے نفع اٹھائے گا تو **کل قرضٍ جر نفعًا فھو حرامٌ** کے تحت داخل ہو جائے گا۔ اس لیے یہ ناجائز ہے اور شوافع کے نزدیک جائز ہے۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔

جواب-۱: یہ حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

سوال: ادائیگی صدقے کے اونٹوں سے کیسے کر دی حالانکہ صدقہ کے مال سے اپنے قرض کی ادائیگی کرنا تو جائز نہیں ہے۔

جواب-۱: کیا یہ احتمال نہیں کہ مصارف میں سے کسی سے اپنے مال کے ذریعہ خرید کر قرضہ ادا کیا تو لہٰذا اس صورت میں ادائیگی قرض من مالہ ہوگی نہ کہ من مال الصدقہ۔ جواب-۲: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بیت المال کے لیے قرض لیا تھا اور اب صدقہ کے اونٹ بیت المال میں سے اس قرضہ کی ادائیگی کر دی۔ جواب-۳: یہ حدیث شراء بثمنٍ مؤجل پر محمول ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً فَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِیْرًا فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ قَالُوْا لاَ نَجِدُ اِلاَّ اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سختی کی آپ کے صحابہؓ نے اس کو ایذا پہنچانے کا ارادہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اس لیے کہ صاحب حق کے لیے بات کہنے کی جگہ ہے۔ اس کے لئے ایک اونٹ خرید و اور اس کو دے دو انہوں نے کہا ہم نہیں پاتے مگر اس کی عمر سے زیادہ کا اونٹ آپؐ نے فرمایا اس کو وہی دے دو۔ تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں اچھا ہو۔ (متفق علیہ)

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیْئٍ فَلْیَتْبَعْ. (متفق علیه)

ترجمہ: اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنی کا تاخیر کرنا ظلم ہے۔ جب ایک تم میں سے کسی کو غنی کے حوالہ کیا جائے اس کو قبول کرے۔ (متفق علیہ)

تشریح: **وعنہٗ ان رسول اللہ ﷺ قال مطل الغنی ظلم فاذا اتبع احدکم علی ملیٍ الخ :**

سوال: حوالے کے صحیح ہونے کے لیے جمہور کے نزدیک محتال (دائن) کی رضامندی ضروری ہے جب کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروری نہیں ہے۔

جواب: فلیتبع کا امر یہ استحباب پر محمول ہے وجوب پر نہیں کیونکہ حوالے کے صحیح ہونے کے لیے اشخاص ثلثہ کی رضامندی کا ہونا ضروری ہے۔ محیل محتال اور محتال علیہ۔

باقی رہی یہ بات کہ بعد از حوالہ محیل بری من المطالبہ ہوگا یا نہیں؟ احناف کے نزدیک اگر عذر متحقق ہو جائے مثلاً محتال علیہ انکار کر دے یا محتال علیہ مفلس ہو جائے یا مر جائے تو اس صورت میں محیل پر مطالبہ عود کر آئے گا اور آئمہ ثلثہ کے نزدیک عود نہیں کرے گا جب تک محتال علیہ ملتا ہے اسی کا پیچھا کیا جائے گا۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے جواب کا حاصل: اس کا معنی یہ ہے کہ جب تک محتال علیہ کے ملنے کی امید ہو تو اس کا پیچھا کرو ورنہ محیل کا پیچھا کرو۔

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوٰتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَ نَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت کعبؓ بن مالک سے روایت ہے اس نے ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں اُن کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپؐ اپنے گھر میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نکلے۔ آپؐ نے اپنے حجرہ کا پردہ کھولا اور آواز دی اے کعبؓ بن مالک اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ اے اللہ کے رسول آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ آدھا قرض معاف کر دو کعبؓ نے کہا اے اللہ کے رسول میں نے کر دیا۔ ابن ابی حدرد کو فرمایا کھڑا ہو اور ادا کر۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ عَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا انہوں نے کہا اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا اس پر قرض ہے۔ انہوں نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے ذمہ قرض ہے کہا گیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے صحابہؓ نے کہا تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر ایک تیسرا جنازہ لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے ذمہ قرض ہے صحابہ نے کہا تین دینار ہیں آپ نے فرمایا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے صحابہ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تم اپنے اس ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ ابوقتادہ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھیں اس کا قرض میرے ذمہ ہے۔ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: وعن سلمه بن الاكوع ......قال ابو قتادة صل عليه يا رسول الله ﷺ وعلى دينهٗ الخ اس حدیث کے تحت یہ مسئلہ ہے کہ کفالہ عن المیت صحیح ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک صحیح نہیں ہے باقی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز و صحیح ہے؟

جواب-۱: اس میں احتمال ہے کہ یہ کفالہ سابقہ ہو اور اس کا اظہار اب ہوا ہو۔ (۲) یہ كفالہ عن الميت تبرعیٰ و استحساناً تھا۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَ مَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس نے لوگوں کے مال لئے ان کے ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اللہ اس کے لئے ادا کردے گا اور جس نے مال لیا اس کو ضائع کرنے کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضائع کردے گا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَ اَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلاً غَیْرَ مُدْبِرٍ یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَا یَا یَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلاَّ الدَّیْنَ کَذٰلِکَ قَالَ جِبْرِیْلُ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول آپ خبر دیں اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں اس حال میں کہ صبر کرنے والا ثواب کی نیت کرنے والا آگے بڑھنے والا نہ پیچھے پھرنے والا ہوں اللہ مجھ سے میرے گناہ معاف کردے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ جب اس نے پیٹھ پھیری آپ نے اس کو آواز دی فرمایا ہاں گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں مگر قرض معاف نہیں ہوگا۔ جبرئیلؑ نے اسی طرح کہا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلاَّ الدَّیْنَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرض کے سوا شہید کے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْأَلُ هَلْ تَرَکَ لِدَیْنِهٖ قَضَآءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَکَ وَفَآءً صَلّٰی وَاِلاَّ قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَکَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَآءُهٗ وَ مَنْ تَرَکَ مَالاً فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فوت شدہ آدمی لایا جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریافت فرماتے کہ اس نے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے اگر بتلایا جاتا کہ اس نے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے اس پر نماز پڑھتے وگرنہ مسلمانوں کو کہتے اپنے اس ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کا دروازہ کھول دیا آپؐ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں ایمانداروں کے ساتھ ان کی جانوں سے لائق تر ہوں ایمانداروں میں سے جو فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے مجھ پر اس کا ادا کرنا ہے اور جو مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ مَّاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ

اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَیْنِهٖ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: حضرت ابوخلدہؓ زرقی سے روایت ہے کہا ہم اپنے ایک مفلس ساتھی کے سلسلہ میں ابو ہریرہؓ کے پاس آئے۔ فرمایا ایسے شخص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ جو آدمی فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے سامان والا اپنے سامان کے ساتھ زیادہ حقدار ہے جب اس کو بعینہ موجود پائے۔ روایت کیا اس کو شافعی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ. (رواه الشافعی واحمد والترمذی وابن ماجة و الدارمی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح اپنے قرض کے ساتھ لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس سے ادا کر دیا جائے۔ روایت کیا اس کو شافعی، احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّیْنِ مَاسُوْرٌ بِدَیْنِهٖ یَشْکُوْ اِلٰی رَبِّهٖ الْوَحْدَةَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ رُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا کَانَ یَدَّانُ فَاَتٰی غُرَمَآؤُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ کُلَّهٗ فِیْ دَیْنِهٖ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَ لَمْ اَجِدْهُ فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰی، وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِیًّا وَ کَانَ لَا یُمْسِکُ شَیْئًا فَلَمْ یَزَلْ یَدَّانُ حَتّٰی اَغْرَقَ مَالَهٗ کُلَّهٗ فِی الدَّیْنِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَهٗ لِیُکَلِّمَ غُرَمَاءَهٗ، فَلَوْ تَرَکُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَکُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهٗ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ. رَوَاهُ سَعِیْدٌ فِیْ سُنَنِهٖ مُرْسَلًا.

ترجمہ: حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقروض اپنے قرض میں قید کر دیا جائے گا اپنے رب سے قیامت کے دن معافی کی شکایت کرے گا (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں) اور روایت کی گئی ہے کہ معاذ قرض لیا کرتا تھا۔ اس کے قرض خواہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض میں اس کا سب مال بیچ دیا یہاں تک کہ معاذ بغیر کسی چیز کے اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ لفظ مصابیح کے ہیں۔ میں نے منتقی کے سوا کسی اصول کی کتاب میں یہ روایت نہیں پائی۔ اور عبدالرحمٰنؒ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہا معاذ بن جبل سخی نوجوان تھا کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھتا تھا ہمیشہ قرض لیا کرتا تھا یہاں تک کہ اس کا سارا مال قرض میں غرق ہو گیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ سے گفتگو کی کہ آپؐ اس کے قرض خواہوں سے بات چیت کریں اگر وہ کسی کے لئے قرض چھوڑتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے معاذ کے لئے چھوڑتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے معاذؓ کا سارا مال بیچ دیا یہاں تک کہ معاذ بغیر کسی چیز کے اٹھ کھڑا ہوا روایت کیا اس کو سعید نے اپنی سنن میں مرسل طور پر۔

وَعَنِ الشَّرِیْدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ یُحِلُّ عِرْضَهٗ لَهٗ یُغَلَّظُ لَهٗ وَ عُقُوْبَتَهٗ یُحْبَسُ لَهٗ. (رواه ابو دائود و النسائی)

ترجمہ: حضرت شریدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنی کا ٹال مٹول کرنا اس کی بے ابروئی اور اس کی عقوبت کو حلال کرتا ہے۔ابن مبارک نے کہا بے ابروئی یہ ہے کہ اس پر سختی کی جائے اور اس کی عقوبت یہ ہے کہ اس کو قید کر لیا جائے۔روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

تشریح: وعن الشرید قال قال رسول اللہ ﷺ لیّ الواجد الخ اس حدیث کے تحت یہ مسئلہ ہے کہ ایک غنی قرضہ ادا کرنے پر قادر ہے لیکن وہ ٹال مٹول کرتا ہے اس نے کئی دن کے بعد قرضہ ادا کیا جس کی وجہ سے مالیت میں کمی آ گئی؟ آیا اس پر مالی معاوضہ ہوگا یا نہیں؟ بعض حضرات کہتے ہیں کہ مالی معاوضہ ہوگا لیکن صاحب مشکوٰۃ نے قال ابن المبارک سے ابن مبارک کا قول نقل کر کے جواب دیا کہ مالی معاوضہ نہیں ہوگا بلکہ اس کو جیل میں ڈالا جائے گا اور سخت کلامی کی جائے گی۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰی صَاحِبِکُمْ دَیْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَکَ لَهٗ مِنْ وَفَآءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیَّ دَیْنُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی عَلَیْهِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ مَعْنَاهُ وَ قَالَ فَکَّ اللّٰهُ رِهَانَکَ مِنَ النَّارِ کَمَا فَکَکْتَ رِهَانَ اَخِیْکَ الْمُسْلِمِ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یَقْضِیْ عَنْ اَخِیْهِ دَیْنَهٗ اِلَّا فَکَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. (رواہ فی شرح السنة)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے ایک جنازہ لایا گیا آپ نے فرمایا تمہارے ساتھی کے ذمہ قرض ہے انہوں نے کہا ہاں فرمایا کیا اس کی ادائیگی کے لئے اس نے کچھ چھوڑا ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔علیؓ بن ابی طالب نے فرمایا اس کا قرض میرے ذمہ ہے آپ آگے بڑھے اس کی نماز جنازہ پڑھائی ایک روایت میں اس کا معنیٰ ہے اور آپ نے فرمایا جس طرح تو نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن آگ سے چھڑائی ہے اللہ تیرے نفس کو آگ سے آزاد کرے کوئی آدمی اپنے بھائی کا قرض ادا نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے نفس کو آزاد کر دے گا۔روایت کیا اس کو شرح السنہ میں۔

وَعَنْ ثُوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنَ الْکِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (رواہ الترمذی وابن ماجة و الدارمی)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فوت ہوا اور وہ تکبر' خیانت اور قرض سے بری ہو۔جنت میں داخل ہوگا۔روایت کیا اس کو ترمذی' ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ یَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْکَبَآئِرِ الَّتِیْ نَهَی اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ یَمُوْتَ رَجُلٌ وَ عَلَیْهِ دَیْنٌ لَا یَدَعُ لَهٗ قَضَآءً. (رواہ احمد و ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ان کبائر کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے یہ ہے کہ آدمی فوت ہو اور اس کے ذمہ قرض ہو اور اس کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ چھوڑ کر جائے۔(روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے)

وَعَنْ عُمَرِ و بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلاَلاً اَوْاَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلاَلاً اَوْاَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ انْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ.

ترجمہ: حضرت عمروؓ بن عوف مزنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا صلح مسلمانوں کے درمیان جائز ہے مگر ایسی صلح جائز نہیں جو حلال کو حرام کرے۔ یا مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں مگر ایسی شرط جو حرام کو حلال کرے یا حلال کو حرام کرے۔ جائز نہیں روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ اور ابوداؤد نے۔ ابوداؤد کی روایت حدیث کے لفظ شروطھم تک ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَ مُخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّامِنْ هَجَرٍ فَاَتَيْنَا بِهٖ مَكَّةَ فَجَآءَ نَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَ ثَمَّ رَجُلٌ يَّزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَارْجِحْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت سویدؓ بن قیس سے روایت ہے کہا میں اور مخرفہ عبدی ہجر سے مکہ میں بیچنے کے لئے کپڑا لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیادہ پا چلتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ایک شلوار کا ہمارے ساتھ بھاؤ کیا ہم نے آپؐ کے ہاتھ سے فروخت کر دیا وہاں ایک آدمی اجرت پر وزن کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تول اور جھکتا تول روایت کیا اس کو احمدؒ ابوداؤدؒ ترمذیؒ ابن ماجہ اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو دیا اور زیادہ دیا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًافَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْٓ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ اِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَ الْاَدَآءُ. (رواه النسائی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لئے آپؐ کے پاس مال آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو واپس کر دیئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے اہل اور مال میں برکت دے۔ قرض کا بدلہ شکریہ ادا کرنا اور قرض کی ادائیگی کرنا ہے۔

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ

لَهٗ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ. (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا اپنے کسی بھائی پر حق ہو وہ شخص اس میں تاخیر کرے اس کے لیے ہر دن کے بدلہ میں صدقہ ہے۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ اَخِیْ وَ تَرَکَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِیْنَارٍ وَ تَرَکَ وَ لَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاکَ مَحْبُوْسٌ بِدَیْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَیْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْقَضَیْتُ عَنْهُ وَ لَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِیْ دِیْنَارَیْنِ وَ لَیْسَتْ لَهَا بَیِّنَةٌ قَالَ اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ. (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت سعدؓ بن اطول سے روایت ہے کہا میرا بھائی فوت ہو گیا اور تین سو دینار قرض چھوڑ گیا اور چھوٹے لڑکے چھوڑ گیا میں نے ارادہ کیا کہ ان بچوں پر خرچ کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا تیرا بھائی اپنے قرض میں قید کیا گیا ہے اس کی طرف سے اس کا قرض ادا کرو۔ سعدؓ نے کہا میں نے اس کا قرض ادا کیا پھر میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسول میں نے اس کا قرضہ ادا کر دیا ہے اور نہ باقی رہا مگر ایک عورت وہ دو دیناروں کا دعویٰ کرتی ہے اور اس کے پاس کوئی گواہ نہیں فرمایا اس کو دے دے بیشک وہ سچی ہے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَیْثُ یُوْضَعُ الْجَنَآئِزُوَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَیْنَ ظَهْرَیْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ قِبَلَ السَّمَآءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَاطَاَ بَصَرَهٗ وَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی جَبْهَتِهٖ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِیْدِ قَالَ فَسَکَتْنَا یَوْمَنَا وَ لَیْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَیْرًا حَتّٰی اَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِیْدُ الَّذِیْ نَزَلَ قَالَ فِی الدَّیْنِ وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَ عَلَیْهِ دَیْنٌ مَادَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یُقْضٰی دَیْنُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوَهٗ.

ترجمہ: حضرت محمدؓ بن عبداللہ بن جحش سے روایت ہے کہا ہم مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے جس جگہ جنازے رکھے جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی پس دیکھا پھر اپنی نظر جھکالی اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اور فرمایا سبحان اللہ سبحان اللہ کس قدر سختی اتری ہے۔ راوی نے کہا ہم اس دن اور رات چپ رہے ہم نے نہ دیکھا مگر بھلائی کو یہاں تک کہ ہم نے صبح کی محمد بن عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وہ سختی کونسی ہے جو اتری ہے فرمایا قرض کے متعلق اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو اور اس پر قرض ہو اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گا جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔ روایت کیا اس کو احمد نے اور شرح السنہ میں بھی اس کی مانند ہے۔

بَابُ الشِّرْكَةِ وَ الْوَكَالَةِ

شرکت اور وکالت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِى الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَالَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِىَ فَيَبْعَثُ بِهَآ اِلَى الْمَنْزِلِ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَ دَعَالَهٗ بِالْبَرَكَةِ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت زہرہؓ بن معبد سے روایت ہے کہا اس کے دادا عبداللہ بن ہشام اس کو بازار لے جاتے۔ پس غلہ خریدتے ان سے ابن عمر اور ابن زبیر ملتے وہ کہتے ہم کو بھی شریک کرلو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے برکت کی دعا کی ہے وہ ان کو شریک کر لیتا۔ بعض اوقات اونٹ کا پورا بوجھ کا غلہ ان کو نفع حاصل ہوتا اور وہ اسے اپنے گھر بھیج دیتے۔ عبداللہ بن ہشام کو اس کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا تَكْفُوْنَنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِى الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا کہ ہمارے درمیان اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم کر دو۔ آپؐ نے فرمایا نہیں تم ہم سے محنت کو کفایت کرو اور ہم پھل میں تمہارے شریک ہوں گے۔ انصار نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ الْبَارِقِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِّيَشْتَرِىَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرِىَ لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْعِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرٰى تُرَابًا لَّرَبِحَ فِيْهِ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت عروہؓ بن ابی الجعد بارقی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار دیا تا کہ وہ آپ کے لئے ایک بکری خریدے اس نے اس کے ساتھ دو بکریاں خریدیں ایک بکری ایک دینار کی فروخت کر دی اور آپؐ کے پاس ایک دینار اور ایک بکری لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعا کی پس اگر وہ مٹی بھی خرید لیتا اس کو اس میں نفع حاصل ہوتا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ مَالَمْ یَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَیْنِهِمَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ زَادَ رَزِیْنٌ وَجَاءَ الشَّیْطَانُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے آپؐ نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے میں دو شریکوں کا تیسرا ہوں جب تک ایک دوسرے کی خیانت نہیں کرتا جب خیانت کرتا ہے ان سے نکل جاتا ہوں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور رزین نے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں کہ شیطان آجاتا ہے۔

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّالْاَ مَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَ لَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ. (رواه الترمذی، وابوداؤد، والدارمی)

ترجمہ: اسی (ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا امانت ادا کر واس شخص کی طرف جو تجھ کو امانتدار کرے اور اس کی خیانت نہ کر جو تیری خیانت کرتا ہے روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور دارمی نے۔

تشریح: وعنهٗ عن النبی ﷺ قال اداالامانة الی من ائتمنک ولا تخن من خانک الخ

اس حدیث کے تحت یہ مسئلہ ہے کہ اگر مدیون نے کسی کا قرضہ ادا کرنا ہو اور وہ ادا نہ کرتا ہو اور اس کے پاس مال بھی موجود ہو اور دائن کے پاس مدیون کا مال آجائے تو وہ اس سے قرضہ وصول کرسکتا ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کے نزدیک وصول کرسکتا ہے البتہ فرق یہ ہے کہ احناف کہتے ہیں کہ اگر جنس دَین سے ہو تو وصول کرسکتا ہے اور اگر غیر جنس دَین سے ہو تو پھر وصول نہیں کرسکتا اور شوافع کے نزدیک ہر تقدیر وصول کرسکتا ہے۔ مالکیہ کہتے ہیں کہ یہ قرضہ وصول نہیں کرسکتا۔

اصطلاح میں اس مسئلے کو مسئلہ الظفر کہتے ہیں۔ یعنی کامیابی کا مسئلہ: مالکیہ کی دلیل یہی حدیث ہے **ولا تخن من خانک**:

جواب-۱: یہ خیانت نہیں یہ تو اپنا حق وصول کرنا ہے اور اپنے حق سے زائد وصول کرنے پر یہ حدیث محمول ہے۔

جواب-۲: یہاں اولویت پر محمول ہے اولیٰ یہ ہے کہ واپس کردے خیانت نہ کرے۔ (آج کل کا فتویٰ شوافع کے قول پر ہے)

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَفَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ وَ قُلْتُ اِنِّیْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَیْتَ وَکِیْلِیْ فَخُذْمِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَوَ سُقًافَاِنِ ابْتَغٰی مِنْکَ اٰیَةً فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی تَرْقُوَتِهٖ. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا میں نے خیبر کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام کہا اور کہا میں خیبر کی طرف نکلنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس وقت وہاں تو میرے وکیل کے پاس پہنچے اس سے پندرہ وسق کھجوریں لے لے اگر تجھ سے کوئی نشانی مانگے تو اس کے حلق پر اپنا ہاتھ رکھ دینا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ صُهَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ فِیْهِنَّ الْبَرَکَةُ اَلْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّبِالشَّعِیْرِ لِلْبَیْتِ لَالِلْبَیْعِ. (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت صہیبؓ روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ ان میں برکت ہے وعدہ پر بیچنا اور مضاربت کرنا اور گیہوں کو جو کے ساتھ ملانا گھر کھانے کے لئے نہ فروخت کرنے کے لئے۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِيْنَارٍ لِّيَشْتَرِيَ لَهٗ بِهٖ اُضْحِيَّةً فَاشْتَرٰى كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهٗ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَجَآءَ بِهَا وَ بِالدِّيْنَارِ الَّذِيْ اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَالَهٗ اَنْ يُّبَارَكَ لَهٗ فِيْ تِجَارَتِهٖ. (رواه الترمذی وابو داؤد)

ترجمہ: حضرت حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار دے کر قربانی کا جانور خریدنے کے لئے بھیجا اس نے ایک دینار کا مینڈھا خریدا اور اس کو دو دینار کے ساتھ بیچ دیا۔ پھر ایک دینار کی قربانی خریدی اور وہ قربانی اور ایک دینار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جو دوسرے دینار سے بچ گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دینار کا صدقہ کر دیا اور اس کے لئے تجارت میں برکت کی دعا کی۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن حکیم بن حزام الخ :سوال: فقہاء لکھتے ہیں کہ دوسرے شخص کے مال میں تصرف کرنا بغیر اس کی اجازت کے صحیح نہیں ہوتا اور یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضحیہ کو خریدنے کا حکم دیا تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایک کبشا خرید کر اس کو دو درہموں کے بدلے میں بیچ دیا یہ تصرف تو موقوف ہوتا ہے؟

جواب: جب مطلق وکیل بنانا جائے تو وہ بیع وشراء دونوں کے اندر تصرف کرسکتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ جو دینار صدقہ کیا تھا اس کی کیفیت کیا تھی؟ اس کا مدار قربانی پر ہے اگر قربانی نفل تھی تو پھر اس کا استبدال جائز نہیں لیکن اس کی بیع کر دی اور بطور وجوب کے اس کے ثمن کو صدقہ کر دیا اور اگر قربانی واجب تھی تو استبدال جائز ہے لیکن صدقہ تبرعاً کیا۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابُ الْغَصَبِ وَالْعَارِيَةِ

زبردستی چھین لینے اور عاریت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص از راہ ظلم ایک بالشت زمین لے گا قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے میں بطور طوق ڈالی جائے گی۔ (متفق علیہ)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَحْلِبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّؤْتٰى مَشْرُبَتَهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا جانور اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے خزانہ کے پاس آیا جائے اور اس کو توڑا جائے اور اس کا غلہ اٹھا لیا جائے۔ مویشیوں کے تھن ان کے طعاموں کی ان پر حفاظت کرتے ہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: وعن ابن عمرؓ قال لایحلبن احدٌ الخ. یہاں ایک سوال ہوتا ہے کہ ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکریوں کا دودھ بغیر مالک کی اجازت کے دوھیا اور بغیر مالک کی اجازت کے دودھ نکالنا تو جائز نہیں ہے جیسا کہ اس حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

جواب: ہوسکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس شخص کی بکریوں کا دودھ نکالا ہو وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدیق ہو یا یہ حالت اضطرار پر محمول ہے یا یہ عرف کی عادت پر محمول ہے کہ عام طور پر عرف میں ایسا ہوتا ہے کہ مالک بکریاں چرانے والے کو یہ اجازت دے دیتا ہے کہ اگر کوئی مسافر دودھ مانگے تو اس کو دودھ نکال کر دے دو۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰی اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِصَحْفَةٍ فِیْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِهَا یَدَالْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ یَجْمَعُ فِیْهَا الطَّعَامَ الَّذِیْ کَانَ فِی الصَّحْفَةِ وَ یَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّکُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰی اُتِیَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِیْحَةَ اِلَی الَّتِیْ کُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَ اَمْسَکَ الْمَکْسُوْرَةَ فِیْ بَیْتِ الَّتِیْ کَسَرَتْ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بیوی کے پاس تھے۔ آپ کی کسی دوسری بیوی نے رکابی میں کھانا آپؐ کے پاس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس بیوی کے گھر تھے اس نے خادم کو ہاتھ مارا رکابی گر کر ٹوٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکابی کے ٹکڑے اکٹھے کئے پھر اس کھانے کو جمع کیا جو اس رکابی میں تھا اور فرمایا تمہاری ماں نے غیرت کی ہے پھر خادم کو روکا یہاں تک کہ اس بیوی سے جس کے پاس تھے رکابی لی اور ثابت رکابی اس بیوی کے گھر بھیجی جس کی رکابی ٹوٹ گئی تھی۔ اور جو رکابی ٹوٹ گئی تھی اس کو اس بیوی کے گھر رکھا جس نے توڑی تھی۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تشریح: وعن انسؓ فدفع الصحفة الصحیحة الی التی کسرت الخ سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تو ضمان بالمثل دلوایا حالانکہ ظروف تو ذوات القیم کی قبیل سے ہیں؟

جواب: بعض ظروف ذوات الامثال میں سے تھے تو اس لیے ضمان بالمثل دلوائی یا اگر مان لیا جائے کہ سارے ظروف مختلف تھے تو اب ہم کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ضمان بالمثل دینا من باب التبرع ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن یزید سے روایت ہے...... وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے لوٹنے اور مثلہ کرنے سے منع کیا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَ قَالَ مَامِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْرَأَيْتُهٗ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَ ذٰلِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَ حَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَ اِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَ لَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْئَ بِالْجَنَّةِ وَ ذٰلِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَ لَقَدْ مَدَدْتُ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِتَنْظُرُوْآ اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَالِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گرہن لگا جس روز ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے فوت ہوئے آپؐ نے لوگوں کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپ پھرے جب کہ سورج اپنی پہلی حالت پر لوٹ آیا تھا فرمایا کوئی ایسی چیز نہیں جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے مگر میں نے اس جگہ دیکھ لی ہے دوزخ لائی گئی اور یہ اس وقت لائی گئی جب تم نے مجھ کو دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا ہوں اس ڈر سے کہ مجھ کو اس کی گرمی پہنچے۔ میں نے اس میں کجدار سرے کی لاٹھی والے کو دیکھا ہے کہ اپنی انتڑیاں دوزخ میں کھینچتا ہے وہ اپنی لاٹھی سے حاجیوں کی چیزیں چراتا تھا۔ اگر پکڑا جاتا کہتا میری کجدار لاٹھی کے ساتھ اٹک گئی تھی اور اگر نہ پکڑا جاتا اس کو لے جاتا میں نے اس میں بلی والی عورت کو بھی دیکھا ہے اس نے بلی باندھ رکھی نہ اس کو خود کھانے کے لئے کچھ دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے حشرات وغیرہ کھائے یہاں تک کہ وہ بھوکی مرگئی۔ پھر جنت کو میرے پاس لایا گیا اور یہ اس وقت تھا جب تم نے مجھ کو دیکھا کہ میں آگے بڑھا ہوں یہاں تک کہ میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور میں اس کا پھل لینا چاہتا تھا پھر مجھ کو ظاہر ہوا کہ میں ایسا نہ کروں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّارَجَعَ قَالَ مَارَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَ اِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہا میں نے انسؓ سے سنا کہتے تھے مدینہ میں کچھ گھبراہٹ پیدا ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہؓ سے اس کا گھوڑا عاریۃً لیا اس کا نام مندوب تھا۔ آپؐ سوار ہوئے اور خبر معلوم کرنے کے لئے نکلے جب واپس لوٹے فرمایا ہم نے خوف والی کوئی بات نہیں دیکھی اور تحقیق ہم نے اس گھوڑے کو کشادہ قدم پایا ہے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًامَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَ لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ رَوَاهُ

مَالِکٌ عَنْ عُرْوَۃَ مُرْسَلاً وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: حضرت سعیدؓ بن زید سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جس شخص نے مردہ زمین زندہ کی پس وہ اس کی ہے اور ظالم کی کاشت کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو احمد نے ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کیا اس کو مالک نے مرسل عروہ سے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تشریح: عن سعید بن زید عفی النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انّہٗ قال من احیٰ ارضًا میتۃً الخ ایک شخص دوسرے شخص کی زمین میں درخت لگائے بغیر اس کی اجازت کے یا زمین کاشت کرے ایسی صورت میں اس کو کہا جائے گا کہ تیرا اس میں کوئی حق نہیں تو اپنے درختوں کو اکھیڑ اور زمین فارغ کردے۔

لعرق ظالم: اگر اضافت کے ساتھ پڑھیں تو معنی یہ ہوگا کہ ظالم کی کاشت کا کوئی حق نہیں اور اگر موصوف صفت کے ساتھ پڑھیں تو معنی ہوگا ظلم کی کاشت کا کوئی حق نہیں.........

وَعَنْ اَبِیْ حُرَّۃَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلاَ لاَ تَظْلِمُوْا اَلاَ لاَ یَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ اِلاَّ بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْہُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِیِ فِی الْمُجْتَبٰی.

ترجمہ: حضرت ابوحرہؓ رقاشی سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ظلم نہ کرو خبردار مسلمان آدمی کا مال حلال نہیں مگر اس کی خوشی سے روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور دارقطنی نے مجتبیٰ میں۔

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لاَجَلَبَ وَلاَ جَنَبَ وَلاَ شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ وَ مَنِ انْتَھَبَ نُھْبَۃً فَلَیْسَ مِنَّا. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جلب، جنب اور شغار اسلام میں نہیں ہے اور جو شخص لوٹ ڈالے لوٹنا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَیَاْخُذُ اَحَدُکُمْ عَصَااَخِیْہِ لاَعِبًا جَآدًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِیْہِ فَلْیَرُدَّھَآ اِلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ رِوَایَتُہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ جَادًّا.

ترجمہ: حضرت سائبؓ بن یزید اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کوئی شخص ہنسی ہنسی میں اپنے بھائی کی لاٹھی رکھنے کے قصد سے نہ لے جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی پکڑے وہ اس کو واپس کردے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں جاداً کے لفظ تک ہے۔

وَعَنْ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَیْنَ مَالِہٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ وَیَتَّبِعُ الْبَیِّعُ مَنْ بَاعَہٗ. (رواہ احمد و ابوداؤد و النسائی)

ترجمہ: حضرت سمرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص بعینہ اپنا مال کسی کے پاس پائے وہ اس کا ہے اور خریدنے والا اس شخص کا پیچھا کرے جس نے فروخت کیا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد، ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَی الْیَدِمَآ اَخَذَتْ حَتّٰی تُؤَدِّیَ. (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجۃ)

ترجمہ: اسی (سمرہؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ہاتھ پر وہ چیز ہے جو اس نے پکڑی یہاں تک کہ اس کو ادا کرے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَیِّصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَاقَۃً لِّلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دَخَلَتْ

حَآئِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰی اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَآ اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِیْ بِاللَّیْلِ ضَامِنٌ عَلٰی اَهْلِهَا. (رواه مالک و ابو داؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت حرامؓ بن سعد بن محیصہ سے روایت ہے کہا براءؓ بن عازب کی اونٹنی ایک باغ میں گھس گئی اور اس کو خراب کیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دن کو باغوں کی نگہبانی باغ والوں کے ذمہ ہے اور رات کے وقت جو مویشی خراب کریں ان کے مالک اس کا بدلہ دیں۔ (روایت کیا اس کو مالک' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

تشریح: وعن حرام بن سعد الخ: جو تفصیل حدیث میں مذکور ہے۔ احناف کے علاوہ باقی آئمہ اسی کے قائل ہیں البتہ احناف کہتے ہیں کہ وہ جانور جو خود بخود کھل جائے خواہ دن یا رات میں نقصان کردے تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہے: احناف کی دلیل ماقبل میں کتاب الزکوٰۃ گزر چکی ہے۔ باقی اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ وہ حدیث اصح سنداً اس کے مقابلے میں (۲) یہ حدیث مضطرب السند ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَ قَالَ النَّارُ جُبَارٌ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاؤں بھی معاف ہے اور فرمایا آگ بھی معاف ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: جانور جس شئی کو روند ڈالے اس کے مقابلے میں کوئی تاوان نہیں اس طرح کسی نے اپنی مملوکہ زمین میں آگ جلائی اور ہوا معتدل تھی اور بعد میں تیز ہوا ہوئی اور کسی کے سامان کو جلا دیا۔ تو اس پر بھی کوئی ضمان نہیں ہے۔

وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَآ اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ فَاِنْ کَانَ فِیْهَا صَاحِبُهَا فَلْیَسْتَأْذِنْهُ وَ اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهَا فَلْیُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَأْذِنْهُ وَ اِنْ لَّمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَ لَایَحْمِلْ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت حسنؒ سمرہ سے روایت کرتے ہیں بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا مویشی چرائے اگر ان کا مالک ان میں ہے اس سے اجازت طلب کرے اگر ان کا مالک نہ ہو تین مرتبہ آواز دے اگر اس کا کوئی جواب دے اس سے اجازت لے اگر کوئی جواب نہ دے تو دودھ دوہ لے اور پی لے اور اٹھا کر نہ لے جائے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن الحسن: یہ حالت اضطرار پر محمول ہے۔ البتہ اگر استعمال کرلی تو تاوان لازم آئے گا۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَآئِطًا فَلْیَأْکُلْ وَلَایَتَّخِذْ خُبْنَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے فرمایا جو شخص باغ میں داخل ہو کھالے اور جھولی میں نہ لے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ اُمَیَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَمِنْهُ اَدْرَاعَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا یَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِیَةٌ مَضْمُوْنَةٌ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت امیہؒ بن صفوان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ان سے عاریۃً زرہیں لیں صفوان نے کہا مجھ سے چھینتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہیں بلکہ عاریۃً لیتا ہوں کہ پھر دی جاویں گی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن امیہ بن صفوان الخ اس حدیث کے تحت مسئلہ ہے کہ شئی مستعار مستعیر کے قبضے میں قبضہ امانت ہے یا قبضہ

ضمان ہے۔احناف کے نزدیک مستعار مستعیر کے قبضہ میں امانت ہوتی ہے استھلاک کی صورت میں ضمان آئے گی اور ہلاک ہونے کی صورت میں ضمان نہیں ہوگی اور شوافع کے نزدیک یہ علی الاطلاق مضمون ہوتی ہے خواہ ہلاک ہو یا استھلاک ہو دونوں صورتوں میں مضمون ہوتی ہے ضمان آئے گی۔شوافع کی دلیل حدیث الباب ہے کہ اس میں عاریۃ مضمونۃ کے الفاظ ہیں۔احناف کی طرف سے جواب یہ ہے کہ مضمونہ بمعنی مردودۃ کے ہے مبالغہ فی الرد کو بتلانے کے لیے مضمونۃ سے تعبیر کردیا۔احناف کی دلیل اگلی حدیث ہے جس میں العاریۃ مؤداۃ کے الفاظ ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ وَ الْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ. (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابوؓامامہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے عاریۃً لی ہوئی چیز واپس کی جائے منحہ کو (دودھ پینے کے لئے کسی دوسرے شخص کو گائے بھینس وغیرہ دینا) واپس کیا جائے قرض کو ادا کیا جائے اور ضامن ضمانت بھرنے والا ہے روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا اَرْمِیْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِیَ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِیَ النَّخْلَ قُلْتُ اٰکُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَکُلْ مِمَّا سَقَطَ فِیْ اَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ. (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجۃ) وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ بَابِ اللُّقْطَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

ترجمہ: حضرت رافعؓ بن عمرو غفاری سے روایت ہے کہا میں لڑکا تھا انصاری آدمی کے باغ میں کھجوروں پر پتھر پھینکتا تھا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لڑکے تو پتھر کیوں پھینکتا ہے میں نے کہا میں کھجوریں کھاتا ہوں آپؐ نے فرمایا پتھر نہ پھینک اور جو اس کے نیچے گری ہوں وہ کھالے۔پھر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اے اللہ تو اس کا پیٹ بھر۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور عمرو بن شعیب کی حدیث ہم باب للقطہ میں ذکر کریں گے۔انشاء اللہ تعالی۔

تشریح: وعن رافع بن عمرو الخ:او کل مماسقط : یہ اس زمانے کے عرف کے اعتبار سے ہے کہ جس زمانے میں مالک کی طرف سے نیچے گرے ہوئے پھل کو کھانے کی اجازت ہوتی تھی۔اگر حالت اضطرار پر محمول کیا جائے تو اللّٰھُمَّ اشبع بطنه اس پر منطبق نہیں ہوگا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت سالمؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ناحق زمین کا کچھ حصہ لیا قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کو دھنسایا جائے گا۔(روایت کیا اس کو بخاری نے)

وَعَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَیْرِ حَقِّهَا کُلِّفَ اَنْ یَحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ. (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت یعلی ابنؓ مرۃ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس آدمی نے ایک بالشت زمین ناحق لی اس کو محشر میں اس کی مٹی اٹھانے کی تکلیف دی جائے گی۔روایت کیا اس کو احمد نے۔

تشریح: وعن یعلی بن مرۃ: مختلف اشخاص کے اعتبار سے مختلف احکام ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَارَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ. (رواه احمد)

ترجمہ: اسی حضرت (یعلیٰؓ) سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص نے ایک بالشت زمین از راہ ظلم لی اللہ عزوجل اس کو تکلیف دے گا کہ اس کو کھودے یہاں تک کہ آخر ساتویں زمین پہنچے پھر قیامت کے دن تک اس کی گردن میں طوق ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

بَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ دیا ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو۔ جب واقع ہوں حدیں اور راستے پھیر لیے جائیں ان میں شفعہ نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: عن جابرؓ قضى النبی ﷺ بالشفعة الخ اس حدیث کو شوافع احناف کے خلاف پیش کرتے ہیں کہ جار کے لیے شفعہ نہیں ہے۔ جواب-۱: یہ نہی شفعہ بحسب الشرکۃ کی ہے۔ جواب-۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا اجتہاد ہے احادیث مرفوعہ کے مقابلے میں یہ قابل حجت نہیں ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَّمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْحَآئِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَآءَ اَخَذَ وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ. (رواه مسلم)

ترجمہ: اسی (جابرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا فیصلہ دیا ہے ہر اس چیز میں جو تقسیم نہ کی گئی ہو گھر ہو یا باغ اس کا فروخت کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ اپنے ساتھی کو اس کی اطلاع دے۔ اگر وہ چاہے لے لے اگر نہ چاہے چھوڑ دے۔ جس وقت بیچے اور اس کو اطلاع نہ دے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ اپنی نزدیکی کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔

تشریح: وعن ابی رافع الخ: جار کا زیادہ حق دار ہونا مشتری کے اعتبار سے ہے شریک فی حق المبیع یا شریک فی نفس المبیع کے اعتبار سے نہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی هریرةؓ الخ: حدیث کا مدلول دیانت اور مروۃ ہے۔ فقہاء کا قول کہ اس کو منع کرنے کا حق حاصل ہے قضائے قاضی پر محمول ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ. (رواه مسلم)

ترجمہ: اسی (ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم راستہ میں اختلاف کرو اس کی چوڑائی سات ہاتھ رکھی جائے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: وعن ابی هریرة الخ یہ مقدار دائمی نہیں اور نہ ہی یہ ضابطہ ہے بلکہ یہ اس زمانے کی ضرورتوں کے اعتبار سے ہے ورنہ فریقین جتنی مقدار پر متفق ہو جائیں وہ جائز ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ حُرَیْثٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْکُمْ دَارًا اَوْعَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا یُبَارَکَ لَهٗ اِلَّا اَنْ یَجْعَلَهٗ فِیْ مِثْلِهٖ. (رواه ابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت سعیدؓ بن حریث سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص تم میں سے گھر یا باغ فروخت کرے وہ اس لائق ہے کہ اس میں برکت نہ دی جائے مگر یہ کہ اس کو اس کی طرح گردانے۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح: عن سعید الخ: یہ حکم قلیل المؤته کثیر المنفعة ہونے کی وجہ سے ہے یہ کوئی حکم تشریعی نہیں ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ یُنْتَظَرُ لَهَا وَاِنْ کَانَ غَآئِبًا اِذَا کَانَ طَرِیْقُهُمَا وَاحِدًا. (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة و الدارمی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے اس کا انتظار کیا جائے اگر چہ وہ غائب ہو جس وقت ان کی راہ ایک ہو۔ روایت کیا اس کو احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِیْکُ شَفِیْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ قَالَ وَ قَدْرُوِیَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ کہا اور ابن ابی ملیکہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی گئی ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

تشریح: وعن ابن عباس: اس حدیث سے منقولات بالاجماع مستثنیٰ ہیں۔ یہ عام مخصوص منہ البعض ہے کوئی بھی اس کے عموم علی الاطلاق کا قائل نہیں ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُبَیْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً

صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ فِی النَّارِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ قَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مُخْتَصَرٌ یَعْنِیْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِیْ فَلَاةٍ یَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِیْلِ وَالْبَهَآئِمُ غَشْمًا وَّظُلْمًا بِغَیْرِ حَقٍّ یَکُوْنُ لَهٗ فِیْهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ فِی النَّارِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن حبشی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیری کا درخت کاٹتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا سر دوزخ میں الٹا کرے گا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور اس نے کہا یہ حدیث مختصر ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس نے بیری کا درخت کاٹا جو جنگل میں ہے جس کے سایہ میں مسافر اور جانور وغیرہ بیٹھتے ہیں از راہ ظلم اور زیادتی کے اور بغیر حق کے اس کو کاٹتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا سر دوزخ میں الٹا ڈالے گا۔

تشریح: یہ حکم بیری کے درخت کے ساتھ خاص نہیں باقی بیری کے درخت کی تخصیص اس لیے کی کہ شاید اس وجہ سے کہ اس کا سایہ زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِی الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِیْهَا وَ لَا شُفْعَةَ فِیْ بِئْرٍ وَلَا فَحْلِ النَّخْلِ. (رواہ مالک)

ترجمہ: حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے فرمایا جب زمین میں حدیں واقع ہو جاتیں اس میں شفعہ نہیں ہے اور نہ کنوائیں میں اور نر کھجور کے درخت میں شفعہ ہے۔ روایت کیا اس کو مالک نے۔

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

مساقات اور مزارعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَهُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَهَآ اِلٰی اَنْ یَعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَهُوْدَ اَنْ یَعْمَلُوْهَا وَیَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُمَایَخْرُجُ مِنْهَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اور کھجور کے درخت یہودیوں کو اس شرط پر دیئے کہ وہ اپنے مالوں کے ساتھ اس میں محنت کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصف پھل ہے روایت کیا اس کو مسلم نے۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر یہود کو اس شرط پر دیا کہ وہ اس میں محنت کریں اور کاشت کریں اور یہود کے لئے آدھا ہے جو اس سے نکلے گا۔

تشریح: اگر درختوں میں معاملہ ہو تو اس کو مساقاۃ کہتے ہیں اور اگر کھیتی وغیرہ میں ہو تو اس کو مزارعۃ کہتے ہیں۔ باقی رہی یہ

بات کہ مزارعۃ جائز ہے یانہیں؟اس کی کل چار صورتیں ہیں:

۱-زمین کاشت کے لیے دوسرے شخص کو دی جائے۔دراہم ودنانیر کے عوض میں یہ جائز ہے۔

۲-زمین کاشت کے لیے دوسرے شخص کو دی جائے دراہم ودنانیر کے ماسوا کیلی یا وزنی چیز کے عوض میں یہ جمہور کے نزدیک جائز اور مالکیہ کے نزدیک غیر مطعوم میں ہو تو جائز ہے۔

۳- زمین کاشت کے لیے دوسرے شخص کو دی جائے زمین کی پیداوار کے حصہ معینہ کے عوض میں یا زمین کی قطعات مخصوصہ کی پیداوار کے عوض میں یہ صورت بالا اجماع ناجائز ہے۔

۴-زمین کاشت کرنے کے لیے دوسرے کو دی جائے اس کی پیداوار کے حصہ غیر معینہ کے عوض میں مثلاً ثلث، ربع، نصف وغیرہ۔اس چوتھی صورت میں آئمہ کا اختلاف ہوگیا ہے۔

۱-امام صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔چاہے مطلقاً ہو یا منفرداً یا مجتمعاً ہو۔

۲-صاحبین کہتے ہیں مطلقاً جائز ہے خواہ منفرداً ہو یا مجتمعۃ ہو۔

۳-شوافع کہتے ہیں فی ضمن المساقاۃ جائز ہے بشرطیکہ شرائط پائی جائیں۔

۴-مالکیہ کا بھی یہی مذہب ہے لیکن ان کا شروط میں اختلاف ہے مالکیہ کے ہاں کم اور شوافع کے ہاں زیادہ شرطیں ہیں۔شوافع کے نزدیک منفرداً جائز نہیں، مجتمعۃ مع المساقاۃ جائز ہے مالکیہ بھی یہی کہتے ہیں۔فرق تفصیل شرائط کے اعتبار سے ہے مثلاً مالکیہ کہتے ہیں جو زمین زراعت کے لیے ہو تو مساقاۃ والی زمین سے ثلث کے لحاظ سے زیادہ ہو تو فی ضمن المساقاۃ بھی جائز نہیں۔شوافع کے نزدیک جائز ہے۔

صاحبین کی دلیل: احادیث مزارعۃ خیبر جو اسی باب کی پہلی حدیث ہے اور امام صاحب کی دلیل۔ان کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں مزارعت سے نہی وارد ہے: نهى عن المخابرة المخابرة هي المزارعه . لهٰذا نهى عن المزارعه اس میں کسی قسم کی کوئی قید نہیں بلکہ مطلقاً منع کردیا۔فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے امام صاحب کی طرف سے احادیث مزارعۃ خیبر کے جوابات۔

جواب-۱: یہود سے مزارعۃ خیبر سے جو نصف پیداوار لی جاتی تھی یہ بطور خراج مقاسمۃ کے تھی خراج دو قسم کا ہوتا ہے ایک خراج موظف اور ایک خراج مقاسمہ۔خراج موظف یہ ہے کہ اہل ذمہ پر مال کی کوئی مقدار خاص متعین کی جائے کہ سالانہ فی کس اتنی مقدار بطور خراج دینی ہوگی اور خراج مقاسمہ یہ ہے کہ کوئی مقدار متعین نہ کی جائے بلکہ ان سے یہ کہہ دیا جائے کہ تمہاری زمینوں کی پیداوار سے تمہیں اتنا حصہ دینا ہوگا۔اس صورت میں ضروری ہے کہ وہ زمین انہی کی ملک ہو۔امام صاحب اس کو خراج مقاسمہ پر اس لئے محمول کیا ہے کہ خیبر امام صاحب کے نزدیک قہراً اور عنوۃً فتح نہیں ہوا بلکہ صلحاً فتح ہوا جس کی وجہ سے وہ زمین ان کی ملک میں تھیں۔لہٰذا ان سے جو معاملہ ہوگا وہ خراج مقاسمہ ہی ہوسکتا ہے نہ کہ مزارعۃ کیونکہ مزارعت میں زمین کسی اور کی ہوتی ہے کاشت کرنے والے کی نہیں ہوتی اور یہاں زمین یہود کی تھی جبکہ صاحبین کی رائے میں خیبر قہراً وعنوۃ ہوا تھا اس صورت میں فتح کے بعد مفتوحہ زمینیں کفار کے ہاتھ سے نکل کر مسلمانوں کے ہاتھ میں آگئی تھیں۔لہٰذا ان کے ساتھ جو معاملہ ہوگا وہ مزارعت ہی کا ہوگا۔

جواب-۲: احادیث مزارعۃ خیبر سب کی سب فعلی ہیں اور احادیث نہی عن المزارعۃ قولی ہیں تو لہٰذا ترجیح قولی کو ہوگی لیکن اس جواب میں بھی سقم ہے اس لیے کہ جب فعل مقرون بالاستمرار ہو تو وہ قول کے حکم میں ہوتا ہے تو یہ محض فعلی نہیں بلکہ مقرون بالقول بھی ہیں۔

جواب-۳: احادیث نہی محرم ہیں اور احادیث مزارعۃ اباحت پر دال ہیں اس لیے محرم کو ترجیح ہوگی لیکن یہ بھی صحیح نہیں اس لیے کہ جہاں تقدم تاخر معلوم نہ ہو وہاں یہ ضابطہ ہے حالانکہ یہاں مبیح مؤخر ہے۔

شوافع کے نزدیک یہ مزارعۃ فی ضمن المساقاۃ تھی۔باقی سب مجوزین نہی عن المخابرہ کا جواب۔

جواب-۱: یہ نہی تنزیہی ہے کہ اگر زمین ضرورت سے زیادہ ہو تو ایسے ہی کھیتی باڑی کے لیے دے دے مزارعۃ نہ کرے۔ یہ مکارم اخلاق پر محمول ہے۔ جواب-۲: اس حدیث کا مصداق مزارعۃ مقرونہ بشروط الفاسدۃ ہے۔ مثلاً یہ شرط لگالینا کہ نالیوں کے اردگرد جو زمین ہے سے پیداوار ہوگی یہ میری ہے باقی تیری ہوگی ہے۔ بایں ہمہ امام صاحب کا مذہب تو یہی نقل کیا جاتا ہے لیکن جزئیات میں اختلاف ان کا بھی ذکر کیا جاتا ہے یہ بات باعث حیرت ہے۔ صحیح یہ ہے کہ امام صاحب جواز مع الکراہیۃ کے قائل ہیں لیکن عام متون میں اس کو ذکر نہیں کیا جاتا۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ وَ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ. (رواه مسلم)

ترجمہ: اسی (عبداللہؓ بن عمر) سے روایت ہے کہا ہم مخابرت کرتے تھے اور اس میں کچھ مضائقہ نہ دیکھتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیجؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روک دیا ہے اس وجہ سے ہم نے اس کو چھوڑ دیا روایت کیا اس کو مسلم نے

وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبَعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَ الدَّنَانِيْرِ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذَوُوا الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت حنظلہؓ بن قیس رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا میرے دو چچاؤں نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کرایہ پر دیتے تھے اس شرط پر کہ جو نالیوں پر پیدا ہو یا جس کو زمین کا مالک مستثنیٰ کرلے (وہ مالک کا ہو گا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس سے روک دیا میں نے رافع سے کہا درہم و دینار کے ساتھ زمین کو ٹھیکہ پر دینا کیسا ہے اس نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں جس بات سے روکا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر صاحب عقل و فہم اس کے حلال و حرام کے متعلق غور و فکر کرے تو اس کو ناجائز سمجھے۔ کیونکہ اسی میں مخاطرہ ہے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَّ كَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت رافعؓ بن خدیج سے روایت ہے کہ ہم مدینہ والوں میں سے سب سے بڑھ کر کھیتی کرتے تھے اور ہم میں سے ایک اپنی زمین کو کرایہ پر دیتا اور کہتا زمین کا یہ ٹکڑا میرا ہے اور یہ ٹکڑا تیرا ہے اکثر کھیتی اس قطعہ سے نکلتی اور اس سے نہ نکلتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے روک دیا۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاوٗسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ اَيْ عَمْرُو اِنِّيْ اُعْطِيْهِمْ وَاُعِيْنُكُمْ وَ اِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِيْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ

يَّأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عمروؓ سے روایت ہے کہا میں نے طاؤس سے کہا اگر تو مزارعت چھوڑ دیتا تو بہتر تھا کیونکہ علماء کا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے اس نے کہا اے عمروؓ میں ان کو دیتا ہوں اور ان کی مدد کرتا ہوں اور ان کے بڑے عالم ابن عباسؓ نے مجھ کو خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین کاشت کے لئے دے دے اس سے بہتر ہے کہ اس سے معین کرایہ لے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ اس کی کاشت کرے یا اپنے کسی بھائی کو عاریۃً دے دے۔ اگر اس سے انکار کرے تو اپنی زمین کو روک لے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من کانت لہٗ ارض فلیزرعھا او لیمنحھا اخاہٗ الخ اسکے دو مطلب ہیں:
۱- اگر کسی کے پاس زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو کاشت کرے یا اپنے کسی دوسرے بھائی کو دے۔ اگر دوسرا شخص عاریۃً نہ لے تو خود کاشت کرے۔ ۲- اگر یہ عاریۃً بھی نہیں دیتا تو اپنے پاس رکھے۔ یہ فرمایا زجراً و توبیخاً۔ اس حدیث سے بعض اشتراکیوں نے استدلال کیا ہے کہ زمینیں ساری سرکاری ہیں کوئی کسی کی ملکیت نہیں لیکن یہ استدلال درست نہیں اس لیے کہ لہٗ میں لام تملیک کے لیے ہے اور نیز منیحہ عطیے کو کہتے ہیں ملک ایک کی ہوتی ہے نفع حاصل کرنے کے لیے دوسرے کو دی جاتی ہے۔

وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاٰى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ. (رواه البخارى)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے اس حال میں کہ انہوں نے ہل اور کاشت کا سامان دیکھا کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے یہ کسی کے گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اس میں ذلت کو داخل کرتا ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تشریح: وعن ابی امامۃؓ الخ یہ حدیث ان تمام احادیث کے خلاف جا رہی ہے جن احادیث میں زراعت کی فضیلت اور ترغیب دی گئی ہے۔ جواب: اس زراعت مذمومہ کا مصداق وہ زراعت ہے جو عبادات کے ترک خصوصاً فرائض اور جہاد کے ترک کا سبب بنے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهٗ نَفَقَتُهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس شخص نے کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں کاشت کی اس کے لئے کھیتی میں سے کچھ نہیں ہے اور اس کے لئے اس کا خرچ ہے روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

تشریح: عن رافع بن خدیج: من زرع فی ارض قوم الخ مسئلہ اختلافی: اگر کوئی بغیر مالک کی اجازت کے اس کی

زمین میں کھیتی کرے تو کھیتی کس کی ہوگی؟ احناف کے نزدیک: پیداوار زارع کی ہے اور مالک ارض کو اجر مثلی ملے گا یعنی کرایہ۔ حنابلہ کہتے ہیں پیداوار مالک کی ہوگی اور زارع کو مزدور سمجھ کر اجر مثلی دیا جائے گا۔ یہ حدیث حنابلہ کے موافق ہے اور احناف کے خلاف ہے۔

جواب: لیس لهٗ من الزرع شیئی کا مطلب نمبر(۱) یہ ہے کہ اس کے لیے ایسی زرع نہیں ہے جس میں خبث کی آمیزش نہ ہو یا مطلب یہ ہے کہ اس میں خبث کی آمیزش ہے اپنے خرچہ کی مقدار نکال لے اور باقی صدقہ کردے۔ باقی صاحب ارض مالک کو کیا ملے گا عندالاحناف رجوع بالنقصان کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِیْنَةِ اَهْلُ بَیْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا یَزْرَعُوْنَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِیٌّ وَ سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ وَ الْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ وَاٰلُ عَلِیٍّ وَ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ کُنْتُ اُشَارِکُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ فِی الزَّرْعِ وَ عَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰی اِنْ جَآءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَآءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ کَذَا. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت قیس ؓبن مسلم سے روایت ہے اس نے ابوجعفر سے نقل کیا فرمایا مدینہ میں جس قدر مہاجر تھے وہ تہائی یا چوتھائی پر زراعت کرتے تھے۔ حضرت علی، سعد بن مالک، عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، آل ابی بکر، آل عمر، آل علی، ابن سیرین سب نے مزارعت کی۔ عبدالرحمٰن بن اسود نے کہا میں عبدالرحمٰن بن یزید کے ساتھ مزارعت میں شریک تھا حضرت عمر نے لوگوں سے معاملہ کررکھا تھا کہ اگر میں بیج اپنے پاس سے دوں تو اس کے لئے آدھا ہے اور اگر وہ بیج لائیں تو ان کے لئے اتنا ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تشریح: یہ حدیثیں اس بات کی دلیل ہیں کہ نہی عن المخابرۃ اپنے عموم پر نہیں ہے ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ معاملہ نہ کرتے۔

بَابُ الْاِجَارَةِ

اجارہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَاکِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَ قَالَ لَابَأْسَ بِهَا. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ؓبن مغفل سے روایت ہے کہا ثابت بن ضحاک نے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع کیا ہے اور اجارے کا حکم دیا ہے اور فرمایا اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: اگر تملیک العین بالعوض ہو تو یہ بیع ہے اگر تملیک العین بلاعوض ہو تو یہ ھبہ ہے اور اگر تملیک المنفعة بالعوض ہو تو یہ اجارہ ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ

وَاسۡتَعَطَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوائی ڈالی۔ (متفق علیہ)

وَعَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الۡغَنَمَ فَقَالَ اَصۡحَابُهٗ وَاَنۡتَ فَقَالَ نَعَمۡ كُنۡتُ اَرۡعٰى عَلٰى قَرَارِيۡطَ لِاَهۡلِ مَكَّةَ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس نے بکریں چرائی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی چرائی ہیں۔ فرمایا ہاں میں چند قیراط کے عوض مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: وعن ابی ہریرۃ الخ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چرائی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے بھی بکریاں چرائی ہیں چند قیراطوں کے عوض اہل مکہ کی۔ قیراط: چند قیراطوں کے عوض۔ بعض نے کہا کہ یہ جگہ کا نام ہے کیونکہ نبی اجرت نہیں لیتا۔ جواب: نبی تبلیغ کی اجرت نہیں لیتا اور یہ کوئی تبلیغ تو نہیں تھی۔

وَعَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصۡمُهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ رَجُلٌ اَعۡطٰى بِيۡ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسۡتَاجَرَ اَجِيۡرًا فَاسۡتَوۡفٰى مِنۡهُ وَلَمۡ يُعۡطِهٖ اَجۡرَهٗ. (رواه البخاری)

ترجمہ: اسی (ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین شخص ہیں قیامت کے دن میں ان سے جھگڑا کروں گا ایک وہ آدمی جس نے میرے نام کے ساتھ عہد کیا پھر اس کو توڑ ڈالا۔ ایک وہ آدمی جس نے آزاد مرد کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھالی ایک وہ شخص جس نے مزدوری پر ایک مزدور رکھا اس سے کام پورا کیا اور اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ نَفَرًا مِّنۡ اَصۡحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَرُّوۡا بِمَاءٍ فِيۡهِمۡ لَدِيۡغٌ اَوۡسَلِيۡمٌ فَعَرَضَ لَهُمۡ رَجُلٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡمَآءِ فَقَالَ هَلۡ فِيۡكُمۡ مِنۡ رَّاقٍ اِنَّ فِي الۡمَآءِ رَجُلًا لَدِيۡغًا اَوۡسَلِيۡمًا فَانۡطَلَقَ رَجُلٌ مِّنۡهُمۡ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الۡكِتَابِ عَلٰى شَآءٍ فَبَرَا فَجَآءَ بِالشَّاءِ اِلٰى اَصۡحَابِهٖ فَكَرِهُوۡا ذٰلِكَ وَ قَالُوۡا اَخَذۡتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجۡرًا حَتّٰى قَدِمُوۡا الۡمَدِيۡنَةَ فَقَالُوۡا يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجۡرًا فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَآ اَخَذۡتُمۡ عَلَيۡهَآ اَجۡرًا كِتَابُ اللّٰهِ. رَوَاهُ الۡبُخَارِيُّ وَ فِيۡ رِوَايَةٍ اَصَبۡتُمۡ اَقۡسِمُوۡا وَاضۡرِبُوۡا لِيۡ مَعَكُمۡ سَهۡمًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی ایک جماعت ایک گاؤں کے پاس سے گزری جن میں بچھو یا سانپ کا ڈسا ایک آدمی تھا۔ گاؤں والوں سے ایک آدمی ان کے سامنے آیا اور کہا کیا تم میں سے کوئی منتر پڑھنے والا ہے۔ تحقیق بستی میں ایک آدمی ہے بچھو یا سانپ کا ڈسا ہوا۔ ان میں سے ایک آدمی گیا اور چند بکریوں کے عوض اس پر سورۃ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا۔ وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اس کے ساتھیوں نے اس کو مکروہ جانا اور انہوں نے کہا تو نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ آئے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لائق ترین اس چیز کی کہ تم اس پر مزدوری لو اللہ کی کتاب ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ ایک روایت میں ہے تم نے اچھا کیا۔ تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔

تشریح: اجرت علی تعلیم القرآن اور ہے اجرت علی الرقیہ اور ہے۔ اجرت علی الرقیہ جائز ہے اول جائز نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْآ اَنَا اُنْبِئْنَآ اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَ كُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْرُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَآءُ وْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلاَ ثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةٍ وَعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَكَاَنَّمَآ اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطُوْنِيْ جُعْلاً فَقُلْتُ لاَ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعُمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ. (رواه احمد و ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت خارجہؓ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے وطن کو چلے ہم عرب کے ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے کہا ہم کو خبر دی گئی ہے کہ تم اس شخص کے پاس سے بھلائی لائے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر ہے۔ ہمارے پاس بیڑیوں میں جکڑا ہوا ایک دیوانہ ہے ہم نے کہا ہاں وہ ہمارے پاس بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ایک دیوانے کو لائے تین دن صبح وشام میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس کو دم کیا اپنا تھوک جمع کرتا اس پر پھینکتا۔ پس گویا کہ وہ بندھی ہوئی رسی سے کھولا گیا۔ انہوں نے مجھ کو مزدوری دی میں نے کہا نہیں یہاں تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں۔ فرمایا کھا مجھے اپنی زندگانی کی قسم البتہ جو شخص باطل منتر کے ساتھ کھاتا ہے۔ (برا کھاتا ہے) تحقیق تو نے حق منتر کے ساتھ کھایا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عَرَقُهٗ. (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دیدو۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَ اِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ فِي الْمَصَابِيْحِ مُرْسَلٌ.

ترجمہ: حضرت حسینؓ بن علیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سائل کے لئے اس کا حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر آئے۔ روایت کیا اس کو احمد، ابوداؤد نے اور مصابیح میں یہ روایت مرسل ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۹) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ

طٰسٓمٓ حَتّٰی بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَهٗ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْعَشْرًا عَلٰی عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ. (رواه احمد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عتبہؓ بن نذر سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طٰسٓمٓ پڑھی یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے قصہ تک پہنچے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس سال تک اپنے نفس کو مزدوری میں دیا۔ اپنی شرمگاہ بچانے اور پیٹ کے کھانے کے لئے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ اَهْدٰی اِلَیَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَ الْقُرْآنَ وَ لَیْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِیْ عَلَیْهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا. (رواه ابوداؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول ایک شخص نے بطور تحفہ مجھے ایک کمان دی ہے۔ میں اس کو کتاب اور قرآن سکھلاتا تھا اور کمان مال نہیں ہے میں اللہ کی راہ میں تیراندازی کروں گا۔ فرمایا اگر تو پسند رکھتا ہے کہ آگ کا طوق پہنایا جائے تو اس کو قبول کرلے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: یہ حدیث حدیث القوس کے نام سے مشہور ہے قال ان کنت تحب ان تطوق الخ.

سوال: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تلامذہ سے ہدیہ نہیں وصول کرنا چاہیے؟

جواب: ممکن ہے اس نے یہ کہا کہ میں نے ثواب سمجھ کر ایسے کیا ہے قرآن کی تعلیم دی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر رضائے الٰہی مقصود ہے تو بھی ہدیہ نہ لو یہ مناسب نہیں عزیمت ہے ورنہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے استاذ تھے اور ہدایہ کو قبول فرماتے تھے۔

بَابُ اِحْیَآءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ

بنجر زمین کو آباد کرنے اور پانی پلانے کے حق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰی بِهٖ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ خِلَافَتِهٖ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا جو کوئی ایک ایسی زمین کو آباد کرتا ہے جو کسی کی ملکیت نہیں وہ اس کے ساتھ لائق تر ہے۔ عروہ نے کہا حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں اس حدیث کے مطابق فیصلہ کیا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

تشریح: (احیاء الموات: کسی کی مملوکہ نہ ہو اور رفاع عامہ کے حقوق متعلق نہ ہوں تو اس زمین کو اگر کوئی آباد کردے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک مالک ہوجائے گا لیکن امام کی اجازت ضروری ہے اور باقی آئمہ کہتے ہیں مالک ہوجائے گا خواہ امام کی اجازت ہو یا نہ ہو۔ یہ پہلی حدیث جمہور کی دلیل ہے۔ امام صاحب کی دلیل حدیث ص ۳۱ عن طاؤس مرسلاً الخ ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الصَّعْبَ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔صعبؓ بن جثامہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَ كَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَّهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہا زبیر ایک انصاری کے ساتھ حرہ کی ایک پانی کی نالی کے متعلق جھگڑ پڑے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبیر اپنے کھیت کو سیراب کرنے کے بعد پانی اپنے پڑوسی کے کھیت میں چھوڑ دے۔انصاری کہنے لگا کہ ایسا فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لئے کیا ہے کہ زبیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا پھر فرمایا اے زبیر اپنے کھیت کو سیراب کر پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ پانی منڈیر تک پہنچ جائے پھر پانی کو اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ اس طرح آپ نے زبیر کو پورا حق دیا جبکہ صریح حکم میں انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا حالانکہ اس سے پہلے آپؐ نے ایسا مشورہ دیا تھا جس میں دونوں کے لئے فراخی تھی۔(متفق علیہ)

تشریح: وعن عروة قال خاصم الخ ۔اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاصمت کے اندر حضرت زبیر کے لیے یہ فیصلہ فرمایا کہ تم اپنی زمین کو بقدرِ ضرورت سیراب کرو،بقیہ جار کے لیے چھوڑ دو لیکن اس انصاری نے اعتراض کیا کہ تم قرابت کا لحاظ کرتے ہوئے ان کو یہ حق دے رہے ہو یہ تمہاری پھوپھی کا بیٹا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر تم اپنا حق پورا وصول کرلو منڈیر تک زمین کو سیراب کرو پھر جار کے لیے چھوڑ دو۔یہ شخص رعایت کا مستحق نہیں ہے۔

سوال: ان كان ابن عمتك: یہ تو نسبت الجور الی النبیؐ ہے جو کہ کفر ہے؟

جواب: یہ شخص منافق تھا اس لیے یہ کہہ دیا۔سوال: انصاری کا لفظ تو کلمہ مدح ہے؟ کیف اطلاقه علی المنافق؟ جواب: یہاں انصاری کا لفظ من حیث القبیلہ ہونے کی حیثیت سے ہے کلمہ مدح ہونے کی حیثیت سے نہیں۔سوال: اس کے بارے میں بخاری کی روایت میں تو انہٗ كان بدریؓ کے الفاظ آئے ہیں۔جواب-۲: یہ ہے کہ یہ شخص صحابی ہی تھا اور ان کی کلام اگرچہ شئیٌ عظیم ہے بہت وزنی کلمہ ہے لیکن یہ کلمات بشری کمزوری کی وجہ سے صادر ہوئے باقی یہ نسبۃ الجور کو بھی لازم نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جائز امروں میں سے ایک دوسرے پر ترجیح دی ظلم تو تب ہوتا جب زبیر کا حق بالکل نہ ہوتا پھر ان کو حق دیا جاتا۔یہاں تو دونوں امر یکساں ہیں۔یہ کلمہ کفر کو تو مستلزم نہیں لیکن اس کے باوجود شیءٌ عظیم ہے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے فیصلے کی نوعیت کیا تھی اور دوسرے فیصلے کی نوعیت کیا تھی؟

جواب-۱: مشکوٰۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا فیصلہ بطور مصالحت کے تھا اور دوسرا صریح حکم شرعی کی بناء پر تھا۔باقی یہ پہلے فیصلے سے کیوں محروم رہا؟ ناقدری اور ناشکری کی بناء پر۔جواب-۲: پہلا فیصلہ حکم شرعی تھا اور دوسرا فیصلہ توہین عدالت کی وجہ سے تعزیراً تھا۔یہ تعزیر کا مستحق تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص توہین عدالت کرے اس کو سزا دی جائے گی یہ تعزیز کا مستحق ہے بشرطیکہ فیصلہ حکم شرعی کے مطابق ہو۔اکثر نے پہلے جواب کو لیا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَآءِ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی کو نہ روکو اس طرح تم زائد گھاس کو روک لوگے۔ (متفق علیہ)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَةٌ لاَ یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلاَیَنْظُرُ اِلَیْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ کَاذِبٌ وَ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ وَ رَجُلٌ مَّنَعَ فَضْلَ مَآءٍ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اَلْیَوْمَ اَمْنَعُکَ فَضْلِیْ کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَآءٍ لَمْ تَعْمَلْ یَدَاکَ. (متفق علیه)

وَذُکِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ بَابِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا مِنَ الْبُیُوْعِ.

ترجمہ: اسی حضرت (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کو نظر رحمت سے دیکھے گا ایک وہ شخص جو اس بات پر قسم اٹھاتا ہے کہ اس کو اس کے سامان کی قیمت اس سے زیادہ ملتی تھی جو اس وقت وہ لے رہا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تاکہ اپنی اس قسم سے وہ ایک مسلمان آدمی کا مال لے تیسرا وہ شخص جو زائد پانی روک لیتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں آج تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جس طرح تو نے زائد پانی روک لیا تھا کہ اس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں نکالا تھا (متفق علیہ) اور جابر کی حدیث باب المنہی عنہا من البیوع میں ذکر کی جا چکی ہے۔ ''اور حضرت جابرؓ کی روایت باب المنھی عنھا من البیوع میں کر کی جا چکی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَآئِطًا عَلَی الْاَرْضِ فَهُوَلَهٗ. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت حسنؒ بن سمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص بے آباد زمین پر دیوار بنا کر اس کو گھیر لے وہ اس کی ملکیت ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ نَخِیْلاً. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو کھجوروں کے درختوں کی جاگیر دی روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰی فَرَسَهٗ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو بقدر ان کے گھوڑے کے دوڑنے کی جاگیر دی اس نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ کھڑا ہو گیا پھر اس نے اپنا کوڑا پھینکا۔ آپؐ نے فرمایا جہاں تک اس کا کوڑا پہنچا وہاں تک اس

کو دے دو۔روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ اَرْضًا بِحَضْرَ مَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِي مُعَاوِيَةَ قَالَ اَعْطِهَا اِيَّاهُ. (رواه الترمذی و الدارمی)

ترجمہ: حضرت علقمہؓ بن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو علاقہ حضرت موت میں ایک جاگیر عنایت کی اور میرے ساتھ معاویہؓ کو بھیجا اور کہا اس کو جا کر وہ جاگیر دے دو۔روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے۔

تشریح: وعن علقمه بن وائل :اعطاها اياهٗ: جوجگہ دی وہاں بالفعل باغ نہیں تھا باغ لگانے کی صلاحیت تھی یا کھجور کے جھنڈ تھے۔اگر اصلاح کی جاتی تو پھل دیتا یا پھر یہ دینا ارضی موات میں سے نہیں تھا بلکہ خمس میں سے تھا اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جائز تھا۔

وَعَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَأْرِبِيِّ اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِيْ بِمَارِبَ فَاَقْطَعَهٗ اِيَّاهُ فَلَمَّا وَ لّٰى قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَ سَاَلَهٗ مَاذَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ مَالَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ. (رواه الترمذی و ابن ماجة و الدارمی)

ترجمہ: حضرت ابیضؓ بن حمال ماربی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ اسے نمک کی کان جو مآرب میں ہے دی جائے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو وہ جاگیر دے دی جب وہ واپس جانے لگا ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول آپ نے اس کو تیار پانی دے دیا ہے راوی کہتے ہیں وہ آپ نے اس سے واپس لے لی۔اس نے سوال کیا کہ پیلو کے درختوں والی زمین کس قدر دور جا گھیر لی جائے اور اپنے لئے خاص کر لی جائے فرمایا جہاں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح: وعن ابيض بن حمال الخ: سوال نمک کی کان ابیض حمال کو پہلے کیوں دی اور پھر واپس کیوں لی؟

جواب: دی اس خیال سے کہ شاید نمک نکالنے کے لیے انہیں کچھ محنت و مشقت اٹھانی پڑے۔جب معلوم ہو گیا کہ وہ تو تیار شدہ ہے تو واپس لے لی کیونکہ ایسی چیز کو دینا جائز نہیں جس کے ساتھ منفعت متعلق ہو چکی ہو اور تیار شدہ کان کے ساتھ لوگوں کی منفعت متعلق ہو چکی تھی۔معلوم ہوا کہ غلط فیصلہ ہو تو رجوع بھی جائز ہے۔ساله ماذا يحمٰى من الاراك: اس کے دو مطلب ہیں: (۱) کتنی دور بستیوں سے حمی بنانا جائز ہے (۲) کتنی مقدار پیلوں کے درختوں کو حمی بنانا جائز ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آبادی سے اتنی دور لے جاؤ کہ جہاں تک اونٹ چرتے چرتے نہ جائیں۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَآءُ فِيْ ثَلَاثٍ فِي الْمَآءِ وَ الْكَلَاءِ وَ النَّارِ. (رواه ابو داؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں۔ پانی، گھاس اور آگ میں روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهٗ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰى مَآءٍ لَّمْ يَسْبِقْهُ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهٗ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت سمرہؓ بن مضرس سے روایت ہے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی آپ نے فرمایا جو شخص ایک ایسے پانی (چشمہ) کی طرف سبقت کرے جس کی طرف کسی نے سبقت نہیں کی وہ اس کی ملکیت متصور ہو گا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ طَاؤسٍ مُرْسَلاً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيَا مَوَاتًا مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَلَهٗ عَادِیُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِیَ لَكُمْ مِنِّیْ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَرُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَةِ وَهِیَ بَیْنَ ظَهْرَ انی عِمَارَةِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَ النَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِیَ اللّٰهُ اِذًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِمْ حَقُّهٗ.

ترجمہ: حضرت طاؤس ؒ مرسل بیان کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے آباد زمین کو آباد کرے وہ اس کی ملکیت ہے قدیم زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے پھر میری طرف سے وہ تمہاری ہے روایت کیا اس کو شافعی نے ۔ شرح السنہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود کو مدینہ میں چند گھر بطور جاگیر دیئے تھے وہ مکان انصار کے گھروں اور کھجوروں کے درمیان تھے ۔ بنو عبد بن زہرہ کہنے لگے ابن ام عبد کو ہم سے دور رکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے پھر رسول بنا کر کیوں بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتا جن میں کمزور اور ضعیف کو اس کا حق نہ دلایا جائے ۔

تشریح: وعن طاؤس مرسلاً الخ : یہ نص ہے اس بات پر کہ محض احیائے اموات سے ملک ثابت نہیں ہوتی بلکہ امام کی اجازت ضروری ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِی السَّيْلِ الْمَهْزُوْرِ اَنْ يُّمْسَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ. (رواه ابوداؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عمرو ؓ بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہزور (بنو قریظہ کی ایک پانی کی نالی) کے متعلق فرمایا کہ اس کو روک لیا جائے ۔ یہاں تک کہ پانی ٹخنوں تک پہنچے پھر اوپر والا نیچے والے کی طرف چھوڑ دے ۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ۔

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ عَضُدٌ مِنْ نَّخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَهْلُهٗ فَكَانَ سَمُرَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَاَذّٰى بِهٖ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَطَلَبَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْعَهٗ فَاَبٰى فَطَلَبَ اَنْ يُّنَاقِلَهٗ فَاَبٰى قَالَ فَهَبْهُ لَهٗ وَلَكَ كَذَا اَمْرًا رَغَّبَهٗ فِيْهِ فَاَبٰى فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِیِّ اِذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا فِیْ بَابِ الْغَصَبِ بِرِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِیْ صِرْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ ضَآرَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ فِیْ بَابِ مَايُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ.

ترجمہ: حضرت سمرہ ؓ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک انصاری کے باغ میں اس کے کئی ایک درخت تھے ۔ اس آدمی کے گھر والے بھی اس کے ساتھ رہتے تھے ۔ سمرہ باغ میں آتے انصاری کو اس بات کی تکلیف ہوتی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو بلایا اور اس سے کہا کہ ان درختوں کو بیچ دے اس نے انکار کر دیا پھر آپ ؐ نے اس

سے مطالبہ کیا کہ اس کے بدلہ میں کہیں اور درخت لے لے اس نے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو ہبہ کر دے تجھے اس قدر ثواب ہوگا۔ اس امر میں اس کو رغبت دلاتی اس نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا تو ضرر پہنچانے والا ہے پھر آپ نے انصاری کو فرمایا جا اور اس کے کھجوروں کے درخت کاٹ دے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے جابر کی روایت جس کے الفاظ ہیں۔ من احیا ارضا باب الغصب میں سعید بن زید کی روایت سے ذکر ہو چکی ہے اور ہم عنقریب ابوصرمہ کی حدیث جو تکلیف پہنچائے اللہ اس کو تکلیف پہنچائے گا باب ما نہی من التہاجر میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَآءُ وَ الْمِلْحُ وَ النَّارُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَآءُ قَدْعَرَ فْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَ النَّارِ قَالَ یَاحُمَیْرَاءُ مَنْ اَعْطٰی نَارًا فَکَأَ نَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِیْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْکَ النَّارُ وَ مَنْ اَعْطٰی مِلْحًا فَکَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِیْعِ مَاطَیَّبَتْ تِلْکَ الْمِلْحُ وَ مَنْ سَقٰی مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّآءٍ حَیْثُ یُوْجَدُ الْمَآءُ فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَ مَنْ سَقٰی مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّاءٍ حَیْثُ لَا یُوْجَدُ الْمَآءُ فَکَأَنَّمَا اَحْیَاهَا. (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا اے اللہ کے رسول وہ کونسی چیز ہے جس کا نہ دینا صحیح نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نمک پانی اور آگ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول یہ پانی اس کو ہم جانتے ہیں نمک اور آگ کی کیا کیفیت ہے فرمایا اے حمیرا جو شخص کہ آگ دیوے گویا کہ اس نے وہ تمام چیزیں صدقہ کر دیں جو اس آگ نے پکائیں اور جس نے نمک دیا اس نے وہ چیزیں صدقہ کر دیں جن کو نمک نے اچھا کیا اور جس شخص نے پانی پلایا کسی کو اس جگہ جہاں پانی میسر ہے پس گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جہاں میسر نہیں وہاں کسی مسلمان کو پانی پلایا اس کا ثواب اس قدر ہے کہ اس نے کسی کو زندہ کیا۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ الْعَطَایَا

بخششوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

اس میں اختلاف ہے کہ حکمرانوں کے عطیے لیے جائیں یا نہ لیے جائیں؟ (۱) اگر مال حرام سے ہونے کا ظن غالب نہ ہو تو لیے جائیں۔ دوسرا قول (۲) جب تک حلال مال سے ہونے کا ظن غالب نہ ہو قبول نہ کیے جائیں۔ (۳) بعض نے کہا کہ فقراء کے لیے تو قبول کرنا جائز ہے بشرط الاول اور اغنیاء کو بچنا چاہیے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَصَابَ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ

مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِیْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لاَ یُبَاعُ اَصْلُهَا وَلاَ یُوْهَبُ وَلاَ یُوْرَثُ وَ تَصَدَّقَ بِهَا فِی الْفُقَرَآءِ وَ فِی الْقُرْبٰی وَ فِی الرِّقَابِ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ وَ الضَّیْفِ لاَ جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَّ لِیَهَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْیُطْعِمَ غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ غَیْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے خیبر میں ایک زمین پائی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ میں نے خیبر میں ایک زمین پائی ہے میں نے آج تک کوئی ایسا مال نہیں پایا جو اس جیسا نفیس ہو۔ کہا کہ آپؐ مجھ کو اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر چاہے تو اصل زمین کو اپنی ملکیت میں رکھ اور اس کے پھل یا آمدنی کو صدقہ کر دے۔ حضرت عمرؓ نے اس کے پھل صدقہ کر دیئے اور شرط لگائی کہ اس کا اصل نہ بیچا جائے اور نہ ہی ہبہ کیا جاوے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث بنے۔ اس کی آمدنی کو فقراء قرابتیوں غلاموں کے آزاد کرنے مسافروں اور اللہ کی راہ میں اور مہمانوں میں صدقہ کیا جائے اور اس کے متولی پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اس سے معروف طریقہ سے کھائے یا کھلا دے کہ ذخیرہ اندوزی نہ کرنے والا ابن سیرین نے کہا کہ مال کو نہ جمع کرنے والا ہو۔ (متفق علیہ)

تشریح: عن ابن عمرؓ: اس حدیث کا تعلق وقف کے ساتھ ہے۔ وقف کی حقیقت کیا ہے؟ امام صاحب کے نزدیک شئی موقوف کی ملکیت واقف کے پاس ملک میں رہے گی (البتہ منفعت نہیں باقی رہے گی) وقف صرف منفعت کا ہوگا اور جمہور کے نزدیک شئی موقوف واقف کی ملکیت سے نکل جائے گی۔ بایں ہمہ بعض صورتیں امام صاحب کے نزدیک بھی ایسی ہیں جن میں شئی موقوف واقف کی ملک سے نکل جائے گی۔ مثلاً وقف برائے مسجد: قاضی کی قضاء کے ساتھ انضمام ہو جائے یا یہ کہ وقف الی مابعد الموت ہو۔ یہ حدیث امام صاحب کے مذہب کے مطابق ہے۔ ان شئت حبست بها کے الفاظ۔ باقی آئمہ حبست کے الفاظ کا معنی کرتے ہیں کہ اپنی ملک میں روکے رکھ۔ واللہ اعلم بالصواب

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ عمریٰ یعنی گھر عمر بھر کے لئے دینا جائز ہے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابی هریرہ رضی الله تعالیٰ عنه عن النبیؐ العمریٰ جائزة: عمریٰ یہ بھی ھبہ ہے اس کی کئی صورتیں ہیں۔

۱- یوں کہے اعمر تک هٰذِهِ الدار یہ گھر میں نے تجھ کو تیری عمر بھر کے لیے دے دیا۔

۲- یوں کہے: اعمر تک هٰذِهِ الدار و العقبک بعد موتک

۳- یوں کہے: اعمر تک هٰذِهِ الدار ماعشت

ان تینوں صورتوں میں وہ شئی معمرلہٗ کے لیے ہو جائے گی اس کی موت کے بعد اس کے وارثوں کی ہوگی۔ (عندالاحناف) اور مالکیہ کے نزدیک اس میں فرق ہے اس میں صرف تملیک المنفعت ہوگی تملیک العین نہ ہوگی۔ معمرلہٗ کی موت کے بعد یہ شئی معمر کی طرف واپس ہوگی اور معمر کی وفات کی صورت میں اس کے وارثوں کی طرف واپس ہوگی۔ احناف کی دلیل حدیث جابرؓ ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی مِیْرَاثٌ لِّاَهْلِهَا. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عمریٰ اس کے وارث کی میراث ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: یہ احناف کی دلیل ہے۔ ان العمریٰ میراث لاھلھا:

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِىْ اُعْطِيَهَا لَايَرْجِعُ اِلَى الَّذِىْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهُ اَعْطٰى عَطَآءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ. (متفق عليه)

ترجمہ: اسی حضرت (جابرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے لئے عمریٰ کیا گیا ہے تو وہ اس کے لئے اور اس کے وارثوں کے لئے ہے تو یہ اسی کے لئے ہے جس کو دیا گیا تو یہ دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا اس واسطے کہ دینے والے نے دیا کہ اس میں میراث واقع ہوئی۔ (متفق علیہ)

وَعَنْهُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِىْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ هِىَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّآ اِذَا قَالَ هِىَ لَكَ مَاعِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا. (متفق عليه)

ترجمہ: اسی (جابرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ کو واپس لوٹانا جائز نہیں فرمایا جو یہ کہہ کردے کہ یہ تیرے لئے اور تیرے وارثوں کیلئے ہے اور جو یہ کہہ کر دیا ہو کہ یہ تیری زندگی تک تیرے لئے یہ اس کے صاحب کی طرف لوٹ آئے گا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعنه قال انما العمریٰ التی اجاز رسول الله ﷺ الخ: اس حدیث کی بناء پر بعض نے کہا ہے کہ شئی موھوب موھوب لہٗ کی موت کے بعد واھب کی طرف لوٹے گی۔

جواب: یہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا اجتہاد ہے۔ یہ حدیث مرفوع نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِىَ لِوَرَثَتِهٖ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ رقبیٰ کرو اور نہ عمریٰ۔ جو کچھ رقبیٰ یا عمریٰ کیا گیا وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: وعن جابرؓ عن النبیؐ قال لاترقبوا الخ: ھبہ بطور رقبیٰ کے اس میں احناف کا اختلاف ہے۔ عند الشیخین باطل ہے امام محمد اور باقی آئمہ کے نزدیک جائز ہے اس اختلاف کا منشاء ایک اور اختلاف پر ہے۔ رقبیٰ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مثلاً یوں کہے یہ دار تمہیں میں دیتا ہوں اس شرط پر کہ اگر تم پہلے مرگئے تو یہ میرا ہوگا اور اگر میں پہلے مرگیا تو یہ گھر تیرا ہوگا۔ اس میں اختلاف ہوا کہ رقبیٰ کا مدلول تملیک حالی ہے یا تعلیق التملیک ہے۔ امام صاحب کے نزدیک تملیک معلق ہے احدالفریقین کی موت کے ساتھ اور ظاہر ہے کہ جب تملیک کو معلق کردیا جائے جس میں ہونے یا نہ ہونے کا احتمال ہو تو ملک ثابت نہیں ہوتی۔ لہٰذا ھبہ بطور رقبیٰ باطل ہے (کیونکہ ہردونوں ایک دوسرے کی موت کی تمنا کریں گے) اور باقی آئمہ تملیک حالی ہے اور یہ جو شرط ہے یہ فاسد ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا.
(رواه احمد و الترمذی و ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت اسی (جابرؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا عمریٰ جائز ہے عمریٰ والوں کے لئے اور رقبیٰ رقبیٰ والوں کے لئے جائز ہے۔ روایت کیا اس کو احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْسِکُوْا اَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ لَا تُفْسِدُوْھَا فَاِنَّہٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰی فَھِیَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَّ لِعَقِبِہٖ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مالوں کو اپنے پاس رکھو ان کو خراب نہ کرو جو شخص کسی کو دیتا ہے عمریٰ کی صورت میں وہ اسی شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمریٰ کیا گیا زندگی میں اور موت کی حالت میں بھی اور اس کے بعد وارثوں کے لئے ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

بَاب

گذشتہ باب کے متعلقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَیْہِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّہٗ فَاِنَّہٗ خَفِیْفُ الْمَحْمَلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو پھول دیا جائے وہ اس کو واپس نہ لوٹائے کیونکہ وہ ہلکا احسان ہے اور اس کی بو اچھی ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

تشریح: بسا اوقات ہدیہ اس لیے قبول نہیں کیا جاتا کہ یہ مجھ پر احسان جتلائے گا اور عرف میں پھول دے کر کوئی عمومی طور پر احسان نہیں جتلاتا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے رد نہ کرنے کا حکم دیا۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت انسؓ نے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوشبو کو واپس نہیں لوٹایا تھا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوْءِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہبہ میں پھرنے والا قے چاٹنے والے کتے کی مانند ہے۔ ہمارے لئے بری مثال نہیں۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تشریح: وعن ابن عباس الخ: اس حدیث کے تحت مسئلہ ہے کہ رجوع فی الھبہ جائز ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک رجوع فی الھبہ جائز ہے۔ بشرطیکہ موانع ھبہ میں سے کوئی مانع نہ پایا جائے اور شوافع کے نزدیک رجوع فی الھبہ جائز نہیں بشرطیکہ والد اور اولاد کے درمیان نہ ہو ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی الخ اس میں بہت شدید تشبیہ دی ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ خلاف مروت کی تعلیم دینی مقصد ہے کراہت علیٰ وجہ المبالغہ کو بیان کرنا مقصود ہے کوئی عدم جواز کو بتلانا نہیں۔ باقی اس کی یوں تقریر نہ

کی جائے کہ جس طرح کتا غیر مکلف ہے وہ قئی کر کے چاٹ لے تو یہ جائز ہے۔ اسی طرح رجوع فی الھبہ بھی جائز (ایسا نہیں ہے) بس خلاف مروت کی تعلیم دینی ہے۔ جواب: اگر ہم عدم جواز کو تسلیم کر لیں تو پھر جواب؟ یہ دیانت پر محمول ہے نہ کہ قضاء پر۔

وَعَنِ النُّعمَانِ بنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي نَحَلتُ ابنِي هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلتَ مِثلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارجِعهُ وَ فِي رِوَايَةٍ اِنَّهُ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَن يَّكُونُوا اِلَيكَ فِي البِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا وَ فِي رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَالَ اَعطَانِي اَبِي عَطِيَّةً فَقَالَت عَمرَةُ بِنتُ رَوَاحَةَ لَا اَرضٰى حَتّٰى تُشهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اَعطَيتُ ابنِي مِن عَمرَةَ بِنتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتنِي اَن اُشهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَعطَيتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثلَ هٰذَا؟ قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعدِلُوا بَينَ اَولَادِكُم قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ وَ فِي رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَالَ لَا اَشهَدُ عَلٰى جَورٍ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ اس کا باپ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور کہا میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اپنے تمام بیٹوں کو غلام دیئے ہیں۔ اس نے کہا نہیں فرمایا اس کو لوٹا لے۔ ایک دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نعمان کیا تجھ کو یہ بات خوش لگتی ہے کہ تیرے تمام فرزند تیرے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں برابر ہوں کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس وقت جب تو ایسا کرے گا تو یہ نہیں ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ نعمان نے کہا کہ مجھ کو میرے باپ بشیر نے ایک چیز دی۔ عمرہ بنت رواحہ نے کہا میں راضی نہیں ہوں جب تک تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنالے۔ بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی بیوی عمرہ بنت رواحہ کے بطن سے اپنے بیٹے نعمان کو ایک چیز دی ہے عمرہ نے مجھ کو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اپنے تمام بیٹوں کو اس کی مانند دیا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔ نعمان نے کہا بشیر واپس آیا اور اس نے عطیہ واپس لے لیا ایک روایت میں ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن نعمان بن البشیر الخ نعمان کے والد بشیر بن سعد یہ سب سے پہلے صحابیؓ ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے ہیں محققین کا قول یہی ہے۔ مسئلہ: واھب والد ہو اور موھوب لہٗ بیٹا ہو تو یہ ھبہ صحیح ہے لیکن رجوع صحیح نہیں ہے لقرابتہٖ اور شوافع کہتے ہیں رجوع کر سکتا ہے۔ حدیث ان کے موافق ہے۔ جواب: یہ ھبہ تام نہ تھا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گواہ بنانے پر تام ہوتا تھا۔

دوسرا مسئلہ: اولاد کو ھبہ دینے میں تسویہ بین الاولاد واجب ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک تسویہ بین الاولاد مستحسن ہے واجب نہیں۔ شوافع کے نزدیک واجب ہے۔ یہ حدیث شوافع کے موافق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم تسویہ کو جور قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ واجب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جور کلی مشکک ہے جس کا اعلیٰ فرد بڑا جرم ہے اور اولیٰ فرد خلاف اولیٰ ہے۔ یہاں خلاف اولیٰ مراد ہے۔ نیز جمہور کہتے ہیں کہ جب بعض اولاد کو ھبہ دینے سے دوسرے بعض کو تکلیف ہو تو یہ ناجائز ہے اور یہاں کوئی تکلیف بھی نہیں ہوتی۔

تیسرا مسئلہ: تسویہ کی صورت میں للذکر مثل حظ الانثیین والا اصول جاری ہوگا یا نہیں؟ حنابلہ کے نزدیک جاری ہوگا جمہور کہتے ہیں جاری نہیں ہوگا۔ الا یہ کہ وہ اپنے مال کی اپنی زندگی میں تقسیم کر دیتا ہے تا کہ بعد میں جھگڑا پیدا نہ ہو تو یہ جائز ہے اور اس میں للذکر مثل حظ الانثیین والا اصول جاری ہوگا لیکن اس کو میراث نہیں کہیں گے۔ اس پر قرینہ یہ ہے کہ طحاوی میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ کسی اور کو گواہ بنالو کہ تسویہ کوئی ضروری نہیں ہے۔ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود گواہ کیوں نہیں بنے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود حاکم تھے اور قاضی تھے اور حاکم و قاضی گواہ نہیں بن سکتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ یَرْجِعُ اَحَدٌ فِیْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهٖ. (رواه النسائی و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اپنے ہبہ کی طرف نہ لوٹے مگر باپ بیٹے سے اپنا ہبہ واپس لے سکتا ہے۔ (روایت کیا اس کو نسائی اور ابن ماجہ نے)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ قَالَ لاَ یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّةً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَآ اِلَّا الْوَالِدِ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَهٗ وَ مَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِی الْعَطِیَّةَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا کَمَثَلِ الْکَلْبِ اَکَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِهٖ. (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی و ابن ماجة و صححه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ عطیہ دے اور پھر اس میں رجوع کرے مگر باپ اپنے بیٹے کو دیئے ہوئے عطیہ میں رجوع کر سکتا ہے اس شخص کی مثال جو عطیہ دیتا ہے پھر اس کو واپس لوٹاتا ہے کتے کی طرح ہے جس نے کھایا اور جب پیٹ بھر گیا تو قے کر دی پھر اپنی قے میں لوٹا یعنی اس کو کھانا شروع کر دیا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

تشریح: والد کا رجوع بحسب الظاہر ہوتا ہے لا حقیقۃً ورنہ انت و مالک لابیک کے تحت باپ کو تصرف کرنے کا حق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلاَنًا اَهْدٰی اِلَیَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْاَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْدَوْسِیٍّ. (رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک جوان اونٹنی تحفہ لایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بدلے میں چھ جوان اونٹنیاں دیں پھر بھی وہ ناراض ہی رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ فلاں شخص ایک جوان اونٹنی میرے پاس تحفہ لایا میں نے اس کے بدلے میں چھ اونٹنیاں جوان دیں وہ پھر بھی ناراض رہا۔ میں نے قصد کیا ہے کہ میں سوا انصاری' ثقفی اور دوسی کے سوا کسی کا تحفہ قبول نہ کروں۔ روایت اس کو ترمذی' ابوداؤد اور نسائی نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِبِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَکَرَ وَمَنْ کَتَمَ فَقَدْ کَفَرَ وَ مَنْ تَحَلّٰی بِمَالَمْ

يُعْطَ كَانَ كَلاَبِسِ ثَوْبَىْ زُوْرٍ. (رواه الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی چیز دیا جاوے اگر اس کے بدلہ کی طاقت رکھتا ہے تو اس کا بدلہ دے اور جو بدلہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا وہ دینے والے کی تعریف کرے اس لئے کہ جس نے محسن کی تعریف کی اس نے شکر کیا اور جس نے کسی کا احسان چھپایا اس نے کفران نعمت کیا جو اپنے آپ کو اس چیز سے آراستہ کرتا ہے جو اس کو نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَآءِ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی نیکی کیا جاوے اور احسان کرنے والے کو جزاک اللہ خیراً کہا تو اس نے تعریف میں مبالغہ کیا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ. (رواه احمد و الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا اللہ کا بھی شکر نہیں کرتا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَأَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَا حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ لَا مَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مہاجر آئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول ہم نے کوئی قوم ان سے زیادہ خرچ کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ تھوڑے مال سے نیک مدد کرنے میں اس قوم سے کہ ہم ان کے درمیان اترے ہیں ہم کو محنت سے کفایت کی اور منفعت میں شریک کیا اور ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ وہ سارا ثواب لے جاویں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک تم ان کے حق میں دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ آپس میں تحفہ بھیجا کرو اس لئے کہ تحفہ کینوں کو دور کرتا ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَ حَرَّ الصَّدْرِ وَ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْشِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا آپس میں تحفہ بھیجا کرو کیونکہ یہ سینوں کی کدورت کو دور کرتا ہے اور نہ حقیر جانے ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اگرچہ وہ بکری کے کھر کا ٹکڑا ہی بھیجے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَآئِدُ وَالدُّھْنُ وَاللَّبَنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ قِیْلَ اَرَادَ بِالدُّھْنِ الطِّیْبَ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ نہ پھیری جاویں۔ تکیہ تیل اور دودھ۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ کہا گیا کہ تیل سے آپ کی مراد خوشبو ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُعْطِیَ اَحَدُکُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدَّہٗ فَاِنَّہٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّۃِ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا.

ترجمہ: حضرت ابوعثمان نہدیؒ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم کو پھول دیا جائے اس کو لینے سے انکار مت کرو کیونکہ وہ بہشت سے نکلا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے ارسال کے طور پر۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَتِ امْرَاَۃُ بَشِیْرٍ اَنْحِلِ ابْنِیْ غُلَامَکَ وَاشْھِدْلِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَۃَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِیْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَھَا غُلَامِیْ وَ قَالَتْ اَشْھِدْلِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَہٗ اِخْوَۃٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَکُلَّھُمْ اَعْطَیْتَھُمْ مِثْلَ مَآ اَعْطَیْتَہٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَیْسَ یَصْلُحُ ھٰذَا وَاِنِّیْ لَآ اَشْھَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا بشیر کی عورت نے بشیر کو کہا کہ تو میرے بیٹے کو اپنا غلام دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا۔ بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہا کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے سوال کیا کہ میں اس کے بیٹے کو غلام بخشوں اور کہا کہ میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گواہ کر حضرت نے فرمایا کہ اس کے...... اور بھائی ہیں کہا ہاں فرمایا کیا سب کو تو نے اس کی مانند دیا ہے کہا نہیں۔ فرمایا یہ لائق نہیں اور میں نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُتِیَ بِبَاکُوْرَۃِ الْفَاکِھَۃِ وَ ضَعَھَا عَلٰی عَیْنَیْہِ وَ عَلٰی شَفَتَیْہِ وَ قَالَ اللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ ثُمَّ یُعْطِیْھَا مَنْ یَّکُوْنُ عِنْدَہٗ مِنَ الصِّبْیَانِ. رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو نیا پھل دیا جاتا اس کو اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے یا الٰہی جس طرح تو نے اس کا اول...... ہم کو دکھایا اسی طرح اس کا آخر بھی ہم کو دکھا پھر آپ ان لڑکوں کو دیتے جو آپ کے پاس ہوتے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

بَابُ اللُّقُطَةِ

لقطہ کا بیان

لقطہ کے معنی اور اس کا مفہوم.....بے وارث بچے کو اٹھانے کا مسئلہ....لقطہ کے کچھ متفرق مسائل

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَہٗ عَنِ اللُّقْطَۃِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَہَا وَوِکَآءَ ھَاثُمَّ عَرِّفْھَا سَنَۃً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُھَا وَاِلَّا فَشَاْنُکَ بِھَا قَالَ فَضَآلَّۃُ الْغَنَمِ قَالَ ھِیَ لَکَ اَوْلِاَخِیْکَ اَوْلِلذِّئْبِ قَالَ فَضَآلَّۃُ الْاِ بِلِ قَالَ مَالَکَ وَلَھَا مَعَھَا سِقَآءُ ھُاوَحِذَآءُ ھَاتَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاھَا رَبُّھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رَوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِّفْھَا سَنَۃً ثُمَّ اَعْرِفْ وِکَآءَ ھَا وَعِفَا صَھَاثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِھَا فَاِنْ جَآءَ رَبُّھَا فَاَدِّھَا اِلَیْہِ.

ترجمہ: حضرت زیدؓ بن خالد سے روایت ہے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے لقطہ کی حقیقت دریافت کی فرمایا اس کا برتن اور اس کا تسمہ پہچان رکھ پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر اگر اس کا مالک آ جائے اس کو دے دے وگرنہ تجھ کو اختیار ہے اس شخص نے کہا گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے فرمایا وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے ہے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے اس نے کہا گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھ کو اس سے کیا واسطہ اس لئے کہ اس کے ساتھ اس کی مشک اور اس کے موزے ہیں وہ پانی پر وارد ہوتا ہے اور درختوں سے کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو ملے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے فرمایا حضرت نے سال بھر اس کا اعلان کر پھر اس کا سر بند اور اس کا ظرف پہچان رکھ پھر اس کو اپنے مصرف پر لگا لے۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو اس کا مال واپس دے دے۔

تشریح: عَنْ زَیْدِ بْنُ خَالِدٍؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَسَأَلَہٗ عَنِ اللُّقْطَۃِ الخ

جب گری پڑی چیز کو اٹھائے تو اس کی علامتوں کی پہچان کرے اور پھر اس کی تشہیر کرے۔ پہلا مسئلہ مدت تشہیر کتنی ہے؟ احناف کے مدت تشہیر کے بارے میں دو قول ہیں: راجح یہ ہے کہ مبتلیٰ بہ کی رائے پر ہے کہ جب تک ملتقط کو ظن غالب ہو کہ مالک اس کو تلاش کرتا رہے گا تو اتنی دیر تک تشہیر کرنا ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ لقطات کے اختلاف سے مدۃ تشہیر میں بھی اختلاف ہو جائے گا کوئی اعلیٰ درجے کی چیز ہوتی ہے مالک اس کو سالوں تک تلاش کرتا ہے اور کوئی گھٹیا قسم کی چیز ہوتی ہے اس کو مالک دو دن بھی تلاش نہیں کرتا وغیرہ۔ احناف کا دوسرا قول وہ ہے جو قدوری اور ہدایہ میں ہے لیکن مرجوح ہے۔ شوافع کے نزدیک علی الاطلاق مدت تشہیر ایک سال ہے۔ یہ حدیث شوافع کے موافق ہے اس میں ہے عرفھا سنۃً: جواب کا حاصل یہ ہے کہ حکم اس صورت میں ہے جب ظن غالب یہ ہو کہ مالک اس کو ایک سال تک تلاش کرتا رہے گا۔ علی الاطلاق یہ حکم نہیں ہے۔

دوسرا مسئلہ: مدت تشہیر ہوجانے کے بعد ملتقط خود تصرف کرسکتا ہے یا اہل تصدق پر بھی صدقہ لازم ہے؟ عندالاحناف اگر خود فقیر ہو تو تصرف کرسکتا ہے اور غنی ہو تو اہل تصدق پر صدقہ کرے خود اپنے اوپر تصرف نہیں کرسکتا اور عندالشوافع خود تصرف کرسکتا ہے علی الاطلاق خواہ غنی ہو یا فقیر۔ عام ازیں وہ خود صدقہ کے مصارف میں سے ہو یا نہ ہو۔ شوافع کی دلیل آگے حدیث ابی سعید الخدری کی تفصیل کے ساتھ آرہی ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَآلَّةً فَهُوَ ضَآلٌّ مَالَمْ يُعَرِّفْهَا. (رواہ مسلم)

ترجمہ: اسی (زیدؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو گم شدہ جانور کو جگہ دے وہ گمراہ ہے جب تک اس کا اعلان نہ کرے۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَآجِّ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عثمان تیمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کے لقطہ کو پکڑنے سے منع فرمایا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَ الْعُقُوْبَةُ وَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَ ذَكَرَ فِيْ ضَآلَّةِ الْاِبِلِ وَ الْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَآءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَآ اِلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَاْتِ فَهُوَ لَكَ وَ مَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ.

ترجمہ: حضرت عمروؓ بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھل کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو پہنچے اس سے حاجت مند اس حال میں کہ وہ جھولی بھرنے والا نہ ہو اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن جو شخص پھل ساتھ لے آئے اس پر اس کی دو مثل بدلہ اور سزا ہے جو شخص میوہ چرائے جبکہ اس کو کھلیانوں نے جگہ دی ہے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ راوی نے ذکر کیا اونٹ اور بکری کے گم شدہ ہونے کے بارہ میں جیسا کہ دوسرے راویوں نے ذکر کیا راوی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقطہ کے بارے میں سوال کئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لقطہ آمد و رفت کے راستہ اور آبادگاؤں میں ہو کہ لوگ وہاں رہتے ہیں اس کا ایک سال اعلان کرا گر اس کا مالک آجائے اس کا مال اس کے حوالے کرو گرنہ تیرے لئے ہے اور وہ لقطہ جو ویران جگہ سے ملا ہے اس میں اور کان میں خمس خدا کے لئے ہے روایت کیا اس کو نسائی نے اور ابوداؤد نے عمرو بن شعیب سے سال عن لقطہ آخر تک روایت کیا ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَجَدَ دِيْنَارًا فَاَتٰى بِهٖ فَاطِمَةَ

فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتِ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّيْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اَدِّ الدِّيْنَارَ. (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ علیؓ بن ابی طالب نے ایک دینار گرا پایا۔ حضرت علیؓ اس کو فاطمہؓ کے پاس لائے پھر حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ کا رزق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے کھایا اور علیؓ اور فاطمہؓ نے بھی کھایا۔ اس کے بعد ایک عورت اس دینار کو ڈھونڈتی ہوئی آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ اس کو دینار دے دے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

تشریح: یہ حدیث عن ابی سعیدن الخدری الخ: شوافع کی دلیل ہے واقعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دینار ملا اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لائے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا رزق ہے اس کو کھاؤ تو اس سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھایا اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی کھایا۔ اس کے بعد ایک عورت اپنا دینار تلاش کرتے ہوئے آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اس کا دینار ادا کرو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ملتقط خود تصرف کر سکتا ہے اور غنی کی دلیل حضرت ابی بن کعبؓ کا واقعہ ہے کہ ان کو دیناروں کی تھیلی ملی تشہیر کرنے کے بعد کوئی نہیں آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود استعمال کر لو اور یہ فقیر نہیں تھے بلکہ مالدار تھے۔

جواب-۱: واقعہ علیؓ کا جواب یہ ہے کہ یہ تو تمہارے بھی خلاف ہے کیونکہ تمہارے نزدیک تشہیر ایک سال ضروری ہے اور یہاں تو تشہیر ہوئی ہی نہیں۔ (۲) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم تصرف کر سکتے ہو ضمان کے ساتھ۔ چنانچہ بعد میں ضمان دلوائی۔ نیز جب قاضی کی قضاء کے ساتھ تصرف ہو تو یہ کوئی محل نزاع نہیں اور حضرت ابی ابن کعبؓ کے واقعہ کا جواب یہ ہے کہ جب ابی ابن کعب کو تھیلی ملی تھی تو فقراء میں سے تھے' بعد میں جب لن تنالوا الخ: والی آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باغ کو رشتہ داروں کے درمیان تقسیم کیا تو ابی بن کعبؓ کو جب حصہ ملا تو یہ بھی مالدار ہو گئے تھے تو الغرض جب ان کو تھیلی ملی تھی تو یہ فقراء میں سے تھے اس لیے ان کے لیے تصرف کرنا صحیح ہوا۔

تیسرا مسئلہ: التقاط میں بھی کوئی تخصیص ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک کوئی تخصیص نہیں: ہر وہ چیز جس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو وہ اٹھانا جائز ہے اور عند الشوافع اونٹوں کے ماسوا کا التقاط جائز ہے اونٹوں میں التقاط جائز نہیں ہے۔ اس مسئلے میں بھی یہ حدیث شوافع کے موافق ہے۔ قال فضالة الابل قال مالک ولها معا سقاؤها وحذاء ها الخ: کے الفاظ دلیل ہے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابل کے التقاط سے منع فرمایا ہے۔ جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ خیر کا زمانہ تھا اس وقت اگر کوئی اونٹ گم ہو جاتا اس کے ہلاک ہونے اور چھپ جانے کا اندیشہ نہیں تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابل کے التقاط سے منع فرمایا اس پر قرینہ یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اونٹ ملے اور کافی دیر تک ان کے مالکوں کا انتظار کیا اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ ان کو بیچ دو اور ان کی قیمت بیت المال میں رکھ دو' جب مالک آئیں گے تو یہ قیمت ان کو دے دیں گے اور اعلان کا حکم جاری رہا تو اس سے معلوم ہوا کہ ابل میں التقاط جائز ہے ورنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ پکڑواتے۔

چوتھا مسئلہ: مالک کے آنے پر اور محض علامات بتلانے پر تسلیم واجب ہے یا بینہ لازم ہے۔ احناف کے نزدیک محض علامتوں کے بیان کرنے سے تسلیم واجب نہیں جب تک کہ بینہ قائم نہ کرے اور شوافع کے نزدیک محض علامتوں کے بیان کرنے سے تسلیم واجب ہے اس مسئلے میں بھی یہ حدیث موافق شوافع ہے اس میں ہے فان جاء صاحبها فادفعها اليه :جواب: فادفعها کا امر استحباب کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں۔

پانچواں مسئلہ: لقطته الحرم اور غیر حرم میں فرق ہے یا نہیں؟ عندالاحناف کوئی فرق نہیں اور شوافع کے نزدیک فرق ہے حرم کے لقطہ کی تشہیر مؤبدہ ہے حرم کا لقطہ تب جائز ہوگا جب اس کی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تشہیر کرے شوافع کی دلیل باب حرم مکہ میں پہلی حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ولایلتقط لقطتۂ الامن عرفها ص ۲۳۸ م ج ۱: جواب: یہ درحقیقت ایک وہم کا ازالہ ہے یہ وہم ہوسکتا ہے کہ حجاج اپنے وطنوں کو پہنچ گئے ہوں گے اب تعریف کا فائدہ اور ضرورت نہیں۔ تو فرمایا کہ نہیں اس کی تشہیر ضروری ہے تشہیر کو نہ چھوڑے بلکہ اس کو اٹھاتے ہی وہ شخص جو اس کی تشہیر کرے یہ مطلب نہیں کہ اس کی تشہیر مؤبدہ ہے۔

چھٹا مسئلہ: التقاط کے وقت گواہ بنانا واجب ہیں یا نہیں؟ بعض آئمہ کے نزدیک واجب ہے جمہور کے نزدیک واجب نہیں ہے۔

بعض آئمہ کی دلیل حدیث: عن عیاض بن حمار من وجد لقطةً فلیشهدذوای اعدل ہے جمہور کے نزدیک یہ امر استحباب کے لیے ہے نہ کہ وجوب کے لیے ہے جمہور کہتے ہیں اشہاد مستحب ہے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ شیطان اس کو گمراہ نہیں کر سکے گا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر یہ مر گیا تو وارث اس کو وراثت سمجھ کر تقسیم نہیں کریں گے اس لیے بہتر یہ ہے کہ گواہ بنا لے۔

ساتواں مسئلہ: لقطے سے متعلق شدہ احادیث میں تعارض کا رفع: ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ التقاط جائز ہے اور بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ التقاط سرے سے جائز ہی نہیں۔ ان احادیث کا مصداق جن سے معلوم ہوتا ہے کہ التقاط جائز ہے وہ صورت ہے جب لقطہ اٹھانے والے کا ارادہ خود استعمال کرنے کا نہ ہو بلکہ مالک تک پہنچانے کا ہو اور جن احادیث میں ممانعت آئی جیسے اگلی حدیث حدیث جارودؓ ہے اس کا مصداق وہ صورت ہے کہ جب اٹھانے والے کا ارادہ خود استعمال کرنے کا ہو اور مالک تک پہنچانے کا نہ ہو۔

وَعَنِ الْجَارُوْدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَآلَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ. (رواه الدارمی)

ترجمہ: حضرت جارودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کا شعلہ ہے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَالْیُشْهِدْ ذَاعَدْلٍ اَوْذَوِیْ عَدْلٍ وَلَایَکْتُمْ وَلَایُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَصَا حِبَهَا فَلْیَرُدَّهَا عَلَیْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ. (رواه احمد و ابوداؤد و الدارمی)

ترجمہ: حضرت عیاضؓ بن حمار سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لقطہ چیز کو پائے وہ ایک عدل والے کو گواہ بنائے یا دو عدل والوں کو اور لقطہ کو نہ چھپائے اور نہ ہی غائب کرے اگر اس کا مالک آ جائے اس کو واپس کر دے اگر مالک نہ آئے تو وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے روایت کیا اس کو احمد ابوداؤد اور دارمی نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ لَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ یَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ یَنْتَفِعُ بِهٖ. (رواه ابوداؤد) وَذُکِرَ حَدِیْثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ اَلَا لَایَحِلُّ فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لاٹھی اور کوڑا اور رسی اور جو اس کے مشابہ ہو اٹھانے کی رخصت دی ہے جو اٹھائے اس سے فائدہ حاصل کرے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے مقدام بن معدیکرب سے۔ یہ الا لایحل کے الفاظ سے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں ذکر کی جا چکی ہے۔

بَابُ الْفَرَآئِضِ

فرائض کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَ عَلَیْهِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُکْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ وَ فِیْ رِوَایَةٍ مَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْضِیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ وَ فِیْ رِوَایَةٍ مَنْ تَرَکَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ وَ مَنْ تَرَکَ کَلًّا فَاِلَیْنَا. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں مسلمانوں کی جانوں سے بھی نزدیک تر ہوں۔ جو شخص فوت ہو اور اس پر قرض ہو اور وہ اتنا مال بھی نہ چھوڑ گیا جس سے اس کا قرض ادا ہو سکے مجھ پر اس کا قرض ادا کرنا ہے اور جو مال چھوڑ گیا وہ اس کے مالکوں کے لئے ہے۔ ایک روایت میں ہے جو چھوڑ جائے قرض یا عیال میرے پاس آ دیں میں ان کا رساز ہوں ایک دوسری روایت میں ہے جو شخص مال چھوڑ جائے اس کے وارثوں کے لئے ہے اور عیال چھوڑ جائے وہ میری طرف آئیں۔ (متفق علیہ)

تشریح: چونکہ اکتساب مال کا ایک ذریعہ وراثت بھی ہے اس لیے کتاب البیوع کے بعد اب فرائض کو ذکر کیا۔ فرائض یہ جمع ہے فریضۃ کی اور فریضہ کے دو معنی آتے ہیں: (۱) احکام متعلقہ بالمیراث (۲) وہ حصص جو ورثاء کے لیے قرآن میں متعین ہیں ان حصص کے جو مستحق ہیں ان کو اصحاب الفروض کہتے ہیں اور اصحاب الفروض کل بارہ ہیں۔

باقی اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے قرضوں کو اپنے ذمہ لیا۔ یہ تبرعاً ہے نہ کہ حکم شرعی ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَابَقِیَ فَهُوَلَاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میراث حصہ داروں کو دو پھر جو کچھ باقی ہو وہ اس کو جو مردوں میں سے میت کے زیادہ قریب ہو۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن ابن عباسؓ الحقوا الفرائض الخ: اس میں فرائض سے مراد حصص متعینہ ہیں وہ حصص جو کہ کتاب اللہ میں بیان کیے گئے ہیں۔ قوله فما بقي فهو لاولیٰ رجل ذکر یہاں اولی بمعنی قرب کے ہے یعنی جو میت کا قریبی ہو۔ رجل ذکر اس حدیث میں رجل کے بعد ذکر کا لفظ ذکر کرنا بظاہر صحیح معلوم نہیں ہوتا اس لیے کہ رجل تو مذکر ہی ہے اسکی یہ وجہ ہے۔ علامہ حافظ ابن الحجر نے اس کی دس وجوہ لکھی ہیں۔ فتح الباری میں یہاں دو ذکر کی جاتی ہیں۔ (۱) رجل کے بعد ذکر کا لفظ ذکر کرنے سے مقصود سبب استحقاق پر تنبیہ کرنی ہے کہ میراث میں ماقی من الفرائض کا سبب استحقاق ذکورت ہے نہ کہ انوثت اس وجہ سے عصبہ کو ماقی ملتا ہے اور عصبہ مذکر ہی بن سکتا ہے مونث نہیں ہو سکتا (۲) بسا اوقات رجل یہ صغیر کے مقابلے میں بولا جاتا ہے تو یہاں ذکر کو ذکر کرنے پر بتلایا کہ رجل یہ انثی کے مقابلے میں ہے نہ کہ صغیر کے مقابلے میں۔ چنانچہ اسی وجہ سے فقہاء نے اصول بنایا ہے کہ الاقرب فالاقرب کا لحاظ ہوگا۔ اقرب ابعد کے لیے حاجب ہوگا اور حجب کبھی بطور حرمان کے ہوتا ہے اور کبھی بطور نقصان کے ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اگر میت کا بیٹا موجود ہو تو پوتا محروم ہو جاتا ہے اس پر جمہور کا اتفاق ہے لیکن آج کل کے آئینی

قوانین جو بنے ہیں اس میں یہ ہے کہ پوتے کو وراثت ملے گی کیونکہ یتیم کی خیر خواہی ہونی چاہیے کیونکہ شریعت نے بہت یتیم کی خیر خواہی کی ہے۔

جواب کا حاصل: وراثت کا مدار اقربیت پر ہے ضرورتوں کے پورا کرنے پر نہیں۔ نیز یہ حدیث روافض کے بھی خلاف ہے کیونکہ روافض کہتے ہیں اصحاب الفروض کے بعد مدار اقربیت پر ہے اس میں ذکور واناث یکساں ہوں گے اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عصبات کا اعتبار ہوگا۔

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَ لَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن اسامه بن زيد قال قال رسول الله ﷺ لايرث المسلم الكافر الخ لا قاعدہ کلیہ اس حدیث میں یہ بتلایا گیا ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا؟

سوال: مرتد بھی تو کافر ہے اور اس کے بارے میں ہے کہ ارتداد سے قبل کا جو اکتساب ہے اس کے مسلمان وارث ہوں گے اور صاحبین کے نزدیک قبل از ارتداد اور بعد از ارتداد جو بھی اکتساب ہو اس کے مسلمان وارث ہوں گے۔ چنانچہ احناف کے اس قول کی دلیل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ ہے کہ مستورد اجلی نامی شخص مرتد ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو قتل کروا دیا اور اس کا مال اس کے ورثاء میں تقسیم کردیا تھا۔ حدیث الباب اس کے خلاف ہے اور شوافع کا مذہب اس کے مطابق ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا؟

جواب: حدیث میں کافر سے مراد کافر اصلی ہے مرتد اس کے تحت داخل نہیں۔ دوسرا قاعدہ کلیہ حدیث میں جو بتلایا گیا ہے اس میں تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا خواہ کافر اصلی ہو یا مرتد۔

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قوم کا غلام آزاد انہیں میں سے ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تشریح: وعن انسؓ عن النبی ﷺ ...... قال مولیٰ القوم من انفسهم الحديث مولیٰ سے مراد معتق بفتح التاء ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کے مال کا وارث معتق بنا کرتا ہے اور بعض نے اس سے ایک عام حکم بیان کیا ہے کہ اگر کسی قبیلے والوں نے کسی غلام کو آزاد کر دیا تو جو حکم اس قبیلے والوں کا ہوگا وہی حکم اس آزاد شدہ غلام کا بھی ہوگا۔ مثلاً اگر قبیلہ والے قریش ہیں تو ان کیلئے صدقات واجبہ لینا جائز نہیں۔ لہٰذا اس غلام کے لیے بھی صدقات واجبہ لینا جائز نہیں ہوگا۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ. (متفق عليه) وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ فِيْ بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَ حَضَانَتِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

ترجمہ: اسی (انسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کا بھانجا انہی میں سے ہے (متفق علیہ) عائشہ کی حدیث جس کے لفظ ہیں انما الولاء اس باب میں باب سلم سے پہلے ذکر ہو چکی ہے براء کی حدیث کہ خالہ ماں کے درجہ میں ہے۔ باب بلوغ الصغیر وحضانۃ ہی میں ان شاء اللہ تعالیٰ ہم بیان کریں گے۔ بہر کیف حضرت امام ابوحنیفہؒ نے ذوی الارحام کے وارث ہونے پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

تشریح: وعنهٗ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن اخت القوم منهم: اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بھانجا ماموں کا وارث بن سکتا ہے۔ اصل میں اس میں اختلاف ہے کہ اصحاب فروض دو قسم پر ہوتے ہیں یا تین قسم پر ہیں۔ احناف کے نزدیک اصحاب الفروض

تین قسم میں ہیں۔(۱)اصحاب الفروض (۲)عصبات (۳)ذوی الارحام۔ذوی الارحام وہ رشتے جو ماں کی جانب سے ہوں یا میت کی جانب نسبت کرنے میں عورت کا واسطہ آتا ہو شوافع کے نزدیک اولاً اصحاب الفروض کو دیا جائے گا اس سے جو بچے گا عصبات کو دیا جائے گا اس سے جو بچے گا وہ بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔ ذوی الارحام کو کچھ نہیں ملے گا۔حدیث احناف کے مذہب کے مطابق کیونکہ احناف کہتے ہیں کہ تیسرے نمبر پر ذوالارحام کو دیا جائے گا شوافع کہتے ہیں واولوا الارحام بعضهم اولیٰ ببعض والاحکم یہ منسوخ ہے۔احناف کہتے ہیں یہ حکم اب بھی باقی ہے۔

الفصل الثانی

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لاَ یَتَوَارَثُ اَھْلُ الْمِلَّتَیْنِ شَتّٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مختلف دینوں والے وراثت میں جمع نہیں ہو سکتے۔(روایت کیا اس کو ابوداؤد ابن ماجہ اور ترمذی نے جابر سے)

تشریح: سوال: احناف کے نزدیک یہود و نصاریٰ آپس میں وارث ہو سکتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ دو ملتوں والے جو مختلف ہیں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے؟

جواب: اس حدیث میں ملتین کا مصداق متعین ہے اسلام اور کفر اور باقی الکفر ملة واحدة۔اس لئے یہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہو سکتے ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لاَیَرِثُ. (رواہ الترمذی و ابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں بن سکتا۔روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ القاتل لایرث: اس حدیث کے تحت ایک اختلافی مسئلہ ہے کہ مطلق قتل حرمان کا سبب ہے یا خاص قتل۔احناف تخصیص کے قائل ہیں کہ وہ قتل حرمان کا سبب ہوگا جو موجب کفارہ اور موجب قصاص ہو۔اس کا مصداق تین قتل ہیں۔(۱)قتل عمد (۲)قتل شبہ عمد (۳)قتل خطاء۔اور شوافع کہتے ہیں مطلق قتل حرمان کا سبب ہے۔نیز پھر اس میں اختلاف ہے کہ قاتل میں تخصیص ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک قاتل میں بھی تخصیص ہے کہ وہ قاتل صبی یا مجنون نہ ہو۔

وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّۃِ السُّدُسَ اِذَالَمْ تَکُنْ دُوْنَھَا اُمٌّ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دادی کا چھٹا حصہ ہے جبکہ اس کی ماں نہ ہو۔روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَھَلَّ الصَّبِیُّ صُلِّیَ عَلَیْہِ وَوَرِثَ. (رواہ ابن ماجۃ والدارمی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچہ پیدائش کے وقت چیخے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کو وراثت میں شریک کیا جائے۔روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور دارمی نے۔

وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَحَلِیْفُ الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ. (رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت کثیرؓ بن عبداللہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کا مولیٰ ان میں سے قوم کا حلیف ان میں سے ہے اور قوم کا بھانجا ان میں سے ہے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

تشریح: وعن کثیر بن عبداللہ الخ: مولیٰ القوم سے مراد مولیٰ العتاقہ ہے اس کو ولاء العتاقہ بھی کہتے ہیں اور حلیف القوم کا مصداق مولیٰ الموالات ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص کسی مسلمان شخص کے ہاتھ پر بیعت ہوتا ہے اور اس سے معاہدہ کر لیتا ہے کہ تو میرے نفع نقصان کا مالک ہے اور میں تیرے نفع نقصان کا مالک ہوں اب اگر اس کے اور کوئی رشتہ دار نہ ہوں تو وہ اس کا مالک بن جاتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مولیٰ الموالات وراثت کا سبب ہے اور یہی احناف کا مذہب ہے۔

وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضَيْعَةً فَاِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ وَاَنَا مَوْلٰى مَنْ لَامَوْلٰى لَهٗ اَرِثُ مَالَهٗ وَاَفُكُّ عَانَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَهٗ يَرِثُ مَالَهٗ وَيَفُكُّ عَانَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَهٗ اَعْقِلُ عَنْهُ وَارِثُهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَهٗ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهٗ. (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت مقدامؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مومن کے ساتھ اس کی جان سے بھی لائق تر ہوں جو شخص قرض چھوڑ جائے یا عیال اس کا ادا کرنا اور ان کی پرورش کرنا مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے۔ جس کا کوئی کارساز نہیں اس کا میں کارساز ہوں اس کے مال کا میں وارث اس کی قید کو میں آزاد کرتا ہوں۔ ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں اس کے مال کا وارث ہوتا ہے اور اس کی قید کو چھڑاتا ہے ایک روایت میں ہے جس کا کوئی وارث نہیں میں اس کا وارث ہوں میں اس کی طرف سے دیت ادا کرتا ہوں اور اس کا وارث ہوں۔ ماموں وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں خون بہا بھرتا ہے اس کی طرف سے اور اس کا وارث ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ. (رواه الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت واثلہؓ بن اسقع سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین شخصوں کی میراث لے سکتی ہے آزاد کردہ غلام کی۔ لاوارث بچہ جس کی اس نے پرورش کی ہے اور اس بچہ کی جس پر اس نے لعان کیا ہے روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن واثلة بن الاسقع: قال قال رسول الله ﷺ تحوز المرأة ثلث مواريث الخ: اس حدیث میں ہے کہ عورت اپنے لقیط بچے کی وارث ہوگی اس کی صورت یہ ہے کہ ایک عورت کو گرا پڑا بچہ ملا اس کے بعد وہ مر جاتا ہے تو اس مال کا وارث عورت ہوگی۔ دراصل اس میں اختلاف ہو گیا ہے کہ آیا عورت اس لقیط کے مال کی وارث ہوگی یا نہیں؟ جمہور کہتے ہیں کہ لقیط کا مال بطور وراثت کے مربیہ کو نہیں دیا جائے گا۔ باقی رہی یہ بات کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دیا تھا؟

جواب: وہ بیت المال کا مصرف ہونے کی بناء پر دیا تھا۔ بایں ہمہ جمہور کہتے ہیں کہ بیت المال کو چاہیے کہ وہ اس مربیہ کو اس لقیط کا مال دے دے۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْاَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُزِنًا لَايَرِثُ وَلَايُوْرَثُ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عمروؓ بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آزاد عورت سے یا لونڈی کے ساتھ زنا کرے اس سے بچہ پیدا ہو وہ ولد الزنا ہے وہ بچہ نہ وارث ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کی میراث کی جا سکتی ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَاوَلَدًا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا مِيْرَاثَهٗ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ. (رواہ ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام فوت ہوگیا کچھ مال چھوڑ گیا اور اس کا کوئی رشتہ دار نہ تھا نہ اولاد۔ آپؐ نے فرمایا اس کی بستی والوں میں سے کسی شخص کو اس کی میراث دے دو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے۔

تشریح: حدیث نمبر ۱۴: وعن عائشةؓ ان مولٰى رسول الله ﷺ مات الخ : سوال معتق کا ولاء معتق کو ملا کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ولاء کیوں نہ لیا؟

جواب: نبی نہ وارث بنتا ہے اور نہ وارث بناتا ہے۔ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ رجل من القریہ کو دے دو یہ بیت المال کا مصرف ہونے کی وجہ سے تھا نہ کہ بطور وراثت کے۔

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ اِلْتَمِسُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْذَارَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ وَارِثًا وَلَاذَارَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ اُنْظُرُوْا اَكْبَرَرَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ.

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا خزاعہ قبیلے سے ایک آدمی فوت ہوگیا۔ اس کی میراث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے وارث کو تلاش کرو یا ذی رحم کو۔ اس کا وارث اور ذی رحم نہ پایا فرمایا خزاعہ کے بڑے کو اس کی میراث دے دو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ ایک روایت میں ہے حضرت نے فرمایا خزاعہ میں سے بڑے کو دیکھو۔

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَؤُنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَ اِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وابن ماجه و فی روایة الدارمی :قَالَ اَلاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ ...... الی اخره".

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو من بعد وصية توصون بها او دين۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کو وصیت سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں نہ سوتیلے بھائی۔ آدمی اپنے سگے بھائی کا وارث ہوتا نہ سوتیلے بھائی کا۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ نے۔ دارمی میں یوں آیا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ سگے بھائی وارث ہوتے ہیں نہ سوتیلے۔ الیٰ آخرہ۔

تشریح: وعن علیؓ قال انکم تقرءُ ون الخ: اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سمجھایا کہ اس سے تم کو یہ شبہ نہ ہو کہ وصیت مقدم ہے قضائے دیون سے بلکہ وصیت کے مہتم بالشان ہونے کی وجہ سے اس کو مقدم کیا ہے کیونکہ اس زمانے میں قرض تو ادا کرتے تھے لیکن وصیت کے ادا کرنے میں سستی کرتے تھے اور دوسرا مسئلہ یہ بتلایا کہ اگر میت کا عینی بھائی موجود ہو تو وہ اخیافی اور علاقی سے مقدم ہوگا کیونکہ ابعد سے اقرب مقدم ہوتا ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالاً وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ

لِابْنَتَي سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَابَقِيَ فَهُوَلَکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّاتَرَکَ الْوَلِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْكَثُرَنَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا. (النساء۴:۷)

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُم لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ. (آخری رکوع تک، النساء۴:۱۱)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا سعدؓ بن ربیع کی عورت اپنی دونوں بیٹیوں کو جو سعدؓ بن ربیع سے تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور کہا اے اللہ کے رسول یہ دونوں سعدؓ بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کا باپ احد میں شہید ہو گیا تھا ان کے چچا نے سارا مال لے لیا اور ان کے لئے کچھ باقی نہ چھوڑا۔ مال کے بغیر ان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ ان کا فیصلہ کرے گا اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔ آپؐ نے ان کے چچا کی طرف کسی کو بھیجا۔ فرمایا سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دے اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو باقی ہے وہ تیرے لئے ہے۔ روایت کیا اس کو احمدؒ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تشریح: وعن جابرؓ قال جاء ت امرأة الخ اس حدیث میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے اس کی صورت یہ ہے۔

مسئلہ۲۴: بنت ۸: بنت ۸: زوجہ ۳: عم ۵

وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ سُئِلَ اَبُوْمُوْسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَ بِنْتِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَاْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَا بِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًاوَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِي فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُوْنِيْ مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُفِيْكُمْ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ہزیلؒ بن شرحبیل سے روایت ہے کہا ابو موسیٰ سے ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن کے بارہ میں سوال کیا گیا۔ اس نے جواب دیا بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا ملے گا۔ نیز ابن مسعودؓ کے پاس جاؤ وہ میری موافقت کرے گا۔ ابن مسعودؓ سے سوال کیا گیا اور ابو موسیٰ کے جواب کے متعلق بھی خبر دی گئی۔ ابن مسعودؓ نے کہا پھر تو میں راہ پانے والوں سے نہ ہوں گا۔ بلکہ گمراہ ہوں گا اس مسئلہ میں میرا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوگا وہ یہ ہے کہ بیٹی کو آدھا پوتی کو چھٹا دو تہائی پورا کرنے کے بعد جو باقی بچے وہ بہن کے لئے ہے۔ ہم ابو موسیٰ کے پاس آئے ابن مسعودؓ کے فتویٰ کے متعلق کہا ابو موسیٰ نے کہا جب تک یہ عالم تم میں موجود ہے مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تشریح: وعن ھزیل بن شرحبیل: مسئلہ ۶: بنت نصف ۳: بنت الابن سدس ۱: اخت عصبہ ۲۔

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِي مَاتَ فَمَالِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ قَالَ لَکَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَکَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ لَکَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا کہنے لگا میرا پوتا مر گیا ہے اس کی میراث سے میرا کیا حصہ ہے۔ فرمایا تیرے لئے چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ واپس پھرا آپؐ نے بلایا فرمایا تیرے لئے ایک اور چھٹا حصہ ہے۔ جب اس نے پشت پھیری اس کو بلایا فرمایا تیرے لئے آخر کا چھٹا حصہ رزق ہے۔ روایت کیا اس کو احمد ترمذی ابوداؤد نے۔ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تشریح: وعن عمران والی حدیث کی صورت مسئلہ یہ ہے۔ مسئلہ ۱۲ ابنت ۴: بنت ۴: جد ۲+۲

یہاں جد کا حصہ تو دو بنتا ہے لیکن دو اور دے دیئے۔ پہلا اصحاب الفروض ہونے کی وجہ سے اور دوسرا عصبات ہونے کی وجہ سے باقی اگر اکٹھا دے دیتے تو وہ یہ سمجھتا کہ میرا حصہ بھی ثلث ہے۔ یہاں ابتداء اس کو دو دے کر بتلایا کہ اصل تیرا حصہ یہی ہے اور جو دوسرا دیا ہے وہ عارض کی وجہ سے ہے کہ کوئی اور تھا نہیں۔

وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَالَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَارْجِعِيْ حَتّٰى اَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَاقَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا. (رواہ مالک واحمد والترمذی و ابوداؤد والدارمی و ابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت قبیصہؓ بنت ذوہیب سے روایت ہے کہا نانی ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئی۔ ان سے اپنی میراث مانگتی تھی۔ ابوبکرؓ نے کہا تیرے لئے کتاب اللہ میں کچھ حصہ نہیں اور تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی کچھ حصہ نہیں۔ تو چلی جا میں لوگوں سے دریافت کرلوں۔ ابوبکرؓ نے لوگوں سے پوچھا۔ مغیرہ بن شعبہؓ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا۔ آپؐ نے نانی کو چھٹا حصہ دلوایا۔ ابوبکرؓ نے کہا تیرے ساتھ کوئی اور ہے۔ محمد بن مسلمہ نے مغیرہ کی مانند کہا ابوبکر نے نانی کے لئے حکم جاری کیا۔ پھر دادی حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور وہ میراث میں اپنا حصہ طلب کرتی تھی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا وہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو مشترک ہے وگرنہ وہ چھٹا حصہ اسی کے لئے ہے۔ روایت کیا اس کو مالک، احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن قبصیہ بن ذویب فقال لھا مالک فی کتاب اللہ شئی الخ

یہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کا جواب دینا اپنے علم کے مطابق تھا روافض اس بات کو لے کر کہتے ہیں کہ جس شخص کو مسئلہ معلوم نہ ہو وہ خلیفہ کیسے بن سکتا ہے (نعوذ باللہ)

جواب: خلیفہ بننے کے لیے پوری دنیا کے مسائل کو جاننا ضروری نہیں ہے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جبرئیل کا انتظار کرتا ہوں۔ الغرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسئلہ کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے جواب دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی کہ اس کا حصہ سدس ہے۔ اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث کے وقت کوئی اور بھی تھا' یہ سوال اس وجہ سے نہیں کیا کہ خبر واحد حجت نہیں ہے بلکہ محض توثیق مطلوب تھی (کیونکہ بڑی ادلہ سے خبر واحد کا حجت ہونا معلوم ہوتا ہے مع شرائطہا)۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک جدہ آگئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہی سدس ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جو جدہ آئی ہوگی وہ نانی ہوگی اور جو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی وہ دادی ہوگی یا اس کا برعکس کرلو کیونکہ جدہ کا اطلاق نانی اور دادی دونوں پر ہوتا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْجُدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اَنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعَّفَهٗ.

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا جدہ کے مسئلہ میں بیٹے کے ساتھ جمع ہونے کی صورت میں وہ اول جدہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھٹا حصہ بیٹے کے ساتھ دلوایا اور اس کا بیٹا زندہ تھا۔ روایت کیا اس کو ترمذی دارمی نے اور ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

تشریح: وعن ابن مسعودؓ الخ میت کا باپ جب زندہ ہو تو ایسی صورت میں جدہ کو حصہ نہیں ملتا؟ اس حدیث سے معلوم ہوتا

ہے کہ اس صورت میں اس کو حصہ ملتا ہے؟ جواب: والترمذی ضعفهٔ سے جواب دیا کہ اس کو امام ترمذی نے ضعیف قرار دیا ہے چونکہ یہ حدیث ضعیف ہے اس لئے اس پر احکام کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی۔ جواب: (۲) یہ حصہ دینا اعطاء تھا یا تبرعاً تھا اس پر سوال ہوگا کہ تبرع تو اپنے مال میں ہوتا ہے نہ کہ غیر کے مال میں۔ جواب: (۳) جدہ کا بیٹا (احتمال ہے کہ رقیق ہو یا کافر ہو) خود محروم ہو تو حاجب نہیں بنتا۔ جواب: (۴) جدہ اصل میں نانی تھی تو اس کا بیٹا میت کا ماموں لگا جس کو اصحاب الفروض کے ہوتے ہوئے حصہ نہیں ملتا تو یہ حاجب نہیں اور اس کا ہونا نہ ہونا یکساں ہے۔ اس توجیہ پر سرے سے سوال ہی نہیں پیدا ہوگا۔

وَعَنِ الضَّحَاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ اَشْيَمِ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت ضحاکؓ بن سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے میراث دی جاوے۔ روایت کیا اسکو ترمذی ابوداؤد نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تشریح: وعن الضحاک بن سفیان الخ: مسئلہ چلا کہ حضرت اشیم الضبابی کو خطاءً قتل کر دیا گیا ان کی بیوی کو دیت میں سے حصہ دیا جائے یا نہ دیا جائے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے یہ تھی کہ مقتول بقتل خطاء کا مال دیت اس کے دوسرے اموال کی طرح نہیں' اس رائے کا منشاء یہ تھا کہ بیوی اس مال کی مالک ہوگی جو خاوند کا حالت حیات میں ہو اور یہ دیت کا مال تو اس کے مرنے کے بعد کا ہے ضحاک بن سفیان نے بتلایا کہ نہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اشیم ضبابی کی بیوی کو حصہ دیا تھا۔ لہٰذا مقتول بقتل خطاء کی دیت سے اس کی بیوی کو حصہ ملے گا۔

وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالسُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَىْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهٖ.

(رواه الترمذی و ابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایسے مشرک شخص کا کیا حکم ہے جو ایک مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لایا فرمایا وہ اس کی زندگی اور مرنے کے بعد لائق تر ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی' ابن ماجہ اور دارمی نے۔

تشریح: وعن تمیم الداری عقد موالات جائز ہے مگر دو شرطوں کے ساتھ۔ یہ حدیث احناف کے موافق ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا كَانَ اَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ اَحَدٌ؟ قَالُوْا لَا اِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ اَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ لَهُ. **(رواه ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة)**

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک شخص مر گیا اس کا کوئی وارث نہ تھا مگر ایک غلام آزاد کردہ۔ آپؐ نے فرمایا کیا اس کے لئے کوئی وارث ہے صحابہ نے عرض کی کوئی وارث نہیں مگر ایک غلام آزاد کردہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میراث اس کو دے دی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد' ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

تشریح: وعن ابن عباسؓ الخ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مال دینا بیت المال کا مصرف ہونے کی بناء پر تھا وارث ہونے کی حیثیت سے نہیں تھا۔ مُعتَق مُعتِق کا وارث نہیں بنتا قاعدہ شرعیہ کے مطابق۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَآءَ مَنْ يَّرِثُ الْمَالَ **(رواه الترمذی وقال هذا حديث اسناده ليس بالقوی)**

ترجمہ: حضرت عمر بن شعیب عن بیہ عن جدہؓ سے روایت.... کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال کا وارث ہے وہی ولاء کا وارث ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

تشریح: وعن عمرو بن شعیب الخ: من یرث المال الخ صورت مسئلہ: پہلے معتق مر گیا پھر معتق مرتا ہے تو اس معتق کی ولاء کا مستحق کون ہوگا؟ جواب: اس معتق کے بیٹے مستحق ہوں گے نہ کہ بیٹیاں اس لیے کہ دوسری نص میں ارشاد فرمایا کہ لیس للنساء الامیا اعتقن ج ۲: یہ حدیث اس وزن کی نہیں کہ اس سے ضابطہ میراث کو توڑا جا سکے۔ من یرث میں من میں عموم نہیں تخصیص ہے۔ حدیث کا مدلول صرف اتنا ہے کہ جو وارث ولاء ہے وہی وارث مال ہوگا جو وارث مال ہو اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ وارث ولاء بھی ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ مَاكَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ. (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میراث جاہلیت میں تقسیم کی گئی تو وہ جاہلیت کے طریقہ پر تقسیم ہوگئی اور جس میراث نے اسلام کو پایا وہ اسلام کے طریقہ پر تقسیم ہوگی۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرِثُ وَ لَا تَرِثُ. (رواه مالک)

ترجمہ: حضرت محمدؒ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے سنا اکثر کہتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب فرماتے کہ پھوپھی کے لئے تعجب ہے کہ اس کا بھتیجا وارث ہوتا ہے اور وہ بھتیجے کی وارث نہیں ہوتی۔ (روایت کیا اس کو مالک نے)

تشریح: وعن محمد الخ اس حدیث پر اشکال ہے کہ پھوپھی کو تو حصہ ملتا ہے کیونکہ یہ ذوی الارحال میں سے ہے؟

جواب: مراد یہ ہے کہ ذوی الفروض ہونے کی حیثیت سے اور عصبیہ ہونے کی حیثیت سے اس کو حصہ نہیں ملتا۔

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَاِنَّهُ مِنْ دِيْنِكُمْ. (رواه الدارمی)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے فرمایا احکام فرائض سیکھو ابن مسعودؓ نے زیادہ کہا طلاق اور حج کے احکام سیکھو۔ عمر اور ابن مسعود نے کہا کہ یہ تمہارے دین کے لئے ضروری علم ہے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

بَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاحَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَیْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان مرد کے لئے لائق نہیں کہ اس کے پاس ایک چیز ہے جو وصیت کی صلاحیت رکھتی ہو کہ وہ دو راتیں گزارے۔ مگر اس کے پاس وصیت نامہ لکھا ہوا ہو۔ (متفق علیہ)

تشریح: جمہور کے نزدیک وصیت نامہ لکھ کر رکھنا مستحب ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اگر کسی نے وصیت نامہ لکھ کر رکھا اب آیا صرف کتابت پر اعتماد کیا جائے گا یا گواہی بھی ضروری ہے۔ جمہور کہتے ہیں کہ اس کیلئے گواہی بھی ضروری ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صرف کتابت پر اعتماد کیا جائے گا گواہی ضروری نہیں ہے کیونکہ حدیث میں صرف کتابت کا تذکرہ ہے گواہی کا نہیں۔ جواب یہ کہ حدیث میں مکتوبہ بمعنی مکتوب بشرائط ہے اور اس کی ایک شرط دو گواہ بھی ہیں۔ اگر کسی شخص کے ذمے حقوق اللہ یا حقوق العباد ہوں تو اس پر وصیت کرنا واجب ہے ورنہ عام حالات میں مستحب ہے۔

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَیْتُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ مَالاً کَثِیْرًا وَلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ اَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّهٖ قَالَ لاَ قُلْتُ فَثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لاَ قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لاَ قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرًا اِنَّکَ اَنْ تَذَرَوَ رَثَتَکَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰی اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِکَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا میں فتح مکہ کے سال ایسا بیمار ہوا کہ قریب المرگ ہو گیا۔ آنحضرتؐ میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میرے پاس مال ہے میرا...... کوئی وارث نہیں مگر بیٹی کیا میں سارے مال کی وصیت کروں فرمایا نہیں کہا دو تہائی کی فرمایا نہیں کہا میں نے آدھے مال کی فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تہائی کی فرمایا تہائی کی بلکہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تیرے لئے یہ بات بہتر ہے کہ تو اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ کر جائے اس سے ان کو مفلس چھوڑ دے اس حال میں کہ وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ مال خرچ کرتے وقت اللہ کی رضامندی طلب کر اللہ تجھ کو ثواب دے گا۔ اس کی وجہ سے یہاں تک کہ وہ اپنی بیوی کے منہ کی طرف لقمہ اٹھائے۔ (متفق علیہ)

تشریح: وعن سعد بن ابی وقاص قال مرضت یوم الفتح: صحیح یہ ہے کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کا ہے فتح مکہ مکرمہ کا نہیں؟ حافظ ابن حجر نے تطبیق دینے کی کوشش کی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ یہ قصہ دو دفعہ پیش آیا ہے لیکن بعض حضرات نے اس کو قبول نہیں کیا کیونکہ حضرت سعد جیسے سے یہ کیسے متصور ہو سکتا ہے کہ جو دو سال پہلے ایک مسئلہ پوچھا ہو پھر بھول گئے ہوں اب دوبارہ پوچھ رہے ہوں۔ الغرض انہوں نے یہ پوچھا کہ میری صرف ایک بیٹی ہے اس جملے کے دو مطلب ہیں۔

(۱) اصحاب الفروض میں سے اس بیٹی کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ (۲) میری بیٹی ایسا وارث ہے جس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اور ظاہر ہے کہ بیٹی کو میرے مال کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ تو اپنے خاوند کے گھر رہے گی۔ نان ونفقہ اس کے ذمہ ہے تو اگر اجازت ہو تو سارے مال کی اللہ کے راستے میں وصیت کر جاؤں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی اجازت نہیں ہے پھر کمی کا سوال کیا چلتے چلاتے نوبت ثلث تک پہنچ گئی اور فرمایا کہ ثلث کی وصیت کر سکتے ہو اور ثلث کثیر ہے۔ اس جملے کے دو مطلب ہیں: (۱) ثلث وہ مقدار ہے جو قابل وصیت ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اس سے بھی کم کرو۔ (۲) یہ اجر و ثواب کے اعتبار سے تھوڑا تو نہیں ہے کثیر ہے۔ اس حدیث کے تحت جمہور فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ثلث سے زائد مقدار کی وصیت کرنا باطل ہے البتہ ایک صورت ہے جو مستثنیٰ ہے وہ یہ ہے کہ ورثاء اگر زائد مقدار پر راضی ہو جائیں تو پھر ثلث سے زائد کی وصیت جائز ہے باقی اگر ورثاء کی تینوں قسموں میں کوئی بھی قسم نہ ہو تو اس صورت میں ثلث سے زائد مقدار کی وصیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

احناف کے نزدیک جائز ہے باقی آئمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ یہ حدیث احناف کی دلیل ہے کیونکہ اس میں علت یہ بیان کی گئی ہے کہ اہل و عیال کو مالدار کی حالت میں چھوڑنا جائز ہے اور بہتر ہے۔ لہٰذا جب ورثاء نہیں ہوں گے تو یہ علت نہیں پائی جائے گی تو لہٰذا ثلث کی وصیت جائز ہے۔ نیز تفصیلی روایات میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد مجھے امید ہے کہ تیری زندگی لمبی ہوگی اور اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے مسلمانوں کو نفع اور کفار کو نقصان دیں گے۔ چنانچہ فارس انہی کے ہاتھوں فتح ہوا اور ان کی بہت ساری اولاد ہوئی۔

الفصل الثانی

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ قَالَ عَادَنِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِیْضٌ فَقَالَ اَوْصَیْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِکَمْ قُلْتُ بِمَالِیْ کُلِّہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَمَا تَرَکْتَ لِوَلَدِکَ قُلْتُ ھُمْ اَغْنِیَاءُ بِخَیْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَازِلْتُ اُنَا قِصُہٗ حَتّٰی قَالَ اَوْصِیْ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں بیمار تھا۔ فرمایا تو نے وصیت کا ارادہ کیا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کس قدر میں نے کہا اللہ کی راہ میں سارے مال کی فرمایا تو نے اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا ہے میں نے کہا وہ مالدار ہے فرمایا دسویں حصہ کی وصیت کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے میں اس کو کم خیال کرتا رہا یہاں تک کہ فرمایا تہائی کی وصیت کر اور تہائی بھی بہت ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

تشریح: عن سعد بن ابی وقاص قال عادنی الخ:بمالی کلہ فی سبیل اللہ : فی سبیل اللہ کا مصداق اولیٰ تو جہاد ہے اور دوسرا احجاج کرام جن کا مال راستہ میں ختم ہو گیا ہو ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حُجَّۃِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍ حَقَّہٗ فَلاَ وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ التِّرمَذِیُّ "اَلْوَلَدُلِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ حَجَرٌ وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ" وَیُرْوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لاَ وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ اِلاَّ اَنْ یَّشَاءَ الْوَرَثَۃُ منقطع ھذا لفظ المصابیح وفی روایۃ الدار القطنی قال لاتجوز وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ.

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیا ہے۔ وارث کے لئے وصیت نہیں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ترمذی نے زیادہ روایت کیا ہے بیٹا فراش والے کے لئے ہے زانی کے لئے محرومی ہے۔ ان کا حساب اللہ پر ہے۔ ابن عباس سے روایت کی گئی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وارث کے لئے وصیت نہیں مگر یہ کہ وارث چاہیں۔ یہ حدیث منقطع ہے یہ لفظ مصابیح کے ہیں۔ دار قطنی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا وارث کے لئے وصیت جائز نہیں۔ مگر وارث چاہیں تو۔

تشریح: اس بات پر اجماع ہے کہ مرض الوفات میں کسی ایسے شخص کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے جس کا وراثت میں حصہ ہو۔ الا یہ ہے کہ دوسرے وارث راضی ہوں تو پھر جائز ہے۔ بشرطیکہ ان ورثاء میں سے کوئی نابالغ اور مجنون نہ ہو۔ باقی رہی یہ بات کہ آیت

کریمہ "کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت " (الایۃ) سے ورثاء کے لیے وصیت کا جواز معلوم ہوتا ہے اور اس حدیث سے نہی معلوم ہوتی ہے؟ جواب: یہ حدیث حدیث مشہور ہے اس کی زیادتی کتاب اللہ پر جائز ہے نیز اس حدیث پر امت کا اجماع بھی ہو چکا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَیُضَارَّانِ فِی الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ اَبُوْهُرَیْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَا اَوْدَیْنٍ غَیْرَ مُضَارٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ. (رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مرد اور عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے وہ وصیت کرنے میں ضرر پہنچاتے ہیں ان کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔ ابو ہریرہ نے آیت میراث کی تلاوت کی۔ وصیت کے بعد میراث لیں کہ وصیت کی جائے اس کے ساتھ یا قرض کے بعد اور ضرر نہ پہنچانے والا ہو یہ آیت تلاوت کی ذالک الفوز العظیم تک۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلٰى وَصِیَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِیْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ. (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وصیت پر فوت ہوا وہ طریق مستقیم پر۔ پسندیدہ طریقہ پر تقویٰ پر اور شہادت پر فوت ہوا اور اس حال میں کہ اس کو بخش دیا گیا ہے۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِیْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ یُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِیْنَ الْبَاقِیَةَ فَقَالَ حَتّٰى اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ اَوْصٰى اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَ اِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِیْنَ وَبَقِیَتْ عَلَیْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَوْکَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْتَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْحَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِکَ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عمرؓ بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے۔ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ میری طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کئے پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ وہ اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کرے۔ عمرو نے کہا کہ میں جب تک آنحضرت سے نہ پوچھوں آزاد نہیں کروں گا عمرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ ہشام نے پچاس آزاد کر دیئے ہیں اور عمرو پر پچاس باقی ہیں کیا میں بھی اس کی طرف سے آزاد کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا اگر مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو ان کو ثواب پہنچتا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

تشریح: وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده الخ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ عاص بن وائل اس کی وفات حالت کفر پر ہوئی اس کے دو بیٹے تھے ہشام اور عمروؓ یہ مسلمان تھے۔ مرتے وقت عاص بن وائل نے وصیت کی کہ میری طرف سے ۱۰۰ غلام آزاد کر لینا تو جب عاص بن وائل کی وفات ہوگئی تو دونوں بیٹوں نے مل کر طے کیا کہ پچاس غلام ایک آزاد کر دے اور پچاس دوسرا آزاد کر دے۔ الغرض ہشام نے ۵۰ غلام آزاد کر دیئے اور اب عمرو نے پچاس غلام آزاد کرنے تھے۔ انہوں نے کہا میں تو آزاد نہیں کرتا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں تو عمرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور پورا قصہ سنایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ حالت اسلام پر مرتا تو تم اس کی طرف غلام بھی آزاد کرتے اور اس کی طرف سے صدقہ بھی کرتے اور اس کی طرف سے جو بھی کرتے تو اس کا ثواب اس کو پہنچتا۔ چونکہ اس کی وفات حالت کفر پر ہوئی ہے اس لیے ان کاموں کے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے وارث کا حصہ کاٹے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حصہ جنت سے کاٹے گا۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہؓ سے۔

يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ. ''یعنی وہ (مومن) بہشت کے وارث ہوں گے۔''

تشریح: حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جو شخص مرض الوفات میں اپنے مال کے اندر ناجائز تصرف کر کے اپنے وارث کو میراث سے محروم کرتا ہے ایسا شخص اس معصیت کے ارتکاب کی وجہ سے اس بات کا مستحق ہو جاتا ہے کہ قیامت کے دن جنت کی میراث سے محروم کر دیا جائے جبکہ جنت مسلمانوں کی میراث ہے۔ قال اللّٰه تعالیٰ الذین یرثون الفردوس هم فیها خٰلدون اللّٰهمّ اجعلنا منهم عذاب مذکورہ میں وجہ مناسبت یہ ہے کہ جس طرح ایک وارث کی آرزوئیں ہیں کہ ہمیں ترکہ اور میراث سے حصہ ملے گا لیکن ناجائز تصرفات کی وجہ سے وہ محروم ہو جاتا ہے اسی طرح ایک شخص آخرت میں جنت کی امیدیں باندھے ہوئے ہوتا ہے اس معصیت کے ارتکاب کی وجہ سے وہ جنت سے محروم ہو جاتا ہے لیکن دنیا میں محرومی کم درجے کی ہوگی اور آخرت کی محرومی زیادہ درجہ کی ہوگی۔ چنانچہ یوم القیامہ کا لفظ لا کر اسی بات کی طرف اشارہ کر دیا۔

سوال: زیادہ سے زیادہ یہ گناہ کبیرہ ہے یہ جنت سے کیسے محرومی کا سبب بن سکتا ہے؟

جواب-۱: اس گناہ کی ذاتی تاثیر یہی ہے کہ جنت سے محرومی کا سبب ہے لیکن آخرت میں سزا و جزا کا ترتب مجموعہ اعمال پر ہوگا۔

جواب-۲: یہاں قطع ابدی مراد نہیں بلکہ عدم دخول اولی مراد ہے۔ الغرض دنیا میں اپنے اموال میں اس طرح تصرف کرنا چاہیے کہ کسی کی ایذاء کا سبب نہ بنے۔

خیر المفاتیح فی حل مشکوٰۃ المصابیح

بعون اللّٰه خالصةً

اللّٰهمّ اغفر لکاتبه ولمن سعی فیه